بسم اللہ الرحمن الرحیم

''آپ کے مسائل اوران کا حل''

مقبول عام اور گراں قدر تصنیف

ہمارے دادا جان شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کو اللہ رب العزت نے اپنے فضل و احسان سے خوب نوازا تھا، آپ نے اپنے اکابرین کے مسلک و مشرب پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے دین متین کی اشاعت و ترویج، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تقاریر و تحریر، فقہی و اصلاحی خدمات، سلوک و احسان، ردِفرق باطلہ، قادیانیت کا تعاقب، مدارس دینیہ کی سرپرستی، اندرون و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت، اصلاح معاشرہ ایسے میدانوں میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔

آپؒ کی شہرۂ آفاق کتاب ''آپ کے مسائل اوران کا حل'' بلاشبہ اردو ادب کا شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ علمی و صحافتی دنیا میں آپ کی تبحرِ علمی، قلم کی روانی و سلاست، تبلیغی و اصلاحی اندازِ تحریر جیسی خداداد صلاحیتوں اور محاسن و کمالات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت شہیدِ اسلام نور اللہ مرقدہ روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں ۲۲ سال تک دینی و فقہی مسائل پر مشتمل کالم ''آپ کے مسائل اوران کا حل'' کے ذریعہ مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ آپؒ کی شہادت تک چلتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاص و للّٰہیت کی برکت سے عوام الناس میں اس کالم کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ بلا مبالغہ لاکھوں مسلمان اس چشمہ فیض سے مستفید ہوئے۔ دس ہزار سے زائد سوالات و جوابات کو فقہی ترتیب کے مطابق چار ہزار صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔

عرصہ دراز سے ہمارے دوست و احباب، معزز قارئین اور ہمارے بعض کرم فرماؤں کا شدت سے تقاضا تھا کہ حضرت شہیدِ اسلامؒ کی تصانیف آن لائن پڑھنے

فہرست

اور استفادہ کے لئے دستیاب ہوں۔ چنانچہ اکابرین کی توجہات، دعاؤں اور مخلص ماہرین و معاونین کی مسلسل جدوجہد اور شبانہ روز تگ ودو کا ثمرہ ہے کہ ان کتب کو نہایت خوبصورت اور جدید انداز میں تیار کیا گیا ہے، چنانچہ آپ مطالعہ کے لئے فہرست سے ہی اپنے پسندیدہ اور مطلوبہ موضوع پر ''کلک'' کرنے سے اس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

''شہیدِ اسلام ڈاٹ کام'' کے پلیٹ فارم سے حضرت شہیدِ اسلام نور اللہ مرقدہ کی تصانیف کو انٹرنیٹ کی دنیا میں متعارف کرانے کی سعادت حاصل کرنے پر ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں سربسجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمارے اکابرین کے علوم و معارف کا فیض عام فرمائے۔

جن حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے اس اہم کام کی تکمیل ہو پائی، میں ان کا بے حد مشکور ہوں خصوصاً میرے والد ماجد مولانا محمد سعید لدھیانوی دامت برکاتہم اور میرے چچا جان صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی مدظلہ (مدیر دار العلوم یوسفیۃ، گلزار ہجری کراچی) اور شیخ ڈاکٹر ولی خان المظفر حفظہ اللہ جن کی بھرپور سرپرستی حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اسی طرح حافظ محمد طلحہ طاہر، جناب امجد رحیم چوہدری، جناب عمیر ادریس، جناب نعمان احمد (ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی) جناب شہود احمد سمیت تمام معاونین کہ جن کا کسی بھی طرح تعاون حاصل رہا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا ورضوان سے نوازے۔ آمین۔

محمد الیاس لدھیانوی
بانی ومنتظم ''شہیدِ اسلام'' ویب پورٹل
www.shaheedeislam.com
info@shaheedeislam.com
0321-9264592

عرضِ مؤلف

''یہ ناکارہ اپنے محدود علم کے مطابق مسائل، حزم و احتیاط سے لکھنے کی کوشش کرتا ہے، مگر قلتِ علم اور قلتِ فہم کی بنا پر کبھی جواب میں غلطی یا لغزش کا ہوجانا غیرمتوقع نہیں، اس لئے اہلِ علم سے بار بار اِلتجا کرتا ہے کہ کسی مسئلے میں لغزش ہوجائے تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہوجائے۔'' (ص:۲۵۷)

***

''جو باتیں اس ناکارہ نے گزارش کی ہیں، اگر اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو غلط قرار دیں تو اس ناکارہ کو ان سے رُجوع کرنے میں کوئی عار نہیں ہوگی، اور اگر حضراتِ اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو صحیح فرماتے ہیں تو میرا مؤدّبانہ مشورہ ہے کہ ہم عامیوں کو ان کی بات مان لینی چاہئے۔ فقہ کے بہت سے مسائل ایسے باریک ہیں کہ ان کی وجہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ واللہ الموفق!'' (ص:۲۵۹)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ساتھیوں کی محنت و کاوش سے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد سوم آپ کے ہاتھوں میں ہے، حسبِ سابق تمام تر کوششوں کے باوجود اس جلد کی تدوین و ترتیب پر نو ماہ کی طویل گراں قدر مدّت صَرف ہوگئی، احتیاط عزائم پر اور تقدیر تدبیر پر غالب آتی رہی، ''عرفت ربی بفسخ العزائم'' کا مشاہدہ جابجا ہوتا رہا۔ قارئین بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ عجیب بات ہے، مسائل طبع شدہ ہیں، پھر بھی تأخیر سمجھ سے بالاتر ہے۔ لیکن کیا کیا جائے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی محتاط طبیعت، ایک ایک مسئلے پر خود کئی کئی مرتبہ نظرِ ثانی، تصحیح کا بھی خود ہی اہتمام، دیگر علمائے کرام کے مشورے، دُوسری طرف ''بینات''، ''ختمِ نبوّت''، ''اقرأ ڈائجسٹ'' کی سرپرستی، ہزاروں قارئین کے براہِ راست خطوط کے تسلی بخش جوابات، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی مسندِ حدیث پر نورِ نبوّت کی ضیاء پاشیاں، مجلس تحفظ ختمِ نبوّت کی طرف سے منکرینِ ختمِ نبوّت اور کذّاب نبی کا مسلسل تحریری و تقریری تعاقب، روافض، مبتدعین، غیر مقلدین، منکرینِ حدیث اور دیگر باطل فرقوں کی جانب سے اسلام پر اعتراضات کا دفاع، قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث نوّر اللہ مرقدہٗ، عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی قدس سرہ العزیز کے سلاسلِ تصوّف میں مریدین کی اصلاح و تزکیہ، بے شمار عزیز ساتھیوں کی ذاتی ضروریات کی کفالت، یہ تمام ذمہ داریاں اتنا وقت ہی فارغ نہیں کرتیں کہ آپ کے مسائل کی جلدیں ساتھیوں کے عزم کے مطابق ہر تین ماہ میں منظرِ عام پر آتی رہیں۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم و احسان اور اکابرین حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ،

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ، حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب، حضرت مولانا مفتی احمدالرحمٰن صاحبؒ کے نظرِ انتخاب کو داد دینے کو دِل چاہتا ہے کہ آپ نے حضرت مرشدی مولانا لدھیانوی کے ملکہ خاص اور عطائے ربانی کو بھانپ لیا اور اس ''ہیرے'' کی جوہری کی طرح قدر کی۔ اس قدر کا نتیجہ ہے کہ آج حضرت مولانا لدھیانوی کے قلم کی برکات کا اگر ایک طرف ''جنگ'' اخبار کے ذریعہ عالمِ دُنیا میں ظہور ہو رہا ہے تو ختمِ نبوّت کے موضوع پر بے شمار رسائل و کتب، ''بینات'' اور ''اقرأ ڈائجسٹ'' کے صفحات، ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم''، ''سیرتِ عمر بن عبدالعزیزؒ''، ''عہدِ نبوّت کے ماہ و سال'' اور دیگر بے شمار کتابوں کے ذریعہ علماء و مشائخ کا طبقہ خصوصاً اور ایک عالم عموماً فیض یاب ہو رہا ہے۔

''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' اگرچہ اخبار میں فتاویٰ کی ترتیب کے مطابق شائع نہیں ہوتے، بلکہ قارئین کے خطوط اور سوالات کی اہمیت کے مطابق شائع کئے جاتے ہیں، لیکن کتاب کی تدوین و ترتیب کے موقع پر فتاویٰ کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے، اس لحاظ سے پہلی جلد عقائد سے متعلق تھی، اس میں زیادہ تر ''جنگ'' اخبار میں شائع شدہ مسائل کو شامل کیا گیا، لیکن بعض ضروری عقائد کے مسائل پر مولانا کے جو کتابچے تھے، وہ بھی شامل کردیئے گئے تاکہ عقائد کے تمام ابواب پر پہلی جلد مشتمل ہو۔ دُوسری جلد میں طہارت اور نماز کے مسائل ہیں، جبکہ تیسری موجودہ جلد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور تلاوتِ کلامِ پاک کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اگلی جلدیں جو ترتیب و تدوین کے مراحل میں ہیں، اس میں: حج، نکاح، طلاق، شادی بیاہ، منگنی، رُخصتی، مہر، نان و نفقہ، وراثت، شوہر، بیوی کے حقوق، والدین اور عزیز و اقارب کے حقوق، شوہروں کے بیوی پر مظالم اور حق تلفی، روزمرّہ کے مسائل شامل کئے جائیں گے۔ اندازہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا یہ علمی ذخیرہ موجودہ حالت میں تقریباً آٹھ نو جلدوں تک پھیل جائے گا، جبکہ ''جنگ'' اخبار میں ہر ہفتے مختلف موضوعات پر جو اضافہ ہوتا جارہا ہے وہ بھی آئندہ اشاعتوں میں ضمیموں کی شکل میں شامل کیا جائے گا۔

اللہ ربّ العزّت نے جس طرح اخبار کے اس سلسلے کو قبولیت سے نوازا، اسی طرح حضرتِ والا کی یہ کتاب بھی دیگر کتابوں کی طرح بہت جلد مقبولیت کے درجے پر پہنچی اور پاکستان میں اب تک ان جلدوں کے کئی ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں، اور ہندوستان سے بھی کئی ایڈیشنوں کی طباعت کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ یہ کتاب ایک طرف اگر عوام الناس کو جو مشغولیت کی بنا پر علمائے کرام کی خدمت میں حاضر نہیں ہوسکتے، گھر بیٹھے مسائل سے آگاہ کرتی ہے، تو دُوسری طرف علمائے کرام و مفتیانِ عظام کو فتاویٰ نویسی کے وقت مرجع و مأخذ کا کام دیتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کی مقبولیت میں اضافہ فرمائے اور ان کی مکمل تدوین کی جلد صورت پیدا فرمائیں۔

اس تیسری جلد کی تکمیل میں اللہ ربّ العزّت کے شکر و احسان کے ساتھ: "مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاس لَمْ یَشْکُرِ اللهَ" کے پیشِ نظر محترم عزیزم میر شکیل الرحمٰن، روزنامہ جنگ و دی نیوز، ڈاکٹر شہیرالدین، مولانا محمد نعیم امجد سلیمی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا فضل حق، مولانا محمد رفیق، عبداللطیف طاہر، محمد وسیم غزالی، قاری ہلال احمد، محمد فیاض اور مظفر محمد علی کے شکرگزار ہیں کہ ان حضرات کی انتھک محنت سے یہ کتاب جلد منظرِ عام پر آئی، اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، اُمت کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے۔

(مفتی) محمد جمیل خان

فہرست

نوٹ: کسی بھی موضوع تک رسائی کے لیے اس پر کلک کریں

متفرق مسائل
(میّت سے متعلق)

قبروں کی زیارت

ایصالِ ثواب

قرآنِ کریم کی عظمت اوراس کی تلاوت

زکوٰۃ کے مسائل ۳۷۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازِ تراویح

تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟

س...... تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ کیا بیس رکعت نمازِ تراویح پڑھنا ہی افضل ہے؟

ج...... تراویح کی ابتدا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے کہ یہ فرض نہ ہوجائیں تین دن سے زیادہ جماعت نہیں کرائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرداً فرداً پڑھا کرتے تھے اور کبھی دو دو، چار چار آدمی جماعت کرلیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے عام جماعت کا رواج ہوا، اور اس وقت سے تراویح کی بیس ہی رکعات چلی آرہی ہیں، اور بیس رکعات ہی سنتِ مؤکدہ ہیں۔

روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

س...... روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا روزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تراویح پڑھی جائے؟

ج...... رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح، اور حدیث شریف میں دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعًا."

(مشکوٰۃ ص:۱۷۳)

ترجمہ:...... "اللہ تعالیٰ نے اس ماہِ مبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور اس میں رات کے قیام کو نفلی عبادت بنایا ہے۔"

اس لئے دونوں عبادتیں کرنا ضروری ہیں، روزہ فرض ہے، اور تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔

کیا غیر رمضان میں تراویح، تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟

س...... کیا غیر رمضان میں تراویح، تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟ اور یہ کہ تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟ قرآن وحدیث کے حوالے سے جواب دیجئے۔

ج...... تہجد الگ نماز ہے، جو کہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں مسنون ہے، تراویح صرف رمضان مبارک کی عبادت ہے، تہجد اور تراویح کو ایک نماز نہیں کہا جاسکتا، تہجد کی رکعات چار سے بارہ تک ہیں، درمیانہ درجہ آٹھ رکعات ہیں، اس لئے آٹھ رکعتوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

جو شخص روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ بھی تراویح پڑھے

س...... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا؟ وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

ج...... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے، اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی اُمید نہیں، تو ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے، اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے، تراویح مستقل عبادت ہے، یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

تراویح کی جماعت کرنا کیسا ہے؟

س...... تراویح باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے تو کچھ گناہ تو نہیں؟

ج...... رمضان شریف میں مسجد میں تراویح کی نماز ہونا سنتِ کفایہ ہے، اگر کوئی مسجد تراویح کی جماعت سے خالی رہے گی تو سارے محلے والے گناہ گار ہوں گے۔

وتر اور تراویح کا ثبوت

س…… ہمارے گاؤں میں کچھ اہلِ حدیث حضرات موجود ہیں، جو آئے دن نمازیوں میں واویلا کرتے رہتے ہیں کہ وتر اور تراویح کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کہیں بھی بیس کا ذکر نہیں، بیس تراویح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے، لہٰذا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہم نے آج تک بیس تراویح ہی پڑھی اور پڑھائی ہیں، جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل احادیثِ نبویہؐ کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

ج…… اہلِ حدیث حضرات کے بعض مسائل شاذ ہیں، جن میں وہ پوری اُمتِ مسلمہ سے کٹ گئے ہیں، ان میں سے ایک تین طلاق کا مسئلہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر جمہورِ اُمت اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی، لیکن شیعہ اور اہلِ حدیث کو اس مسئلے میں اُمتِ مسلمہ سے اختلاف ہے۔ دُوسرا مسئلہ بیس تراویح کا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک مساجد میں بیس تراویح پڑھی جارہی ہیں، اور تمام ائمہ کم سے کم بیس تراویح پر متفق ہیں، جبکہ اہلِ حدیث کو اس سے اختلاف ہے۔

آٹھ تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

س…… اب جبکہ رمضان کا مہینہ ہے اور رمضان میں تراویح بھی پڑھی جاتی ہیں، ہمارے گھر والے کہتے ہیں کہ تراویح بیس سے کم نہیں پڑھنی چاہئے، جبکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ تراویح آٹھ بھی جائز ہیں اور بارہ بھی جائز ہیں، اب آپ ہی بتائیں کہ کیا آٹھ تراویح پڑھنا جائز ہیں کہ نہیں؟

ج…… حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آج تک بیس ہی تراویح چلی آتی ہیں اور اس مسئلے میں کسی امامِ مجتہد کا بھی اختلاف نہیں، سب بیس ہی کے قائل ہیں، البتہ اہلِ حدیث حضرات آٹھ پڑھتے ہیں، پس جو شخص اس مسلک کا ہو وہ تو آٹھ پڑھ لیا کرے، مگر باقی مسلمانوں کے لئے آٹھ پڑھنا دُرست نہیں، ورنہ سنتِ مؤکدہ کے تارک ہوں گے اور ترکِ سنت کی عادت ڈال لینا گناہ ہے۔

تراویح کے سنتِ رسول ہونے پر اعتراض غلط ہے

س……نمازِ تراویح شریعت کے مطابق سنتِ رسولؐ ہے، لیکن مجھے جناب جسٹس قدیرالدین احمد صاحب (ریٹائرڈ) کے ایک مضمون بعنوان ''دورِ حاضر اور اجتہاد'' مؤرّخہ ۲/۷/۱۹۸۵ء نوائے وقت کراچی میں پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ نمازِ تراویح کا آغاز ایک اجتہاد کے تحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اگر یہ دُرست ہے تو آپ بتائیں کہ نمازِ تراویح سنتِ رسولؐ کیسے ہوئی؟

ج……نمازِ تراویح کو اجتہاد کہنا جسٹس صاحب کا ''غلط اجتہاد'' ہے، نمازِ تراویح کی ترغیب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور تراویح کا جماعت سے ادا کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مگر اس اندیشے کی وجہ سے کہیں یہ اُمت پر فرض نہ ہوجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کا اہتمام ترک فرمادیا، اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چونکہ یہ اندیشہ باقی نہیں رہا تھا، اس لئے آپ نے اس سنت ''جماعت'' کو دوبارہ جاری کردیا۔

علاوہ ازیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اقتدا کا لازم ہونا شریعت کا ایک مستقل اُصول ہے، اگر بالفرض تراویح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد ہی سے جاری کی ہوتی تو چونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بالاجماع قبول کرلیا اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا، اس لئے بعد کے کسی شخص کے لئے اجماعِ صحابہؓ اور سنتِ خلفائے راشدینؓ کی مخالفت کی گنجائش نہیں رہی، یہی وجہ ہے کہ اہلِ حق میں سے کوئی ایک بھی تراویح کے سنت ہونے کا منکر نہیں۔

بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے

س……بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے بحوالہ تحریر فرمائیں۔

ج……مؤطا امام مالکؒ ''باب ما جاء فی قیام رمضان'' میں یزید بن رومانؒ سے روایت ہے:

''کان یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی

رمضان بثلٰث وعشرين ركعة."

اور امام بیہقی رحمہ اللہ (ج:۲ ص:۴۹۶) نے حضرت سائب بن یزید صحابیؓ سے بھی بسند صحیح یہ حدیث نقل کی ہے۔ (نصب الرایہ ج:۲ ص:۱۵۴)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے بیس تراویح کا معمول چلا آتا ہے، اور یہی نصاب خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہے، اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خصوصاً حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں ہوسکتی کہ وہ دین کے کسی معاملے میں کسی ایسی بات پر بھی متفق ہوسکتے تھے جو منشائے خداوندی اور منشائے نبویؐ کے خلاف ہو۔

حضرت حکیم الأُمت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"ومنی اجماع کہ برزبان علماء دین شنیدہ باشی ایں نیست کہ ہمہ مجتہدین لایشذ فرد درعصر واحد بر مسئلہ اتفاق کنند۔ زیرا کہ ایں صورتے ست غیر واقع بل غیر ممکن عادی، بلکہ معنی اجماع حکم خلیفہ است بچیزے بعد مشاورہ ذوی الرأی یا بغر آں، ونفاذ آں حکم تا آنکہ شائع شد و درعالم ممکن گشت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی. الحدیث۔" (ازالۃ الخفاء ص:۲۶)

ترجمہ:...... "اجماع کا لفظ تم نے علمائے دین کی زبان سے سنا ہوگا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی زمانے میں تمام مجتہدین کسی مسئلے پر اتفاق کریں، بایں طور کہ ایک بھی خارج نہ ہو، اس لئے کہ یہ صورت نہ صرف یہ کہ واقع نہیں، بلکہ عادۃً ممکن بھی نہیں، بلکہ اجماع کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ، ذورائے حضرات کے مشورے سے یا بغیر مشورے کے کسی چیز کا حکم کرے اور اسے نافذ کرے یہاں تک کہ وہ شائع ہوجائے اور جہان میں مستحکم ہوجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے بعد کے خلفائے راشدین کی سنت کو۔''

آپ غور فرمائیں گے تو بیس تراویح کے مسئلے میں یہی صورت پیش آئی کہ خلیفۂ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُمت کو بیس تراویح پر جمع کیا اور مسلمانوں نے اس کا التزام کیا، یہاں تک کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے الفاظ میں ''شائع شد و در عالم ممکن گشت''۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بیس تراویح کو بجا طور پر ''اجماع'' سے تعبیر کیا ہے۔

ملک العلماء کاسانیؒ فرماتے ہیں:

"ان عمر رضی اللہ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بھم فی کل لیلۃ عشرین رکعۃ ولم ینکر علیہ احد فیکون اجماعًا منھم علٰی ذالک."

(بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۸۸، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:...... ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو ماہِ رمضان میں اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا پر جمع کیا، وہ ان کو ہر رات بیس رکعتیں پڑھاتے تھے، اور اس پر کسی نے نکیر نہیں کی، پس یہ ان کی جانب سے بیس تراویح پر اجماع ہوا۔''

اور موفق ابنِ قدامہ الحنبلی، المغنی (ج:۱ ص:۸۰۳) میں فرماتے ہیں: "وھذا کالاجماع" اور یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) بیس تراویح پر متفق ہیں، جیسا کہ ان کی کتبِ فقہیہ سے واضح ہے، ائمہ اربعہ کا اتفاق بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ بیس تراویح کا مسئلہ خلف سے تواتر کے ساتھ منقول چلا آتا ہے۔ اس ناکارہ کی رائے یہ ہے کہ جو مسائل خلفائے راشدینؓ سے تواتر کے ساتھ منقول ہوں اور جب سے اب تک انہیں اُمتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے تعامل کی حیثیت حاصل ہو، ان کا ثبوت کسی دلیل و برہان کا محتاج نہیں، بلکہ ان

کی نقلِ متواتر اور تعاملِ مسلسل ہی سو ثبوت کا ایک ثبوت ہے: ''آفتاب آمد دلیلِ آفتاب!''

بیس رکعت تراویح کے عین سنت ہونے کی شافی علمی بحث

س…… ہمارے ایک دوست کہتے ہیں کہ تراویح کی آٹھ رکعتیں ہی سنت ہیں، کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان و غیر رمضان میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھائے۔

اس کے خلاف جو روایت بیس رکعت پڑھنے کی نقل کی جاتی ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی گیارہ رکعت ہی کا حکم دیا تھا، جیسا کہ مؤطا امام مالکؒ میں سائب بن یزیدؓ سے مروی ہے، اور اس کے خلاف بیس کی جو روایت ہے اوّل تو صحیح نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو ہوسکتا ہے کہ پہلے انہوں نے بیس پڑھنے کا حکم دیا ہو، پھر جب معلوم ہوا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت پڑھیں تو سنت کے مطابق آٹھ پڑھنے کا حکم دے دیا ہو۔ بہرحال آٹھ رکعت تراویح ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کی سنت ہے، جو لوگ بیس رکعت پڑھتے ہیں وہ خلافِ سنت کرتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ ہمارے دوست کی یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

ج…… آپ کے دوست نے اپنے موقف کی وضاحت کردی ہے، میں اپنے موقف کی وضاحت کئے دیتا ہوں، ان میں کون سا موقف صحیح ہے؟ اس کا فیصلہ خود کیجئے! اس تحریر کو چار حصوں پر تقسیم کرتا ہوں:

۱:……تراویح عہدِ نبویؐ میں۔

۲:……تراویح عہدِ فاروقیؓ میں۔

۳:……تراویح صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ کے دور میں۔

۴:……تراویح ائمہ اربعہؒ کے نزدیک۔

۱:......تراویح عہدِ نبوی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدّد احادیث میں قیامِ رمضان کی ترغیب دی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

"کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير ان يأمرهم فيه بعزيمة فيقول: من قام رمضان ايمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه. فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذالك، ثم كان الامر على ذالك في خلافة ابي بكر وصدرًا من خلافة عمر." (جامع الاصول ج:۹ ص:۴۳۹، بروایت بخاری و مسلم، ابوداوٴد، ترمذی، نسائی، موٴطا)

ترجمہ:......"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے بغیر اس کے کہ قطعیت کے ساتھ حکم دیں، چنانچہ فرماتے تھے کہ: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ چنانچہ یہ معاملہ اسی حالت پر رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہی صورتِ حال رہی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں بھی۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"ان الله فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه، فمن صامه وقامه ايمانًا واحتسابًا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امّه." (جامع الاصول ج:۹ ص:۴۴۱، بروایت نسائی)

ترجمہ:......"بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کا روزہ فرض کیا ہے، اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام کو سنت قرار دیا

ہے، پس جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے اس کا صیام و قیام کیا، وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا کہ جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی متعدّد احادیث سے ثابت ہے، مثلاً:

۱:......حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا، جس میں تین رات میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، پہلی رات میں تہائی رات تک، دُوسری رات میں آدھی رات تک، تیسری رات میں سحر تک۔ (صحیح بخاری ج:۱ ص:۳۶۹)

۲:......حدیثِ ابی ذر رضی اللہ عنہ، جس میں ۲۳ویں رات میں تہائی رات تک، ۲۵ویں میں آدھی رات تک اور ۲۷ویں شب میں اوّل فجر تک قیام کا ذکر ہے۔
(جامع الاصول ج:۶ ص:۱۲۰، بروایت ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳:......حدیثِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، اس کا مضمون بعینہ حدیثِ ابی ذر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ (نسائی ج:۱ ص:۲۳۸)

۴:......حدیثِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اس میں صرف ایک رات کا ذکر ہے۔ (جامع الاصول ج:۶ ص:۱۱۹، بروایت بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی)

۵:......حدیثِ انس رضی اللہ عنہ، اس میں بھی صرف ایک رات کا ذکر ہے۔
(صحیح مسلم ج:۱ ص:۳۵۲)

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جماعت پر مداومت نہیں فرمائی اور اس اندیشے کا اظہار فرمایا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہوجائے، اور اپنے طور پر گھروں میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔
(حدیثِ زید بن ثابتؓ وغیرہ)

رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاہدہ بہت بڑھ جاتا تھا، خصوصاً عشرۂ اخیرہ میں تو پوری رات کا قیام معمول تھا، ایک ضعیف روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اضافہ ہوجاتا تھا۔
(فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج:۵ ص:۱۳۲، وفیه عبدالباقی بن قانع، قال الدارقطنی یخطئ کثیرًا)

تاہم کسی صحیح روایت میں یہ نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جو تراویح کی جماعت کرائی، اس میں کتنی رکعات پڑھائیں؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صرف ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔

(موارد الظمآن ص:۲۳۰، قیام اللیل مروزی ص:۱۵۷، مکتبہ سبحانیہ، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۲ بروایت طبرانی و ابویعلیٰ)

مگر اس روایت میں عیسیٰ بن جاریہ متفرد ہے، جو اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف اور مجروح ہے، جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معینؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "لیس بذاک" یعنی وہ قوی نہیں، نیز فرماتے ہیں: "عندہ مناکیر"، یعنی اس کے پاس متعدد منکر روایتیں ہیں۔ امام ابوداؤدؒ اور امام نسائیؒ نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے، امام نسائیؒ نے اس کو متروک بھی بتایا ہے، ساجی و عقیلی نے اسے ضعفاء میں ذکر کیا ہے، ابنِ عدیؒ کہتے ہیں کہ: "اس کی حدیثیں محفوظ نہیں۔"

(تہذیب التہذیب ج:۸ ص:۲۰۷، میزان الاعتدال ج:۳ ص:۳۱۱)

خلاصہ یہ کہ یہ راوی اس روایت میں متفرد بھی ہے، اور ضعیف بھی، اس لئے یہ روایت منکر ہے، اور پھر اس روایت میں صرف ایک رات کا واقعہ مذکور ہے، جبکہ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آٹھ رکعتوں سے پہلے یا بعد میں تنہا بھی کچھ رکعتیں پڑھی ہوں، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے۔

(مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۳، بروایت طبرانی، وقال رجالہٗ رجال الصحیح)

دُوسری روایت مصنف ابنِ ابی شیبہؒ (ج:۲ ص:۳۹۴، نیز سننِ کبریٰ بیہقیؒ ج:۲ ص:۴۹۲، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۲) میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔" مگر اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان راوی کمزور ہے، اس لئے یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح نہیں، مگر جیسا کہ آگے معلوم ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اُمت کا تعامل اسی کے مطابق ہوا۔

تیسری حدیث اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جس کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے، مگر اس میں تراویح کا ذکر نہیں، بلکہ اس نماز کا ذکر ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس لئے رکعاتِ تراویح کے تعین میں اس سے بھی مدد نہیں ملتی۔

چنانچہ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار میں لکھتے ہیں:

"والحاصل ان الذی دلت علیه احادیث الباب وما یشابهها هو مشروعیة القیام فی رمضان والصلٰوة فیه جماعة وفرادیٰ فقصر الصلٰوة المسماة بالتراویح علی عدد معین وتخصیصها بقراءة مخصوصة ولم یرد به سنة." (نیل الاوطار ج:۴ ص:۶۴)

ترجمہ:...... "حاصل یہ کہ اس باب کی حدیثیں اور ان کے مشابہ حدیثیں جس بات پر دلالت کرتی ہیں، وہ یہ ہے کہ رمضان میں قیام کرنا اور باجماعت یا اکیلے نماز پڑھنا مشروع ہے، پس تراویح کو کسی خاص عدد میں منحصر کردینا، اور اس میں خاص مقدار قرأت مقرّر کرنا ایسی بات ہے جو سنت میں وارد نہیں ہوئی۔"

۲:...... تراویح عہدِ فاروقی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام نہیں تھا، بلکہ لوگ تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں پڑھا کرتے تھے، سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک امام پر جمع کیا۔

(صحیح بخاری ج:۱ ص:۲۶۹، باب فضل من قام رمضان)

اور یہ خلافتِ فاروقیؓ کے دُوسرے سال یعنی ۱۴ھ کا واقعہ ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص:۱۲۱، تاریخ ابنِ اثیر ج:۱ ص:۱۸۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی تھیں؟ اس کا ذکر

حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، حضرت سائبؓ سے اس حدیث کو تین شاگرد نقل کرتے ہیں، ۱: حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب، ۲: یزید بن خصیفہ، ۳: محمد بن یوسف، ان تینوں کی روایت کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱:...... حارث بن عبدالرحمٰن کی روایت علامہ عینیؒ نے شرحِ بخاری میں حافظ ابنِ عبدالبر کے حوالے سے نقل کی ہے:

"قال ابن عبدالبر: وروى الحارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب عن السائب بن یزید قال: كان القيام علٰى عهد عمر بثلٰث وعشرين ركعة، قال ابن عبدالبر: هذا محمول علٰى ان الثلٰث للوتر."

(عمدۃ القاری ج:۱۱ ص:۱۲۷)

ترجمہ:...... "ابنِ عبدالبر کہتے ہیں کہ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۲۳ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، ابنِ عبدالبر کہتے ہیں کہ: ان میں بیس تراویح کی اور تین رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں۔"

۲:...... حضرت سائب کے دُوسرے راوی یزید بن خصیفہ کے تین شاگرد ہیں: ابنِ ابی ذئب، محمد بن جعفر اور امام مالک، اور یہ تینوں بالاتفاق بیس رکعتیں روایت کرتے ہیں۔

الف:...... ابنِ ابی ذئب کی روایت امام بیہقیؒ کی سننِ کبریٰ میں درج ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

"اخبرنا ابوعبدالله الحسين بن محمد الحسين بن فنجويه الدينوری بالدامغان، ثنا احمد بن محمد بن اسحاق السنی، انبأنا عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوی، ثنا علی بن الجعد انبأنا ابن ابی ذئب عن يزيد

فہرست

بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال: كانوا يقومون علٰى عهد عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى شهر رمضان بعشرين ركعة، قال: وكانوا يقرءون بالمئين وكانوا يتوكون على عصيهم فى عهد عثمان بن عفان رضى الله عنه من شدة القيام.“ (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

”یعنی ابنِ ابی ذئب، یزید بن خصیفہ سے، اور وہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں شدّتِ قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔“

اس کی سند کو امام نوویؒ، امام عراقیؒ اور حافظ سیوطیؒ نے صحیح کہا ہے۔

(آثار السنن ص:۲۵۱، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان، تحفۃ الاحوذی ج:۲ ص:۷۵)

ب:...... محمد بن جعفر کی روایت امام بیہقیؒ کی دُوسری کتاب معرفۃ السنن والآثار میں حسبِ ذیل سند سے مروی ہے:

”اخبرنا ابوطاهر الفقيه، ثنا ابوعثمان البصرى، ثنا ابواحمد محمد بن عبدالوهاب، ثنا خالد بن مخلد، ثنا محمد بن جعفر حدثنى يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال: كنا نقول فى زمن عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر.“ (نصب الرایۃ ج:۲ ص:۱۵۴)

”یعنی محمد بن جعفر، یزید بن خصیفہ سے اور وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات اور وتر پڑھا کرتے تھے۔“

اس کی سند کو امام نوویؒ نے خلاصہ میں، علامہ سبکیؒ نے شرحِ منہاج میں اور علامہ علی

قاریؒ نے شرحِ موٴطا میں صحیح کہا ہے۔ (آثار السنن ج:۲ ص:۵۴، تحفۃ الاحوذی ج:۲ ص:۷۵)

ج:...... یزید بن خصیفہ سے امام مالکؒ کی روایت حافظؒ نے فتح الباری میں اور علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں ذکر کی ہے۔

حافظؒ لکھتے ہیں:

”وروی مالک من طریق یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید عشرین رکعة.“

(فتح الباری ج:۴ ص:۲۵۳، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ:...... ”اور امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے حضرت سائب بن یزید سے بیس رکعتیں نقل کی ہیں۔“

اور علامہ شوکانیؒ لکھتے ہیں:

”وفی الموٴطا من طریق یزید بن خصیفة عن السائب بن یزید انها عشرین رکعة.“

(نیل الاوطار ج:۳ ص:۵۳، مطبوعہ عثمانیہ، مصر ۱۳۵۷ھ)

”مالک عن یزید بن خصیفہ عن السائب بن یزید“ کی سند بعینہٖ صحیح بخاری (ج:۱ ص:۳۱۲) پر موجود ہے، لیکن یہ روایت مجھے موٴطا کے موجودہ نسخے میں نہیں ملی، ممکن ہے کہ موٴطا کے کسی نسخے میں حافظؒ کی نظر سے گزری ہو، یا غیر موٴطا میں ہو، اور علامہ شوکانیؒ کا: ”وفی الموٴطا“ کہنا سہو کی بنا پر ہو، فلیفتش!

۳:...... حضرت سائب رضی اللہ عنہ کے تیسرے شاگرد محمد بن یوسف کی روایت میں ان کے شاگردوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے، چنانچہ:

الف:...... امام مالکؒ وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اُبیؓ اور تمیم داری کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا تھا، جیسا کہ موٴطا امام مالکؒ میں ہے۔

(موٴطات امام مالکؒ ص:۹۸، مطبوعہ نور محمد کراچی)

ب:...... ابنِ اسحاق ان سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ (فتح الباری ج:۴ ص:۲۵۴)

فہرست

ج:......اور داؤد بن قیس اور دیگر حضرات ان سے اکیس رکعتیں نقل کرتے ہیں۔
(مصنف عبدالرزاق ج:۴ ص:۲۶۰)

اس تفصیل سے معلوم ہوجاتا ہے کہ حضرت سائب کے دو شاگرد حارث اور یزید بن خصیفہ اور یزید کے تینوں شاگرد متفق اللفظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات پر لوگوں کو جمع کیا تھا، جبکہ محمد بن یوسف کی روایت مضطرب ہے، بعض ان میں سے گیارہ نقل کرتے ہیں، بعض تیرہ اور بعض اکیس۔ اُصولِ حدیث کے قاعدے سے مضطرب حدیث حجت نہیں، لہٰذا حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث وہی ہے جو حارث اور یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے، اور اگر محمد بن یوسف کی مضطرب اور مشکوک روایت کو کسی درجے میں قابلِ لحاظ سمجھا جائے تو دونوں کے درمیان تطبیق کی وہی صورت متعین ہے جو امام بیہقی رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے کہ گیارہ پر چند روز عمل رہا، پھر بیس پر عمل کا استقرار ہوا، چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ دونوں روایتوں کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”ویمکن الجمع بین الروایتین، فانھم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم کانوا یقومون بعشرین ویوترون بثلٰث.“ (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:......”دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گیارہ پڑھتے تھے، اس کے بعد بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے۔“

امام بیہقی رحمہ اللہ کا یہ ارشاد کہ عہدِ فاروقیؓ میں صحابہؓ کا آخری عمل، جس پر استقرار ہوا، بیس تراویح تھا، اس پر متعدّد شواہد و قرائن موجود ہیں۔

اوّل:......امام مالکؒ جو محمد بن یوسف سے گیارہ کی روایت نقل کرتے ہیں، خود ان کا اپنا مسلک بیس یا چھتیس تراویح کا ہے، جیسا کہ چوتھی بحث میں آئے گا، اس سے واضح ہے کہ یہ روایت خود امام مالکؒ کے نزدیک بھی مختار اور پسندیدہ نہیں۔

دوم:......ابنِ اسحاق جو محمد بن یوسف سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں، وہ بھی

بیس کی روایت کو اثبت کہتے ہیں، چنانچہ علامہ شوکانیؒ نے بیس والی روایت کے ذیل میں ان کا قول نقل کیا ہے:

”قال ابن اسحاق وھٰذا اثبت ما سمعت فی ذٰلک.“ (شوکانی، نیل الاوطار ج:۳ ص:۵۳)

ترجمہ:...... ”ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ: رکعاتِ تراویح کی تعداد کے بارے میں، میں نے جو کچھ سنا اس میں سب سے زیادہ ثابت یہی تعداد ہے۔“

سوم:...... یہ کہ محمد بن یوسف کی گیارہ والی روایت کی تائید میں دُوسری کوئی اور روایت موجود نہیں، جبکہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی بیس والی روایت کی تائید میں دیگر متعدّد روایتیں بھی موجود ہیں، چنانچہ:

۱:...... یزید بن رومان کی روایت ہے کہ:

”کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلٰث وعشرین رکعة.“

(مؤطا امام مالکؒ ص:۹۸، مطبوعہ نور محمد کراچی، سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶، قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:...... ”لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)۔“

یہ روایت سند کے لحاظ سے نہایت قوی ہے، مگر مرسل ہے، کیونکہ یزید بن رومان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا، تاہم حدیثِ مرسل (جبکہ ثقہ اور لائقِ اعتماد سند سے مروی ہو) امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مطلقاً حجت ہے، البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک حدیثِ مرسل کے حجت ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی تائید کسی دُوسری مسند یا مرسل سے ہوئی ہو، چونکہ یزید بن رومان کی زیرِ بحث روایت کی تائید میں دیگر متعدّد روایات موجود ہیں، اس لئے یہ باتفاق اہلِ علم حجت ہے۔

فہرست

یہ بحث تو عام مراسیل باب میں تھی، مؤطا کے مراسیل کے بارے میں اہلِ حدیث کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سب صحیح ہیں۔

چنانچہ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:

"قال الشافعی اصح الکتب بعد کتاب اللہ مؤطا مالک واتفق اھل الحدیث علی ان جمیع ما فیہ صحیح علٰی رأی مالک ومن وافقہ واما علٰی رأی غیرہ فلیس فیہ مرسل ولا منقطع الا قد اتصل السند بہ من طریق اخری فلا جرم انہا صحیحۃ من ھذا الوجہ وقد صنف فی زمان مالک مؤطات کثیرۃ فی تخریج احادیثہ ووصل منقطعہ مثل کتاب ابن ابی ذئب وابن عیینۃ والثوری ومعمر۔" (حجۃ اللہ البالغہ ج:۱ ص:۱۳۳، مطبوعہ منیریہ)

ترجمہ:....."امام شافعیؒ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب مؤطا امام مالکؒ ہے، اور اہلِ حدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ اس میں جتنی روایتیں ہیں، وہ سب امام مالکؒ اور ان کے موافقین کی رائے پر صحیح ہیں۔ اور دُوسروں کی رائے پر اس میں کوئی مرسل اور منقطع روایت ایسی نہیں کہ دُوسرے طریقوں سے اس کی سند متصل نہ ہو، پس اس لحاظ سے وہ سب کی سب صحیح ہیں، اور امام مالکؒ کے زمانے میں مؤطا کی حدیثوں کی تخریج کے لئے اور اس کے منقطع کو متصل ثابت کرنے کے لئے بہت سے مؤطا تصنیف ہوئے، جیسے ابنِ ابی ذئب، ابنِ عیینہ، ثوری اور معمر کی کتابیں۔"

اور پھر بیس رکعات پر اصل استدلال تو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے جس کے "صحیح" ہونے کی تصریح گزر چکی ہے، اور یزید بن رومان کی روایت بطور تائید ذکر کی گئی ہے۔

۲:......یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت ہے کہ:

"ان عمر بن الخطاب امر رجلًا ان یصلی بھم عشرین رکعة." (مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:......"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔"

یہ روایت بھی سنداً قوی، مگر مرسل ہے۔

۳:......عبدالعزیز بن رفیع کی روایت ہے:

"کان ابیّ بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلٰث."

(مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:......"حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو مدینہ میں رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

۴:......محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ:

"کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان عشرین رکعة یطیلون فیھا القراءة ویوترون بثلٰث." (قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:......"لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں طویل قرأت کرتے اور تین وتر پڑھتے تھے۔"

یہ روایت بھی مرسل ہے، اور قیام اللیل میں اس کی سند نہیں ذکر کی گئی۔

۵:......کنز العمال میں خود حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

"ان عمر بن الخطاب امرہ ان یصلی باللیل فی رمضان، فقال: ان الناس یصومون النھار ولا یحسنون

فہرست

ان یقرأوا فلو قرأت علیهم باللیل. فقال: یا امیر المؤمنین! هٰذا شئ لم یکن. فقال: قد علمت ولکنه حسن. فصلی بهم عشرین رکعة."

(کنزالعمال طبع جدید بیروت ج:۸ ص:۴۰۹، حدیث:۲۳۴۷۱)

ترجمہ:...... "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو رات کے وقت نماز پڑھایا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں، مگر خوب اچھا پڑھنا نہیں جانتے، پس کاش! تم رات میں ان کو قرآن سناتے۔ اُبیّ نے عرض کیا: یا امیرالموٴمنین! یہ ایک ایسی چیز ہے جو پہلے نہیں ہوئی۔ فرمایا: یہ تو مجھے معلوم ہے، لیکن یہ اچھی چیز ہے۔ چنانچہ اُبیّ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائیں۔"

چہارم:...... مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں اہلِ علم اس کے قائل ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعات پر جمع کیا، اور حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے موافقت کی، اس لئے یہ بہ منزلہ اجماع کے تھا یہاں چند اکابر کے ارشادات ذکر کئے جاتے ہیں:

امام ترمذیؒ لکھتے ہیں:

"واختلف اهل العلم فی قیام رمضان فرأی بعضهم ان یصلی احدی واربعین رکعة مع الوتر وهو قول اهل المدینة والعمل علی هٰذا عندهم بالمدینة واکثر اهل العلم علٰی ما روی عن علی وعمر وغیرهما من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم عشرین رکعة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی، وقال الشافعی: وهٰکذا ادرکت ببلدنا بمکة یصلون

عشرین رکعة." (سننِ ترمذی ج:۱ ص:۹۹)

ترجمہ:...... "تراویح میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض وتر سمیت اکتالیس رکعت کے قائل ہیں، اہلِ مدینہ کا یہی قول ہے اوران کے یہاں مدینہ طیبہ میں اسی پر عمل ہے، اوراکثر اہلِ علم بیس رکعت کے قائل ہیں، جو حضرت علی، حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عبداللہ بن مبارکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعات ہی پڑھتے پایا ہے۔"

۲:...... علامہ زرقانی مالکیؒ شرحِ مؤطا میں ابوالولید سلیمان بن خلف القرطبی الباجی المالکیؒ (متوفی ۴۹۴ھ) سے نقل کرتے ہیں:

"قال الباجی: فأمرهم اولًا بتطويل القراءة لأنه افضل، ثم ضعف الناس فأمرهم بثلٰث وعشرين فخفف من طول القراءة واستدرک بعض الفضيلة بزيادة الركعات." (شرح زرقانی علی المؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)

ترجمہ:...... "باجیؒ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ان کو تطویلِ قرأت کا حکم دیا تھا کہ وہ افضل ہے، پھر لوگوں کا ضعف محسوس کیا تو ۲۳ رکعات کا حکم دیا، چنانچہ طولِ قرأت میں کمی کی اور رکعات کے اضافے کی فضیلت کی کچھ تلافی کی۔"

"قال الباجی: وكان الأمر علٰى ذٰلک الى يوم الحرة فثقل عليهم القيام فنقضوا من القراءة وزادوا الركعات فجعلت ستًّا وثلاثين غير الشفع والوتر." (زرقانی شرح مؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)

ترجمہ:...... "باجیؒ کہتے ہیں کہ: یومِ حرہ تک بیس رکعات کا

فہرست

دستور رہا، پھر ان پر قیام بھاری ہوا تو قرأت میں کمی کرکے رکعات میں مزید اضافہ کردیا گیا، اور وتر کے علاوہ ۳۶ رکعات ہوگئیں۔“

۳:...... علامہ زرقانیؒ نے یہی بات حافظ ابنِ عبدالبرؒ (۳۶۸ھ،۴۶۳ھ) اور ابومروان عبدالملک بن حبیب القرطبی المالکیؒ (متوفی ۲۳۷ھ) سے نقل کی ہے۔

(زرقانی شرحِ مؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)

۴:...... حافظ موفق الدین ابنِ قدامہ المقدسی الحنبلیؒ (متوفی ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں:

”ولنا ان عمر رضی الله عنه لما جمع الناس علٰی ابیّ بن کعب کان یصلی لھم عشرین رکعة.“

ترجمہ:...... ”ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔“

اس سلسلے کی روایات، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”وھذا کالاجماع.“

ترجمہ:...... ”اور یہ بہ منزلہ اجماعِ صحابہؓ کے ہے۔“

پھر اہلِ مدینہ کے ۳۶ کے تعامل کو ذکر کرکے لکھتے ہیں:

”ثم لو ثبت ان اھل المدینة کلھم فعلوه لکان ما فعله عمر واجمع علیه الصحابة فی عصره اولی بالاتباع. قال بعض اھل العلم انما فعل ھذا اھل المدینة لأنھم ارادوا مساواة اھل مکة، فان اھل مکة یطوفون سبعًا بین کل ترویحتین فجعل اھل المدینة مکان کل سبع اربع رکعات، وما کان علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم اولی واحق.“ (ابنِ قدامہ، المغنی مع الشرح الکبیر ج:۱ ص:۷۹۹)

فہرست

ترجمہ:......''پھر اگر ثابت ہو کہ اہلِ مدینہ سب چھتیس رکعتیں پڑھتے تھے تب بھی جو کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اور جس پر ان کے دور میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اجماع کیا، اس کی پیروی اَولیٰ ہوگی۔

بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ: اہلِ مدینہ کا مقصود اس عمل سے اہلِ مکہ کی برابری کرنا تھا، کیونکہ اہلِ مکہ دو ترویحوں کے درمیان طواف کیا کرتے تھے، اہلِ مدینہ نے طواف کی جگہ دو ترویحوں کے درمیان چار رکعتیں مقرّر کرلیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو معمول تھا وہی اَولیٰ اور احق ہے۔''

۵:......امام محی الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ) شرح مہذب میں لکھتے ہیں:

''واحتج اصحابنا بما رواه البيهقى وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد الصحابى رضى الله عنه قال كانوا يقومون علىٰ عهد عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى شهر رمضان بعشرين ركعة. الحديث.'' (المجموع شرح مہذب ج:۴ ص:۳۲)

ترجمہ:......''ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے جو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ سے بہ سندِ صحیح روایت کی ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔''

آگے یزید بن رومانؒ کی روایت ذکر کرکے امام بیہقی رحمہ اللہ کی تطبیق ذکر کی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرکے اہلِ مدینہ کے فعل کی وہی توجیہ کی ہے جو ابنِ قدامہؒ کی عبارت میں گزر چکی ہے۔

۶:...... علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی شافعیؒ (متوفی ۹۲۳ھ) شرحِ بخاری میں لکھتے ہیں:

”وجمع البیهقی بینهما بأنهم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم قاموا بعشرین واوتروا بثلٰث وقد عدوا ما وقع فی زمن عمر رضی الله عنه کالاجماع.“

(ارشادالساری ج:۳ ص:۴۲۶)

ترجمہ:...... ”اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ان دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ وہ پہلے گیارہ پڑھتے تھے، پھر بیس تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو معمول جاری ہوا اسے علماء نے بمنزلہ اجماع کے شمار کیا ہے۔“

۷:...... علامہ شیخ منصور بن یونس بہوتی حنبلی (متوفی ۱۰۴۶ھ) ”کشف القناع عن متن الاقناع“ میں لکھتے ہیں:

”وهی عشرون رکعة لما روی مالک عن یزید بن رومان قال: کان الناس یقومون فی زمن عمر فی رمضان بثلٰث وعشرین رکعة .... وهٰذا فی مظنة الشهرة بحضرة الصحابة فکان اجماعًا.“

(کشف القناع عن متن الاقناع ج:۱ ص:۳۹۲)

ترجمہ:...... ”تراویح بیس رکعت ہیں، چنانچہ امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کیا ہے کہ: لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے...... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحابہؓ کی موجودگی میں بیس کا حکم دینا عام شہرت کا موقع تھا، اس لئے یہ اجماع ہوا۔“

۸:...... مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ”حجۃ اللہ البالغہ“ میں لکھتے ہیں:

”وزادت الصحابة ومن بعدهم فی قیام رمضان ثلٰثة اشیاء الاجتماع له فی مساجدهم وذالک لأنه یفید التیسیر علی خاصتهم وعامتهم واداؤه فی اوّل اللیل مع القول بأن صلاة اٰخر اللیل مشهودة وهی افضل کما نبه عمر رضی الله عنه لهٰذا التیسیر الذی اشرنا الیه وعدده عشرون رکعة.“ (حجة اللہ البالغہ ج:۲ ص:۱۸)

ترجمہ:......”اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد کے حضرات نے قیامِ رمضان میں تین چیزوں کا اضافہ کیا۔ ۱:اس کے لئے مساجد میں جمع ہونا، کیونکہ اس سے عام و خاص کو آسانی حاصل ہوتی ہے۔۲:اوّل شب میں ادا کرنا، باوجود اس بات کے قائل ہونے کے کہ آخرِ شب کی نماز میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے، اور وہ افضل ہے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر متنبہ فرمایا، مگر اوّل شب کا اختیار کرنا بھی اسی آسانی کے لئے تھا جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔۳:بیس رکعات کی تعداد۔“

۲:......تراویح عہدِ صحابہؓ و تابعینؒ میں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح کا معمول شروع ہوا تو بعد میں کم از کم بیس کا معمول رہا، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ سے زائد کی روایات تو مروی ہیں، لیکن کسی سے صرف آٹھ کی روایت نہیں۔

۱:......حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی روایت اُوپر گزر چکی ہے، جس میں انہوں نے عہدِ فاروقیؓ میں بیس کا معمول ذکر کرتے ہوئے اسی سیاق میں عہدِ عثمانیؓ کا ذکر کیا ہے۔

۲:......ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ جن کا وصال عہدِ عثمانی کے اواخر میں ہوا ہے، وہ بھی بیس پڑھا کرتے تھے۔ (قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

۳:...... ”عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن علی

رضی اللہ عنہ انہ دعا القراء فی رمضان فأمر منھم رجلًا یصلی بالناس عشرین رکعة و کان علی یوتر بھم."

(سننِ کبریٰ بیہقی ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:......"ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا، پس ان میں ایک شخص کو حکم دیا کہ بیس رکعتیں پڑھایا کرے، اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود پڑھایا کرتے تھے۔"

اس کی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس کے متعدّد شواہد موجود ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن سلمی کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہؒ نے منہاج السنة میں ذکر کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دورِ خلافت میں باقی رکھا۔ (منہاج السنة ج:۴ ص:۲۲۴)

حافظ ذہبیؒ نے المنتقیٰ مختصر منہاج السنّة (المنتقیٰ ص:۵۴۲) میں حافظ ابنِ تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلانکیر ذکر کیا ہے، اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

۴:...... "عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء ان علیًا امر رجلًا یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعة."

(مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:......"عمرو بن قیس، ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔"

۵:...... "عن ابی سعد البقال عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ امر رجلًا ان یصلی

بالناس خمس ترویحات عشرین رکعة وفی ھٰذا الاسناد ضعف." (سننِ کبریٰ بیہقی ج:۲ ص:۴۹۵)

ترجمہ:...... "ابوسعد بقال، ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کی سند میں ضعف ہے۔"

علامہ ابن الترکمانی "الجوہر النقی" میں لکھتے ہیں کہ: ظاہر تو یہ ہے کہ اس سند کا ضعف ابوسعد بقال کی وجہ سے ہے، جو متکلم فیہ راوی ہے، لیکن مصنف ابنِ ابی شیبہ کی روایت میں (جو اُوپر ذکر کی گئی ہے) اس کا متابع موجود ہے، جس سے اس کے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہے۔ (ذیل سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۵)

۶:...... **"عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ انہ کان یومھم فی شھر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلٰث."**

(سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶، قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:...... "شتیر بن شکل، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس اثر کو نقل کرکے کہا ہے: **"وفی ذٰلک قوّة"** (اور اس میں قوّت ہے)، پھر اس کی تائید میں انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی کا اثر ذکر کیا ہے جو اُوپر گزر چکا ہے۔

۷:...... **"عن ابی الخصیب قال: کان یومنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة."** (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:......’’ابوالخصیب کہتے ہیں کہ: سعید بن غفلہ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے تھے، پس پانچ ترویحے بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔‘‘

”قال النیموی: واسنادہ حسن.“

(آثار السنن ج:۲ ص:۵۵ طبع ہند)

ترجمہ:......’’علامہ نیمویؒ فرماتے ہیں کہ: اس کی سند صحیح ہے۔‘‘

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا شمار کبار تابعین میں ہے، انہوں نے زمانۂ جاہلیت پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی، کیونکہ مدینہ طیبہ اس دن پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی، اس لئے صحابیت کے شرف سے مشرف نہ ہوسکے، بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے خاص اصحاب میں تھے، ۸۰ھ میں ایک سو تیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ (تقریب التہذیب ج:۱ ص:۳۴۱)

۸:...... ”عن الحارث انہ کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعۃ ویوتر بثلٰث ویقنت قبل الرکوع.“ (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:......’’حارث، رمضان میں لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے اور رُکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔‘‘

۹:......قیام اللیل میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، سعید بن الحسن اور عمران العبدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس راتیں بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کردیتے تھے۔ (قیام اللیل ص:۹۲، طبع جدید ۱۵۸)

حارث، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (متوفی ۹۶ھ)، اور سعید بن ابی الحسن (متوفی ۱۰۸ھ) تینوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۰:......ابو البختری بھی بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

۱۱:......علی بن ربیعہ، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں تھے، بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

۱۲:......ابن ابی ملیکہ (متوفی ۱۱۷ھ) بھی بیس تراویح پڑھاتے تھے۔

(مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

۱۳:......حضرت عطا (متوفی ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ: میں نے لوگوں کو وتر سمیت ۲۳ رکعتیں پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ (مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

۱۴:......مؤطا امام مالکؒ میں عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج (متوفی ۱۱۷ھ) کی روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ رمضان میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تھا، اگر وہ بارہ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تو لوگ یہ محسوس کرتے کہ اس نے قرأت میں تخفیف کی ہے۔ (مؤطا امام مالکؒ ص:۹۹)

اس روایت سے مقصود تو تراویح میں طولِ قرأت کا بیان ہے، لیکن روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف آٹھ رکعات پر اکتفا نہیں کیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت جاری کی، ہمیشہ بیس یا زائد تراویح پڑھی جاتی تھیں، البتہ ایامِ حرہ (۶۳ھ) کے قریب اہلِ مدینہ نے ہر ترویحہ کے درمیان چار رکعتوں کا اضافہ کرلیا، اس لئے وہ وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھتے تھے، اور بعض دیگر تابعین بھی عشرۂ اخیرہ میں اضافہ کرلیتے تھے۔ بہرحال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعینؒ کے دور میں آٹھ تراویح کا کوئی گھٹیا سے گھٹیا ثبوت نہیں ملتا، اس لئے جن حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا تھا، ان کا ارشاد مبنی بر حقیقت ہے، کیونکہ حضراتِ سلف اس تعداد پر اضافے کے تو قائل تھے، مگر اس میں کمی کا قول کسی سے منقول نہیں، اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ اس بات پر سلف کا اجماع تھا کہ تراویح کی کم سے کم تعداد بیس رکعات ہیں۔

۴:......تراویح ائمہٴ اَربعہؒ کے نزدیک

امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کی بیس رکعات ہیں، امام مالکؒ سے اس سلسلے میں دو روایتیں منقول ہیں، ایک بیس کی اور دُوسری چھتیس کی، لیکن مالکی مذہب کے متون میں بیس ہی کی روایت کو اختیار کیا گیا ہے۔ فقہِ حنفی کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں، دُوسرے مذاہب کی مستند کتابوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

فقہِ مالکی:

قاضی ابوالولید ابن رشد مالکی (متوفی ۵۹۵ھ) بدایة المجتهد میں لکھتے ہیں:

”واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بها الناس فی رمضان فاختار مالک فی احد قولیه وابوحنیفة والشافعی واحمد وداوٗد القیام بعشرین رکعة سوی الوتر، وذکر ابن القاسم عن مالک انه کان یستحسن ستًا وثلاثین رکعة والوتر ثلاث.“

(بدایة المجتهد ج:۱ ص:۱۵۶، مکتبہ علمیہ لاہور)

ترجمہ:......”رمضان میں کتنی رکعات پڑھنا مختار ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، امام مالکؒ نے ایک قول میں اور امام ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور داوٗدؒ نے وتر کے علاوہ بیس رکعات کو اختیار کیا ہے، اور ابنِ قاسمؒ نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ تین وتر اور چھتیس رکعات تراویح کو پسند فرماتے تھے۔“

مختصر خلیل کے شارح علامہ شیخ احمد الدردیر المالکی (متوفی ۱۲۰۱ھ) لکھتے ہیں:

”وهی (ثلاث وعشرون) رکعة بالشفع والوتر کما کان علیه العمل (ای عمل الصحابة والتابعین، الدسوقی).

(ثم جعلت) فی زمن عمر بن عبدالعزیز (ستًا

وثلاثین) بغیر الشفع والوتر لٰکن الذی جری علیه العمل سلفًا وخلفًا الأوّل."

(شرح الکبیر الدردیر مع حاشیۃ الدسوقی ج:۱ ص:۳۱۵)

ترجمہ:......"اور تراویح، وتر سمیت ۲۳ رکعتیں ہیں، جیسا کہ اسی کے مطابق (صحابہؓ وتابعینؒ کا) عمل تھا، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں وتر کے علاوہ چھتیس کردی گئیں، لیکن جس تعداد پر سلف وخلف کا عمل ہمیشہ جاری رہا وہ اوّل ہے (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)۔"

فقہِ شافعی:

امام محی الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ) المجموع شرح مہذب میں لکھتے ہیں:

"(فرع) فی مذاہب العلماء فی عدد رکعات التراویح مذہبنا انها عشرون رکعة بعشر تسلیمات غیر الوتر وذالک خمس ترویحات والترویحة اربع رکعات بتسلیمتین هذا مذهبنا وبه قال ابوحنیفة واصحابه واحمد وداؤد وغیرهم ونقله القاضی عیاض عن جمهور العلماء وحکی ان الأسود بن یزید رضی الله عنه کان یقوم بأربعین رکعة یوتر بسبع وقال مالک التراویح تسع ترویحات وهی ستة وثلاثون رکعة غیر الوتر."

(مجموع شرح مہذب ج:۴ ص:۳۲)

ترجمہ:......"رکعاتِ تراویح کی تعداد میں علماء کے مذاہب کا بیان، ہمارا مذہب یہ ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں، دس سلاموں کے ساتھ، علاوہ وتر کے۔ یہ پانچ ترویحے ہوئے، ایک ترویحہ چار رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے

فہرست

اصحاب، امام احمدؒ اور امام داوٗدؒ وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں، اور قاضی عیاضؒ نے اسے جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ اسود بن یزید اکتالیس تراویح اور سات وتر پڑھا کرتے تھے، اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: تراویح نو ترویحے ہیں، اور یہ وتر کے علاوہ چھتیس رکعتیں ہوئیں۔“

فقہِ حنبلی:

حافظ ابنِ قدامہ المقدسی الحنبلی (متوفی ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں:

”والمختار عند ابی عبداللہ رحمہ اللہ فیھا عشرون رکعۃ وبھذا قال الثوری وابوحنیفۃ والشافعی، وقال مالک ستۃ وثلاثون.“

(مغنی ابنِ قدامہ ج:۱ ص:۷۹۸، ۷۹۹، مع الشرح الکبیر)

ترجمہ:...... ”امام احمدؒ کے نزدیک تراویح میں بیس رکعتیں مختار ہیں۔ امام ثوریؒ، ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں، اور امام مالکؒ چھتیس کے قائل ہیں۔“

خاتمہ بحث، چند ضروری فوائد:

مسک الختام کے طور پر چند فوائد گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، تاکہ بیس تراویح کی اہمیت ذہن نشین ہوسکے۔

۱:...... بیس تراویح سنتِ مؤکدہ ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں بیس تراویح جاری کرنا، صحابہ کرامؓ کا اس پر نکیر نہ کرنا، اور عہدِ صحابہؓ سے لے کر آج تک شرقاً و غرباً بیس تراویح کا مسلسل زیرِ تعامل رہنا، اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں داخل ہے، لقولہ تعالیٰ: ”ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم“ (اللہ تعالیٰ خلفائے راشدینؓ کے لئے ان کے اس دین کو قرار و تمکین بخشیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے ان

کے لئے پسند فرمالیا ہے)۔

الاختیار شرح المختار میں ہے:

”روی اسد بن عمرو عن ابی یوسف قال: سئلت ابا حنیفة رحمه الله عن التراویح وما فعله عمر رضی الله عنه، فقال: التراویح سنة مؤکدة ولم یتخرصه عمر من تلقاء نفسه ولم یکن فیه مبتدعًا ولم یأمر به الا عن اصل لدیه وعهد من رسول الله صلی الله علیه وسلم ولقد سن عمر هذا وجمع الناس علیٰ أبیّ بن کعب فصلاها جماعة والصحابة متوافرون منهم عثمان وعلی وابن مسعود والعباس وابنه وطلحة والزبیر ومعاذ وأبیّ وغیرهم من المهاجرین والأنصار رضی الله عنهم اجمعین وما ردّ علیه واحد منهم بل ساعدوه ووافقوه وامروا بذٰلک.“

(الاختیار لتعلیل المختار ج:۱ ص:۶۸، الشیخ الامام ابی الفضل مجدالدین عبداللہ بن محمود الموصلی الحنفی، متوفی ۶۸۳ھ)

ترجمہ:...... ”اسد بن عمرو، امام ابویوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ: تراویح سنتِ مؤکدہ ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے اختراع نہیں کیا، نہ وہ کوئی بدعت ایجاد کرنے والے تھے، انہوں نے جو حکم دیا وہ کسی اصل کی بنا پر تھا جو ان کے پاس موجود تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عہد پر مبنی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنت جاری کی اور لوگوں کو اُبیّ بن کعبؓ پر جمع کیا،

پس انہوں نے تراویح کی جماعت کرائی، اس وقت صحابہ کرامؓ کثیر تعداد میں موجود تھے، حضرات عثمان، علی، ابنِ مسعود، عباس، ابنِ عباس، طلحہ، زبیر، معاذ اُبیؓ اور دیگر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اجمعین سب موجود تھے، مگر ایک نے بھی اس کو رَدّ نہیں کیا، بلکہ سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت کی اور اس کا حکم دیا۔“

۲:...... خلفائے راشدینؓ کی جاری کردہ سنت کے بارے میں وصیتِ نبوی:

اُوپر معلوم ہوچکا ہے کہ بیس تراویح تین خلفائے راشدینؓ کی سنت ہے اور سنتِ خلفائے راشدینؓ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

”انه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافًا كثيرًا فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ، واياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة.“

(رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۳۰)

ترجمہ:...... ”جو شخص تم میں سے میرے بعد جیتا رہا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا، پس میری سنت کو اور خلفائے راشدینؓ مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوط تھام لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو، اور نئی نئی باتوں سے احتراز کرو، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

اس حدیث پاک سے سنتِ خلفائے راشدینؓ کی پیروی کی تاکید معلوم ہوتی ہے، اور یہ کہ اس کی مخالفت بدعت و گمراہی ہے۔

۳:......ائمہ اربعہ کے مذاہب سے خروج جائز نہیں:

اُوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ائمہ اربعہ کم سے کم بیس تراویح کے قائل ہیں، ائمہ

اربعہ کے مذہب کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہے، اور مذاہبِ اربعہ سے خروج، سوادِ اعظم سے خروج ہے، مسندالہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "عقد الجید" میں لکھتے ہیں:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اتبعوا السواد الأعظم. ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذا الأربعة كان اتباعها اتباعًا للسواد الأعظم، والخروج عنها خرجًا عن السواد الأعظم."

(رواہ ابن ماجہ من حدیث انسؓ، کما فی مشکوٰۃ ص:۳۰، وتمامہ: "فانہ من شذ شذ فی النار." عقدالجید ص:۳۷ مطبوعہ ترکیہ)

ترجمہ:...... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ: "سوادِ اعظم کی پیروی کرو!" اور جبکہ ان مذاہبِ اربعہ کے سوا باقی مذاہبِ حقہ مٹ چکے ہیں تو ان کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہوگا، اوران سے خروج سوادِ اعظم سے خروج ہوگا۔"

۴:......بیس تراویح کی حکمت:

حکمائے اُمت نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیس تراویح کی حکمتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں، یہاں تین اکابر کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں:

ا:......البحرالرائق میں شیخ ابراہیم الحلبی الحنفی (متوفی ۹۵٦ھ) سے نقل کیا ہے:

"وذكر العلامة الحلبى ان الحكمة فى كونها عشرين ان السنن شرعت مكملات للواجبات وهى عشرون بالوتر فكانت التراويح كذالك لتقع المساوات بن المكمل والمكمل انتهٰى."

(البحرالرائق ج:۲ ص:۷۲)

ترجمہ:...... "علامہ حلبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ سنن، فرائض وواجبات کی تکمیل

کے لئے مشروع ہوئی ہیں، اور فرائض پنج گانہ وتر سمیت بیس رکعات ہیں۔ لہٰذا تراویح بھی بیس رکعات ہوئیں، تاکہ مکمل اور مکمل کے درمیان مساوات ہوجائے۔“

۲:......علامہ منصور بن یونس حنبلیؒ (متوفی ۱۰۴۶ھ) کشف القناع میں لکھتے ہیں:

”والسر فیہ ان الراتبہ عشر فضوعفت فی رمضان لأنہ وقت جد.“

(کشف القناع عن متن الاقناع ج:۱ ص:۳۹۲)

ترجمہ:......”اور بیس تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنن مؤکدہ دس ہیں، پس رمضان میں ان کو دو چند کردیا گیا، کیونکہ وہ محنت وریاضت کا وقت ہے۔“

۳:......حکیم الاُمت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس امر کو ذکر کرتے ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تراویح کی بیس رکعتیں قرار دیں، اس کی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں:

”وذالک انهم رأوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرع للمحسنین احدی عشرة رکعة فی جمیع السنة فحکموا انه لا ینبغی ان یکون حظ المسلم فی رمضان عند قصده الاقتحام فی لجة التشبه بالملکوت اقل من ضعفها.“

(حجۃ اللہ البالغہ ج:۲ ص:۱۸)

ترجمہ:......”اور یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسنین کے لئے (صلوٰۃ اللیل کی) گیارہ رکعتیں پورے سال میں مشروع فرمائی ہیں، پس ان کا فیصلہ یہ ہوا کہ رمضان المبارک میں جب مسلمان تشبہ بالملکوت کے دریا میں غوطہ لگانے کا قصد رکھتا ہے تو اس کا حصہ سال بھر کی رکعتوں کے دوگنا سے کم نہیں ہونا چاہئے۔“

تراویح کے لئے دُوسری مسجد میں جانا

س……اپنے محلے کی مسجد کو چھوڑ کر دُوسری مسجد میں تراویح پڑھنے جانا کیسا ہے؟

ج……اگر اپنے محلے کی مسجد میں قرآن مجید ختم نہ ہوتا ہو، یا امام قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو تراویح کے لئے محلے کی مسجد کو چھوڑ کر دُوسری جگہ جانا جائز ہے۔

تراویح کے امام کی شرائط کیا ہیں؟

س……تراویح پڑھانے کے لئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟

ج……تراویح کی امامت کے لئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی امامت کے لئے ہیں، اس لئے حافظ کا متبعِ سنت ہونا ضروری ہے، داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں امام نہ بنایا جائے، اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

داڑھی منڈے حافظ کی اقتدا میں تراویح پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے

س……داڑھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ آج کل تراویح میں عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کئی حافظ حضرات چھوٹی اور بغیر داڑھی کے تراویح پڑھاتے ہیں، اگر ان سے یہ عرض کیا جائے کہ آپ نے داڑھی کیوں نہیں رکھی؟ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے، اگر اہمیت ہوتی تو سعودی عرب میں چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے، مصر کا ملک بھی مسلمان ہے، لوگ ۹۵ فیصد کتراتے اور منڈواتے ہیں۔ صحیح جواب سے نوازیں۔

ج……داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) بالاتفاق حرام ہے، اور ایسے شخص کے پیچھے نماز، خواہ تراویح کی ہو پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ گناہ اگر عام ہو جائے تو وہ ثواب نہیں بن جاتا، گناہ ہی رہتا ہے، اس لئے سعودیوں یا مصریوں کا حوالہ غلط ہے۔

نماز کی پابندی نہ کرنے والے اور داڑھی کترانے والے حافظ کی اقتدا میں تراویح

س...... ایک حافظ قرآن پورے سال پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا، مگر جب ماہِ رمضان آتا ہے تو کسی مسجد میں ختمِ قرآن سناتا ہے، سوال یہ ہے کہ ایسے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز ایک مٹھی کے اندر داڑھی کتروانے والا حافظ یعنی ایک مٹھی سے داڑھی کم ہو تو ایسے حافظ کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... ایسے حافظ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

معاوضہ طے کرنے والے حافظ کی اقتدا میں تراویح ناجائز ہے

س...... اکثر حافظ صاحبان جن کے کھانے کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا، وہ باقاعدہ معاوضہ طے کرکے پھر تراویح پڑھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں، کیا ایسی صورت میں جبکہ روزگار وغیرہ نہ ہو قرآنِ عظیم کو ذریعۂ آمدنی بنانا جائز ہے؟

ج...... اُجرت لے کر تراویح پڑھانا جائز نہیں، اور ایسے حافظ کے پیچھے تراویح مکروہِ تحریمی ہے، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

تراویح پڑھانے والے حافظ کو ہدیہ لینا کیسا ہے؟

س...... یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ قرآنِ پاک سناکر اُجرت لینا ناجائز ہے، لیکن اگر کوئی حافظ تراویح میں قرآنِ پاک سنائے اور کوئی اُجرت نہ لے، مگر مقتدی اپنی خوشی سے اسے کچھ رقم یا کوئی کپڑا وغیرہ کوئی چیز دے دیں، تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

ج...... جس علاقے میں حافظوں کو اُجرت دینے کا رواج ہو، وہاں ہدیہ بھی اُجرت ہی سمجھا جاتا ہے، چنانچہ اگر کچھ نہ دیا جائے تو لوگ اس کا برا مناتے ہیں، اس لئے تراویح سنانے والے کو ہدیہ بھی نہیں لینا چاہئے۔

فہرست

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

س……سورۃ مزمل کی ایک آیت کے ذریعہ تاکید کی گئی ہے کہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اس کے برعکس تراویح میں حافظ صاحبان اس قدر روانی سے پڑھتے ہیں کہ الفاظ سمجھ میں نہیں آتے، اگر وہ ایسا نہ کریں تو پورا قرآن وقتِ مقرّرہ پر ختم نہیں کر سکتے، باپ اور بیٹا دونوں حافظ ہیں، بیٹا باپ سے زیادہ روانی سے پڑھتا ہے، جس پر لوگوں نے باپ کو ''حافظ ریل'' اور بیٹے کو ''حافظ انجن'' کے لقب سے نوازا ہے، اور وہ اب اسی نام سے پہچانے جاتے ہیں، کیا تراویح میں اس طرح پڑھنا دُرست ہے؟

ج……تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے، مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں، اور سننے والوں کو سوائے یعلمون تعلمون کے کچھ سمجھ نہ آئے، حرام ہے، ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

بغیر عذر کے تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

س……دیگر نفل کی طرح کیا تراویح بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

ج……تراویح بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہئے، یہ خلافِ استحباب ہے، اور ثواب بھی آدھا ملے گا۔

تراویح میں رُکوع تک الگ بیٹھے رہنا مکروہ فعل ہے

س……تراویح میں جب حافظ نیت باندھ کر قرأت کرتا ہے تو اکثر نمازی یونہی پیچھے بیٹھے یا ٹہلتے رہتے ہیں، اور جیسے ہی حافظ رُکوع میں جاتا ہے تو لوگ جلدی جلدی نیت باندھ کر نماز میں شریک ہو جاتے ہیں، یہ حرکت کہاں تک دُرست ہے؟

ج……تراویح میں ایک بار پورا قرآن مجید سننا ضروری اور سنتِ مؤکدہ ہے، جو لوگ امام کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ان سے اتنا حصہ قرآنِ کریم کا فوت ہو جاتا ہے، اس لئے یہ لوگ نہ صرف ایک ثواب سے محروم رہتے ہیں، بلکہ نہایت مکروہ فعل کے مرتکب ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا یہ فعل قرآنِ کریم سے اعراض کے مشابہ ہے۔

تراویح میں قرأت کی مقدار

س……تراویح میں کتنا قرآن پڑھنا چاہئے؟

ج……تراویح میں کم از کم ایک قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے، لہٰذا اتنا پڑھا جائے کہ ۲۹؍رمضان کو قرآنِ کریم پورا ہوجائے۔

دو تین راتوں میں مکمل قرآن کر کے بقیہ تراویح چھوڑ دینا

س……میرے بعض دوست ایسے ہیں جو کہ رمضان کی شروع کی ایک رات یا تین راتوں میں پورا قرآن شریف تراویح میں سن لیتے ہیں اور پھر بقیہ دنوں میں تراویح نہیں پڑھتے، کیا یہ دُرست ہے؟ دُوسرے یہ کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ پورا قرآن ایک رات میں سن کر باقی راتوں میں امام صاحب کے ساتھ فرض پڑھ کر تر واتح خود اکیلے جلدی پڑھ لیتے ہیں، کیا یہ دُرست ہے؟

ج……تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے، اور تراویح میں پورا قرآنِ کریم سننا الگ سنت ہے، جو شخص ان میں سے کسی ایک سنت کا تارک ہوگا وہ گناہگار ہوگا۔

نمازِ تراویح میں صرف بھولی ہوئی آیات کو دُہرانا بھی جائز ہے

س……تراویح میں تلاوت کرتے کرتے اگر حافظ صاحب آگے نکل جائیں اور بعد میں معلوم ہو کہ بیچ میں کچھ آیتیں رہ گئی ہیں، تو کیا ایسی صورت میں تلاوت کیا گیا پورا کلامِ پاک دُہرائے یا صرف چھوٹی ہوئی اور غلط پڑھی گئی آیتیں دُہرائے؟

ج……پورا لوٹانا افضل ہے، صرف اتنی آیتوں کا بھی پڑھ لینا جائز ہے۔

تراویح میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھی جائیں تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوگا؟

س……تراویح میں الم ترکیف سے قل اعوذ برب الناس تک پڑھی جاتی ہیں، کیا ان کو سلسلے وار ہر رکعت میں پڑھا جائے؟ اگر بھول کر آگے پیچھے ہوجاتی ہے تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

ج……نماز میں سورتوں کو قصداً خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، مگر اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں

فہرست

آتا، اور اگر بھول کر خلافِ ترتیب پڑھ لے تو کراہت بھی نہیں۔

تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے

س……بعض حافظ قرآنِ کریم میں ایک مرتبہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں، اگر آہستہ پڑھی جائے تو کیا حرج ہے؟

ج……تراویح میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی آیت بھی بلند آواز سے پڑھ دینی چاہئے، کیونکہ یہ قرآنِ کریم کی ایک مستقل آیت ہے، اگر اس کو جہراً نہ پڑھا گیا تو مقتدیوں کا قرآنِ کریم کا سماع پورا نہیں ہوگا۔

دورانِ تراویح ''قل ھو اللہ'' کو تین بار پڑھنا کیسا ہے؟

س……دورانِ تراویح یا شبینہ تلاوت کلامِ پاک میں کیا ''قل ھو اللہ'' کی سورۃ کو تین بار پڑھنا چاہئے؟

ج……تراویح میں ''قل ھو اللہ'' تین بار پڑھنا جائز ہے، مگر بہتر نہیں، تاکہ اس کو سنتِ لازمہ نہ بنالیا جائے۔

تراویح میں ختمِ قرآن کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

س……تراویح میں جب قرآنِ پاک ختم کیا جاتا ہے تو بعض حفاظِ کرام آخری دوگانہ میں تین مرتبہ سورۂ اِخلاص، ایک مرتبہ سورۂ فلق، سورۃ الناس اور دُوسری رکعت میں البقرہ کا پہلا رُکوع پڑھتے ہیں، اور بعض حفاظ سورۂ اِخلاص کو صرف ایک مرتبہ پڑھتے ہیں اور آخری دو رکعتوں میں البقرہ کا پہلا رُکوع اور دُوسری رکعت میں سورۂ والصافات کی آخری آیات پڑھتے ہیں، ختمِ قرآن تراویح کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج……ویسے تو قرآن شریف سورۂ والناس پر ختم ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر کوئی حافظ سورۃ الناس آخری رکعت میں پڑھیں اور سورۃ البقرہ شروع نہ کریں تو یہ دُرست ہے، لیکن جو حفاظِ کرام سورۃ الناس کے بعد بیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ شروع کردیتے ہیں یا اُنیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ اور بیسویں رکعت میں سورۂ والصافات کی آخری دُعائیہ آیات پڑھتے ہیں تو

اگر اس طریقہ کو وہ لازمی نہیں سمجھتے ہیں تو اس طرح سے ختمِ قرآن کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ سورۃ الناس کے بعد سورۃ البقرہ شروع کرنے میں اس بات کی طرف لطیف سا اشارہ ہوتا ہے کہ تلاوتِ قرآن میں تسلسل ہونا چاہئے، اور حدیث شریف میں اس کی تعریف آتی ہے کہ آدمی قرآنِ کریم ختم کرکے دوبارہ شروع کردے، اس لئے یہ بہتر ہے کہ ایک قرآن ختم کرکے فوراً دُوسرا قرآن شروع کردیا جائے، البتہ اس طریقہ کو اگر لازمی سمجھا جائے تو دُرست نہیں۔

تراویح میں اگر مقتدی کا رُکوع چھوٹ گیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

س…… تراویح میں امام صاحب نے کہا کہ دُوسری رکعت میں سجدہ ہے، لیکن دُوسری رکعت میں امام نے نہ جانے کس مصلحت کی بنا پر سجدہ کی آیت تلاوت کرنے سے پہلے ہی رُکوع کرلیا، جبکہ مقتدی خاص طور پر جو کونوں اور پیچھے کی طرف تھے وہ دُوسری رکعت میں سجدہ کی بنا پر سجدہ میں چلے گئے، لیکن جب امام نے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا تو وہ حیرت اور پریشانی میں کھڑے ہوئے اور امام ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدہ میں گیا تو مقتدی بھی سجدے میں چلے گئے، اور بقیہ نماز ادا کی۔ یعنی امام کی نماز تو دُرست رہی جبکہ مقتدیوں کا رُکوع چھوٹ گیا، اور انہوں نے سلام امام کے ساتھ ہی پھیرا، کیا مقتدیوں کی نماز دُرست ہوئی؟ اگر نہیں تو اس صورت میں مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج…… مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ وہ اپنا رُکوع کرکے امام کے ساتھ سجدے میں شریک ہوجاتے، بہرحال رُکوع نماز میں فرض ہے، جب وہ چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی، ان حضرات کو چاہئے کہ اپنی دو رکعتیں قضا کرلیں۔

تراویح کی دُوسری رکعت میں بیٹھنا بھول جائے اور چار پڑھ لے تو کتنی تراویح ہوئیں؟

س…… دو رکعت نماز سنت تراویح کی نیت کرکے حافظ صاحب نے نماز شروع کی، دُوسری رکعت کے بعد تشہد میں نہیں بیٹھے، تیسری چوتھی رکعت پڑھی، پھر تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو نکالا،

فہرست

نمازتراویح کی چاروں رکعت ہوگئیں یا دوسنت دونفل یا چاروں نفل؟

ج……صحیح قول کے مطابق اس صورت میں تراویح کی دورکعتیں ہوئیں:

”فلو صلی الامام اربعًا بتسلیمة ولم یقعد فی الثانیة فاظهر الروایتین عن ابی حنیفة وابی یوسف عدم الفساد ثم اختلفوا هل تنوب عن تسلیمة او تسلیمتین؟ قال ابو اللیث تنوب عن تسلیمتین، وقال ابوجعفر وابن الفضل تنوب عن واحدة وهو الصحیح، کذا فی الظهیریة والخانیة وفی المجتبیٰ وعلیه الفتویٰ۔“

(البحرالرائق ج:۲ ص:۷۲)

تراویح کے دوران وقفہ

س……تراویح کے دوران کتنا وقفہ کرنا چاہئے؟

ج……نمازِ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی تھیں، مستحب ہے، لیکن اگر اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تنگی ہو تو کم وقفہ کیا جائے۔

عشاء کے فرائض تراویح کے بعد ادا کرنے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟

س……ایک صاحب عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوئے، تو عشاء کی نماز ختم ہوچکی تھی، تراویح شروع تھیں، یہ حضرت تراویح میں شامل ہوگئے، بعد از تراویح عشاء کی فرض نماز مکمل کی، آیا اس طرح نماز ہوگئی یا نہیں؟ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ قصداً ایسا نہیں کیا، بلکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

ج……جو شخص ایسے وقت آئے کہ عشاء کی نماز ہوچکی ہو اس کو لازم ہے کہ پہلے عشاء کے فرض اور سنتِ مؤکدہ پڑھ لے، بعد میں تراویح کی جماعت میں شریک ہو، ان صاحب کی نمازِ تراویح نہیں ہوئی، تراویح کی نماز عشاء کے تابع ہے، اس کی مثال ایسے ہے جیسے بعد کی سنتیں کوئی شخص پہلے پڑھ لے تو ان کا لوٹانا ضروری ہوگا، مگر تراویح کی قضا نہیں۔

فہرست

جماعت سے فوت شدہ تراویح وتروں کے بعد ادا کی جائے یا پہلے؟

س...... ہم اگر تراویح میں دیر سے پہنچتے ہیں تو پہلے عشاء کی نماز پڑھ کر امام کے ساتھ تراویح میں شامل ہوجاتے ہیں اور جو ہماری تراویح رہ جاتی ہے اس کو وتر کے بعد میں پڑھنا چاہئے یا وتر سے پہلے پڑھیں؟ اور اگر بقیہ تراویح نہ پڑھیں تو کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

ج...... وتر جماعت کے ساتھ پہلے پڑھ لیں، بعد میں باقی ماندہ تراویح پڑھیں۔

بغیر جماعت عشاء کے جماعت تراویح صحیح نہیں

س...... اگر کسی مسجد میں نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ نہ پڑھی گئی ہو تو وہاں تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج...... اگر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہ ہوئی ہو تو تراویح بھی جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے، کیونکہ تراویح عشاء کی نماز کے تابع ہے، البتہ اگر کچھ لوگ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر تراویح پڑھ رہے ہوں اور کوئی شخص بعد میں آئے تو وہ اپنی عشاء کی نماز الگ پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔

کیا تراویح کی قضا پڑھنی ہوگی؟

س...... جہاز پر ہماری ڈیوٹی رات آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوتی ہے، اس وقت ہم میں سے اکثر لوگ صرف عشاء کی نماز قضا کرتے ہیں، کیا اس وقت ہم صرف عشاء پڑھیں یا قضا تراویح بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... عشاء کا وقت صبحِ صادق تک باقی رہتا ہے، اگر آپ ڈیوٹی سے پہلے عشاء نہیں پڑھ سکتے تو ڈیوٹی سے فارغ ہوکر بارہ بجے کے بعد جب عشاء کی نماز پڑھیں گے تو ادا ہی ہوگی، کیونکہ عشاء کو اس کے وقت کے اندر آپ نے ادا کرلیا، اور تراویح کی نماز کا وقت بھی عشاء سے لے کر صبحِ صادق سے پہلے تک ہے، اس لئے آپ لوگ جب عشاء کی نماز پڑھیں تو تراویح بھی پڑھ لیا کریں، اس وقت تراویح بھی قضا نہیں ہوگی، بلکہ ادا ہی ہوگی۔ اگر کوئی شخص صبحِ صادق سے پہلے تراویح نہیں پڑھ سکا، اس کی تراویح قضا ہوگئی، اب اس کی قضا

فہرست

نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ تراویح کی قضا نہیں۔

نمازِ تراویح سے قبل وتر پڑھ سکتا ہے

س……تراویح سے پہلے وتر پڑھنا کیسا ہے؟

ج……وتر تراویح کے بعد پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر پہلے پڑھ لے تب بھی دُرست ہے۔

رمضان میں وتر بغیر جماعت کے ادا کرنا

س……اگر ہم جلدی میں ہوں تو کیا تراویح پڑھنے کے بعد وتر بغیر جماعت کے پڑھے جاسکتے ہیں؟ اس سے بقیہ نماز پر تو کچھ اثر وغیرہ نہیں پڑے گا یا وتر با جماعت پڑھنا لازمی ہے؟

ج……رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے، تنہا پڑھ لینا جائز ہے۔

اکیلے تراویح ادا کرنا کیسا ہے؟

س……اگر کوئی انسان نمازِ تراویح با جماعت ادا نہ کرسکے تو کیا وہ الگ پڑھ سکتا ہے؟

ج……اگر کسی عذر کی وجہ سے تراویح با جماعت نہیں پڑھ سکتا تو تنہا پڑھ لے، کوئی حرج نہیں۔

گھر میں تراویح پڑھنے والا وتر چاہے آہستہ پڑھے چاہے جہراً

س……کیا گھر میں تنہا پڑھنے والا بھی تراویح اور وتر جہراً پڑھے گا؟

ج……دونوں طرح سے جائز ہے، آہستہ بھی اور جہراً بھی۔

نمازِ تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا

س……لاؤڈ اسپیکر میں جو نمازِ تراویح بوجہ ضرورت پڑھی جاتی ہے اس میں کیا کوئی کراہت ہے؟

ج……ضرورت کی بنا پر ہو تو کوئی کراہت نہیں، لیکن ضرورت کی چیز بقدرِ ضرورت ہی اختیار کی جاتی ہے، لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے، تراویح میں اُوپر کے اسپیکر کھول دینا جس سے پورے محلے کا سکون غارت ہوجائے، جائز نہیں۔

تراویح میں امام کی آواز نہ سن سکے تب بھی پورا ثواب ملے گا

س……تراویح میں زیادہ مخلوق ہونے کی وجہ سے اگر پیچھے والی صف قرآن نہ سن پائے تو کیا

ثواب وہی ملے گا جو سامع کو مل رہا ہے؟

ج…… جی ہاں! ان کو بھی پورا ثواب ملے گا۔

تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں

س…… کیا تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا جائز ہے؟

ج…… تراویح میں قرآن مجید دیکھ دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

تراویح میں قرآن ہاتھ میں لے کر سننا غلط ہے

س…… میں نے قرآنِ پاک حفظ کیا ہے، اور ہر ماہ رمضان میں بطور تراویح سنانے کا اہتمام بھی کرتی ہوں، لیکن جو خاتون میرا قرآن سنتی ہے وہ حافظ نہیں ہے، اور قرآن ہاتھ میں لے کر سنتی ہے، یا پھر کسی نابالغ حافظ لڑکے کو بطور سامع مقرّر کر کے نفلوں میں یہ اہتمام کیا جا سکتا ہے؟ ہر دو صورت میں جائز صورت کیا ہے؟

ج…… ہاتھ میں قرآن لے کر سننا تو غلط ہے، کسی نابالغ حافظ کو سامع بنانا جائز ہے۔

تراویح نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے

س…… کیا تراویح کی نماز عورتوں کے لئے ضروری ہے؟ جو عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج…… تراویح سنت ہے، اور تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ایسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے، مگر اکثر عورتیں اس میں کوتاہی اور غفلت کرتی ہیں، یہ بہت بُری بات ہے۔

تراویح کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے

س…… عورتوں کے لئے مسجد میں تراویح کا انتظام کرنا کیسا ہے؟ کیا وہ گھر میں نہیں پڑھ سکتیں؟

ج…… بعض مساجد میں عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے، مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے، ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید

سننے کی بہ نسبت افضل ہے۔

عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ

س…… عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ وہ تراویح میں کس طرح قرآنِ پاک ختم کریں؟

ج…… کوئی حافظ محرَم ہو تو اس سے گھر پر قرآنِ کریم سن لیا کریں، اور نامحرَم ہو تو پسِ پردہ رہ کر سنا کریں، اگر گھر پر حافظ کا انتظام نہ ہوسکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔

کیا حافظِ قرآن عورت، عورتوں کی تراویح میں امامت کرسکتی ہے؟

س…… عورت اگر حافظ ہو کیا وہ تراویح پڑھا سکتی ہے؟ اور عورت کے تراویح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

ج…… عورتوں کی جماعت مکروہِ تحریمی ہے، اگر کرائیں تو امام آگے کھڑی نہ ہو، جیسا کہ امام کا مصلیٰ الگ ہوتا ہے، بلکہ صف ہی میں ذرا کو آگے ہوکر کھڑی ہو، اور عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اس کا محرَم ہو) اس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔

غیر رمضان میں تراویح

س…… ماہِ رمضان میں مجبوری کے تحت روزے رکھے جانے سے رہ جاتے ہیں، اور بعد میں جب یہ روزے رکھے جاتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ نمازِ تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج…… تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔

نفل نمازیں

نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ میں فرق

س…… نفل نماز اور نماز سنتِ غیر مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟ جبکہ دونوں کے لئے یہی بتایا جاتا ہے کہ اگر پڑھ لو تو ثواب، اور نہ پڑھو تو کوئی گناہ نہیں۔

ج……سنتِ غیرموٴکدہ اور نفل قریب قریب ہیں، ان میں کوئی زیادہ فرق نہیں، البتہ یہ فرق ہے کہ سننِ غیرموٴکدہ منقول ہیں، اس لئے ان کا درجہ بطورِ خاص مستحب ہے، اور دُوسرے نوافل منقول نہیں، اس لئے ان کا درجہ عام نفلی عبادت کا ہے۔

کیا پنج وقتہ نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟

س……قرآنِ کریم میں صرف پانچ وقت کی نماز کے لئے کہا گیا ہے، یا زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج…… پانچ وقت کی نمازیں تو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں، ان کے علاوہ نفلی نمازیں ہیں، وہ جتنی چاہے پڑھے، بعض خاص نمازوں کا ثواب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، مثلاً: تہجد کی نماز، اِشراق، چاشت، اوّابین، نمازِ استخارہ، نمازِ حاجت وغیرہ۔

اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات

س……نوافل نمازوں مثلاً: اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی رکعات پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج……نوافل میں کوئی پابندی نہیں، جتنی رکعتیں چاہیں پڑھیں، حدیث شریف میں ان نمازوں کی رکعات حسبِ ذیل منقول ہیں:

اِشراق: چار رکعتیں۔ چاشت: آٹھ رکعتیں۔
اوّابین: چھ رکعتیں۔ تہجد: بارہ رکعتیں۔

نماز نفل اور سنتیں جہراً پڑھنا

س……نماز نفل اور سنتیں جہراً پڑھ سکتے ہیں یا دونوں میں سے کوئی ایک؟ اگر نوافل یا سنتیں جہراً پڑھ لی جائیں تو سجدہٴ سہو کرنا لازم ہوگا؟

ج……رات کی سنتوں اور نفلوں میں اختیار ہے کہ خواہ آہستہ پڑھے یا جہراً پڑھے، اس لئے رات کی سنتوں اور نفلوں میں جہراً پڑھنے سے سجدہٴ سہو لازم نہیں ہوتا، دن کی سنتوں اور نفلوں میں جہراً پڑھنا دُرست نہیں، بلکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر بھول کر تین آیتیں یا اس سے زیادہ پڑھ لیں تو سجدہٴ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ سجدہٴ سہو واجب ہونا چاہئے اور یہی احتیاط کا مقتضا ہے۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

س…… میں نفل اکثر بیٹھ کر پڑھتی ہوں، میں یہ آپ کو سچ بتادوں کہ نماز بہت کم پڑھتی ہوں، لیکن جب بھی پڑھتی ہوں تو اس کے ساتھ نفل ضرور پڑھتی ہوں، گزارش یہ ہے کہ میں نفل کھڑے ہوکر جس طرح فرض اور سنت پڑھتے ہیں، اسی طرح پڑھتی تھی، لیکن میری خالہ اور نانی نے کہا کہ نفل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں، اور اکثر لوگوں نے کہا کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، مجھے تسلی نہیں ہوئی، آپ یہ بتائیں کہ نفل کس طرح پڑھنے چاہئیں؟

ج…… آپ کی خالہ اور نانی غلط کہتی ہیں، یہ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے کہ تمام نمازوں میں وہ پوری نماز کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں، مگر نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ نفل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ضرور ہے، لیکن بیٹھ کر نفل پڑھنے سے ثواب آدھا ملتا ہے، اس لئے نفل کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے، پنج وقتہ نماز کی پابندی ہر مسلمان کو کرنی چاہئے، اس میں کوتاہی کرنا دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا موجب ہے۔

کیا سنت ونوافل گھر پر پڑھنا ضروری ہے؟

س…… ہمارے بھائی جان حال ہی میں سعودی عرب سے آئے ہیں، وہ ہمیں تاکید کرتے ہیں کہ صرف فرض نماز مسجد میں ادا کیا کریں اور باقی تمام سنت ونوافل گھر پر ادا کیا کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور اپنے گھروں میں نماز ادا کرو۔'' لہٰذا ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے بھائی جان کی زبانی سنا تو ہم بھی اسی پر عمل کر رہے ہیں، جس کا ہمیں حکم ملا ہے، آپ یہ تحریر فرمائیے کہ کیا سنت ونوافل گھر پر پڑھنا لازمی ہے؟

ج…… یہ ''حدیث'' جس کا آپ کے بھائی جان نے حوالہ دیا ہے، صحیح ہے، اور اس حدیث شریف کی بنا پر سنن ونوافل کا گھر پر ادا کرنا افضل ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُرسکون ہو اور آدمی گھر پر اطمینان کے ساتھ سنن ونوافل ادا کرسکے، لیکن گھر کا ماحول پُرسکون نہ ہو، جیسا کہ عام طور پر آج کل ہمارے گھروں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، تو سنن ونوافل کا مسجد میں ادا کرلینا ہی بہتر ہے۔

صبحِ صادق کے بعد نوافل مکروہ ہیں

س……ایک بزرگ نے مجھے صبح کی نماز کے وقت دو رکعت نفل پڑھنے کے لئے بتائے ہیں، وہ میں دو سال سے برابر پڑھ رہا ہوں، فجر کی سنتوں سے قبل دو رکعت نفل پڑھتا ہوں، ایک دُوسرے بزرگ نے فرمایا کہ تہجد کے بعد فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے، صحیح مسئلہ کیا ہے؟

ج……صبحِ صادق کے بعد سنتِ فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں، سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی، اور جن صاحب نے یہ کہا کہ: ''تہجد کے بعد اور فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے'' یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے، سنتِ فجر سے پہلے سجدۂ تلاوت کرسکتے ہیں اور قضا نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں، ہاں! صبحِ صادق کے بعد سنتِ فجر کے علاوہ اور نوافل جائز نہیں۔

حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نفل نہ پڑھے

س……خانۂ کعبہ میں ہر وقت نفل ادا کئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ یعنی جب ہم عمرے کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نمازِ عصر کے بعد نفل نہیں ہوسکتے تو کیا ہم مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل عصر کے بعد ادا نہ کریں؟

ج…… بہت سی احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت آئی ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان احادیث کی بنا پر حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں، جو شخص ان اوقات میں طواف کرے، اسے دوگانہ طواف سورج کے طلوع اور غروب کے بعد ادا کرنا چاہئے۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی؟

س……میں بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دے رہا تھا کہ اچانک نماز کے بارے میں ایک مولانا نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ: ''عام مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں، اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ نمازیں فرض تھیں۔'' اور نمازِ تہجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض بتائی، لہٰذا اس کے بارے میں تفصیلاً جواب دیں، آپ کی نوازش ہوگی۔

ج……آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد کی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں، اور

فہرست

اختلاف کا منشاء یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب پنج گانہ نماز فرض نہیں ہوئی تھی، اس وقت تہجد کی نماز سب پر فرض تھی، بعد میں اُمت کے حق میں فرضیت منسوخ ہوگئی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت منسوخ ہوگئی یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہوا۔ امام قرطبیؒ اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت باقی نہیں رہی، اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی پابندی فرماتے تھے، سفر و حضر میں تہجد فوت نہیں ہوتی تھی۔

تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے؟

س…… میرا سوال ہے کہ کیا تہجد صرف بوڑھے لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں؟ اور تہجد کے نفل وغیرہ قضا نہیں کرنے چاہئیں؟ میری عمر ۴۵ سال سے اُوپر ہے، میں کبھی تہجد پڑھتی ہوں اور کبھی نہیں پڑھ سکتی۔

ج…… تہجد پڑھنے کے لئے کسی عمر کی تخصیص نہیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئے، اپنی طرف سے تو اہتمام یہی ہونا چاہئے کہ تہجد کبھی چھوٹنے نہ پائے، لیکن اگر کبھی نہ پڑھ سکے تب بھی کوئی گناہ نہیں، ہاں! جان بوجھ کر بے ہمتی سے نہ چھوڑے اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔

تہجد کا صحیح وقت کب ہوتا ہے؟

س…… تہجد میں ۸، ۱۰ یا ۱۲ رکعتیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لیکن بعض مشائخ اور بزرگوں کے متعلق تحریر ہے کہ وہ رات رات بھر نفلیں پڑھتے تھے، کیا یہ نوافل تہجد میں شمار ہوتے تھے؟ تہجد کی صحیح تعداد کتنی رکعت ہے؟ اور اس کا صحیح وقت کون سا ہے؟

ج…… سوکر اُٹھنے کے بعد رات کو جو نماز پڑھی جائے وہ تہجد کہلاتی ہے، رکعتیں خواہ زیادہ ہوں یا کم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سے بارہ تک رکعتیں منقول ہیں، اور اگر آدمی رات بھر نہ سوئے، ساری رات عبادت میں مشغول رہے تو کوئی حرج نہیں، اس کو قیامِ لیل اور تہجد کا ثواب ملے گا، مگر یہ عام لوگوں کے بس کی بات نہیں، اس لئے جن اکابر سے رات

فہرست

بھر جاگنے اور ذکر اور عبادت میں مشغول رہنے کا معمول منقول ہے، ان پر اعتراض تو نہ کیا جائے، اور خود اپنا معمول، اپنی ہمت واستطاعت کے مطابق رکھا جائے۔

سحری کے وقت تہجد پڑھنا

س…… مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا شوق ہے، اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اُٹھ کر پڑھتی بھی ہوں، ماہِ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (صبحِ صادق کی اذان سے پہلے)۔

ج…… صبحِ صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے، اس لئے اگر صبحِ صادق نہ ہوئی ہو تو سحری کے وقت تہجد پڑھ سکتے ہیں۔

تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟

س…… تہجد کی نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ دو رکعت نفل میں ۱۲ قل پڑھنے چاہئیں، آپ اس کا صحیح طریقہ بتادیجئے۔

ج…… جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں، شریعت نے کوئی سورتیں متعین نہیں کیں۔

کیا تہجد کی نماز میں تین دفعہ سورۂ اِخلاص پڑھنی چاہئے؟

س…… تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟ ہر رکعت میں کیا تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھنا لازمی ہوتی ہے؟

ج…… تہجد کی نماز میں چار سے لے کر بارہ رکعتیں ہوتی ہیں، ان کے ادا کرنے کا کوئی الگ طریقہ نہیں، عام نفل کی طرح ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا جائز ہے، مگر لازم نہیں۔ جن لوگوں کے ذمہ قضا نمازیں ہوں، میں ان کو مشورہ دیا کرتا ہوں کہ وہ تہجد کے وقت بھی نفل کے بجائے اپنی قضا نمازیں پڑھا کریں، ان کو ان شاء اللہ تہجد کا ثواب بھی ملے گا اور سر سے فرض بھی اُترے گا۔

تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا دُرست نہیں

س…… مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک جماعت میں ہوں، پچھلے دنوں رمضان میں تین دن کے لئے میں اِعتکاف میں بیٹھا، جماعت کے کہنے پر ہم لوگ ساری رات جاگتے اور عبادت

فہرست

کرتے، تہجد کے وقت یہ لوگ تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے کہ تہجد کی نماز باجماعت پڑھی جائے؟ میں نے پوچھا تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھائی ہے، جبکہ میں نے تو کہیں بھی نہیں سنا یا پڑھا کہ تہجد کی نماز باجماعت بھی پڑھی جاتی ہے۔

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نوافل کی جماعت (جبکہ مقتدی دو تین سے زیادہ ہوں) مکروہ ہے، اس لئے تہجد کی نماز میں بھی جماعت دُرست نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی جماعت کرائی تھی، ورنہ تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنے کا معمول نہیں تھا۔

آخرِ شب میں نہ اُٹھ سکنے والا تہجد وتر سے پہلے پڑھ لے

س…… ایک صاحب کہتے ہیں کہ تہجد آدھی رات کے علاوہ بعد نمازِ عشاء بھی پڑھی جاسکتی ہے، ذرا یہ بتائیے کہ آیا یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج…… جو شخص آخرِ شب میں نہ اُٹھ سکتا ہو، وہ وتر سے پہلے کم از کم چار رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے، ان شاء اللہ اس کو ثواب مل جائے گا، تاہم آخرِ شب میں اُٹھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے، اس کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

اگر عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لئے تو کیا تہجد کے ساتھ دوبارہ پڑھے؟

س…… وتر کی نماز کو رات کی آخری نماز کہا جاتا ہے، اگر کسی نے عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے اور وہ رات کو تہجد کے وقت اُٹھ گیا تو کیا اس کو تہجد پڑھنا چاہئے یا وتر دوبارہ پڑھنے چاہئیں؟

ج…… اگر وتر پہلے پڑھ لئے تو تہجد کے وقت وتر دوبارہ نہ پڑھے جائیں، صرف تہجد کے نوافل پڑھے جائیں۔

کیا ظہر، عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ضروری ہیں؟

س…… کیا ظہر، عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ان نمازوں میں شامل ہیں؟ کیا ان نفلوں کے بغیر یہ نمازیں ہوجائیں گی؟ کوئی شخص ان نفلوں کو ان نمازوں کا لازمی حصہ سمجھے اور ان نفلوں کے بغیر اپنی نمازوں کو ادھوری سمجھے کیا یہ بدعت میں شامل ہوگی؟

فہرست

ج…… ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعتیں، اور مغرب و عشاء کے بعد دو دو رکعتیں تو سنتِ مؤکدہ ہیں، ان کو نہیں چھوڑنا چاہئے، اور عشاء کے بعد وتر کی رکعتیں واجب ہیں، ان کو بھی ترک کرنے کی اجازت نہیں۔ باقی رکعتیں نوافل ہیں، اگر کوئی پڑھے تو بڑا ثواب ہے، اور نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں، ان کو ضروری سمجھنا صحیح نہیں۔

مغرب سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے مگر افضل نہیں

س…… ہمارے حنفی مذہب میں عصر کے فرض کے بعد اور مغرب کے فرض سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں سعودیہ میں مغرب کی اذان ہوتے ہی دو رکعت نفل پڑھتے ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کریں۔

ج…… چونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اس لئے حنفیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے نفل پڑھنا مناسب نہیں، گو جائز ہے، اس لئے خود تو نہ پڑھیں، مگر جو حضرات پڑھتے ہیں انہیں منع نہ کریں۔

مغرب کے نوافل چھوڑنا کیسا ہے؟

س…… مغرب کی نماز میں فرضوں کے بعد دو سنت کے بعد دو نفل پڑھنے ضروری ہیں؟ اور اگر کوئی پڑھے تو گناہگار تو نہ ہوگا؟

ج…… نفل کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے پڑھنے کا ثواب ہے، چھوڑنے کا کوئی گناہ نہیں۔

نوافل کی وجہ سے فرائض کو چھوڑنا غلط ہے

س…… ہم لوگ یہاں جدہ میں رہتے ہیں، ہمارے اقامتی کمرے میں بعض احباب اکثر عشاء کی نماز گول کر جاتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ ۱۷ رکعتیں کون پڑھے؟ ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ ۱۷ رکعتوں کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، ہم لاکھ ان سے کہتے ہیں کہ ۹ رکعتیں پڑھ لیجئے، ۴ فرض، ۲ سنت، تین واجب (وتر)، لیکن وہ نہیں مانتے۔ چونکہ ۱۷ رکعتوں کی تکمیل ان کے لئے بوجھ محسوس ہوتی ہے اس لئے پوری نماز ہی ترک کر دیتے ہیں۔ براہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا واقعی ۱۷ رکعتوں کے بغیر عشاء کی

نماز نہیں ہوتی؟ کیا عشاء میں پوری ۱۷ رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں؟ کیا صرف ۹ رکعتیں یعنی ۴ فرض، ۲ سنت اور ۳ واجب (وتر) پڑھنے سے عشاء کی نماز مکمل نہیں ہوگی؟

ج…… عشاء کی ضروری رکعتیں تو اتنی ہیں جتنی آپ نے لکھی ہیں، یعنی ۴ فرض، ۲ سنت اور تین وتر واجب، کل ۹ رکعتیں۔ عشاء سے پہلے سنتیں اگر پڑھ لے تو بڑا ثواب ہے، نہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں، اور وتر سے پہلے دو، چار رکعت تہجد کی نیت سے بھی پڑھ لے تو اچھا ہے، لیکن نوافل کو ایسا ضروری سمجھنا کہ ان کی وجہ سے فرائض و واجبات بھی ترک کردیئے جائیں، بہت غلط بات ہے۔

وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں؟

س…… اگر وتر عشاء کی نماز کے بعد نہ پڑھے جائیں، بلکہ تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھے جائیں، اس صورت میں پہلے تین رکعات وتر کی پڑھی جائیں، اور بعد میں تہجد کی رکعتیں یا پہلے تہجد کی رکعتیں پڑھیں اور بعد میں وتر کی تین رکعتیں؟ نیز یہ کہ تہجد کی رکعتیں اگر کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ اور کبھی دس، بارہ پڑھی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں؟

ج…… اگر جاگنے کا بھروسا ہو تو وتر، تہجد کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے، اس لئے اگر صبحِ صادق سے پہلے وقت میں اتنی گنجائش نہ ہو کہ نوافل کے بعد وتر پڑھ سکے گا تو پہلے تہجد کے نفل پڑھے، اس کے بعد وتر پڑھے، اور اگر کسی دن آنکھ دیر سے کھلے اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر نوافل میں مشغول ہوا تو کہیں وتر قضا نہ ہوجائیں تو ایسی صورت میں پہلے وتر کی تین رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر صبحِ صادق میں کچھ وقت باقی ہو تو نفل بھی پڑھ لے، تہجد کی نماز کا ایک معمول تو مقرّر کرلینا چاہئے کہ اتنی رکعتیں پڑھا کریں گے، پھر اگر وقت کی وجہ سے کمی بیشی ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت نہیں

س…… کیا وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت ہے، کیا زید کا یہ کہنا دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے کی احادیث، صحاح میں موجود ہیں، اس لئے اس کو بدعت کہنا مشکل ہے، البتہ وتر کے بعد اگر نفل پڑھنا چاہے تو ان کو بھی کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔

نمازِ حاجت کا طریقہ

س…… نمازِ حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الحاجت کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، نماز سے فارغ ہوکر حق تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، مسلمانوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے اور خوب توبہ، اِستغفار کے بعد یہ دُعا پڑھے:

”لا الٰـه الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين، اسألك موجبات رحمتك ومنجيات امرك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لي ذنبًا الا غفرته ولا همًّا الا فرجته ولا حاجة هي لك رضًا الا قضيتها يا ارحم الراحمين.“

اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے خوب گڑگڑا کر دُعا مانگے، اگر صحیح شرائط کے ساتھ دُعا کی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی

س…… صلوٰۃ التسبیح سے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے، نئے پرانے، عمداً سہواً تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، کیا یہ صحیح حدیث ہے؟

ج…… بعض محدثین اس کو صحیح کہتے ہیں، اور بعض ضعیف۔

کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟

س…… صلوٰۃ التسبیح کے لئے کیا کوئی دن یا وقت مقرّر ہے؟

فہرست

ج…… صلوٰۃ التسبیح کے لئے کوئی دن اور وقت مقرّر نہیں، اگر توفیق ہو تو روزانہ پڑھا کرے، ورنہ جس دن بھی موقع ملے پڑھ لے، اور مکروہ اوقات کو چھوڑ کر دن رات میں جب چاہے پڑھے، البتہ زوال کے بعد افضل ہے، یا پھر رات کو، خصوصاً تہجد کے وقت۔

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت بدعتِ حسنہ نہیں

س…… کافی تحقیق کے بعد بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ صلوٰۃ التسبیح کبھی باجماعت پڑھی گئی ہو، کیا یہ نفل نماز جماعت سے پڑھی جاسکتی ہے یا اس فعل کو ''بدعتِ حسنہ'' میں شمار کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

ج…… حنفیہ کے نزدیک نوافل کی جماعت مکروہ ہے، جبکہ مقتدی تین یا زیادہ ہوں، یہی حکم ''صلوٰۃ التسبیح'' کا ہے، اس کی جماعت بدعتِ حسنہ نہیں، بلکہ بدعتِ سیئہ ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت جائز نہیں

س…… صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ باجماعت پڑھنا جائز ہے یا غلط؟ میں اور میرے بہت سے پاکستانی، ترکی ساتھی تقریباً پانچ سال سے اپنے کیمپ میں باجماعت ادا کرتے ہیں، اسی سال ۱۵رشعبان شبِ برأت والی رات ہمارے ایک ساتھی صوفی صاحب نے اعتراض کیا کہ: ''چونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ التسبیح باجماعت ثابت نہیں ہے، نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ باجماعت ادا کریں، تو پھر ہمیں باجماعت نہیں پڑھنی چاہئے، بلکہ انفرادی طور پر پڑھنی چاہئے۔'' باجماعت پڑھنے کا ہمارا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جواَن پڑھ ساتھی ترتیب وار ۷۵ دفعہ تسبیح نہ پڑھ سکیں وہ بھی ادا کرسکیں۔

ج…… شریعت نے عبادت کو جس انداز میں مشروع کیا ہے، اس کو اسی طریقے سے ادا کرنا مطلوب ہے، شریعت نے نمازِ پنج گانہ اور جمعہ وعیدین وغیرہ کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن نوافل کو انفرادی عبادت تجویز کیا ہے، اس لئے کسی نفلی نماز (خواہ صلوٰۃ التسبیح ہو یا کوئی اور) جماعت سے ادا کرنا منشائے شریعت کے خلاف ہے، اس لئے حضراتِ فقہاء نے

فہرست

نفل نماز کی جماعت کو (جبکہ مقتدی دو سے زیادہ ہوں) مکروہ لکھا ہے، اور خاص راتوں میں اجتماعی نماز ادا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے، اس لئے صلوٰۃ التسبیح کا جماعت سے ادا کرنا صحیح نہیں۔ اور آپ نے جو مصلحت لکھی ہے، وہ لائقِ التفات نہیں، جس کو صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا شوق ہو اس کو ان کلمات کا یاد کرلینا اور ترتیب کا سیکھ لینا کیا مشکل ہے؟

منّت کے نوافل کس وقت ادا کئے جائیں؟

س...... میں نے کہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ! اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو ۱۰۰ رکعت نماز نفل ادا کروں گا، میں کامیاب ہوگیا، آپ یہ بتائیں کہ یہ ۱۰۰ رکعت نفل نماز کے لئے کوئی وقت ہے یا جب چاہے ادا کرلوں؟

ج...... جب چاہیں ادا کرسکتے ہیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اور فجر اور عصر کے بعد بھی نہیں پڑھ سکتے۔

شکرانے کی نماز کب ادا کرنی چاہئے؟

س...... شکرانے کی نماز کے لئے کوئی وقت مقرّر ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟ یعنی دو رکعت یا چار رکعت؟

ج...... نہ وقت مقرّر ہے، نہ تعداد، البتہ مکروہ وقت نہیں ہونا چاہئے، اور تعداد دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

فرض نمازوں سے پہلے نمازِ استغفار اور شکرانہ پڑھنا

س...... نمازِ فجر، ظہر اور عصر سے پہلے دو رکعات نفل نماز اِستغفار اور دو رکعت نماز نفل شکرانہ روزانہ پڑھنا جائز ہے یا نماز کے بعد؟

ج...... یہ نمازیں ظہر اور عصر سے پہلے پڑھنے میں تو کوئی اِشکال نہیں، البتہ فجر سے پہلے اور صبحِ صادق کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے اور نوافل پڑھنا دُرست نہیں۔

پچاس رکعت شکرانہ کی نماز چار چار رکعات کرکے ادا کرسکتے ہیں

س...... نفل نماز پچاس رکعت شکرانہ ادا کرنا ہے، تو کیا دو دو کے بجائے چار چار رکعت نماز

نفل ادا کی جاسکتی ہے؟

ج…… کرسکتے ہیں۔

دُلہن کے آنچل پر نمازِ شکرانہ ادا کرنا

س…… جناب آج کل ایک رسم ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شادی کی پہلی رات دو رکعت نمازِ شکرانے کی دُولہا پڑھتا ہے، کیا عورت کے آنچل پر جائز ہے؟ جس سے اس مرد کا نکاح ہوا ہے، یعنی دُولہا، دُلہن کے آنچل پر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… آنچل پر نماز پڑھنا محض رسم ہے، شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

بلا سے حفاظت اور گناہوں سے توبہ کے لئے کون سی نماز پڑھے؟

س…… کیا میں اس نیت سے نفل پڑھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یا میرے گھر والوں کو ہر بلا سے، ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے؟ یا میں اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے یا اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے نوافل ادا کرسکتا ہوں؟

ج…… کوئی کام درپیش ہو، اس کی آسانی کی دُعا کرنے کے لئے شریعت نے ''صلوٰۃ الحاجۃ'' بتائی ہے، اور کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس سے توبہ کرنے کے لئے ''صلوٰۃ التوبہ'' فرمائی ہے، اور یہ نفلی نمازیں ہیں۔

کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

س…… اگر عورت پانچ نمازوں کی پابند ہے کیا وہ پانچوں نمازوں میں تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ اور کیا عصر اور فجر کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

ج…… ظہر، عصر اور عشاء سے پہلے پڑھ سکتی ہے، صبحِ صادق کے بعد سے نمازِ فجر تک صرف فجر کی سنتیں پڑھی جاتی ہیں، دُوسرے نوافل دُرست نہیں، سنتوں میں تحیۃ الوضو کی نیت کرلینے سے وہ بھی ادا ہوجائے گا، اور مغرب سے پہلے پڑھنا اچھا نہیں، کیونکہ اس سے نمازِ مغرب میں تأخیر ہوجائے گی، اس لئے نمازِ مغرب سے پہلے بھی تحیۃ الوضو کی نماز نہ پڑھی

جائے، بہرحال اس مسئلے میں مرد و عورت کا ایک ہی حکم ہے۔

تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنی چاہئے؟

س…… تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنا ہے؟ میں نے نماز کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس وقت نہیں پڑھنا چاہئے، مگر میں پھر بھی یہ نہیں جانتا کہ کس وقت تحیۃ الوضو پڑھوں اور کس وقت نہ پڑھوں؟

ج…… پانچ اوقات میں نفل پڑھنے کی اجازت نہیں، فجر سے پہلے اور بعد، عصر کے بعد، سورج کے طلوع و غروب کے وقت، اور نصف النہار کے وقت۔ ان اوقات کے علاوہ جب بھی آپ وضو کریں تحیۃ الوضو پڑھ سکتے ہیں۔

وقت کم ہو تو تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد؟

س…… اگر کوئی شخص مسجد میں جاتا ہے اور جماعت ہونے میں دو تین منٹ باقی ہیں، کیا وہ نفل تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد پڑھے؟

ج…… دونوں کی نیت کرلے، اور اگر وقت میں گنجائش ہو تو دونوں کا الگ الگ پڑھنا مستحب ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا

س…… حرم اور مسجدِ نبویؐ کے علاوہ پورے سعودیہ میں مغرب کی نماز اذان کے دس منٹ بعد ادا کی جاتی ہے، اور اس وقفے میں آنے والے تحیۃ المسجد دو نفل ادا کرتے ہیں، ہم حنفی بھی دو نفل تحیۃ المسجد مغرب کی اذان کے بعد ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ بعض حنفی کہتے ہیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد آپ نفل ادا کرسکتے ہیں۔

ج…… امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کرنے سے قبل نوافل پڑھنا اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس سے مغرب کی نماز میں تأخیر ہوتی ہے، ورنہ بذاتِ خود وقت میں کوئی کراہت نہیں، آپ کے یہاں چونکہ مغرب سے پہلے نوافل کا معمول ہے اور جماعت میں تأخیر کی جاتی ہے، اس لئے تحیۃ المسجد پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔

فہرست

شبِ برأت میں باجماعت نفل نماز جائز نہیں

س...... حالیہ شبِ برأت میں ایک مسجد میں بعد نمازِ مغرب چھ رکعت نماز، دو دو رکعت کی ترتیب سے نفل باجماعت ادا کی گئی اور اختتام پر سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت ہوئی، پھر طویل اجتماعی دُعا مانگی گئی، پھر تقریباً ۳ بجے تہجد کی نفلیں بھی باجماعت ادا کی گئیں، کچھ لوگوں کے اعتراض کرنے پر قبلہ امام صاحب نے اسی نفل باجماعت کی حمایت میں جمعہ کی تقریر میں فرمایا کہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور مشکوٰۃ شریف کے فلاں فلاں صفحے پر حوالہ ہے۔ گزارش خدمت ہے کہ ان نوافلِ شبِ برأت کی اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں تاکہ اگر یہ اختراع تھی تو اسے آئندہ سے روک دیا جائے، نہیں تو پھر ہر شبِ برأت پر اس کو معمول بنالیا جائے، اور اہتمام اس کی ادائیگی کا ہو۔

ج...... شبِ برأت میں اجتماعی نوافل ادا کرنا بدعت ہے، امام صاحب نے مشکوٰۃ شریف کا جو حوالہ دیا ہے، وہ ان کی غلط فہمی ہے، مشکوٰۃ شریف میں ایسی کوئی روایت نہیں جس میں شبِ برأت میں نوافل باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت کی شرائط

س...... کیا سجدۂ تلاوت کے لئے بھی انہیں تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو نماز کے سجدے کے لئے ضروری ہیں (جگہ کا پاک ہونا، کعبہ کی طرف منہ ہونا وغیرہ)؟

ج...... جی ہاں! نماز کی شرائط سجدۂ تلاوت کے لئے بھی ضروری ہیں۔

سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ

س...... بہت دفعہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے سجدۂ تلاوت ادا کرتے دیکھا گیا ہے، براہِ کرم سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج…… ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور سجدے میں تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے، ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھ جائے، بس یہی سجدۂ تلاوت ہے، کھڑے ہوکر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا افضل ہے، اور اگر بیٹھے بیٹھے کرلے تو بھی جائز ہے۔

سجدۂ تلاوت میں صرف ایک سجدہ ہوتا ہے

س…… سجدۂ تلاوت میں دو سجدے ہوتے ہیں یا صرف ایک؟

ج…… ایک آیت کی تلاوت پر ایک سجدہ واجب ہوتا ہے، البتہ مجلس بدلنے پر وہی آیت پھر پڑھی تو اس کا الگ سجدہ واجب ہوگا۔

سجدۂ تلاوت میں نیت نہیں باندھی جاتی، بلکہ سجدہ کی نیت سے ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھ جائیں، سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں، بیٹھے بیٹھے سجدۂ تلاوت کرلینا جائز ہے، اور کھڑے ہوکر سجدے میں جانا افضل ہے۔

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھ کر رُکوع وسجدہ کرلیا تو سجدۂ تلاوت ہوگیا

س…… اگر نماز میں سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھی اور فوراً رُکوع میں چلا گیا اور رُکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کی اور پھر نماز کا سجدہ ادا کیا تو کیا سجدۂ تلاوت بھی اس سجدے سے ادا ہوگیا یا نہیں؟

ج…… اس صورت میں سجدۂ تلاوت ادا ہوگیا۔

کیا سجدۂ تلاوت سپارے پر بغیر قبلہ رُخ کرسکتے ہیں؟

س…… سجدۂ تلاوتِ قرآن پاک، کیا اسی وقت کرنا چاہئے جس وقت ہی اس کو پڑھیں یا پھر دیر سے بھی کرسکتے ہیں؟ اور کیا سپارے پر سجدہ کرسکتے ہیں جبکہ سامنے قبلہ نہ ہو؟ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ قرآنِ پاک پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ ایک انسان چودہ سجدے کرے، آیا یہ دُرست ہے یا نہیں؟

ج…… سجدۂ تلاوت فوراً کرنا افضل ہے، لیکن ضروری نہیں، بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے، اور قرآنِ کریم ختم کرکے سارے سجدے کرلے تو بھی صحیح ہے، لیکن اتنی تأخیر اچھی نہیں، کیا خبر

کہ قرآن کے ختم کرنے سے پہلے انتقال ہوجائے اور سجدے، جو کہ واجب ہیں اس کے ذمہ رہ جائیں؟ سپارے پر سجدہ نہیں ہوتا، قبلہ رُخ ہوکر زمین پر سجدہ کرنا چاہئے، سپارے کے اُوپر سجدہ کرنا قرآنِ کریم کی بے ادبی بھی ہے۔

سجدۂ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختمِ قرآن پر تمام سجدے ایک ساتھ؟

س...... ہر سجدۂ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے یا ختمِ قرآن الحکیم پر تمام سجدے تلاوت ادا کرلئے جائیں؟ کون سا طریقہ افضل ہے؟

ج...... قرآنِ کریم کے تمام سجدوں کو جمع کرنا خلافِ سنت ہے، تلاوت میں جو سجدہ آئے حتی الوسع اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے، تاہم اگر اکٹھے سجدے کئے جائیں تو ادا ہوجائیں گے۔

جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

س...... جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں، اگر ان کو نماز میں پڑھا جائے تو سجدہ کیسے کیا جائے؟ کیا تین سجدے کرنے یا دو سجدے سے یعنی نماز کے دو سجدوں کے بعد سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوجائے گا؟

ج...... سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کرکے رُکوع میں چلا جائے تو رُکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت ہوسکتی ہے، اور رُکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بھی سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے، اس صورت میں مستقل سجدۂ تلاوت کی ضرورت نہیں، اور اگر سجدۂ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو تو پہلے سجدۂ تلاوت کرے، پھر اُٹھ کر آگے تلاوت کرے۔

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں

س...... کیا دن میں بارہ بجے قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے؟

ج...... ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، نماز اور سجدۂ تلاوت منع ہے، مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدۂ تلاوت جائز ہے

س...... تلاوت کا سجدہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک یا فجر کی نماز کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ان دونوں اوقات میں سجدہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اہلِ سنت علماء نے منع کیا ہے، ہم خود بھی اہلِ سنت سے وابستہ ہیں، ہم دو آپس میں دوست ہیں، میں نے اس کو سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اس نے آپ کا حوالہ دیا۔

ج...... فقہِ حنفی کے مطابق نمازِ فجر اور عصر کے بعد سجدۂ تلاوت جائز ہے، البتہ طلوعِ آفتاب سے لے کر دُھوپ کے سفید ہونے تک، اور غروب سے پہلے دُھوپ کے زرد ہونے کی حالت میں سجدۂ تلاوت بھی منع ہے۔

چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا کب سجدۂ تلاوت کرے؟

س...... اگر چارپائی پر بیٹھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور آیتِ سجدہ بھی دورانِ تلاوت آتی ہے، لہٰذا اس کے لئے سجدہ ادا کرنا فوراً ضروری ہے یا بعد تلاوت (جتنا قرآن پڑھے) سجدہ کرلیا جائے؟ صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج...... فوراً کرلینا افضل ہے، تلاوت ختم کرکے کرنا بھی جائز ہے، اگر چارپائی سخت ہو کہ اس پر پیشانی دھنسے نہیں اور اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو تو چارپائی پر بھی سجدہ ادا ہوسکتا ہے، ورنہ نہیں۔

تلاوت کے دوران آیتِ سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

س...... قرآن کی تلاوت کرتے وقت جس رُکوع میں سجدہ آجائے تو اس کو دِل میں پڑھنا چاہئے یا کہ بلند آواز سے پڑھے؟ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ کی آیت کوئی سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے، اگر سجدہ نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ اور سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ مفصل بتائیں۔

ج...... سجدہ کی آیت پڑھنے سے، پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے، اس لئے کسی دُوسرے شخص کے سامنے سجدے کی آیت آہستہ پڑھے، تاکہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔ جس شخص کے ذمہ سجدۂ تلاوت واجب تھا اور اس نے نہیں کیا تو اس کا کفارہ

یہی ہے کہ سجدہ کرلے۔ سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، سجدے میں تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا اُٹھ جائے، بس سجدۂ تلاوت ہوگیا۔

آیتِ سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا

س…… میں قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں، اور اس طرح پڑھتی ہوں کہ پہلے جتنا پڑھنا ہو وہ میں پڑھ لیتی ہوں، اس کے بعد اس کا ترجمہ، تو کیا مجھ کو قرآن شریف میں جو سجدہ آتا ہے وہ دو مرتبہ دینا ہوگا؟

ج…… نہیں! سجدہ صرف ایک ہی واجب ہوگا، آیتِ سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے، اور قرآنِ کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، صرف ترجمہ پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

ایک آیتِ سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی، تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہوگا

س…… ایک اُستاذ کئی لڑکوں کو ایک ہی آیتِ سجدہ علیحدہ علیحدہ پڑھاتا ہے، تو معلم کو ایک ہی سجدہ کرنا پڑے گا یا کہ جتنے لڑکے ہوں گے اتنے سجدے کرنے پڑیں گے؟ یعنی معلم ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہے اور لڑکے باری باری پڑھتے جاتے ہیں۔

ج…… اُستاذ کے کہلانے سے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطیکہ مجلس ایک ہو، لیکن اُستاذ جتنے بچوں سے سجدے کی آیت سنے گا، اتنے سجدے سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے۔

دو آدمی ایک ہی آیتِ سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

س…… آیتِ سجدہ اگر اُستاذ پڑھائے، شاگرد پڑھے تو کیا ہر ایک کو ایک سجدہ کرنا ہوگا یا دو؟ جبکہ ایک ہی آیتِ سجدہ ہر ایک نے پڑھی اور سنی۔

ج…… دونوں پر دو سجدے واجب ہوگئے، ایک خود پڑھنے کا، دُوسرا سننے کا۔

آیتِ سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے تو سجدہ کرے

س…… تراویح میں آیتِ سجدہ بھی آتی ہے، تو ظاہر ہے کہ جو خارجِ صلوٰۃ ہوگا وہ بھی سنے گا،

فہرست

۔کیا اس پر بھی سجدہ واجب ہے؟

ج……جی ہاں! اس پر بھی واجب ہوگا۔

لاؤڈ اسپیکر پر سجدۂ تلاوت

س……اگر کسی شخص نے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوتِ قرآن پاک سن لی اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟ اور سجدہ نہ کرنے والے شخص پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

ج……جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے، اس پر سجدہ واجب ہے، اور ترکِ واجب گناہ ہے۔

لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو، ٹیلی ویژن سے آیتِ سجدہ پر سجدۂ تلاوت

س……عام طور پر تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی جاتی ہے، سجدہ کی جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں اس کی آواز باہر بھی جاتی ہے، اگر کوئی شخص باہر یا گھر میں سجدہ کی آیات سنے تو اس پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح ختم والے دن ریڈیو اور ٹی وی پر سعودی عرب سے براہِ راست تراویح سنائی اور دِکھائی جاتی ہیں، اور لوگ کافی شوق سے (خاص طور پر خواتین) انہیں سنتے ہیں، جبکہ آخری پارے میں دو سجدے ہیں، کیا عوام جب وہ آیاتِ سجدہ سنیں تو ان پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اکثریت صرف ذوق وشوق سے ہی دیکھتی ہے، عملی طور پر کچھ نہیں، یعنی اکثر لوگ صرف سن اور دیکھ لیتے ہیں، سجدہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔

ج……جن لوگوں کے کان میں سجدے کی آیت پڑے، خواہ انہوں نے سننے کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، ان پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے، بشرطیکہ ان کو معلوم ہوجائے کہ آیتِ سجدہ تلاوت کی گئی، (اگر اسی تراویح کی ریکارڈنگ دوبارہ ریڈیو اور ٹی وی سے براڈکاسٹ یا ٹیلی کاسٹ کی جائے تو سجدۂ تلاوت نہیں واجب ہوگا)، البتہ عورتیں اپنے خاص ایام میں سنیں تو ان پر واجب نہیں۔

ٹیپ ریکارڈ اور سجدۂ تلاوت

س……کیا ٹیپ ریکارڈ پر آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے؟

ج……اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

آیتِ سجدہ سن کر سجدہ نہ کرنے والا گناہگار ہوگا یا پڑھنے والا؟

س……آیتِ سجدہ تلاوت کرنے والے اور تمام سامعین پر سجدہ واجب ہے، لیکن جس کو سجدے کے متعلق معلوم نہیں اور نہ ہی صاحبِ تلاوت نے بتایا تو کیا وہ سامع گناہگار ہوگا؟

ج……جن لوگوں کو معلوم نہیں کہ آیتِ سجدہ تلاوت کی گئی ہے اور تلاوت کرنے والے نے یا کسی اور نے ان کو بتایا بھی نہیں، وہ گناہگار نہیں، اور جن لوگوں کو علم ہوگیا کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت کی گئی ہے، اس کے باوجود انہوں نے سجدہ نہیں کیا، وہ گناہگار ہوں گے، اور اس صورت میں تلاوت کرنے والا بھی گناہگار ہوگا، اس کو چاہئے تھا کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت آہستہ کرتا۔

س……نیز اگر آیتِ سجدہ خاموشی سے پڑھ لی جائے تو جائز ہے؟

ج……اگر آدمی تنہا تلاوت کر رہا ہو، اس کو آیتِ سجدہ آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، لیکن اگر نماز میں (مثلاً: تراویح میں) پڑھ رہا ہو تو آہستہ پڑھنے کی صورت میں مقتدیوں کے سماع سے یہ آیت رہ جائے گی، اس لئے بلند آواز سے پڑھنی چاہئے۔

سجدۂ تلاوت صاحبِ تلاوت خود کرے، نہ کہ کوئی دُوسرا

س……قرآن خوانی کرواؤں اور پھر جب تمام قرآن ختم کرلیا جائے تو ایک عورت ان سب کے سجدے (جو ۱۴ ہیں) ادا کردیتی ہے، آپ وضاحت فرمائیں کہ جہاں سجدہ آئے وہیں کیا جائے؟ یا علیحدہ ایک ساتھ سب سجدے ادا کرلئے جائیں؟ کیا کوئی قید یا پابندی تو نہیں ہے؟

ج……قرآنِ کریم کے کئی سجدے اکٹھے کرنا بھی جائز ہے، مگر جس نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ہو اسی کے ادا کرنے سے سجدہ ادا ہوگا، کوئی دُوسرا شخص اس کی جگہ سجدہ ادا نہیں کرسکتا، آپ نے جو لکھا ہے کہ ایک عورت ان سب کے سجدے ادا کردیتی ہے، یہ غلط ہے، تلاوت کرنے والوں کے ذمہ سجدۂ تلاوت بدستور واجب ہے۔

سورۃ السجدۃ کی آیت کو آہستہ پڑھنا چاہئے، نہ کہ پوری سورۃ کو

س……قرآن مجید میں ایک سورۂ سجدہ ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پوری سورۃ کو دِل

فہرست

میں پڑھے؟

ج……اس سورۃ میں جو سجدے کی آیت آتی ہے، اس کو دُوسروں کے سامنے آہستہ پڑھے، پوری سورۃ دِل میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سورۃ الحج کے کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

س……قرآن الحکیم میں سورۂ حج میں دو جگہ سجدۂ تلاوت آتے ہیں، ان سجدوں میں سے ایک سجدے کے سامنے شافعی لکھا ہوا ہے، کیا ہم حنفی عقیدہ رکھنے والوں کو بھی اس آیتِ سجدہ پر سجدہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟

ج……حنفیہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دُوسرا سجدہ، سجدۂ تلاوت نہیں، کیونکہ اس آیت میں رُکوع اور سجدہ دونوں کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے آیت میں گویا نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نماز کے متفرق مسائل

وظیفہ پڑھنے کے لئے نماز کی شرط

س…… یہ بتائیں کہ اگر ہم کوئی وظیفہ شروع کریں جس کے لئے پانچوں وقت کی نماز ضروری ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی نماز قضا ہو جائے تو کیا ہم وہ وظیفہ جاری رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج……جب نماز وظیفے کے لئے شرط ہے تو وہ وظیفہ بغیر نماز کے بے کار ہے۔

نماز میں زبان نہ چلنے کا علاج

س…… بندہ الحمدللہ! نماز کی پابندی کرتا ہے، لیکن ایک بڑی زبردست پریشانی ہے کہ جب نماز پڑھتا ہوں تو زبان نہیں چلتی اور ایک ایک آیت کو کئی کئی بار دُہرانا پڑتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زبان میں لکنت ہے، لیکن عام بول چال کے اندر یہ چیز محسوس نہیں ہوتی، مہربانی

فرما کر اس کے لئے کوئی وظیفہ بتلائیں، آپ کی عین نوازش ہوگی۔

ج……اس کے لئے کسی وظیفے کی ضرورت نہیں، بس یہ کیجئے کہ جو آیت ایک دفعہ پڑھ لی اس کو دوبارہ نہ پڑھئے، چاہے آپ کو چند سیکنڈ ٹھہرنا پڑے، انشاء اللہ چند دنوں بعد یہ پریشانی دُور ہوجائے گی، اور اگر آپ نے مکرّر پڑھنے کی عادت جاری رکھی تو یہ بیماری پختہ ہوتی جائے گی۔

تارک الصلوٰۃ نعت خواں احترام کا مستحق نہیں

س……کیا تارک الصلوٰۃ نعت خواں کا احترام کرنا دُرست ہے؟

ج……ایسا شخص احترام کا مستحق نہیں، اور ایسے شخص کا نعت خوانی کرنا بھی نعت کی توہین ہے۔

قنوتِ نازلہ کب پڑھی جاتی ہے؟

س……اخبارات میں پڑھا کہ ممتاز علمائے کرام نے اپیل کی ہے کہ فجر کی نماز میں دُعائے قنوت کا اہتمام کریں، براہِ کرم یہ بتلائیں کہ دُعائے قنوت کو نماز سنت یا نماز فرض میں پڑھا جائے؟ کیا یہ دُعائے قنوت عشاء کے وتروں والی ہے؟

ج…… جب مسلمانوں پر کوئی بڑی آفت نازل ہو، مثلاً: مسلمان، کافروں کے پنجے میں گرفتار ہوجائیں یا اسلامی ملک پر کافر حملہ آور ہوں تو نمازِ فجر کی جماعت میں دُوسری رکعت کے رُکوع کے بعد امام ''قنوتِ نازلہ'' پڑھے اور مقتدی آمین کہتے جائیں، سنتوں میں یا تنہا ادا کئے جانے والے فرضوں میں قنوتِ نازل نہیں پڑھی جاتی، اور وتر کی تیسری رکعت میں جو دُعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جاتی ہے وہ الگ ہے۔

ٹی وی کم از کم نماز کے اوقات کا احترام تو کرے

س……مولانا صاحب! ٹی وی کی فضول نشریات نے مسلمانوں بالخصوص ہماری نئی نسل کو تباہی کے اس موڑ پر لاکر رکھ دیا ہے جہاں سے نکلنا ناممکن نہیں تو دُشوار ضرور ہے، اور اس پر بس نہیں، بلکہ وہ پروگرام کو بھی ایسے موقع پر نشر کرتے ہیں جن وقت عین نماز کا وقت ہوتا ہے، ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے وہ نماز جیسی اہم عبادت کو ترک کردیتے ہیں، مسلمان کا

کام تو یہ ہے کہ خود بُرائی سے بچتے ہوئے دُوسروں کو بُرائی سے بچانے کی محنت اور کوشش کرے، کیا یہ لوگ نماز کے اوقات میں پروگرام کے وقت کو کم وبیش نہیں کرسکتے؟

ج...... اوّل تو ٹی وی ہی قوم کی صحت کے لئے "ٹی بی" ہے، اور یہ اُمّ الخبائث ہے جو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے ایجاد کی ہے، پھر اس کی نشریات لغو اور فضول ہیں، جو سراپا گناہ اور وبال ہیں، پھر نماز کے اوقات میں اس گندگی کو پھیلانا بہت ہی سنگین ہے، اللہ تعالیٰ اپنے قہر وغضب سے بچائے! ٹی وی کے کارپردازوں کو چاہئے کہ اگر وہ اس گندگی سے مسلمان معاشرہ کو نہیں بچاسکتے تو کم ازکم نماز کے اوقات کا تو احترام کریں۔

ٹی وی پر نمازِ جمعہ کے وقت پروگرام پیش کرنا

س...... آج کل ٹی وی پر جمعہ کی نشریات جو صبح کی ہوتی ہیں، ان میں عین اس وقت ڈرامہ شروع ہوتا ہے جب نمازِ جمعہ شروع ہوتی ہے، جس سے کئی ٹی وی دیکھنے کے شوقین اور نمازِ جمعہ پڑھنے والوں کی نماز قضا ہوجاتی ہے، بتائیے یہ گناہ کس کے سر ہوگا؟

ج...... جمعہ قضا کرنے والوں پر بھی اس کا وبال پڑے گا، اور ٹی وی والوں پر بھی، معلوم نہیں کہ کیا یہ لوگ مسلمان نہیں کہ لوگوں کو نمازِ جمعہ سے روکنے کا سبب بنتے ہیں؟

بجائے قرعہ اندازی کے نمازِ استخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے

س...... میری عادت ہے کہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ نہ کرسکوں اور بہت پریشان ہوجاؤں اور سمجھ میں کچھ نہ آئے کہ کیا فیصلہ کیا جائے؟ تو میں دو رکعت نفل پڑھ کر قرعہ پر دونوں چیزیں لکھ دیتی ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرکے اُٹھالیتی ہوں، اور نیت کرلیتی ہوں کہ چونکہ خدا کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا، جو قرعہ میرے ہاتھ آئے گا اس فیصلے پر وہ کام کروں گی۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعا مانگتی ہوں کہ خدایا قرآن مجید تیرا کلام ہے، اور اس میں ہر قسم کی مثالیں اور احوال موجود ہیں، تیرا مبارک نام لے کر اس کو کھولوں گی، اس صفحہ پر جو فیصلہ میری پریشانی کے مطابق ہو مجھ کو بتادے، تاکہ میں ویسا کرلوں اور تیری مرضی اور خوشی کے مطابق ہو، اور پھر خدا کا نام لے کر قرآن پاک کو کھول کر اس صفحے پر اپنے

مسئلے کے مطابق جو حال ملتا ہے اس کو خدا کی رائے سمجھ کر عمل کرتی ہوں۔ کیا مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں کفر یا شرک کا خطرہ تو نہیں ہوتا؟ ضرور جواب تحریر فرمائیں تاکہ آئندہ ایسا کروں، اکثر جب بہت پریشان کن مسئلہ ہو اور میری سمجھ میں کوئی فیصلہ نہ آرہا ہو تو میں ایسا کرکے فیصلہ کرلیتی ہوں۔

ج…… کفر و شرک تو نہیں، لیکن ایک فضول حرکت ہے، یہ ایک طرح کا فال نکالنا ہے، جس کی ممانعت ہے، اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا، یہ عقیدہ کا فساد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو تعلیم دی ہے، وہ یہ ہے کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر استخارہ کی دُعا کی جائے، اور پھر جس طرف دِل مائل ہو اس صورت کو اختیار کرلیا جائے، انشاء اللہ اسی میں خیر ہوگی۔

بہ مجبوری فیکٹری میں کم از کم فرض اور وتر ضرور پڑھیں

س…… آج امریکہ سے میرے ایک دوست کا خط آیا ہے جو اکیس سال سے وہاں رہ رہا ہے، اب اس نے نماز پڑھنا شروع کی ہے، وہ جس فیکٹری میں کام کرتا ہے اس میں تین شفٹ میں کام ہوتا ہے، ایک ہفتہ دن میں، ایک ہفتہ شام میں، اور ایک ہفتہ رات میں ڈیوٹی کا وقت ہونے کی وجہ سے پوری نماز نہیں پڑھ سکتا، وہ فجر کی نماز میں دو سنت دو فرض، ظہر کی نماز میں چار فرض دو سنت، عصر میں چار فرض، مغرب میں تین فرض دو سنت، اور عشاء میں چار فرض دو سنت اور تین وتر پڑھ لیتا ہے، اس نے لکھا ہے کہ کسی عالم سے پوچھ کر لکھوں کہ کیا یہ ٹھیک ہے؟

ج…… آپ کے دوست نے جتنی رکعات لکھی ہیں، وہ صحیح ہیں، البتہ ظہر کی نماز میں چار فرض سے پہلے چار سنتیں بھی پڑھ لیا کریں۔

دفتری اوقات میں نماز کے لئے مسجد میں جانا

س…… زید اکثر نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے، جبکہ مسجد دفتر سے ایک میل دُور ہے، زید مسجد تک پیدل جاتا ہے، نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد وہاں سے پیدل واپس آتا

فہرست

ہے، کیا زید کا یہ طریقۂ کار دُرست ہے؟

ج…… اگر دفتر کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو اتنی دُور جانا صحیح ہے، ورنہ دفتر ہی میں نماز باجماعت کا انتظام کیا جائے۔

آفس میں نماز کس طرح ادا کریں؟

س…… ہم پورٹ قاسم کے ایک ویران علاقے میں کے ای ایس سی کے آفس میں کام کرتے ہیں، ہماری ڈیوٹی ''۲۴ گھنٹے'' کی ہوتی ہے، وہاں قریب میں کوئی مسجد وغیرہ نہیں ہے، اور نہ ہی اذان کی آواز آتی ہے، کچھ عرصہ پہلے آفس کے احاطے میں چند افراد نے مسجد کی طرح ایک جگہ بنادی تھی، جہاں نماز ادا کرتے ہیں، ہم سب ہی لوگ جن کی تعداد تقریباً آٹھ ہے، ماشاء اللہ نماز کے پابند ہیں، لیکن ہم لوگ الگ الگ نماز پڑھتے ہیں، اور بغیر اذان دیئے ہوئے نماز پڑھتے ہیں، یعنی جب نماز کا وقت ہوا اس وقت سے نماز کا وقت ختم ہونے تک کبھی وقفے وقفے سے کبھی ایک ساتھ اپنی اپنی نماز ادا کرلیتے ہیں۔ جماعت سے اس لئے ادا نہیں کرتے کہ ہم لوگ علم میں بہت کم ہیں اور کسی کی شرعی داڑھی بھی نہیں ہے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ نماز جماعت سے پڑھا سکتے ہیں، اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا بغیر اذان دیئے نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ اذان کی آواز بھی نہ آئے؟ کیا ایسی صورت میں الگ الگ اپنی اپنی نماز ہوجائے گی، جبکہ پڑھنے کی جگہ بھی ایک ہو؟ یہ وضاحت بھی کردیں کہ اگر جماعت ضروری ہے تو کیا غیر شرعی داڑھی والے یا بغیر داڑھی والے حضرات نماز پڑھا سکتے ہیں؟

ج…… اذان واقامت نماز کی سنت ہے، داڑھی منڈے کی اقتدا میں نماز مکروہ ہے، لیکن تنہا پڑھنے سے بہتر ہے، آپ حضرات اذان واقامت اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کریں، کیا اچھا ہو کہ آپ میں سے کوئی باتوفیق داڑھی بھی رکھ لے، بلکہ سبھی کو رکھنی چاہئے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔

دفتری اوقات میں نماز کی ادائیگی کے بدلے میں زائد کام

س…… اگر ہم کسی کے ملازم ہیں اور نماز کے اوقات میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں

تو کیا ہمیں ان اوقات کے بدلے میں زیادہ کام کرنا چاہئے؟

ج...... نماز فرض ہے، اتنے وقت کے بدلے میں زائد کام کرنے کی ضرورت نہیں، دفتری اوقات میں ایمانداری سے کام کیا جائے تو بہت ہے۔

ہر وقت عمامہ پہننا سنت ہے

س...... عمامہ اور ٹوپی پہننا کیسا ہے؟ فرض، واجب، سنتِ مؤکدہ یا مستحب؟ اور کب پہننا ہے، صرف نماز کے لئے یا پورا دن (چوبیس گھنٹے)؟ یا صرف بازاروں یعنی جس وقت گھر سے باہر ہوتے ہیں، اس وقت تک؟

ج...... عمامہ پہننا سنتِ مستحبہ ہے، اور یہ صرف نماز کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ایک مستقل سنت ہے، اور ہمیشہ کی سنت ہے۔

جماعت میں شرکت کے لئے دوڑنا منع ہے

س...... جب جماعت کھڑی ہوجاتی ہے تو بہت سے لوگ مسجد میں دوڑتے ہوئے جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں، آپ بتائیں کہ مسجد میں دوڑنا کیسا ہے؟

ج...... حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے۔

رُکوع وسجدہ کی تسبیح کا صحیح تلفظ سیکھئے

س...... ہمارے ہاں ایک صاحب کہتے ہیں کہ رُکوع اور سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' اور ''سبحان ربی العظیم'' کہتے ہوئے ''ی'' کا استعمال نہیں کرتے، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا یہ طریقہ دُرست ہے یا نہیں؟

ج...... غلط ہے! کسی عربی دان سے تلفظ سیکھ کر پڑھیں۔

فہرست

میّت کے اَحکام

نامحرَم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرّر کرنا صحیح نہیں

س……سوال یہ ہے کہ ایک خاتون نے بحالتِ نزع اپنی بڑی بہن کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے والی وارث کی حیثیت سے دُولہا بھائی میری موت مٹی کریں، وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ حسبِ وصیتِ مرحومہ، اس کے بہنوئی نے اس پر عمل آوری کردی۔ لیکن اس وصیت کا شریکِ غم مستورات میں چرچا ہے کہ ایک خوشحال شوہر اور کھاتے پیتے جوان لڑکوں اور حقیقی بھائیوں اور بزرگوں کی موجودگی میں مرحومہ کو اپنے بہنوئی کو وارث و والی مقرّر کرنا شرعاً جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور آئندہ کبھی یہ صورتِ حال واقع ہو تو بحکمِ شرعی کیا عمل ہونا چاہئے؟ تاکہ جمیع مسلمان اس مسئلے سے واقف ہوکر کسی اُلجھن میں نہ پڑنے پائیں اور دین وایمان کی سلامتی کے ساتھ میّت کی آخرت بھی بحکمِ الٰہی بخیر ہو۔ مسئلہ محرَم نامحرَم کا ہے، ازراہ کرم اس بارے میں جو حکمِ خداوندی اور اس کے رسولِ مقبول کا ہو، اس سے بالتفصیل آگاہ فرمائیں۔

ج……کسی عورت کے ولی اس کے بیٹے یا بھائی ہیں، بہنوئی ولی نہیں، نہ وارث، اس لئے اس کو ولی مقرّر کرنا غلط ہے، البتہ اگر وہ نیک دین دار اور شرعی مسائل سے واقف ہے تو یہ وصیت کرنا کہ وہ کفن دفن کی نگرانی کرے، یہ دُرست ہے۔

جس میّت کا مذہب معلوم نہ ہو اُسے کس طرح کفن دفن کریں گے؟

س……اگر کسی کو راہ میں ایک لاش ملتی ہے (عورت یا مرد) اور لاش کے مذہب کے بارے میں معلوم نہیں ہے، تو اسے ایک مسلمان کیسے دفنائے گا؟

ج……اگر کسی مسلمان ملک میں ہے تو اس کو مسلمان ہی سمجھا جائے گا، اگر کوئی علامت اس

کے غیرمسلم ہونے کی نہ ہو، لہٰذا اس کا کفن اسلام کے مطابق ہوگا۔ اور اس کے غیرمسلم ہونے کی کوئی واضح علامت موجود ہے (مثلاً اس عورت کے ماتھے پر تلک ہے، جو اس کے ہندو ہونے کی علامت ہے) تو اس کو غیرمسلم سمجھا جائے گا۔

مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن

س...... میرے ایک دوست کے یہاں ایک بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا، ہم نے سنا ہوا ہے کہ اس کو غسل وغیرہ نہیں دینا چاہئے اور اسے کسی سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردینا چاہئے، میرے دوست نے ایک مسجد کے پیش امام صاحب سے معلوم کیا کہ اس کو کہاں دفن کرنا چاہئے؟ مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ اس بچے کو قبرستان کے باہر دفن کیا جائے۔ از رُوئے شرع آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بچے کو غسل دینا چاہئے یا نہیں؟

بچے کا نام بھی رکھا جانا ضروری ہے یا نہیں؟

بچے کو قبرستان کے اندر دفن کیا جائے یا باہر کسی اور جگہ؟

ج...... جو بچہ مردہ پیدا ہو، اسے غسل دینے اور اس کا نام رکھنے میں اختلاف ہے، ہدایہ میں اسی کو مختار کہا ہے کہ غسل دیا جائے اور نام رکھا جائے، البتہ اس کا جنازہ نہیں، بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر قبرستان میں دفن کردیا جائے، قبرستان سے باہر دفن کرنا غلط ہے۔

فہرست

میّت کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

س...... اگر کسی شخص کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کی میّت جب تک گھر میں موجود ہوتی ہے، تو اس جگہ تلاوتِ قرآن شریف کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج...... میّت جس کمرے میں ہو اس کے بجائے دُوسرے کمرے میں تلاوت کی جائے، البتہ غسل کے بعد میّت کے پاس پڑھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔

غسلِ میّت کے لئے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا

س...... اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مردہ جسم کو غسل دیتے وقت لوگ پانی میں بیری کے پتے

ڈالتے ہیں، براہِ مہربانی اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ضرور مطلع کریں۔

ج…… بیری کے پتے ڈالنا سنت سے ثابت ہے۔

غسل کے وقت مردہ کو کیسے لٹایا جائے؟

س…… گزشتہ دنوں زید کا انتقال ہوگیا، ان کے رشتہ داروں نے میّت کو غسل دینے سے پہلے اور اس کے بعد اس کا چہرہ و سر مشرق کی طرف کردیا اور پاؤں مغرب (قبلہ) کی طرف کردیئے، بموجب ان حضرات کے جو اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ یہ عمل اس لئے کیا جاتا ہے کہ میّت کا منہ قبلہ کی طرف رہے، ان کا یہ عمل کس حد تک جائز ہے؟ کیا مرنے کے بعد میّت کے سر کو مشرق کی طرف اور پیر کی مغرب کی طرف کردینا چاہئے؟

ج…… غسل کے لئے مردہ کو تختہ پر رکھنے کی دو صورتیں لکھی ہیں، ایک تو قبلہ کی طرف پاؤں کرکے لٹانا، دُوسرے قبلہ کی طرف منہ کرنا جیسے قبر میں لٹاتے ہیں، دونوں میں سے جگہ کی سہولت کے مطابق جو صورت اختیار کرلی جائے جائز ہے، مگر زیادہ بہتر دُوسری صورت ہے۔

میّت کو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

س…… میّت کو غسل دے کر کتنی دیر گھر میں رکھا جاسکتا ہے جبکہ اس کے لواحقین جلدی نہ آسکتے ہوں؟ اگر میّت کو غسل دے کر ایک رات گھر میں رکھا جائے تو کیا دُوسرے دن نمازِ جنازہ سے پہلے اس کو دوبارہ غسل دینا لازم ہوتا ہے؟ کیا شوہر اپنی بیوی کو کندھا دے سکتا ہے اور اس کو لحد میں اُتار سکتا ہے؟ جبکہ کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے۔

ج……۱: میّت کو جلد سے جلد دفن کرنے کا حکم ہے، لواحقین کے انتظار میں رات بھر اٹکائے رکھنا بہت بُری بات ہے۔

۲:…… ایک بار غسل دینے کے بعد غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

۳:…… شوہر کا بیوی کے جنازے کو کندھا دینا جائز ہے۔

۴:…… اگر عورت کے محرَم موجود ہوں تو لحد میں ان کو اُتارنا چاہئے، اور اگر محرَم موجود نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو لحد میں اُتارنے میں شوہر کے شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

میّت کو غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اُتار دی جائے

س...... ایک شخص زخمی تھا، زخم پر مرہم پٹی باندھی ہوئی تھی، پھر اسی حالت میں انتقال ہوگیا، اب اس میّت کو غسل دیتے وقت وہ مرہم پٹی اُتار دی جائے گی یا کہ اسی حالت میں غسل دے کر دفنا دیں گے؟

ج...... غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اُتار دی جائے۔

میّت کو غسل دینے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا

س...... ایک شخص جو اپنے آپ کو جماعت المسلمین کا ممبر کہتا ہے، اس نے ایک شخص کو کسی میّت کے غسل دینے سے اس لئے منع کیا کہ غسل دینے کے بعد اس پر غسل واجب ہوگا، اور بغیر غسل کئے وہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھ سکے گا دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا میّت کو غسل دینے والے شخص پر خود غسل کرنا واجب ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج...... جو شخص میّت کو غسل دے، اس پر غسل واجب نہیں، البتہ مستحب ہے کہ غسل کرے، اور یہ ائمۂ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) کا اجماعی مسئلہ ہے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جو شخص میّت کو غسل دے وہ غسل کرے، اور جو شخص جنازہ اُٹھائے وہ وضو کرے۔ (مشکوٰۃ ص:۵۵) مگر اوّل تو اکابر محدثین نے ان روایات کو کمزور قرار دیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے امام بخاریؒ سے نقل کیا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں کوئی چیز صحیح نہیں، اور امام بخاریؒ کے اُستاذ محمد بن یحییٰ الذہلیؒ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں مجھے کسی حدیث کا علم نہیں جو ثابت ہو۔

(شرح مہذب ج:۵ ص:۱۸۵)

علاوہ ازیں اس روایت میں غسل کا جو حکم دیا گیا ہے وہ استحباب پر محمول ہے، جس طرح جنازہ اُٹھانے سے وضو لازم نہیں آتا، اسی طرح میّت کو غسل دینے سے بھی غسل لازم نہیں آتا، بلکہ دونوں حکم استحباب پر محمول ہوں گے۔ چنانچہ امام خطابیؒ معالم السنن میں لکھتے ہیں: ''مجھے فقہاء میں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جو غسلِ میّت کی وجہ سے غسل کو واجب قرار دیتا

فہرست

ہو، اور نہ ایسا شخص معلوم ہے جو جنازہ اُٹھانے کی وجہ سے وضو کو واجب قرار دیتا ہو، اور ایسا لگتا ہے کہ یہ حکم استحباب کے لئے ہے، بطور استحباب غسل کا حکم دینے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ میّت کو غسل دینے والے کے بدن پر چھینٹے پڑ سکتے ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ میّت کے بدن پر نجاست ہو تو اس کے چھینٹوں سے بدن کے ناپاک ہونے کا احتمال ہے، اس لئے غسل کا حکم دیا گیا تاکہ اگر کہیں گندے چھینٹے پڑے ہوں تو دُھل جائیں۔‘‘

(مختصر سنن ابی داؤد للمنذری مع معالم السنن ج:۴ ص:۳۰۵)

مردے کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا

س…… عرض یہ ہے کہ ہمیں ایک اُلجھن درپیش ہے، وہ یہ کہ مردہ اجسام کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمیں یہ جان کر بھی اطمینان میسر ہوگا کہ دیگر فقہ نے اس مسئلے کے سلسلے میں کیا لکھا ہے؟ اُمید ہے کہ آپ فقہِ حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی سے بھی ہمارے اس مسئلے کا حل بتائیں گے۔

ج…… جہاں تک مجھے معلوم ہے میّت کو ہاتھ لگانے سے کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا، ایک حدیث میں ہے کہ: ’’جس نے میّت کو غسل دیا وہ غسل کرے، اور جو میّت کو اُٹھائے وہ وضو کرے۔‘‘ اس کی سند میں محدثین کو کلام ہے، اور فقہائے اُمت نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے، امام ابوسلیمان خطابیؒ ’’معالم السنن‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’مجھے کوئی ایسا فقیہ معلوم نہیں جو میّت کو غسل دینے پر غسل واجب ہونے کا، اور میّت کو اُٹھانے پر وضو واجب ہونے کا حکم دیتا ہو۔‘‘ بہرحال مردہ کے جسم کو ہاتھ لگانے کے بعد غسل یا وضو واجب نہیں، صرف ہاتھ دھولینا کافی ہے۔

اگر دورانِ سفر عورت انتقال کرجائے تو اس کو کون غسل دے؟

س…… ہم تین افراد ہم سفر تھے، اور ہمارا سفر ریگستان کا تھا، میرے ساتھ میرا ایک شفیق دوست بھی جس کی بیوی کا انتقال ہوگیا، اب آپ یہ بتائیں کہ اس کو کون غسل دے؟

ج…… عورت کو مرد، اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں، خدانخواستہ ایسی صورت پیش

آ جائے کہ عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو، یا مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرَم مرد یا مرد کی کوئی محرَم عورت ہو تو وہ تیمّم کرائے، اور اگر محرَم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔ صورتِ مسئولہ میں شوہر کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے۔ اس مسئلے کی پوری تفصیل کسی عالم سے سمجھ لی جائے۔

مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن

س...... کفن دفن کے لئے جیسا کہ آج کل عام رواج ہے کہ ۲۲ گز لٹھے کا استعمال ہوتا ہے، کیا شرعی طور پر یہ پابندی ضروری ہے؟ اگر نہیں تو صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج...... مرد کے لئے مسنون کفن یہ ہے:

۱:...... بڑی چادر، پونے تین گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۲:...... چھوٹی چادر، اڑھائی گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۳:...... کفنی یا کرتا، اڑھائی گز لمبا، ایک گز چوڑا۔

عورت کے کفن میں دو کپڑے مزید ہوتے ہیں:

۱:...... سینہ بند، دو گز لمبا، سوا گز چوڑا۔

۲:...... اوڑھنی ڈیڑھ گز لمبی، قریباً ایک گز چوڑی، نہلانے کے لئے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔

کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا ضروری نہیں

س...... اگر کوئی کفن کے لئے کپڑا خرید کر رکھے تو کیا اسے ہر سال کفن کے لئے نیا کپڑا دوبارہ خریدنا ہوگا؟ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ کفن کا کپڑا صرف ایک سال کے لئے کارآمد ہوتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا بھی ضروری نہیں، دُھلی ہوئی چادروں میں بھی کفن دینا صحیح ہے۔

کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا خلافِ سنت ہے

س…… جب کوئی عورت یا مرد وفات پا جاتے ہیں، ان کے لئے سلے سلائے کپڑے جو وہ زندگی میں پہنتے تھے، گھر میں موجود ہوتے ہیں، اس کے باوجود مزید رقم خرچ کرکے کفن خریدا اور سلوایا جاتا ہے، کیا پاجامہ قمیص یا شلوار قمیص میں دفن کیا جاسکتا ہے؟

ج……کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال نہیں ہوتے، سلے ہوئے کپڑے کفن میں استعمال کرنا خلافِ سنت ہے۔

عام لٹھے کا کفن تیار رکھ سکتے ہیں لیکن اس پر آیات یا مقدس نام نہ لکھیں

س……کیا مسلمان زندہ ہوتے ہوئے اپنے لئے کفن خرید کر رکھ سکتا ہے؟ اور اس پر قرآنی آیتیں یا پھر مقدس نام وغیرہ لکھ سکتا ہے؟ اور کفن اچھے سے اچھا لوں یا صرف لٹھے کا؟ کفن اپنے لئے ماں باپ، بہن بھائی کے لئے بھی لے سکتا ہوں یا کہ نہیں؟

ج……۱: کفن تیار رکھنا دُرست ہے۔

۲:……کفن پر آیتیں یا مقدس نام لکھنا صحیح نہیں، اس سے آیاتِ مقدسہ کی اور پاک ناموں کی بے حرمتی ہوگی۔

۳:……مرنے والا جس قسم کے کپڑے زندگی میں جمعہ اور عیدین کے لئے پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے میکے جانے کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتی تھی، اس معیار کے کپڑے کفن میں استعمال کرنے چاہئیں، مگر حکم یہ ہے کہ میّت کو سفید رنگ کے کپڑے میں کفن دفن دیا جائے، اس لئے عام طور سے سفید لٹھے کا کفن استعمال کیا جاتا ہے۔

کفن کا کپڑا تہ کرنے سے حرام نہیں ہوتا

س…… یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مردے کو جو کفن پہنایا جاتا ہے اگر اس کو خرید کر تہہ کرلیا جائے تو یہ مردے کے لئے حرام ہوجاتا ہے۔

ج…… یہ بالکل مہمل بات ہے۔

آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے سے کفن دینا جائز ہے

س...... آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے، البتہ اس طرح آبِ زمزم سے کفن دُھونا سلف سے ثابت نہیں، غالباً حصولِ برکت کے لئے لوگوں میں اس کا رواج ہوا۔

مردے کے کفن میں عہدنامہ رکھنا بے ادبی ہے

س...... مردے کے کفن میں عہدنامہ ڈالا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ اس برکت سے بخشش ہو جاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... عہدنامہ قبر میں رکھنا بے ادبی ہے، نہیں رکھنا چاہئے، درمختار میں ہے کہ: ''اگر میّت کی پیشانی پر یا اس کے عمامہ پر یا اس کے کفن پر ''عہدنامہ'' لکھ دیا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میّت کی بخشش فرمادیں گے۔'' لیکن علامہ شامیؒ نے اس کی پُرزور تردید کی ہے۔

مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں

س...... میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں ایک مردے نہلانے والی خاتون کو بلاکر لایا، انہوں نے مجھ سے مہندی منگوائی، والدہ کو نہلانے کے بعد انہوں نے والدہ کے پاؤں یعنی دونوں پیروں کے تلوے میں مہندی لگادی، ہمارے گھر والوں نے تو بہت منع کیا، لیکن وہ خاتون مسئلے مسائل بتانے لگیں، مختصراً یہ کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کفن میں لپٹی لاش (عورت) کے کیا مہندی پاؤں میں لگانے کا کہیں ذکر آیا ہے یا نہیں؟

ج...... اس نے غلط کیا، میّت کو مہندی نہیں لگانی چاہئے تھی۔

کفن پہنانے کے وقت میّت کو کافور لگانا اور خوشبو کی دُھونی دینا چاہئے

س...... جیسا کہ آج کل ہم مسلمانوں میں رائج ہے کہ میّت کے پاس اگربتی اور لوبان سلگایا جاتا ہے، نیز قبروں پر بھی اگربتی اور موم بتی وغیرہ لگاتے ہیں، حالانکہ میری معلومات کے

مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے مُردوں کو تکلیف ہوتی ہے، کیا اَحکام ہیں؟ نیز پھر مُردوں کو کس طرح خوشبو میں بسایا جائے، ہار پھول ڈال کر یا خوشبوئیں بکھیر کر؟ جواب واضح دیجئے گا۔

ج...... مردے کو کفن پہنانے سے پہلے کفن کو لوبان کی دُھونی دینا مسنون ہے۔

۲:...... میّت کے سر، داڑھی اور پورے بدن کو خوشبو لگانا اور اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں) پر کافور لگانا مستحب ہے۔

۳:...... میّت پر یا قبر پر پھول ڈالنا اور قبروں میں اگربتی سلگانا غلط ہے۔

میّت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی

س...... یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا اور اِدھر اُدھر کرنا ٹھیک نہیں، کیونکہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اگر اس کو سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے۔ میرے محترم بزرگ! نواب شاہ ہی میں ایک اتفاق ہوا، ایک لڑکی کا انتقال ہوا، پتہ نہیں غسل دے کر لے کر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا غسل دینے والی نے اس کی آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا، محترم! ایک غسل والی نہیں بلکہ نواب شاہ کی جتنی ایسی عورتیں ہیں وہ سب یہ ہی رسم کرتی ہیں کاجل لگانا اُنگلی سے، ویسے یہ کہاں تک دُرست ہے؟

اگر کسی کے گھر میں کوئی بچہ یا لڑکی لڑکا، عورت مرد، بڈھی بڈھا، عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت واقع ہو جائے، تو عورتیں پرہیز کرتی ہیں کہ ہماری پرہیز یا ہمیں تعویذ ہے، ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں، حتیٰ کہ ان کی دس یا بارہ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے، اور یہاں تک کہ اس یعنی میّت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گے، خدانہ کرے ان کو میّت کی کوئی رُوح چمٹ جائے گی، یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ چلتا ہے، یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں بھتیجیوں یا کوئی برادری وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے۔

ج...... یہ بھی توہم پرستی ہے کہ لاش کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ کیا جائے، میّت کے کاجل یا

فہرست

سرمہ لگانا ممنوع ہے۔ بعض عورتیں جو میّت والے گھر نہیں جاتیں، اسی طرح زچگی والے گھر سے پرہیز کرتی ہیں، یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے، وہ ان کو ایسے تعویذ دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر ان کے چکر سے باہر نہ نکل سکیں۔

میّت کے لئے حیلہ اسقاط اور قدم گننے کی رسم

س…… ہمارے گاؤں میں جب کوئی فوت ہوتا ہے تو پہلے تو جنازے کی چارپائی جب اُٹھاتے ہیں تو مولوی قدم گنتا ہے، نہ جانے یہ بات صحیح ہے یا کہ نہیں؟ پھر نمازِ جنازہ پڑھ کر ایک دائرہ سا مولوی حضرات بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، ہاتھ میں قرآن لے کر جسے حیلہ کے نام سے کہتے ہیں، خدانخواستہ اگر کسی نے حیلہ نہ کیا اپنے فوت ہونے والے حضرات کا تو مولوی حضرات سب سے پہلے فتویٰ لگاتے ہیں: ''او جی! بغیر حیلہ کے دفن کیا ہے، اس کی بخشش نہیں ہوگی'' کیا یہ حیلہ اسلام میں جائز ہے؟ اس طرح قرآن ساتھ لے کر جانا کیا قرآن کی بھی بے حرمتی نہیں؟

ج…… مستحب یہ ہے کہ آدمی جنازے کی چارپائی کو چالیس قدم اُٹھائے، پہلے دائیں کندھے پر اگلی جانب کو دس قدم اُٹھائے، پھر دائیں کندھے پر پچھلی جانب کو دس قدم، پھر بائیں کندھے اگلی جانب کو دس قدم، پھر بائیں کندھے پر پائینتی کی جانب کو دس قدم، ظاہر ہے کہ ہر اُٹھانے والا اپنے قدم گنے گا، مولوی صاحب کا لوگوں کے قدم گننا بے معنی ہے، ہاں اپنے قدم گنے۔

جہاں تک حیلہ اسقاط کا تعلق ہے، جس شکل میں یہ حیلہ آج کل رائج ہے یہ خالص بدعت ہے، اور نہایت قبیح بدعت…! اور اس بدعت کے لئے قرآنِ کریم کا استعمال بلاشبہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ

س…… جب کسی شخص کا جنازہ اس کے گھر سے اُٹھایا جاتا ہے تو اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں، اور پھر کچھ مخصوص قدم چلنے کے بعد بدل دیتے ہیں، اور

فہرست

کافی دُور تک یہ عمل جاری رہتا ہے، اس عمل کو یہ لوگ ''دہ قدم'' کہتے ہیں، اس عمل (دہ قدم) کی اصل حقیقت کیا ہے؟ ذرا تفصیل سے سمجھائیے، کیونکہ جس علاقے کا میں رہنے والا ہوں وہاں پر صدفی صد لوگ ایسا کرتے ہیں۔

ج…… میّت کے جنازے کو کندھا دینا مسنون ہے، اور بعض احادیث میں جنازے کے چاروں طرف کندھا دینے کی فضیلت بھی آئی ہے۔

طبرانی کی معجمِ اوسط میں بہ سندِ ضعیف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من حمل جوانب السرير الأربع كفّر الله عنه اربعين كبيرة.'' (مجمع الزوائد ج:۳ ص:۲۶)

ترجمہ:…… ''جس شخص نے میّت کے جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دیا، اللہ تعالیٰ اسے اس کے چالیس بڑے گناہوں کا کفارہ بنادیں گے۔''

امام سیوطیؒ نے الجامع الصغیر جلد:۲ صفحہ:۱۷۰ بروایت ابنِ عساکرؒ، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

فقہائے اُمت نے جنازہ کو کندھا دینے کا سنت طریقہ یہ لکھا ہے کہ پہلے دس قدم تک دائیں جانب کے اگلے پائے کو کندھا دے، پھر دس قدم تک اسی جانب کے پچھلے پائے کو، پھر دس قدم تک بائیں جانب کے اگلے پائے کو، پھر دس قدم تک بائیں جانب کے پچھلے پائے کو، پس اگر بغیر ایذا دہی کے اس طریقے پر عمل ہوسکے تو بہتر ہے۔

جنازہ کے لئے کھڑے ہوجانا بہتر ہے

س…… جب ہمارے قریب سے جنازہ گزر رہا ہو اور ہم بیٹھے ہوئے ہوں تو کیا احتراماً کھڑے ہوجانا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ بعض افراد دُکان میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو کھڑے ہوجاتے ہیں اور بعض نہیں؟

ج…… کھڑے ہوجانا بہتر ہے۔

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ میں شریک ہوسکتا ہے

س...... بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ بیوی کا جب انتقال ہوجائے تو خاوند نہ تو اپنی بیوی کا منہ دیکھ سکتا ہے، نہ ہی اس کو ہاتھ لگاسکتا ہے، حتیٰ کہ چارپائی کو کندھا بھی نہ دے، اور نمازِ جنازہ میں بھی شریک نہ ہو، قبر میں بھی خاوند بیوی کو نہیں اُتار سکتا، اب آپ ہی مطلع فرمائیں کہ یہ باتیں کہاں تک دُرست ہیں؟ کہتے ہیں بیوی کے انتقال کے بعد خاوند غیرمحرَم بن جاتا ہے۔

ج...... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کا منہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگاسکتا، جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے، نمازِ جنازہ میں بھی شریک ہوسکتا ہے، عورت کو لحد میں اُتارنے کے لئے اس کے محرَم رشتہ دار ہونے چاہئیں، اگر وہ نہ ہوں تو دُوسرے لوگ اُتاریں، ان میں شوہر بھی شریک ہوسکتا ہے، یہ صحیح ہے کہ بیوی کے مرتے ہی دُنیوی اَحکام کے اعتبار سے میاں بیوی کا رشتہ ختم ہوجاتا ہے، اور شوہر کی حیثیت ایک لحاظ سے اجنبی کی ہوجاتی ہے۔

موت کے بعد بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگاسکتا

س...... آپ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے: ''شوہر کو بیوی کا چہرہ دیکھنا جائز ہے، اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔'' آپ سے استدعا ہے کہ قرآن پاک سے کوئی حوالہ یا دلیل مرحمت فرمائیں۔ کیونکہ راقم کے علم میں تو یہ حقیقت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو بعد از انتقال خود غسل دیا تھا، اور اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال پر ان کی زوجہ محترمہ نے ان کو غسل دیا تھا، اسی طرح یہ بات تو ضرور پایۂ ثبوت اور دلیلِ شرعی کو پہنچتی ہے کہ بعد از انتقال شوہر کا بیوی کو یا بیوی کا شوہر کو دیکھنا، چھونا وغیرہ نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ غسل دینا افضل ہے۔ صحابہ کرامؓ تو جائز بلکہ بہترین اور افضل افعال اور اعمال انجام دیتے تھے، ہمارے عامۃ المسلمین میں جو یہ باتیں مشہور و مقبول ہیں کہ بعد از انتقال نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور دیکھنا منع ہے یا چھونا منع ہے وغیرہ، وغیرہ، یہ سب باتیں غلط اور بنائے کم علمی و لاعلمی ہیں، اگر میری باتیں غلط ہیں تو برائے مہربانی دلیلِ شرعی مرحمت فرمائیں۔

ج…… بیوی کے انتقال سے نکاح ختم ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے، اس لئے شوہر کا بیوی کے مرنے کے بعد اسے ہاتھ لگانا اور غسل دینا جائز نہیں، اور شوہر کے مرنے پر نکاح کے آثار عدّت تک باقی رہتے ہیں، اس لئے بیوی کا شوہر کے مرنے کے بعد اس کو ہاتھ لگانا اور غسل دینا صحیح ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ محترمہ کے غسل دینے پر تو کوئی اِشکال نہیں، البتہ حضرت علیؓ کا واقعہ محلِ اِشکال ہے، لیکن اوّل تو اس سلسلے میں تین روایتیں مروی ہیں، ایک یہ کہ حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا، دوم یہ کہ اسماء بن عمیسؓ اور حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا، سوم یہ کہ حضرت فاطمہؓ نے انتقال سے پہلے غسل فرمایا اور نئے کپڑے پہنے اور فرمایا کہ: ''میں رُخصت ہورہی ہوں، میں نے غسل بھی کرلیا ہے، اور کفن بھی پہن لیا ہے، مرنے کے بعد میرے کپڑے نہ ہٹائے جائیں۔'' یہ کہہ کر قبلہ رُو لیٹ گئیں اور رُوح پرواز کرگئی، ان کی وصیت کے مطابق انہیں غسل نہیں دیا گیا۔ پس جب روایات اس سلسلے میں متعارض ہیں تو اس واقعے پر کسی شرعی مسئلے کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر حضرت علیؓ کے غسل دینے کی روایت کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمہؓ و علیؓ کی خصوصیت تھی، اس سے عام حکم ثابت نہیں ہوتا، اس لئے مسئلہ صحیح وہی ہے جو اس ناکارہ نے لکھا تھا کہ بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، مگر ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا

س…… جنازے کو جب کندھا دیا جاتا ہے تو بہت سے لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں، اگر کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں جنازے کو کندھا دے تو کیا ہوگا؟ اگر اس شخص کا دِل پاک ہو اور کپڑے ناپاک ہوں تو کیا وہ اس حالت میں جنازے کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا مکروہ ہے، دِل کے ساتھ جسم اور کپڑوں کو بھی پاک کرنا چاہئے، جس شخص کو اپنے بدن اور کپڑوں کے پاک رکھنے کا اہتمام نہ ہو، وہ دِل کو پاک رکھنے کا کیا خاک اہتمام کرے گا؟

عورت کی میّت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے

س…… کیا عورت کی میّت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے؟ یا کہ صرف محرَم مرد ہی اس کو کندھا دے سکتے ہیں؟

ج…… قبر میں تو صرف محرَم مردوں کو ہی اُتارنا چاہئے (اگر محرَم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیرمحرَم بھی شامل ہوسکتے ہیں) لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا خلافِ ادب ہے

س…… قبرستان میں جنازے کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کا بیٹھنا کیسا ہے؟

ج…… ادب کے خلاف ہے، جنازے کو رکھنے کے بعد بیٹھنا چاہئے۔

میّت کو دفناتے وقت کی رُسومات

س…… جب قبر میں مردہ کو اُتارتے ہیں تو قبر کی دیواروں اور مردہ پر گلاب کا عرق اور دُوسری خوشبوئیں چھڑکتے ہیں، مردہ پر ''عہدنامہ'' وغیرہ رکھتے ہیں، گھر سے میّت کو لے جاتے وقت مردہ کے لئے توشہ (باقاعدہ کھانا وغیرہ) لے جاتے ہیں، اور قبر پر پھول اور خوشبو استعمال کرتے ہیں، کیا ان چیزوں سے مردہ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ شرعی حیثیت سے بیان کریں۔

ج…… یہ تمام رسمیں غلط ہیں، ان کی کوئی شرعی سند نہیں۔

قبر میں رُوئی فوم وغیرہ بچھانا دُرست نہیں

س…… کیا قبر میں کوئی چیز بچھانا مثلاً رُوئی، فوم، وغیرہ جائز ہے؟

ج…… قبر میں کوئی بھی چیز بچھانا دُرست نہیں۔

قبر میں قرآن یا کلمہ رکھنا جائز نہیں

س…… کیا میّت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا کوئی حصہ یا کوئی دُعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن، حدیث، فقہِ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیلاً وضاحت فرمائیں مہربانی ہوگی۔

ج…… قبر میں مردے کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے، کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے، قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے، یہی حکم دیگر مقدس کلمات کا ہے، سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔

میّت کا صرف منہ قبلہ رُخ کردینا کافی نہیں

س…… ہمارے ایک عزیز کی والدہ کا انتقال ہوگیا، مرحومہ کا چھوٹا بیٹا اہلِ حدیث ہے، وہ قبرستان گیا اور قبر کے اندر اُتر کر ماں کو کروٹ کے بل لٹا کر پیٹھ کی طرف پتھر لگا آیا، تدفین کے بعد بات نکلی تو لڑکے نے بتایا کہ خدا میری مغفرت کرے، اس سے قبل میں نے اپنے مرحوم بھائی کو چت لٹایا تھا اور منہ قبلے کی طرف کیا گیا تھا، لیکن اس بار صحیح طریقہ اختیار کیا ہے۔ واضح ہو کہ بقیہ تمام لوگ اہلِ سنت والجماعت ہیں، یہ سن کر ہم سب سے وہ لڑکا کہنے لگا ہمیں ہماری جماعت میں ایسا ہی بتایا گیا تھا۔ مولانا! آپ بتائیں کیا مردے کو کروٹ کے بل لٹانا جائز تھا؟ (منہ قبلے کی طرف تھا) اور اب اگر لٹایا جاچکا تو اس غلطی پر دوبارہ کیا کیا جائے؟

ج…… میّت کو قبر میں قبلہ رُخ لٹانا چاہئے، چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کردینا کافی نہیں، یہ مسئلہ صرف اہلِ حدیث کا نہیں، فقہِ حنفی کا بھی یہی مسئلہ ہے، لیکن میّت کے پیچھے پتھر رکھنے کے بجائے دیوار کے ساتھ مٹی کا سہارا دے دیا جائے تاکہ میّت کا رُخ قبلہ کی طرف ہوجائے۔

مردہ عورت کا منہ غیرمحرَم مردوں کو دِکھانا جائز نہیں

س…… یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مری ہوئی عورت کا منہ اگر اس کے گھر والے کسی غیرمرد کو دِکھادیں تو اس کا گناہ بھی مری ہوئی عورت کو ملے گا؟

ج…… غیرمردوں کو مردہ عورت کا منہ دِکھانا جائز نہیں، اور گناہ منہ دِکھانے والوں کو ہوگا، اور مردہ عورت بھی اس پر اپنی زندگی میں راضی تھی تو وہ بھی گناہگار ہوگی، ورنہ نہیں، عورتوں کو وصیت کردینی چاہئے کہ ان کے مرنے کے بعد نامحرموں کو ان کا منہ نہ دِکھایا جائے۔

قبر کے اندر میّت کا منہ دِکھانا اچھا نہیں

س…… آج کل اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب میّت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو پھر قبر کے

اندر ایک آدمی جا کر میّت کے چہرے سے کفن ہٹا دیتا ہے، قبر کے باہر چاروں طرف لوگ کھڑے ہو کر میّت کا آخری دیدار کرتے ہیں اور اس کے بعد میّت کا چہرہ ڈھانپ دیا جاتا ہے، کیا قبر میں اُتار دینے کے بعد یا قبرستان میں میّت کا چہرہ لوگوں کو دِکھانا جائز ہے؟

ج…… قبر میں رکھ دینے کے بعد پھر منہ کھول کر دِکھانا اچھا نہیں، بعض اوقات چہرے پر برزخ کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں، ایسی صورت میں لوگوں کو مرحوم کے بارے میں بدگمانی کا موقع ملے گا۔

میّت کو لحد میں اُتارنے کے بعد مٹی ڈالنے کا طریقہ

س…… مسئلہ یہ ہے کہ جب میّت کو دفن کیا جاتا ہے تو جیسا عام طور پر ہوتا ہے کہ میّت کو لحد میں لٹانے اور لحد کو ڈھانپنے کے بعد جنازے کے ساتھ آنے والے تمام لوگ تین تین مٹھی مٹی دیتے ہیں، اور اس کے بعد مٹی بھری جاتی ہے، ازراہِ کرم آپ ہمیں مٹی دینے کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

ج…… مٹی کی تین مٹھیاں ڈالنا مستحب ہے، پہلی مٹھی ڈالتے وقت "منھا خلقنٰکم" پڑھے، دُوسری کے وقت "وفیھا نعیدکم"، اور تیسری کے وقت "ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ" پڑھے، اگر یہ عمل نہ کیا جائے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

قبر پر اذان دینا بدعت ہے

س…… قبر پر میّت کو دفنا کر اذان دینا جائز ہے یا ناجائز؟ چونکہ ریڈیو پر جو سوال و جواب ہوتے ہیں اس میں ایک مولوی صاحب نے کہا ہے کہ جائز ہے۔

ج…… علامہ شامی نے باب الاذان اور کتاب الجنائز میں نقل کیا ہے کہ قبر پر اذان دینا بدعت ہے۔

قبر پر اذان کہنا بدعت ہے، اور کچھ دیر قبر پر رُکنا سنت ہے

س…… کیا میّت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دینا جائز ہے؟ اور بعد از اذان قبر پر رُکنا اور میّت کے لئے اِستغفار پڑھنا جائز ہے؟

فہرست

ج……قبر پر اذان کہنا بدعت ہے، سلف صالحین سے ثابت نہیں، البتہ دفن کے بعد کچھ دیر کے لئے قبر پر ٹھہرنا اور میّت کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا سنت سے ثابت ہے۔

کبھی کبھی زمین بہت گناہگار مردے کو قبول نہیں کرتی

س…… یہ بات تمام لانڈھی کے لوگوں میں عام ہوگئی ہے کہ گیڈر کالونی کے قبرستان میں ایک مردہ دفن کیا گیا، لیکن جب اس کو دفن کرنے کے بعد کچھ قدم لوگ آگے آجاتے تو وہ مردہ قبر سے نکل کر دوبارہ زمین پر پڑا ہوتا، کافی مرتبہ اس کا جنازہ پڑھا کر اس کو دفن کیا گیا، مگر ہر مرتبہ لوگ جو مردے کو دفن کر رہے تھے، ناکام ہوگئے، آخر مولوی صاحب نے کہا کہ اس کو زمین پر ہی ڈال کر مٹی ڈال دی جائے، اور اسی پر عمل کیا گیا۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بہت گناہگار تھا۔

ج……غالباً کسی علانیہ گناہ میں مبتلا ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اس قسم کے متعدّد واقعات پیش آئے کہ ایک مردہ کو کئی بار دفن کیا گیا، مگر زمین اس کو اُگل دیتی تھی، …نعوذ باللہ من ذالک… اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''زمین تو اس سے بھی زیادہ گناہگار لوگوں کو قبول کرلیتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ تمہیں عبرت دلانا چاہتے ہیں۔'' ان واقعات کی تفصیل ماہنامہ ''بینات'' بابت ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ میں باحوالہ درج کردی گئی ہے۔

میّت کو زمین کھود کر دفن کرنا فرض ہے

س…… ہمارے محلے میں ایک صاحب کا انتقال ہوا، ان کی میّت کو سوسائٹی کے قبرستان میں دفنایا گیا، بلکہ ''دفنانا'' یہاں کہنا صحیح نہ ہوگا، کیونکہ وہ قبر زمین کھود کر نہیں بنائی گئی تھی، بلکہ زمین کے اُوپر چار دیواری بنائی گئی تھی، جس میں ان کی میّت رکھ کر اُوپر سیمنٹ کی سلوں سے ڈھک کر چاروں طرف اُوپر مٹی لیپ دی گئی، ظاہر ہے جب بارش ہوگی تو مٹی بہ جائے گی، اور سات آٹھ سال کا بچہ ان سلوں کو آسانی سے ہٹا سکتا ہے۔ اس طرح کی کئی قبریں مسجد رحمانیہ والے کونے میں ہیں، آپ بتائیں کیا اس طرح میّت کو دفنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ

قرآن میں زمین کھود کر دفنانے کو آیا ہے۔

ج...... علامہ شامیؒ حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں: ''اس پر اجماع ہے کہ اگر میّت کو دفن کرنا ممکن ہو تو دفن کرنا فرض ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زمین پر میّت کو رکھ کر اُوپر قبر کی شکل بنادی جائے تو کافی نہیں اور فرض ادا نہیں ہوگا۔'' (ردالمحتار ج:۲ ص:۲۳۲)

اپنی زندگی میں قبر بنوانا مباح ہے

س...... جنگ میں آپ نے فتویٰ دیا ہے کہ زندگی میں آدمی اپنے لئے قبر بنا سکتا ہے، حالانکہ ''وما تدری نفس بأی ارض تموت'' کے خلاف ہے، اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں مکروہ لکھا ہے، اور تفسیر مدارک میں بھی نظر سے گزرا ہے، لہٰذا کچھ وضاحت کیجئے بمع حوالہ۔

ج...... فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں تو یہ لکھا ہے: ''پہلے سے قبر اور کفن تیار کرنے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے۔'' (ج:۵ ص:۴۰۶)

اور کفایت المفتی میں لکھا ہے: ''اپنی زندگی میں قبر تیار کرالینا مباح ہے۔'' (ج:۴ ص:۳۸)

علامہ شامیؒ نے تاتارخانیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اپنے لئے قبر تیار رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور اس پر اجر ملے گا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ربیع بن خشیمؒ، اور دیگر حضرات نے ایسا ہی کیا تھا۔ (شامی ج:۲ ص:۲۴۴ مطبوعہ مصر جدید)

فتاویٰ عالمگیری میں بھی تاتارخانیہ سے یہی نقل کیا ہے (ج:۱ ص:۱۶۶)، جہاں تک آیت شریفہ کا تعلق ہے، اس میں قطعی علم کی نفی نہیں کی گئی ہے، ہزاروں کام ہیں جن کے بارے میں ہمیں قطعی علم نہیں ہوتا کہ ان کا آخری انجام کیا ہوگا؟ اس کے باوجود ظاہر حالات کے مطابق ہم ان کاموں کو کرتے ہیں، یہی صورت یہاں بھی سمجھ لینی چاہئے۔

قبر پکی ہونی چاہئے یا کچی؟

س...... لوگ قبریں عموماً شوق میں سیمنٹ کی خوبصورت بناتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پکی قبر منع ہے، آپ بتائیں کہ کیا پکی اور خوبصورت قبر بنانا جائز نہیں؟

ج…… حدیث میں پکی قبریں بنانے کی ممانعت آئی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے، ان پر لکھنے سے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۱۴۸)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس مہم پر بھیجا کہ میں جس مورتی کو دیکھوں اسے توڑ ڈالوں، اور جس اُونچی قبر کو دیکھوں اس کو ہموار کردوں۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

قاسم بن محمد (جو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بھتیجے ہیں) فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ: اماں جان! مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں رفیقوں کی (رضی اللہ عنہما) قبورِ مبارکہ کی زیارت کرائیے، انہوں نے میری درخواست پر تین قبریں دِکھائیں جو اُونچی نہ تھی، نہ بالکل زمین کے برابر تھیں (کہ قبر کا نشان ہی نہ ہو) اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں پڑی تھیں۔ (ابوداوٴد، مشکوٰۃ ص:۱۴۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبور شریفہ بھی روضۂ اقدس میں پختہ نہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فقہائے اُمت نے بوقتِ ضرورت کچی قبر کی لپائی کی اجازت دی ہے، اور ضرورت ہو تو نام کی تختی لگانے کی بھی اجازت ہے، جس سے قبر کی نشانی رہے، مگر قبریں پختہ بنانے، ان پر قبے تعمیر کرنے اور قبروں پر قرآن مجید کی آیات یا میّت کی مدح میں اشعار لکھنے کی اجازت نہیں دی، دراصل قبریں زینت کی چیز نہیں، بلکہ عبرت کی چیز ہے۔ شرح صدور میں حافظ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ ایک نبی کا کسی قبرستان سے گزر ہوا تو انہیں کشف ہوا کہ قبرستان والوں کو عذاب ہو رہا ہے، ایک عرصے کے بعد پھر اسی قبرستان سے گزر ہوا تو معلوم ہوا کہ عذاب ہٹالیا گیا، اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے اس عذاب ہٹائے جانے کا سبب دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ پہلے ان کی قبریں تازہ تھیں، اب بوسیدہ ہوچکی ہیں، اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایسے لوگوں کو عذاب دُوں جن کی قبروں کا نشان تک مٹ چکا ہے۔

کچی قبر کی وضاحت

س...... آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ قبر کچی ہونی چاہئے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر قبریں چاروں طرف سے پکی ہوتی ہیں، البتہ اُوپر سطح پر وسط میں کچی ہوتی ہیں۔ مہربان فرما کر ''کچی قبر'' کی وضاحت فرمادی جائے، کیونکہ قبر ظاہری اور اندرونی ہیئت پر مشتمل ہوتی ہے۔ ۲: کیا اندر کی قبر، زمین یعنی فرش اور چہار اطراف کی دیواریں کچی ہوں، پھر اُوپر کی سطح سیمنٹ کے بلاک سے بند کردی جائے اور اُوپر کچھ مٹی ڈال دی جائے؟ یا کسی اور طرح؟

ج...... قبر اندر اور باہر سے کچی ہونی چاہئے، یہ صورت کہ قبر چاروں طرف سے پکی کردی جائے اور اُوپر کی سطح میں تھوڑا سا نشان کچا چھوڑ دیا جائے، یہ بھی صحیح نہیں۔

۲:...... قبر کی چھت بھی کچی ہونی چاہئے، لیکن اگر زمین نرم ہو کہ سیمنٹ کے بلاک کے بغیر چھت ٹھہر ہی نہیں سکتی (جیسا کہ کراچی میں یہ صورتِ حال ہے) تو بامرِ مجبوری یہ صورت جائز ہے۔

قبر کی دیواروں کو بہ مجبوری پختہ کیا جاسکتا ہے

س...... قبر کا احاطہ پکا کرنا کیسا ہے؟ نیز یہ بتائیں کہ قبر پر نام کی تختی لگاسکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... اگر قبر اس کے بغیر نہ ٹھہرتی ہو تو دیواروں کو پختہ کیا جاسکتا ہے، مگر قبر پکی بنانا گناہ ہے، تختی لگانا شناخت کے لئے جائز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ آیات اور دیگر مقدس کلمات نہ لکھے جائیں، تاکہ ان کی بے حرمتی نہ ہو۔

قبر کے چند اَحکام

س...... اسلام میں قبر کس طرح بنائی جاتی ہے، پختہ یا کچی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں، مہربان ہوگی۔

ج...... اسلام نے قبر کے بارے میں جو تعلیم دی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱:...... قبر کشادہ اور گہری کھودی جائے (کم از کم آدمی کے سینے تک ہو)۔

۲:...... قبر کو نہ زیادہ اُونچا کیا جائے، نہ بالکل زمین کے برابر رہے، بلکہ قریباً ایک

بالشت زمین سے اُونچی ہونی چاہئے۔

۳:......قبر کو پختہ نہ کیا جائے، نہ اس پر کوئی قبہ تعمیر کیا جائے، بلکہ قبر کچی ہونی چاہئے، خود روضۂ اقدس کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کی قبورِ مبارکہ بھی کچی ہیں، البتہ کچھ مٹی سے لپائی کردینا جائز ہے۔

۴:......قبر کی نہ تو ایسی تعظیم کی جائے کہ عبادت کا شبہ ہو، مثلاً: سجدہ کرنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس کے گرد طواف کرنا، اس کی طرف ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، وغیرہ وغیرہ۔ اور نہ اس کی بے حرمتی کی جائے، مثلاً: اس کو روندنا، اس کے ساتھ ٹیک لگانا، اس پر پیشاب پاخانہ کرنا، اس پر گندگی پھینکنا یا اس پر تھوکنا وغیرہ۔

قبر پر شناخت کے لئے پتھر لگانا

س......میرے دوست کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ قبر کے اُوپر نام وغیرہ لکھا ہوا پتھر لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج......شناخت کے لئے پتھر لگانا دُرست ہے، مگر اس پر آیات وغیرہ نہ لکھی جائیں، شناخت کے لئے نام لکھ دیا جائے۔

مٹی دینے جانے والے قبرستان میں کن چیزوں پر عمل کریں؟

س......میّت کے ساتھ لوگ مٹی دینے جاتے ہیں، مگر اکثریت سے لوگ پاؤں میں چپل اور جوتے پہنے ہوئے مٹی دیتے ہیں، اور فاتحہ ختم ہوئے بغیر ہی ایک طرف جاکر بیٹھ جاتے ہیں، کیا یہ حرکت ان لوگوں کی جائز ہے؟ اگر نہیں تو پوری تفصیل سے جواب صادر فرمائیں کہ مٹی دینے جانے والوں کو قبرستان میں کن کن چیزوں پر عمل کرنا چاہئے؟

ج......عالمگیری میں ہے کہ: قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا جائز ہے، تاہم ادب یہ ہے کہ جوتے اُتار دے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ میّت کے دفن ہونے کے بعد واپسی کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، جو حضرات دفن کے وقت موجود ہوں وہ تدفین کے بعد کچھ دیر وہاں ٹھہر کر میّت کے لئے دُعا و اِستغفار میں مشغول رہیں، اور میّت کے لئے منکر نکیر کے

فہرست

جواب میں ثابت قدمی کی دُعا کریں۔

قبر پر غلطی سے پاؤں پڑنے کی تلافی کس طرح ہو؟

س……ایک دفعہ غلطی سے پاؤں ایک قبر پر پڑ گیا تھا، تو اس کی تلافی کس طرح ممکن ہے؟ سنا ہے اس کی سزا بہت سخت ہوتی ہے۔

ج……اِستغفار کرنا چاہئے اور خدا سے توبہ کرنا چاہئے۔

قبروں کو روندنے کے بجائے دُور ہی سے فاتحہ پڑھ دے

س……قبرستانوں میں اکثر قبریں ملی ملی ہوتی ہیں، اور کسی مخصوص قبر تک پہنچنے کے لئے قبروں پر چلنا ناگزیر ہے، ایسے میں کیا کیا جائے؟

ج……قبروں کو روندنا جائز نہیں، پس بچ بچا کر اس قبر تک جاسکتا ہے تو چلا جائے، ورنہ دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لے، قبروں کو روندنے سے پرہیز کرے۔

قبروں پر چلنا اور ان سے تکیہ لگانا جائز نہیں

س……بعض لوگ آنے جانے میں قبرستان کو اپنا راستہ بناتے ہیں، اور اس کی وجہ سے ان کے پاؤں کبھی قبر پر بھی پڑ جاتے ہیں اور کبھی قبر کا پتہ بھی نہیں چلتا، میں نے لوگوں سے کہا کہ اچھی بات نہیں ہے جو آپ قبروں کے اُوپر سے گزرتے ہیں اور قبروں کی بے حرمتی کرتے ہیں، مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا، کیا اس طرح قبرستان میں مرد یا عورت کا آنا جانا جائز ہے؟

ج……حدیث میں قبروں کو روندنے، ان پر بیٹھنے اور ان سے تکیہ لگانے کی ممانعت آئی ہے، اس لئے یہ اُمور جائز نہیں۔

میّت کو بطورِ امانت دفن کرنا جائز نہیں

س……میری کافی عرصے سے یہ خواہش تھی کہ ایک اہم قومی مسئلے کے بارے میں آپ سے رُجوع کروں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ ہمارے عظیم فراموش کردہ رہبر و رہنما چوہدری رحمت علی مرحوم بانیٔ تحریکِ پاکستان جنھوں نے ہمیں تقسیمِ برِصغیر کا اُصول بتایا اور اس سلطنتِ خداداد کو ''پاکستان'' کا نام دیا، بطورِ امانت دیارِ افرنگ کیمبرج کے قبرستان میں دفن

ہیں۔ انہیں دفن بھی ان کے ایک معتقد عیسائی پروفیسر مسٹر ویلبورن نے اپنے عقیدے کے مطابق کیا تھا، آپ کی وفات کو ۳رفروری کو تیس برس ہوگئے ہیں۔ سنا ہے کہ جمال الدین افغانی کو بھی ان کے ہم وطنوں نے چالیس برس بعد ان کے آبائی وطن میں دفن کیا تھا۔ اب آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر موجودہ حکومت یا چوہدری رحمت علی میموریل ٹرسٹ، چوہدری صاحب کی میّت کو پاکستان لانے کے انتظامات کرے تو ان کی آخری رسومات دینِ اسلام کے مطابق کس طرح ادا کرنی ہوں گی؟ اور مزید یہ کہ میّت کتنے عرصے تک بطور امانت دفن رکھی جاسکتی ہے؟

ج…… میّت کو امانت کے طور پر دفن کرنے کے کوئی معنی نہیں، اور دفن کے بعد میّت کو نکالنا دُرست نہیں۔ عالمگیریہ میں فتاویٰ قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ: ”اگر غلطی سے میّت کا رُخ قبلہ سے دُوسری طرف کردیا گیا، یا اس کو بائیں پہلو پر لٹا دیا گیا، یا اس کا سر پائینتی کی طرف اور پاؤں سرہانے کی طرف کردیا تو مٹی ڈالنے کے بعد اس کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں، اور اگر ابھی تک مٹی نہیں ڈالی تھی صرف لحد پر اینٹیں لگائی تھیں تو اینٹیں ہٹا کر اس کو سنت کے مطابق بدل دیا جائے۔“ (ج:۱ ص:۱۶۷)

میّت کو دُوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے تابوت استعمال کرنا

س…… کیا مردے کو دُوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے؟ اگر لے جایا جاسکتا ہے تو تابوت کا رواج ٹھیک ہے؟ اور تابوت کی جسمانیت اور ساخت کیسی ہونی چاہئے؟ اکثر تابوت دیکھ کر مجھے یہ مشکل پیش آتی ہے، جب اس شہر کراچی کے بنے ہوئے تابوت دیکھتا ہوں جس کی اُونچائی مشکل سے ۲ فٹ ہوتی ہے۔

ج…… یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک مسئلہ ہے مردے کو دُوسری جگہ لے جانے کا، اس کا حکم یہ ہے کہ بعض حضرات نے تو اس کو مطلقاً جائز رکھا ہے، اور بعض فرماتے ہیں کہ مسافتِ سفر (۴۸ میل) سے کم لے جانا تو صحیح ہے، اس سے زائد مسافت پر منتقل کرنا مکروہ ہے۔

یہ مسئلہ تو دفن کرنے سے پہلے منتقل کرنے کا ہے، لیکن ایک جگہ دفن کرنے کے بعد پھر مردے کو دُوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔

رہا تابوت کا مسئلہ! تو درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو تابوت میں دفن کرنا جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ تابوت کی اُونچائی اتنی ہونی چاہئے کہ آدمی اس میں بیٹھ سکے، آج کل جو رواج ہے کہ میّت کو دُور دراز ملکوں سے لایا جاتا ہے، اور کئی کئی دن تک لاش خراب ہوتی ہے، یہ رسم بہت سی وجوہ سے قبیح ہے۔

میّت والوں کے سوگ کی مدّت اور کھانا کھلانے کی رسم

س...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ میّت کے گھر والوں کو سوگ کرنا چاہئے، اور گھر میں کھانا نہ پکایا جائے، اور برادری والوں میں کھانا تقسیم کیا جائے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج...... میّت کی بیوہ کے علاوہ باقی گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے، اور بیوہ کو عدّت ختم ہونے تک سوگ کرنا واجب ہے۔ میّت والے گھر میں کھانا پکانے کی ممانعت نہیں، مگر چونکہ وہ لوگ غم کی وجہ سے کھانے کا اہتمام نہیں کریں گے، اس لئے میّت کے گھر والوں کو قریبی عزیزوں یا ہمسایوں کی طرف سے دو وقت کھانا بھیجنا مستحب ہے، برادری والوں کو کھانا تقسیم کرنا محض ریا و نمود کی رسم ہے، اور ناجائز ہے۔

میّت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے

س...... جس گھر میں میّت ہوئی، اس کو کتنے دن تک دُوسرے ہمسایہ کھانا کھلائیں؟ یہ واجب ہے یا مستحب ہے؟

ج...... میّت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے۔

میّت کے گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں

س...... یہ مشہور ہے کہ جس گھر میں کوئی مرجائے وہاں تین روز تک چولہا نہیں جلنا چاہئے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ دار وغیرہ تین دن یا کم و بیش دن تک کھانا گھر پہنچا دیتے ہیں، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس پر اگر کسی صحابیؓ کا واقعہ مل جائے تو بہت اچھا ہے۔

ج...... جس گھر میں میّت ہوجائے وہاں چولہا جلانے کی کوئی ممانعت نہیں، چونکہ میّت کے گھر والے صدمے کی وجہ سے کھانا پکانے کا اہتمام نہیں کریں گے، اس لئے عزیز و اقارب

فہرست

اور ہمسایوں کو حکم ہے کہ ان کے گھر کھانا پہنچائیں اور ان کو کھلانے کی کوشش کریں۔ اپنے چچازاد حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کو یہ حکم فرمایا تھا، اور یہ حکم بطور استحباب کے ہے، اگر میّت کے گھر والے کھانا پکانے کا انتظام کرلیں تو کوئی گناہ نہیں، نہ کوئی عار یا عیب کی بات ہے۔

تعزیت میّت کے گھر جاکر کریں اور فاتحہ ایصالِ ثواب اپنے گھر پر

س…… ہمارے گاؤں میں بعض لوگ کسی کے گھر میّت ہوجانے کی صورت میں وہاں فاتحہ پڑھنے کی غرض سے نہیں جاتے کہ وہاں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے، ہم نے امام صاحب سے معلوم کیا تو فرمایا کہ جس گھر میں میّت ہوجائے وہاں صرف تین دن افسوس کے لئے جانا چاہئے، لیکن ہمارے ہاں اکثر پورا ہفتہ فاتحہ کی غرض سے بیٹھے رہتے ہیں، آپ بتلائیں کہ یہ بدعت ہے یا کارِ ثواب؟ تاکہ دونوں فریق راہِ راست پر آجائیں۔

ج……تعزیت سنت ہے، جس کا مطلب ہے اہلِ میّت کو تسلی دینا، فاتحہ پڑھنے کے لئے میّت کے گھر جانے کی ضرورت نہیں، تعزیت کے لئے جانا چاہئے، فاتحہ اور ایصالِ ثواب اپنے گھر پر بھی کرسکتے ہیں، جو شخص ایک دفعہ تعزیت کرلے، اس کا دوبارہ تعزیت کے لئے جانا سنت نہیں، تین دن تک افسوس کا حکم ہے، دُور کے لوگ اس کے بعد بھی اظہارِ افسوس کرسکتے ہیں، فاتحہ کی غرض سے بیٹھنا خلافِ سنت ہے۔

بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اُڑھانا

س…… ہماری طرف رواج ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کی بیوہ کو اس کے متعلقین نیا دوپٹہ تیجے میں اُڑھاتے ہیں، اس طرح بیوہ کے پاس نئے سفید دوپٹے کئی کئی آجاتے ہیں، اگر نئے سفید دوپٹے کے عوض کچھ روپے نقد مدد کے لئے دے دیں تو اس میں کچھ حرج تو نہیں؟ اور پھر شوہر کے انتقال پر چونکہ سوگ چار ماہ دس دن مناتے ہوئے زینت کرنا عورت کو منع ہے، اس نئے دوپٹے اُڑھانے میں کیا راز پوشیدہ ہے؟ اس میں مسئلہ مذکورہ کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی؟ وضاحت فرمائیں۔

فہرست

ج:...... بیوہ کو تیجے میں نیا دوپٹہ اُڑھانے کی رسم جو آپ نے لکھی ہے، یہ بھی غلط اور خلافِ شریعت ہے، بیوہ کی عدّت چار مہینے دس دن ہے، اور اس دوران بیوہ کو نیا کپڑا پہننے کی اجازت نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس رسم کے جاری کرنے والوں کا منشا کیا ہوگا؟ ممکن ہے دُوسری قوموں سے یہ رسم مسلمانوں میں درآئی ہو، یا مقصود بیوہ کی خدمت کرنا ہو، بہرحال یہ رسم خلافِ شرع ہے، اس کو ترک کردینا چاہئے، بیوہ کی خدمت اور اشک شوئی کے لئے اگر نقد روپیہ پیسہ دے دیا جائے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں، لیکن رسم اس کو بھی نہیں بنانا چاہئے۔

بزرگوں کو خانقاہ یا مدرسے میں دفن کرنا فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے

س...... بزرگوں کو عام طور پر عام قبرستان کے بجائے خانقاہ یا مدرسے میں دفن کرنا، جبکہ تاریخ صاف بتاتی ہو کہ اسلاف میں صدی یا نصف صدی گزرنے کے بعد بزرگوں کے مقابر شرک و بدعت کے اڈّے بن گئے، کیسا ہے؟

ج...... اکابر و مشائخ کو مساجد یا مدارس کے احاطے میں دفن کرنے کو فقہائے کرامؒ نے مکروہ لکھا ہے۔

متفرق مسائل
(میّت سے متعلق)

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میّتوں کو نہلانا فرض نہیں

س...... عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میّت نہلانا فرض ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرمادیجئے کہ یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

ج...... میّت کو غسل دینا فرضِ کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ اس کام کو کرلیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہوجائے گا، ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں۔

غیرمسلم کی موت کی خبر سن کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا

س…… جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سنتے ہیں تو سننے کے بعد ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھتے ہیں، لیکن اگر کسی دُوسرے مذہب یا کسی غیرمسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… اس وقت بھی اپنی موت کو یاد کرکے یہ آیت پڑھ لی جائے۔

مرحوم کا قرض ادا ہو، ورنہ وہ عذاب کا مستحق ہے

س…… اگر مرحوم کے ذمہ ایسے قرض ہوں جن کا اس کے وارثوں کو علم نہ ہو، یا قرض دینے والا نہ بتائے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

ج…… جو شخص قرض لے کر مرے اس کا معاملہ بڑا شدید ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بچائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرض ہو، بعد میں جب فتوحات ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میّت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ مؤمن کی جان اس کے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے، جب تک اس کا قرضہ ادا نہ کردیا جائے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ: کیا یہاں فلاں قبیلے کے لوگ ہیں؟ دیکھو تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر رُکا ہوا ہے، اس قرض کی وجہ سے جو اس کے ذمہ ہے، اب تمہارا جی چاہے تو اس کا فدیہ (یعنی قرض) ادا کرکے اسے چھڑالو، اور جی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سپرد کردو۔ (طبرانی، بیہقی)

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ: ہمارے والد کا انتقال ہوا، تین سو درہم ان کا ترکہ تھا، پیچھے ان کے اہل و عیال بھی تھے، اور ان کے ذمہ قرض بھی تھا، میں نے ان کے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا باپ قرضے میں پکڑا ہوا ہے، اس کا قرضہ ادا کر!'' (مسندِ احمد)

مسلمان آدمی کے ذمہ اوّل تو قرضہ ہونا ہی نہیں چاہئے، اور اگر بامرِ مجبوری

قرض لیا تو اس کو حتی الوسع جلد سے جلد ادا ہونا چاہئے، خدانخواستہ اسی حالت میں موت آگئی تو یہ خودغرض وارث خدا جانے ادا کریں گے بھی یا نہیں؟ اور اگر زندگی میں قرضہ ادا کرسکنے کا امکان نہ ہو تو وصیت کرنا فرض ہے کہ اس کے ذمہ فلاں فلاں کا اتنا قرضہ ہے وہ ادا کردیا جائے، اگر وصیت کے بغیر مرگیا اور گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں تو گناہگار بھی ہوگا اور پکڑا بھی جائے گا، اب نہ اس کا قرضہ ادا ہو، نہ اس کی رہائی ہو، نعوذ باللہ!

ہاں! اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت سے کوئی صورت پیدا فرمادیں تو ان کا کرم ہے۔

اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے جو صورت لکھی ہے، ایک مسلمان کو اس کی نوبت ہی نہیں آنے دینی چاہئے، اور اگر بالفرض ایسی صورت پیش ہی آجائے تو اعلانِ عام کردیا جائے کہ اس میّت کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو ہم سے وصول کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرض ہو یا آپؐ نے کسی سے کوئی وعدہ کر رکھا ہو، وہ ہمارے پاس آئے، مگر وارث بغیر ثبوتِ شرعی کے قرضہ ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ یہ مسئلہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ میّت کا قرض اس کے کل مال سے ادا کیا جائے گا، خواہ اس کے وارثوں کے لئے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔

مرحوم ترکہ نہ چھوڑے تو وارث اس کے قرض کے ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں

س...... جب کوئی آدمی مرجاتا ہے اور جو کچھ وہ باقی چھوڑ جاتا ہے، وہ اس کے رشتہ دار، عزیز بھائی وغیرہ ایک حد کے مطابق تقسیم کرلیتے ہیں، یہ تو ہوئی سیدھی بات، اس کے علاوہ ایک اور آدمی مرجاتا ہے جس کے اُوپر لوگوں کا بے حساب قرض ہے، جبکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں، باقی لوگ ہیں، مثلاً: بیوی، بچیاں، بھائی سگے اور سوتیلے وغیرہ، تو کیا یہ قرض جو وہ چھوڑ کر دُنیا سے چلا گیا یا چلا جائے تو ان رشتہ داروں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ متعلقہ شخص کی وارثت میں کچھ بھی نہیں ہے، ماسوائے چار گز جھونپڑی کے، رشتہ دار، بھائی وغیرہ بھی غریب، قرض ادا نہ کرنے کے قابل، قرض کس طرح ادا ہو؟

ج...... جب مرحوم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو وارثوں کے ذمہ اس کا قرض ادا کرنا لازم نہیں۔

مردے کے مال اور قرض کا کیا کیا جائے؟

س...... میرے بھائی کی شادی ۱۹؍ستمبر ۱۹۸۰ء کو ہوئی اور دو مہینے بعد یعنی ۲۸؍نومبر کو اس کا انتقال ہوگیا، میرے بھائی نے مرنے سے پہلے ۱۴ تولہ کے جو زیورات بنوائے تھے اس کی کچھ رقم اُدھار دینی تھی، میرے بھائی نے دو مہینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن وہ رقم ادا کرنے سے پہلے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ رقم لڑکے کے والدین ادا کریں گے یا لڑکے کے بنائے ہوئے زیورات میں سے وہ رقم ادا کردی جائے؟

ج...... اگر آپ کے مرحوم بھائی کے ذمہ قرض ہے تو جو زیورات انہوں نے بنوائے تھے ان کو فروخت کرکے قرض ادا کرنا ضروری ہے، والدین کے ذمہ نہیں، وہ زیورات جس کے پاس ہوں وہ قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں گناہگار ہوگا، مردے کے مال پر ناجائز قبضہ جمانا بڑی سنگین بات ہے۔

مرحوم کا اگر کسی نے قرض اُتارنا ہو تو شرعی وارثوں کو ادا کرے

س...... مولانا صاحب! میں نے ایک دوست سے دس روپے اُدھار لئے تھے اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ دو دن بعد اسے یہ پیسے واپس کردوں گا، لیکن افسوس کہ پیسے دینے سے قبل ہی میرا دوست اس جہانِ فانی سے رُخصت ہوگیا۔ بتایئے کہ اب میں کیا کروں؟ اس کے وہ دس روپے اب میں کس طرح اُتاروں؟

ج...... میّت کا جو قرض لوگوں کے ذمہ ہوتا ہے، وہ اس کی وراثت میں شامل ہے، اور جن لوگوں کے ذمہ قرض ہو ان کا فرض ہے کہ میّت کے شرعی وارثوں کو قرض ادا کریں، اور اگر کسی کا کوئی وارث موجود نہ ہو یا معلوم نہ ہو تو میّت کی طرف سے اتنی رقم صدقہ کردے۔

مرحوم کا قرض اگر کوئی معاف کردے تو جائز ہے

س...... مرحوم کو ایک دو افراد کے کچھ پیسے دینے ہیں، بہترین دوست ہونے کے ناتے وہ پیسے نہیں لے رہے، اب کیا کیا جائے؟

ج...... اگر وہ معاف کردیں تو ٹھیک ہے۔

مرحوم کی نماز، روزوں کی قضا کس طرح کی جائے؟

س...... میری والدہ محترمہ معراج کی شب اپنے مالکِ حقیقی سے جاملی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین! اب میں ان کی قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، بلکہ آج کل ادا کر رہی ہوں، لیکن مختلف لوگوں نے مختلف باتیں بتاکر مجھے اُلجھن میں ڈال دیا ہے، مثلاً: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، لہٰذا مرنے والے کی قضا نمازیں نہیں ہوسکتیں، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مرنے والے کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے قرآن شریف پڑھ کر بخشا جاسکتا ہے، مرنے والے کے قرض کا بوجھ ختم کرنے کے لئے قرض چکایا جاسکتا ہے تو پھر اس کی قضا نمازیں آخر کیوں نہیں ادا کی جاسکتیں، آپ میرے ان دو سوالوں کا جواب جلد سے جلد دیں۔

ا:...... کیا میں اپنی والدہ محترمہ کی قضا نمازیں ادا کرسکتی ہوں؟

۲:...... قضا نماز کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج...... فرض نماز اور روزہ ایک شخص دُوسرے کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا، البتہ نماز روزے کا فدیہ مرحوم کی طرف سے اس کے وارث ادا کرسکتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنی والدہ کی طرف سے نمازیں قضا کرنا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو ان کی نمازوں کا حساب کرکے ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ادا کریں، وتر کی نماز سمیت ہر دن کی نمازوں کے چھ فدیے ہوں گے، ویسے آپ نوافل پڑھ کر اپنی والدہ کو ایصالِ ثواب کرسکتی ہیں۔

نانی کے مرنے کے بعد چالیسویں سے قبل نواسی کی شادی کرنا کیسا ہے؟

س...... میری ایک عزیزہ نے جس کی بیٹی کی شادی کی تاریخ ایک سال پہلے مقرّر ہوچکی تھی کہ شادی کی تاریخ سے دس یوم پہلے اس کی بوڑھی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا، سوئم اور دسویں کے بعد اس نے اپنی بیٹی کا تاریخِ مقررّہ پر نکاح اور رُخصتی کردی، جس کی بنا پر اس کے عزیز رشتہ دار اس کو مطعون کر رہے ہیں کہ تم نے شادی انجام دے کر شرع کے خلاف کیا ہے، اس کا گناہ ہوگا۔

ج……شرعاً سوگ تین دن کا ہوتا ہے، اس کے بعد سوگ کرنا شرعاً ممنوع ہے، (البتہ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے گی)، آپ کی عزیزہ نے مقرّرہ تاریخ پر بچی کا عقد کردیا، بالکل ٹھیک کیا، جو لوگ اس کو گناہ کہتے ہیں یہ ان کی نادانی اور جہالت ہے۔

شہید کون ہے؟

س……گزشتہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ کے دوران جو لوگ پولیس کے ہاتھوں گولیوں کا نشانہ بن کر اس دارِ فانی سے کوچ کرگئے انہیں شہید کہا جاتا ہے، دُوسری طرف اگر پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان مقابلہ ہو اور اس میں کوئی مارا جائے اور دُوسرے جو قتل ہوتے ہیں ان میں قاتل بھی مسلمان ہوتا ہے اور مقتول بھی، مہربانی فرماکر یہ بتایئے کہ مسلمان شہید کب کہلاتا ہے؟ صرف غیرمسلم کے ہاتھوں قتل ہونے سے یا کسی مسلمان کے ہاتھوں بھی؟ اُمید ہے تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

ج……دُنیوی اَحکام کے لحاظ سے شہید وہ ہے:

الف:……جس کو کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں نے قتل کردیا ہو۔

ب:……یا وہ مسلمانوں اور کافروں کی لڑائی کے دوران مقتول پایا جائے۔

ج:……یا کسی مسلمان نے اسے ظلماً جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔

اس اُصول کو جزئیات پر خود منطبق کرلیجئے۔

کیا سزائے موت کا مجرم شہید ہے؟

س……کیا کوئی شخص جس کے بارے میں عدالت پھانسی یا سزائے موت کا فیصلہ صادر کرے، پھانسی پانے کے بعد شہید کہلائے گا؟

ج……ایسا مجرم شہید نہیں کہلاتا۔

فہرست

پانی میں ڈُوبنے والا اور علمِ دین حاصل کرنے کے دوران مرنے والا معنوی شہید ہوگا

س...... کیا پانی میں ڈُوب کر انتقال کر جانے والا شہید ہے؟

ج...... جی ہاں! لیکن اس پر شہید کے دُنیوی اَحکام جاری نہ ہوں گے، معنوی شہید ہے۔

س...... کیا حصولِ علم، جس میں کالج میں دی جانے والی این سی سی کی فوجی ٹریننگ بھی شامل ہے، کے لئے جانے والا اگر حصولِ علم کے دوران انتقال کر جائے تو کیا وہ شہید ہے؟

ج...... دینی علم یا دین کے لئے علم کے حصول کے دوران انتقال کرنے والا معنوی شہید ہے۔

کیا محرّم میں مرنے والا شہید کہلائے گا؟

س...... اکثر سنا ہے کہ محرّم الحرام کے مہینے میں مرنے والوں کا درجہ شہید کے درجے کے برابر ہوتا ہے، خاص طور پر محرّم کی ۹ اور ۱۰ تاریخ کو مرنے والوں کا، کیا یہ بات دُرست ہے؟

ج...... محرّم میں مرنے والا شہید جب ہوگا جبکہ اس کی موت شہادت کی ہو، محض اس مہینے میں مرنا شہادت نہیں۔

ڈیوٹی کی ادائیگی میں مسلمان مقتول شہید ہوگا

س...... کیا پولیس کا کوئی فرد اگر جرائم پیشہ افراد کا مقابلہ کرتے ہوئے یا حکومت کے باغی لوگ جو سرکاری یا نجی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہوں یا حکومت کے افسرانِ بالا مثلاً: سربراہِ مملکت یا وزراء وغیرہ کی حفاظت کرتے ہوئے اور اپنی ڈیوٹی کو فرض سمجھتے ہوئے حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جائے تو کیا وہ شہید ہوگا؟ اگر شہید تصوّر کیا جاتا ہے تو کیسے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

ج...... اُصول یہ ہے کہ جو مسلمان ظلماً قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، اس اُصول کے مطابق پولیس کا سپاہی اپنی ڈیوٹی ادا کرتا ہوا مارا جائے (بشرطیکہ مسلمان ہو) تو یقیناً شہید ہوگا۔

غسل کے بعد میّت کی ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں شمار ہوگا

س...... غسل کے بعد قبرستان تک جاتے وقت ناک سے اتنا خون بہے کہ ڈولی سے بہتا ہوا

زمین تک آجائے تو کیا یہ اس کے شہید ہونے کی نشانی ہے؟ نیز شہید کہلانے کی کیا نشانی اسلام میں ہے؟

ج…… شہید تو وہ کہلاتا ہے جس کو کافروں نے قتل کیا ہو یا کسی مسلمان نے ظلماً قتل کیا ہو، ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں بنتا۔

اگر عورت اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہوگی

س…… اگر کوئی عورت اپنی عزّت بچانے کے لئے اپنی جان قربان کردے تو کیا یہ خودکشی ہوگی؟ اور اسے اس بات کی آخرت میں سزا ملے گی یا نہیں؟

ج…… اگر اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو وہ شہید ہوگی۔

انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں

س…… آج کل جو ڈاکٹر بنتے ہیں، مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں، جن میں پوسٹ مارٹم بھی شامل ہے، جس میں انسانی اعضاء کی بے حرمتی ہوتی ہے، یہ کہاں تک دُرست ہے؟ قرونِ اُولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش پر تجربات نہیں کئے جاسکتے، اور غیرمسلم کی لاش پر کرسکتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج…… کسی انسانی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں، نہ مسلمان کی، نہ غیرمسلم کی۔

فہرست

نمازِ جنازہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ اور تدفین کس طرح ہوئی اور خلافت کیسے طے ہوئی؟

س…… نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟ اور آپ کی تدفین اور غسل میں کن کن حضرات نے حصہ لیا؟ اور آپ کے بعد خلافت کے

منصب پر کس کو فائز کیا گیا اور کیا اس میں بالاتفاق فیصلہ کیا گیا؟

ج……۳۰ رصفر (آخری بدھ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوصال کی ابتدا ہوئی، ۸ر ربیع الاوّل کو بروز پنجشنبہ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں بہت سے اُمور کے بارے میں تاکید و نصیحت فرمائی۔ ۹ر ربیع الاوّل شبِ جمعہ کو مرض نے شدّت اختیار کی، اور تین بار غشی کی نوبت آئی، اس لئے مسجد تشریف نہیں لے جاسکے، اور تین بار فرمایا کہ: ''ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!'' چنانچہ یہ نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور باقی تین روز بھی وہی امام رہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں پڑھائیں، جن کا سلسلہ شبِ جمعہ کی نمازِ عشاء سے شروع ہو کر ۱۲ر ربیع الاوّل دوشنبہ کی نمازِ فجر پر ختم ہوتا ہے۔

علالت کے ایام میں ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں (جو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنی) اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصیت فرمائی:

> ''انتقال کے بعد مجھے غسل دو اور کفن پہناؤ اور میری چارپائی میری قبر کے کنارے (جو اسی مکان میں ہوگی) رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے نکل جاؤ، میرا جنازہ سب سے پہلے جبریلؑ پڑھیں گے، پھر میکائیلؑ، پھر اسرافیلؑ، پھر عزرائیلؑ، ہر ایک کے ہمراہ فرشتوں کے عظیم لشکر ہوں گے، پھر میرے اہلِ بیت کے مرد، پھر عورتیں بغیر امام کے (تنہا تنہا) پڑھیں، پھر تم لوگ گروہ در گروہ آکر (تنہا تنہا) نماز پڑھو۔''

چنانچہ اسی کے مطابق عمل ہوا، اوّل ملائکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھی، پھر اہلِ بیت کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر مہاجرین نے، پھر انصار نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے، سب نے اکیلے اکیلے نماز پڑھی، کوئی شخص امام نہیں تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے دیا، حضرت عباس اور ان کے صاحبزادے فضل اور قثم رضی اللہ عنہم ان کی مدد کر رہے تھے، نیز آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے دو موالی حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت شقران رضی اللہ عنہما بھی غسل میں شریک تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی (موضع سحول کے بنے ہوئے) سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے روز (۱۲/ربیع الاوّل) کو سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت ہوئی، اوّل اوّل مسئلۂ خلافت پر مختلف آراء پیش ہوئیں، لیکن معمولی بحث و تمحیص کے بعد بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر اتفاق ہوگیا اور تمام اہلِ حل و عقد نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

س…… نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ ہوئی تھی یا نہیں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟ براہِ کرم جواب عنایت فرمائیں کیونکہ آج کل یہ مسئلہ ہمارے درمیان کافی بحث کا باعث بنا ہوا ہے۔

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ عام دستور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی، اور نہ اس میں کوئی امام بنا، ابنِ اسحاق وغیرہ اہلِ سِیَر نے نقل کیا ہے کہ تجہیز و تکفین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ مبارک حجرۂ شریف میں رکھا گیا، پہلے مردوں نے گروہ در گروہ نماز پڑھی، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے، حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نشر الطیب میں لکھتے ہیں:

> ''اور ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب آپ کا جنازہ تیار کرکے رکھا گیا تو اوّل مردوں نے گروہ در گروہ ہوکر نماز پڑھی، پھر عورتیں آئیں، پھر بچے آئے، اور اس نماز میں کوئی امام نہیں ہوا۔'' (نشر الطیب ص:۲۴۴ مطبوعہ تاج کمپنی)

علامہ سہیلیؒ ''الروض الانف'' (ج:۲ ص:۳۷۷ مطبوعہ ملتان) میں لکھتے ہیں:

> ''یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، اور ایسا

فہرست

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہی سے ہوسکتا تھا، ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔“

علامہ سہیلیؒ نے یہ روایت طبرانی اور بزار کے حوالے سے، حافظ نورالدین ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (ج:۹ ص:۲۵) میں بزار اور طبرانی کے حوالے سے اور حضرت تھانویؒ نے نشر الطیب میں واحدی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

”ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر نماز کون پڑھے گا؟ فرمایا: جب غسل کفن سے فارغ ہوں، میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا، اوّل ملائکہ نماز پڑھیں گے، پھر تم گروہ در گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا، اوّل اہلِ بیت کے مرد نماز پڑھیں، پھر ان کی عورتیں، پھر تم لوگ۔“

سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں طبقات ابنِ سعد کے حوالے سے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔

بے نمازی کے لئے سخت سزا ہے، اس کی نمازِ جنازہ ہو یا نہ ہو؟

س…… ایک مولانا نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا، یہاں کہ ایک لاکھ اُنتیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کبھی بے نمازی کا جنازہ تو کیا ان کے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیا، اور حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ آپ سے عرض یہ ہے کہ آپ بھی انہی کے پیروکار ہیں، آپ تمام مولانا بے نمازی کا جنازہ پڑھانے سے ایک ساتھ بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ ایسا ہی کریں تو شاید ہی کوئی بے نمازی رہے؟

ج…… آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی ”بے نمازی“ ہوتا ہی نہیں تھا، اس زمانے میں تو بے ایمان منافق بھی لوگوں کو دِکھانے کے لئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت پیرانِ پیرؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے، اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب

فہرست

میں تارکِ صلوٰۃ کے بارے میں دو روایتیں ہیں، ایک یہ کہ جو شخص تین نماز بغیر عذرِ شرعی کے محض سستی کی وجہ سے چھوڑ دے وہ کافر و مرتد ہے، اور اپنے ارتداد کی وجہ سے واجب القتل ہے، قتل کے بعد نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، ممکن ہے حضرت پیرانِ پیرؒ اسی قول پر عمل فرماتے ہوں۔ دُوسری روایت یہ ہے کہ وہ ہے تو مسلمان، لیکن بطور سزا اس کو قتل کیا جائے گا اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا، اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ امام ابنِ قدامہؒ نے ''المغنی'' میں اس مسئلے کو بہت تفصیل سے لکھا ہے، اہلِ علم اس کی طرف رُجوع فرمائیں۔

(المغنی مع الشرح الکبیر ج:۲ ص:۲۹۸-۳۰۱)

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب وہی ہے جو اُوپر امام احمدؒ کی دُوسری روایت میں ذکر کیا گیا کہ تارکِ صلوٰۃ کافر تو نہیں، مگر اس کی سزا قتل ہے، اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا، اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (شرح مہذب ج:۳ ص:۱۳)

امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کو قید کردیا جائے اور اس کی پٹائی کی جائے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مرجائے، مرنے کے بعد جنازہ اس کا بھی پڑھا جائے گا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بے نمازی کی سزا بہت ہی سخت ہے، لیکن اس کا جنازہ جائز ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ترکِ صلوٰۃ کے گناہ سے بچائے۔

بے نمازی کی نمازِ جنازہ

س...... ایک گاؤں میں ایک انسان مرگیا، وہ بہت بے نمازی تھا، اس گاؤں کے امام نے کہا کہ: میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا، اس جھگڑے کی وجہ سے گاؤں والے دُوسرا مولوی لائے اس نے یہ فتویٰ دیا کہ بے نمازی کا جنازہ ہوسکتا ہے، لہٰذا اس دُوسرے مولوی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی، براہ کرم ہمیں قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ بے نمازی کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

ج...... بے نمازی اگر خدا و رسول کے کسی حکم کا منکر نہیں تھا تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے، گاؤں کے مولوی صاحب نے اگر لوگوں کو عبرت دِلانے کے لئے جنازہ نہیں پڑھا تو انہوں نے بھی

غلط نہیں کیا، اگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا جنازہ دُرست ہی نہیں، تو یہ غلط بات ہوتی۔

بے نمازی کی لاش کو گھسیٹنا جائز نہیں، نیز اس کی بھی نمازِ جنازہ جائز ہے

س…… ہمارے محلے میں ایک صاحب رہتے تھے، ان کا انتقال ہوگیا، انہیں کسی نے کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا، اس لئے لوگوں نے ان کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا اور پھر دفنادیا، مجھے بڑی حیرت ہوئی، ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک بھی نماز نہ پڑھے تو اس کے لئے حکم ہے کہ اس کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا جائے؟

ج…… نماز نہ پڑھنا کبیرہ گناہ ہے، اور قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں بے نمازی کے لئے بہت سخت الفاظ آئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز سے منکر نہ ہو تو اس کی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں، اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا، البتہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہی نہیں تھا تو وہ مرتد ہے، اس کا جنازہ جائز نہیں۔

غیر شادی شدہ کی نمازِ جنازہ جائز ہے

س…… کئی لوگوں سے سنا ہے کہ مرد اگر ۲۲ سال کی عمر سے زیادہ ہوجائے اور شادی نہ کرے اور غیر شادی شدہ ہی فوت ہوجائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھانی چاہئے، کیا یہ قرآن و حدیث سے صحیح ہے؟ اور اگر کوئی تعلیم حاصل کر رہا ہو اور شادی نہ کرنا چاہے تو اس کے متعلق تحریر فرمائیں۔

ج…… آپ نے غلط سنا ہے، غیر شادی شدہ کا جنازہ بھی اسی طرح ضروری اور فرض ہے جس طرح شادی شدہ کا، لیکن نکاح عفت کا محافظ ہے۔

نمازِ جنازہ کے جواز کے لئے ایمان شرط ہے نہ کہ شادی

س…… اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مرجائے تو اس پر جنازہ جائز نہیں، اس طرح اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کا رشتہ نہ آئے اور شادی نہ ہوسکے تو کیا اس کا جنازہ جائز ہے؟ آج کل لڑکیوں کی بہتات ہے، اور بہت سی لڑکیوں کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے، لیکن ان کا رشتہ

فہرست

نہیں آتا، اور ان کا اسی حالت میں انتقال ہوجاتا ہے۔

ج…… یہ غلط ہے کہ اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مرجائے تو اس کا جنازہ جائز نہیں، کیونکہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے میّت کا مسلمان ہونا شرط ہے، شادی شدہ ہونا شرط نہیں۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ معاشرے کے ممتاز لوگ نہ ادا کریں

س…… ایک شخص نے خودکشی کرلی، نمازِ جنازہ کے وقت حاضرین میں اختلافِ رائے ہوگیا، اس پر قریب کے دو مولوی صاحبان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، تھوڑی دیر بعد پھر ایک دارالعلوم سے ٹیلی فون پر معلوم ہوا کہ ایک خاص گروہ کے لوگ یعنی مفتی، عالم، دین دار وغیرہ نہ جنازہ پڑھا سکتے ہیں اور نہ ہی جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اب جو فریق نمازِ جنازہ میں شامل تھا وہ غیرشامل فریق سے کہتا ہے کہ تم لوگ ثواب سے محروم رہے ہو، اور دُوسرا فریق پہلے فریق سے کہتا ہے کہ تم نے گناہ کیا ہے۔ ازراہِ کرم آپ دونوں فریقین کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں۔

ج…… خودکشی چونکہ بہت بڑا جرم ہے، اس لئے فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ مقتدا اور ممتاز افراد اس کا جنازہ نہ پڑھیں، تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو، عوام پڑھ لیں، تاہم پڑھنے والوں پر کوئی گناہ ہوا اور نہ ترک کرنے والوں پر، اس لئے دونوں فریقوں کا ایک دُوسرے پر طعن والزام قطعاً غلط ہے۔

مقروض کی نماز میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور ادائیگی قرض

س…… میں نے ''رحمۃ للعالمین'' کی جلد دوم صفحہ:۴۲۱ پر پڑھا ہے کہ جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے گا میں اس کا قرض ادا کروں گا، جو مسلمان ورثہ چھوڑ کر مرے گا اسے اس کے وارث سنبھالیں گے۔

ج…… یہ حدیث جو آپ نے ''رحمۃ للعالمین'' کے حوالے سے نقل کی ہے، صحیح ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، بلکہ دُوسروں کو پڑھنے کا حکم فرمادیتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو آپ مقروض کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیتے تھے اور اس کا جنازہ پڑھادیتے تھے۔

شہید کی نمازِ جنازہ کیوں؟ جبکہ شہید زندہ ہے

س......قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''مؤمن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو انہیں مرا ہوا مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں'' اس حقیقت سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ شہید زندہ ہے تو پھر شہید کی نمازِ جنازہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟ نمازِ جنازہ تو مُردوں کی پڑھی جاتی ہے؟

ج......آپ کے سوال کا جواب آگے اسی آیت میں موجود ہے: ''وہ زندہ ہیں، مگر تم (ان کی زندگی کا) شعور نہیں رکھتے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم نے شہداء کی جس زندگی کو ذکر فرمایا ہے، وہ ان کی دُنیوی زندگی نہیں، بلکہ اور قسم کی زندگی ہے، جس کو برزخی زندگی کہا جاتا ہے، اور جو ہمارے شعور وادراک سے بالاتر ہے، دُنیا کی زندگی مراد نہیں، چونکہ وہ حضرات دُنیوی زندگی پوری کرکے دُنیا سے رُخصت ہوگئے ہیں، اس لئے ہم ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور ان کی تدفین کے مکلّف ہیں، اور ان کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے، اور ان کی بیوائیں عدّت کے بعد عقدِ ثانی کرسکتی ہیں۔

باغی، ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نمازِ جنازہ نہیں

س......قاتل کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے؟ اس کی نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر والدین کا قاتل ہو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ فاسق وفاجر وزانی کی موت پر اس کی نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج......نمازِ جنازہ ہر گناہگار مسلمان کی ہے، البتہ باغی اور ڈاکو اگر مقابلے میں مارے جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھایا جائے، نہ ان کو غسل دیا جائے، اسی طرح جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کردیا ہو، اور اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا، اور اگر وہ اپنی موت مرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا، تاہم سربرآوردہ لوگ اس کے جنازے میں شرکت نہ کریں۔

قادیانیوں کا جنازہ جائز نہیں

س......موضع داتہ ضلع مانسہرہ جو کہ ربوہ ثانی ہے، میں ایک مرزائی مسمّٰی ڈاکٹر محمد سعید کے

فہرست

مرنے پر مسلمانانِ ''داتہ'' نے ایک مسلمان امام کے زیرِ امامت اس قادیانی کی نمازِ جنازہ ادا کی، اور اس کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ مسمّٰی مذکورہ کی نمازِ جنازہ پڑھی، شرعاً امامِ مذکور اور مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

مسلمان لڑکیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیوی کے طور پر رہ رہی ہیں، اور مسلمان والدین کے ان قادیانیوں کے ساتھ داماد اور سسرال جیسے تعلقات ہیں، کیا شریعتِ محمدیؐ کی رُو سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہوگی یا ولد الحرام کہلائے گی؟

عام مسلمانوں کے قادیانیوں کے ساتھ کافروں جیسے تعلقات نہیں، بلکہ مسلمانوں جیسے تعلقات ہیں، ان کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے اور ان کی شادیوں اور ماتم میں شرکت کرتے ہیں، اور جب ایک دُوسرے سے ملتے ہیں تو ''السلام علیکم'' کہہ کر ملتے ہیں۔ شادی، ماتم میں کھانے دیتے ہیں، فاتحہ میں شرکت کرتے ہیں، شریعتِ محمدیہؐ کی رُو سے وہ قابلِ مؤاخذہ ہیں یا کہ نہیں؟ اور شرع کی رُو سے وہ مسلمان ہیں یا کہ نہیں؟

ج...... جواب سے پہلے چند اُمور بطور تمہید ذکر کرتا ہوں:

اوّل:...... جو شخص کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، اور نصوصِ شرعیہ کی غلط سلط تأویلیں کرکے اپنے عقائدِ کفریہ کو اسلام کے نام سے پیش کرتا ہو، اسے ''زندیق'' کہا جاتا ہے۔

علامہ شامیؒ ''باب المرتد'' میں لکھتے ہیں:

''فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدۃ ویخرجھا فی الصورۃ الصحیحۃ وھٰذا معنی ابطال الکفر.'' (شامی ج:۴ ص:۲۴۳ طبع جدید)

ترجمہ:...... ''کیونکہ زندیق اپنے کفر پر ملمع کیا کرتا ہے، اور اپنے عقیدۂ فاسدہ کو رواج دینا چاہتا ہے اور اسے بظاہر صحیح صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہی معنی ہیں کفر کو چھپانے کے۔''

اورامام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مسوّیٰ شرح عربی موٴطا میں لکھتے ہیں:

"بیان ذالک ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف به ولم یذعن له لا ظاهرًا ولا باطنًا فهو کافر وان اعترف بلسانه وقلبه علی الکفر فهو المنافق، وان اعترف به ظاهرًا لٰکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجتمعت علیه الأمة فهو الزندیق." (ص:۱۳۰، مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

ترجمہ:...... "شرح اس کی یہ ہے کہ جو شخص دینِ حق کا مخالف ہے، اگر وہ دینِ اسلام کا اقرار ہی نہ کرتا ہو، اور نہ دینِ اسلام کو مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر تو وہ کافر کہلاتا ہے، اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی تأویل کرتا ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور اجماعِ اُمت کے خلاف ہو تو ایسا شخص "زندیق" کہلاتا ہے۔"

آگے تأویلِ صحیح اور تأویلِ باطل کا فرق کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ثم التأویل تأویلان، تأویل لا یخالف قاطعًا من الکتاب والسنة واتفاق الأمة، وتأویل یصادم ما ثبت بقاطع فذالک الزندقة." (ص:۱۳۰)

ترجمہ:...... "پھر تأویل کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ تأویل ہے جو کتاب و سنت اور اجماعِ اُمت سے ثابت شدہ کسی قطعی مسئلے کے خلاف نہ ہو، اور دُوسری وہ تأویل جو ایسے مسئلے کے خلاف ہو جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہے، پس ایسی تأویل "زندقہ" ہے۔"

آگے زندیقانہ تأویلوں کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

"او قال ان النبی صلی الله علیه وسلم خاتم النبوة ولٰکن معنی هذا الکلام انه لا یجوز ان یسمی بعده احد بالنبی واما معنی النبوة وهو کان الانسان مبعوثا من الله تعالٰی الی الخلق مفترض الطاعة معصومًا من الذنوب ومن البقاء علی الخطا فیما یری فهو موجود فی الأمة بعد فهو الزندیق."

(مسوّیٰ ج:۲ ص:۱۳۰، مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

ترجمہ:...... "یا کوئی شخص یوں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خاتم النبیین ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نام نبی نہیں رکھا جائے گا، لیکن نبوّت کا مفہوم یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی طرف مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اور اس کا گناہوں سے اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اُمت میں موجود ہے، تو یہ شخص "زندیق" ہے۔"

خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو، اسلام کے قطعی و متواتر عقائد کے خلاف قرآن و سنت کی تأویلیں کرتا ہو، ایسا شخص "زندیق" کہلاتا ہے۔

دوم:...... یہ کہ زندیق مرتد کے حکم میں ہے، بلکہ ایک اعتبار سے زندیق، مرتد سے بھی بدتر ہے، کیونکہ اگر مرتد توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ بالاتفاق لائقِ قبول ہے، لیکن زندیق کی توبہ قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

"(و) کذا الکافر بسبب (الزندقة) لا توبة له وجعله فی الفتح ظاهر المذهب لٰکن فی حظر الخانیة الفتویٰ علیٰ انه (اذا اخذ) الساحر او الزندیق المعروف الداعی (قبل توبته) ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل ولو

اخذ بعدھا قبلت." (شامی ج:۴ ص:۲۴۱، طبع جدید)

ترجمہ:...... "اور اسی طرح جو شخص زندقہ کی وجہ سے کافر ہوگیا ہو اس کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور فتح القدیر میں اس کو ظاہر مذہب بتایا ہے، لیکن فتاویٰ قاضی خان میں **کتاب الحظر** میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے جب جادُوگر اور زندیق جو معروف اور داعی ہوں، توبہ سے پہلے گرفتار ہوجائیں اور پھر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں، بلکہ ان کو قتل کیا جائے گا، اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی تھی تو توبہ قبول کی جائے گی۔"

البحر الرائق میں ہے:

"لا تقبل توبة الزندیق فی ظاھر المذھب وھو من لا یتدین بدین .... وفی الخانیة قالوا ان جاء الزندیق قبل ان یؤخذ فاقر انه زندیق فتاب عن ذالک تقبل توبته وان اخذ ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل."

(ج:۵ ص:۱۳۶، دار المعرفہ بیروت)

ترجمہ:...... "ظاہر مذہب میں زندیق کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قائل نہ ہو، اور فتاویٰ قاضی میں ہے کہ اگر زندیق گرفتار ہونے سے پہلے خود آکر اقرار کرے کہ وہ زندیق ہے، پس اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے، اور اگر گرفتار ہوا پھر توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔"

سوم:...... قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے، کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، اور وہ قرآن و سنت کی نصوص میں غلط سلط تأویلیں کرکے جاہلوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ خود تو وہ پکے سچے مسلمان ہیں، ان کے سوا باقی پوری اُمت گمراہ اور

فہرست

کافر و بے ایمان ہے، جیسا کہ قادیانیوں کے دُوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود لکھتے ہیں کہ:

"کل مسلمان جو حضرت مسیحِ موعود (یعنی مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیحِ موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینۂ صداقت ص:۳۵)

مرزائیوں کے ملحدانہ عقائد حسبِ ذیل ہیں:

۱:...... اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصبِ نبوّت پر فائز نہیں ہوسکتا، اس کے برعکس قادیانی نہ صرف اسلام کے اس قطعی عقیدے کے منکر ہیں، بلکہ... نعوذ باللہ... وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوّت کے بغیر اسلام کو مردہ تصوّر کرتے ہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ:

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوّت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے، یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا، اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دُوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں، آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے..... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں، اس لئے ہم نبی ہیں، امرِ حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔"

(ملفوظات مرزا جلد:۱۰ ص:۱۲۷ طبع شدہ ربوہ)

۲:...... اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ وحیٔ نبوّت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہوچکا ہے، اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحیٔ نبوّت کا دعویٰ کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، لیکن قادیانی، مرزا غلام احمد کی خود تراشیدہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے قرآنِ کریم کی طرح مانتے ہیں، قرآنِ کریم کے ناموں میں سے ایک نام

''تذکرہ'' ہے، قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کی ''وحی'' کو ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے، اور اس کا نام ''تذکرہ'' رکھا ہے، یہ گویا قادیانی قرآن ہے... نعوذ باللہ... اور یہ قادیانی وحی کوئی معمولی قسم کا الہام نہیں جو اولیاء اللہ کو ہوتا ہے، بلکہ ان کے نزدیک یہ وحی، قرآنِ کریم کے ہم سنگ ہے، ملاحظہ فرمائیے:

۱:...... ''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص:۶، طبع شدہ ربوہ)

۲:...... ''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآنِ کریم پر۔'' (اربعین ص:۱۱۲، طبع شدہ ربوہ)

۳:...... ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اُوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۲۲۰ طبع شدہ ربوہ)

۳:...... اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معجزہ دِکھانے کا دعویٰ کفر ہے، کیونکہ معجزہ دِکھانا صرف نبی کی خصوصیت ہے، پس جو شخص معجزہ دِکھانے کا دعویٰ کرے، وہ مدعیٔ نبوّت ہونے کی وجہ سے کافر ہے، شرحِ فقہِ اکبر میں علامہ مُلَّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''التحدی فرع دعوی النبوة ودعوی النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالاجماع.'' (ص:۲۰۲)

ترجمہ:...... ''معجزہ دِکھانے کا دعویٰ فرع ہے، دعویٔ نبوّت کی، اور نبوّت کا دعویٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالاجماع کفر ہے۔''

اس کے برعکس قادیانی، مرزا غلام احمد کی وحی کے ساتھ اس کے ''معجزات'' پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو... نعوذ باللہ... قصے اور کہانیاں قرار دیتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی صورت میں نبی ماننے کے لئے تیار ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نبی مانا جائے، ورنہ ان کے نزدیک نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور نہ دینِ اسلام، دین ہے، مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

> ''وہ دین، دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی، نبی ہے، جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالماتِ الٰہی سے مشرف ہوسکے، وہ دین لعنتی اور قابلِ نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر (یعنی اسلامی شریعت پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحیٔ الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے، سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں، شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔''
>
> (رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۰۶، ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۳۹)

> ''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحیٔ الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی اُمید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو، پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے کہ جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا..... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا، میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔''
>
> (رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۴، ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۸۳)

> ''اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآنِ کریم پر رسولِ کریم صلی اللہ

علیہ وسلم پر بھی اسی (مرزا) کے ذریعے ایمان حاصل ہوا، ہم قرآنِ کریم کو خدا کا کلام اس لئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ (مرزا) کی نبوّت ثابت ہوتی ہے۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا) کی نبوّت کا ثبوت ملتا ہے، نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم حضرت مسیحِ موعود (مرزا) کو نبی مانتے ہیں، اور کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں، وہ نہیں جانتا کہ قرآنِ کریم پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر یقین اس (مرزا) کی نبوّت سے ہوا ہے۔''

(مرزا بشیر الدین کی تقریر ''الفضل'' قادیان جلد:۳ مؤرخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۲۵ء)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے واضح ہے کہ اگر مرزا صاحب پر وحیٴ الٰہی کا نزول تسلیم نہ کیا جائے اور مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانا جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت بھی ان کے نزدیک... نعوذ باللہ... باطل ہے، اور دینِ اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزا صاحب ایسے اسلام کو لعنتی، شیطانی اور قابلِ نفرت قرار دے کر اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، بلکہ سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں، مسلمانوں کو نظرِ عبرت سے دیکھنا چاہئے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر و اِلحاد اور زندقہ اور بددینی ہوسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کو اس طرح پیٹ بھر کر گالیاں نکالی جائیں؟

۴:...... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''محمد رسول اللہ'' ہیں، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں اپنے الہام کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے ...نعوذ باللہ... چونکہ قادیانی، مرزا غلام احمد کی ''وحی'' پر قطعی ایمان رکھتے ہیں، اس لئے وہ مرزا آنجہانی کو ''محمد رسول اللہ'' مانتے ہیں اور جو شخص مرزا کو ''محمد رسول اللہ'' نہ مانے، اسے کافر سمجھتے ہیں۔

۵:......قرآنِ کریم اور احادیثِ متواترہ کی بنا پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا اور وہ قربِ قیامت میں نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے، لیکن مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، عیسیٰ ہے، اور قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر دی گئی ہے، اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

قادیانیوں کے اس طرح بے شمار زندیقانہ عقائد ہیں جن پر علمائے اُمت نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں، اس لئے مرزائیوں کا کافر و مرتد اور ملحد و زندیق ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

چہارم:......نمازِ جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے، کسی غیرمسلم کا جنازہ جائز نہیں، قرآنِ کریم میں ہے:

”ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابدًا ولا تقم علیٰ قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون.“ (التوبہ:۸۴)

ترجمہ:......”اور ان میں کوئی مرجائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہوجیے، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالتِ کفر ہی میں مرے ہیں۔“

اور تمام فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے کہ میّت مسلمان ہو، غیرمسلم کا جنازہ بالاجماع جائز نہیں، نہ اس کے لئے دُعائے مغفرت کی اجازت ہے، اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔

ان تمہیدات کے بعد اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب، سوالِ اوّل:......جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے، اگر وہ اس کے عقائد سے ناواقف تھے تو انہوں نے بُرا کیا، اس پر ان کو اِستغفار کرنا

فہرست

چاہئے، کیونکہ مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھ کر انہوں نے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے، اس کی ''وحی'' پر ایمان رکھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے، اس علم کے باوجود انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازہ میں شریک تھے، اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے، کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے، اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا، اور نکاح بھی باطل ہوگیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔

یہاں یہ ذکر کردینا بھی ضروری ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک کسی مسلمان کا جنازہ جائز نہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں کے معصوم بچے کا جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز نہیں، چنانچہ قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود اپنی کتاب ''انوارِ خلافت'' میں لکھتے ہیں:

> ''ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیراحمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت مسیحِ موعود (غلام احمد قادیانی) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کسی غیراحمدی کا چھوٹا بچہ مرجائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیحِ موعود کا منکر نہیں؟
>
> میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات دُرست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قرار دیتی ہے، پس غیراحمدی کا بچہ غیراحمدی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ گناہگار نہیں ہوتا، اس کو جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بچے کا جنازہ تو دُعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں، بلکہ غیراحمدی ہوتے ہیں، اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا

چاہئے۔" (انوارِ خلافت ص:۹۳)

اخبار "الفضل" مؤرخہ ۲۳/اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ:

"جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے، اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیراحمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے۔"

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے چوہدری ظفراللہ خان نے قائدِاعظم کا جنازہ نہیں پڑھا، اور منیر انکوائری عدالت میں جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا:

"نمازِ جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی، احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کرسکا، جس کی امامت مولانا کررہے تھے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص:۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائدِاعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔" ("زمیندار" لاہور ۸/فروری ۱۹۵۰ء)

اور جب اخبارات میں چوہدری ظفراللہ خان کی اس ہٹ دھرمی کا چرچا ہوا تو جماعتِ احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا:

"جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائدِاعظم کا جنازہ نہیں پڑھا، تمام دُنیا جانتی ہے کہ قائدِاعظم احمدی نہ تھے، لہٰذا جماعتِ احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔"

(ٹریکٹ ۲۲، احراری علماء کی راست گوئی کا نمبر، ناشر مہتمم نشر و اشاعت انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

''کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائدِ اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسولِ خدا نے۔'' (''الفضل'' ربوہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کس قدر لائقِ شرم بات ہے کہ قادیانی تو مسلمانوں کو ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی طرح کافر سمجھتے ہوئے نہ ان کے بڑے سے بڑے آدمی کا جنازہ پڑھیں اور نہ ان کے معصوم بچوں کا، کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ قادیانی مرتد کا جنازہ پڑھے؟ کیا اس کی غیرت اس کو برداشت کرسکتی ہے...؟

جواب، سوالِ دوم:...... جب یہ معلوم ہوا کہ قادیانی، کافر و مرتد ہیں، تو اسی سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح مرزائی مرتد سے نہیں ہوسکتا، اسلام کی رُو سے یہ خالص زنا ہے، اگر کسی مسلمان نے لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے کسی مرزائی کو لڑکی بیاہ دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ علم ہوجانے کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرے اور لڑکی کو قادیانیوں کے چنگل سے واگزار کرائے۔

واضح رہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کی وہی حیثیت ہے جو ہمارے نزدیک یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے، مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں سے لڑکیاں لینا تو جائز ہے، لیکن مسلمانوں کو دینا جائز نہیں، مرزا محمود کا فتویٰ ہے:

''جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیراحمدی لڑکے کو دیتا ہے، میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیرمسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔''

''سوال:...... جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھائے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:...... ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جاسکتا ہے، جس نے ایک مسلمان

لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال:...... کیا ایسا شخص جس نے غیراحمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے، وہ دُوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کرسکتا ہے؟

جواب:...... ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔‘‘

(اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان ۲۳؍مئی ۱۹۲۱ء)

پس جس طرح مرزا محمود کے نزدیک وہ شخص مرزائی جماعت سے خارج ہے جو کسی مسلمان لڑکے کو اپنی لڑکی بیاہ دے، اسی طرح وہ مسلمان بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے جو قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے بعد کسی مرتد مرزائی کو اپنی لڑکی دینا جائز سمجھے، اور جس طرح مرزا محمود کے نزدیک کسی مرزائی لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے سے پڑھانا ایسا ہے جیسا کہ کسی ہندو یا عیسائی سے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی مرتد کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، سکھ، چوہڑے کو داماد بنالیا جائے۔

جواب، سوالِ سوم:...... کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے، ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، ان کی شادی غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غمی میں شریک کرانا حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو لوگ اس معاملے میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے، اور مرزائیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کردینے چاہئیں۔ قادیانی خدا اور رسول کے دُشمن ہیں اور خدا و رسول کے دُشمنوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا کسی مؤمن کا کام نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید میں ہے:

’’لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوٰنَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ، اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ، وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔" (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ:......"جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں، ان لوگوں کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کردیا ہے، اور ان (کے قلوب) کو اپنے فیض سے قوّت دی ہے، (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے، خوب سن لو! کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اخیر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو "غیرمسلم اقلیت" قرار دیا گیا، لیکن قادیانیوں نے تاحال نہ تو اس فیصلے کو تسلیم کیا ہے اور نہ انہوں نے پاکستان میں غیرمسلم شہری (ذمی) کی حیثیت سے رہنے کا معاہدہ کیا ہے، اس لئے ان کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ "محارب کافروں" کی ہے، اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور فاتحہ دُعا و اِستغفار کرنا حرام ہے

س...... قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا جانا، فاتحہ پڑھنا، گھر میں جاکر سوگ اور اظہارِ ہمدردی کرنا، ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

ج…… قادیانی، کافر و مرتد اور زندیق ہیں، ان کے دفن میں شرکت کرنا، ان کی فاتحہ پڑھنا، ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا حرام ہے، مسلمانوں کو ان سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔

قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناجائز ہے

س…… کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلے میں کہ بعض دفعہ قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کردیتے ہیں، اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے، تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں؟ اور مسلمانوں کے اس طرزِ عمل کا کیا جواز ہے؟

ج…… قادیانی غیرمسلم اور زندیق ہیں، ان پر مرتدین کے اَحکام جاری ہوتے ہیں، کسی غیرمسلم کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، چنانچہ قرآنِ کریم میں اس کی صاف ممانعت موجود ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

”ولا تصل علیٰ احد منهم مات ابدًا ولا تقم علٰی قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون.“ (التوبہ:۸۴)

ترجمہ:…… ”اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر، وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مرگئے نافرمان۔“ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

اسی طرح کسی غیرمسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، جیسا کہ آیتِ کریمہ کے الفاظ ”ولا تقم علیٰ قبره“ سے معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں اور غیرمسلموں کے قبرستان ہمیشہ الگ الگ رہے، پس کسی مسلمان کے اسلامی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، علامہ سعدالدین مسعود بن عمر بن عبداللہ التفتازانی (المتوفی ۷۹۱ھ) ”شرح المقاصد“ میں ایمان کی تعریف میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اگر ایمان دِل و زبان سے تصدیق کرنے کا نام ہو تو اقرار رُکنِ ایمان ہوگا، اور ایمان تصدیق مع الاقرار کو کہا جائے گا،

فہرست

لیکن اگر ایمان صرف تصدیقِ قلبی کا نام ہو:

"فان الاقرار حینئذ شرط لاجراء الأحکام علیه فی الدنیا من الصلاة علیه وخلفه، والدفن فی مقابر المسلمین والمطالبة بالعشور والزکاوات ونحو ذٰلک."

(شرح المقاصد ج:۲ ص:۲۴۸ مطبوعہ دار المعارف النعمانیہ لاہور)

ترجمہ:...... "تو اقرار اس صورت میں، اس شخص پر دُنیا میں اسلام کے اَحکام جاری کرنے کے لئے شرط ہوگا، یعنی اس کی نمازِ جنازہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس سے زکوٰۃ وعشر کا مطالبہ کیا جانا اور اس طرح کے دیگر اُمور۔"

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی اسلامی حقوق میں سے ایک ہے، جو صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور یہ کہ جس طرح کسی غیرمسلم کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، اس کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، اور اس سے زکوٰۃ وعشر کا مطالبہ دُرست نہیں، ٹھیک اسی طرح کسی غیرمسلم مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں، اور یہ کہ یہ مسئلہ تمام اُمتِ مسلمہ کا متفق علیہ اور مُسلَّمہ مسئلہ ہے، جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں، چنانچہ ذیل میں مذاہبِ اربعہ کی مستند کتابوں سے اس مسئلے کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں، واللہ الموفق!

فقہِ حنفی:...... شیخ زین الدین ابن نجیم المصری (المتوفی ۹۷۰ھ) "الاشباہ والنظائر" کے فنِ اوّل قاعدۂ ثانیہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"قال الحاکم فی الکافی من کتاب التحری: واذا اختلط موتی المسلمین وموتی الکفار فمن کانت علیه علامة المسلمین صلی علیه ومن کانت علیه علامة الکفار ترک، فان لم تکن علیهم علامة والمسلمون اکثر غسلوا وکفنوا وصلی علیهم وینوون

بالصلاة والدعاء للمسلمين دون الكفار، ویدفنون فی مقابر المسلمین، وان کان الفریقان سواء او کانت الکفار اکثر لم یصل علیھم، ویغسلون ویکفنون ویدفنون فی مقابر المشرکین۔‘‘

(الاشباہ والنظائر ج:۱ ص:۱۵۲، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:……’’امام حاکم ’’الکافی‘‘ کی کتاب التحری میں فرماتے ہیں: اور جب مسلمان اور کافر مردے خلط ملط ہوجائیں تو جن مُردوں پر مسلمانوں کی علامت ہوگی ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور جن پر کفار کی علامت ہوئی ان کی نمازِ جنازہ نہیں ہوگی۔ اور اگر ان پر کوئی شناختی علامت نہ ہو تو اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو سب کو غسل وکفن دے کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور نیت یہ کی جائے گی کہ ہم صرف مسلمانوں پر نماز پڑھتے ہیں اور ان کے لئے دُعا کرتے ہیں، اور ان سب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، اور اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافروں کی اکثریت ہو تو ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، ان کو غسل وکفن دے کر غیرمسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔‘‘

نیز دیکھئے: ’’نفع المفتی والسائل‘‘ ازمولانا عبدالحی لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ) اواخر کتاب الجنائز۔

مندرجہ بالا مسئلے سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان اور کافر مردے مختلط ہوجائیں اور مسلمانوں کی شناخت نہ ہوسکے تو اگر دونوں فریق برابر ہوں، یا کافر مُردوں کی اکثریت ہو تو اس صورت میں مسلمان مُردوں کو بھی اشتباہ کی بنا پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہ ہوگا، اسی سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ جو مردہ قطعی طور پر غیرمسلم، مرتد قادیانی ہو اس کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بدرجہ اَولیٰ جائز نہیں، اور کسی صورت میں بھی اس کی

اجازت نہیں دی جاسکتی۔

نیز "الاشباہ والنظائر" فن ثانی، کتاب السیَر، باب الردة کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"واذا مات او قتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اهل ملّة وانما یلقی فی حفرة کالکلب."

(الاشباہ والنظائر ج:۱ ص:۲۹۱، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:...... "اور جب مرتد مرجائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کردیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں، بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

مندرجہ بالا جزئیہ قریباً تمام کتبِ فقہیہ میں کتاب الجنائز اور کتاب السیَر، باب المرتد میں ذکر کیا گیا ہے، مثلاً: درمختار میں ہے:

"اما المرتد فیلقی فی حفرة کالکلب."

ترجمہ:...... "لیکن مرتد کو کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

علامہ محمد امین بن عابدین شامیؒ اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"ولا یغسل ولا یکفن ولا یدفع الی من انتقل الی دینهم، بحر عن الفتح."

(رد المحتار ج:۲ ص:۲۳۰، مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:...... "نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن دیا جائے، نہ اسے ان لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کا مذہب اس مرتد نے اختیار کیا۔"

قادیانی چونکہ زندیق اور مرتد ہیں، اس لئے اگر کسی کا عزیز قادیانی مرتد ہوجائے تو نہ اسے غسل دے، نہ کفن دے، نہ اسے مرزائیوں کے سپرد کرے، بلکہ گڑھا کھود کر اسے کتے کی طرح اس میں ڈال دے، اسے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا

فہرست

جائز نہیں، بلکہ کسی اور مذہب وملت کے قبرستان یا مرگھٹ، مثلاً: یہودیوں کے قبرستان اور نصرانیوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔

فقہِ مالکی:...... قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی الاشبیلی المعروف بابن العربیؒ (المتوفی ۵۴۳ھ) سورۃ الاعراف کی آیت:۱۷۲ کے تحت متأوّلین کے کفر پر گفتگو کرتے ہوئے ''قدریہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اختلف علماء المالكية فى تكفيرهم علىٰ قولين، فالصريح من اقوال مالك تكفيرهم.''

ترجمہ:......''علمائے مالکیہ کے ان کی تکفیر میں دو قول ہیں، چنانچہ امام مالکؒ کے اقوال سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ کافر ہیں۔''

آگے دُوسرے قول (عدمِ تکفیر) کی تضعیف کرنے کے بعد امام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فلا يناكحوا ولا يصلى عليهم فان خيف عليهم الضيعة دفنوا كما يدفن الكلب.

فان قيل: واين يدفنون؟ قلنا: لا يؤذى بجوارهم مسلم.''

(اَحکام القرآن لابن العربی جلد: دوم صفحات مسلسل:۸۰۲، مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:......''پس نہ ان سے رشتہ ناتا کیا جائے، نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، اور اگر ان کا کوئی والی وارث نہ ہو اور ان کی لاش ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ان کی ہمسائیگی سے ایذا نہ دی جائے (یعنی

فہرست

مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن نہ کیا جائے)۔“

فقہِ شافعی:...... الشیخ الامام جمال الدین ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی الشافعیؒ (المتوفی ۴۷۶ھ) اور امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

”قال المصنف رحمه الله ولا يدفن كافر فى مقبرة المسلمين ولا مسلم فى مقبرة الكفار.

الشرح: اتفق اصحابنا رحمهم الله علىٰ انه لا يدفن مسلم فى مقبرة كفار، ولا كافر فى مقبرة مسلمين، ولو ماتت ذمية حامل بمسلم ومات جنينها فى جوفها ففيه اوجه (الصحيح) انها تدفن بين مقابر المسلمين والكفار، ويكون ظهرها الى القبلة لأن وجه الجنين الى ظهر امّه هٰكذا قطع به ابن الصباغ والشاشى وصاحب البيان وغيرهم وهو المشهور.“

(شرح مہذب ج:۵ ص:۲۸۵ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:......”مصنف فرماتے ہیں: اور نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں، اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔

شرح: اس مسئلے میں ہمارے اصحاب (شافعیہ) کا اتفاق ہے کہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں اور کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، اور اگر کوئی ذمی عورت مرجائے جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرجائے تو اس میں چند وجہیں ہیں، صحیح یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے گا، اور اس کی

پشت قبلے کی طرف کی جائے گی، کیونکہ پیٹ کے بچے کا منہ اس کی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے، ابن الصباغ، شاشی، صاحب البیان اور دیگر حضرات نے اسی قول کو جزماً اختیار کیا ہے، اور یہی ہمارے مذہب کا مشہور قول ہے۔“

فقہِ حنبلی:...... الشیخ الامام موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ (المتوفی ۶۲۰ھ) ”المغنی“ میں اور امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ (المتوفی ۶۸۲ھ) ”الشرح الکبیر“ میں لکھتے ہیں:

”مسألة: قال: وان ماتت نصرانية وهى حاملة من مسلم دفنت بين مقبرة المسلمين ومقبرة النصارىٰ، اختار هذا احمد، لأنها كافرة لا تدفن فى مقبرة المسلمين فيتأذوا بعذابها، ولا فى مقبرة الكفار لأن ولدها مسلم فيتأذى بعذابهم، وتدفن منفردة، مع أنه روى عن واثلة بن الأسقع مثل هٰذا القول، وروى عن عمر أنها تدفن فى مقابر المسلمين، قال ابن المنذر: لا يثبت. ذٰلک قال اصحابنا ويجعل ظهرها الى القبلة على جانبها الأيسر ليكون وجه الجنين الى القبلة على جانبه الأيمن، لأن وجه الجنين الى ظهرها.“

(المغنی مع الشرح الکبیر ج:۲ ص:۴۲۳، مطبوعہ بیروت ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ:...... ”اور اگر نصرانی عورت جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، مرجائے تو اسے (نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ نصاریٰ کے قبرستان میں، بلکہ) مسلمانوں کے قبرستان اور نصاریٰ کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے، امام احمدؒ نے اس کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ عورت تو کافر ہے، اس

کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا کہ اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا نہ ہو، اور نہ اسے کافروں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا کیونکہ اس کے پیٹ کا بچہ مسلمان ہے، اسے کافروں کے عذاب سے ایذا ہوگی، اس لئے اس کو الگ دفن کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے اسی قول کے مثل مروی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ ایسی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ روایت حضرت عمرؓ سے ثابت نہیں۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اس نصرانی عورت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے تاکہ بچے کا منہ قبلے کی طرف رہے، اور وہ داہنی کروٹ پر ہو، کیونکہ پیٹ میں بچے کا چہرہ عورت کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔''

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعتِ اسلامی کا متفق علیہ اور مُسلَّم مسئلہ ہے کہ کسی غیرمسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا، شریعتِ اسلامی کا یہ مسئلہ اتنا صاف اور واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی تحریروں میں اس کا حوالہ دیا ہے، چنانچہ جھوٹے مدعیانِ نبوّت کے بارے میں مرزا نے لکھا ہے:

''حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیانِ نبوّت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرّہ قابلِ اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی، اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے جب تک اسی زمانے کی کسی تحریر کے ذریعے سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعویٔ نبوّت پر مرے، اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا

اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔“

(تحفۃ الندوۃ ص:۷، رُوحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۵ مطبوعہ لندن)

اسی رسالے میں آگے چل کر لکھا ہے:

”پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرضِ محال کوئی کتاب الہامی مدعیٔ نبوّت کی نکل آوے، جس کو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو، جس کی صفت میں لاریب فیہ ہے، جیسا کہ میں کہتا ہوں، اور پھر یہ بھی ثابت ہوجائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔“

(تحفۃ الندوۃ ص:۱۲، رُوحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۹-۱۰۰ مطبوعہ لندن)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان دونوں عبارتوں سے تین باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ جھوٹا مدعیٔ نبوّت کافر و مرتد ہے، اسی طرح اس کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں، وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

دوم یہ کہ کافر و مرتد کی نمازِ جنازہ نہیں، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔

سوم یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوّت کا دعویٰ ہے، اور وہ اپنی شیطانی وحی کو ...نعوذ باللہ... قرآنِ کریم کی طرح سمجھتا ہے۔

پس اگر گزشتہ دور کے جھوٹے مدعیانِ نبوّت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا جائے، ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی (جس کا جھوٹا دعویٔ نبوّت اظہر من الشّمس ہے) اور اس کی ذُرّیتِ خبیثہ کا بھی یہی حکم ہے کہ نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے۔

فہرست

رہا یہ سوال کہ اگر قادیانی چپکے سے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا کیا کیا جائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ علم ہوجانے کے بعد اس کا اُکھاڑنا واجب ہے، اور اس کی چند وجہیں ہیں:

اوّل:...... یہ کہ مسلمانوں کا قبرستان مسلمانوں کی تدفین کے لئے وقف ہے، کسی غیرمسلم کا اس میں دفن کیا جانا ''غصب'' ہے، اور جس مردہ کو غصب کی زمین میں دفن کیا جائے اس کا نبش (اُکھاڑنا) لازم ہے، جیسا کہ کتبِ فقہیہ میں اس کی تصریح ہے، کیونکہ کافر و مرتد کی لاش جبکہ غیرمحل میں دفن کی گئی ہو، لائقِ احترام نہیں، چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ میں باب باندھا ہے: ''باب هل ينبش قبور مشركى الجاهلية .... الخ'' اور اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ مسجدِ نبویؐ کے لئے جو جگہ خریدی گئی اس میں کافروں کی قبریں تھیں:

''فأمر النبى صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت.''

(صحیح بخاری ج:۱ ص:۶۱ مطبوعہ حاجی نور محمد اصح المطابع)

ترجمہ:...... ''پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑنے کا حکم فرمایا، چنانچہ وہ اُکھاڑ دی گئیں۔''

حافظ ابنِ حجرؒ، امام بخاریؒ کے اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں:

''أى دون غيرها من قبور الأنبياء وأتباعهم لما فى ذالک من الاهانة لهم بخلاف المشركين فانهم لا حرمة لهم.'' (فتح الباری ج:۱ ص:۵۲۴ مطبوعہ دار النشر لاہور)

ترجمہ:...... ''مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑا جائے گا، انبیائے کرامؑ اور ان کے متبعین کی قبروں کو نہیں، کیونکہ اس میں ان کی اہانت ہے، بخلاف مشرکین کے، کہ ان کی کوئی حرمت نہیں۔''

حافظ بدرالدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”(فان قلت) کیف یجوز اخراجھم من قبورھم والقبر مختص بمن دفن فیه فقد حازہ فلا یجوز بیعه ولا نقله عنه.

(قلت) تلک القبور التی أمر النبی صلی الله علیه وسلم بنبشھا لم تکن أملاکا لمن دفن فیھا بل لعلھا غصبت، فلذٰلک باعھا ملاکھا، وعلی تقدیر التسلیم أنھا حبست فلیس بلازم، انما اللازم تحبیس المسلمین لا الکفار، ولھٰذا قالت الفقھاء اذا دفن المسلم فی أرض مغصوبة یجوز اخراجه فضلا عن المشرک.“ (عمدۃ القاری ج:۲ ص:۳۵۹، طبع دار الطباعۃ العامرہ)

ترجمہ:...... ”اگر کہا جائے کہ مشرک وکافر مُردوں کو ان کی قبروں سے نکالنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ جبکہ قبر، مدفون کے ساتھ مختص ہوتی ہے، اس لئے نہ اس جگہ کو بیچنا جائز ہے اور نہ مردے کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قبریں جن کے اُکھاڑنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا غالباً دفن ہونے والوں کی ملک نہیں تھیں، بلکہ وہ جگہ غصب کی گئی تھی، اس لئے مالکوں نے اس کو فروخت کرایا، اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ جگہ ان مُردوں کے لئے مخصوص کردی گئی تھی، تب بھی یہ لازم نہیں، کیونکہ مسلمانوں کا قبروں میں رکھنا لازم ہے، کافروں کا نہیں، اسی بنا پر فقہاء نے کہا ہے کہ جب مسلمان کو غصب کی زمین میں دفن کردیا گیا ہو تو اس کو نکالنا جائز ہے، چہ جائیکہ کافر ومشرک کا نکالنا۔“

پس جو قبرستان کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے، اس میں کسی قادیانی کو دفن کرنا اس جگہ کا غصب ہے، کیونکہ وقف کرنے والے نے اس کو مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہے، کسی کافر و مرتد کو اس وقف کی جگہ میں دفن کرنا غاصبانہ تصرف ہے، اور وقف میں ناجائز تصرف کی اجازت دینے کا کوئی شخص بھی اختیار نہیں رکھتا، بلکہ اس ناجائز تصرف کو ہر حال میں ختم کرنا ضروری ہے، اس لئے جو قادیانی، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہو اس کو اُکھاڑ کر اس غصب کا ازالہ کرنا ضروری ہے، اور اگر مسلمان اس تصرفِ بے جا اور غاصبانہ حرکت پر خاموش رہیں گے اور اس غصب کے ازالہ کی کوشش نہیں کریں گے تو سب گناہگار ہوں گے، اور اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی کہ جگہ مسجد کے لئے وقف ہو، اس میں گرجا اور مندر بنانے کی اجازت دے دی جائے، یا اگر اس جگہ پر غیر مسلم قبضہ کرکے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرلیں تو اس ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضے کا ازالہ مسلمانوں پر فرض ہوگا، اسی طرح مسلمانوں کے قبرستان میں جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے، اگر غیر مسلم قادیانی ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضہ کرلیں تو اس کا ازالہ بھی واجب ہوگا۔

دُوسری وجہ یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا مسلمان مُردوں کے لئے ایذا کا سبب ہے، کیونکہ کافر اپنی قبر میں معذّب ہے، اور اس کی قبر محلِ لعنت و غضب ہے، اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا ہوگی، اس لئے کسی کافر کو مسلمانوں کے درمیان دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کردیا گیا ہو تو مسلمانوں کو ایذا سے بچانے کے لئے اس کو وہاں سے نکالنا ضروری ہے، اس کی لاش کی حرمت کا نہیں، بلکہ مسلمان مُردوں کی حرمت کا لحاظ ضروری ہے۔ امام ابوداوٴدؒ نے کتاب الجہاد "باب النهي عن قتل من اعتصم بالسجود" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

"أنا بريء من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين. قالوا: يا رسول الله! لم؟ قال: لا ترايا ناراهما."
(ابوداوٴد ج:۱ ص:۳۵۶، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:..."میں بری ہوں ہر اس مسلمان سے جو

کافروں کے درمیان مقیم ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا: دونوں کی آگ ایک دُوسرے کو نظر نہیں آنی چاہئے۔“

نیز امام ابوداوٴدؒ نے آخر کتاب الجہاد ”باب فی الاقامة بأرض الشرک“ میں یہ حدیث نقل کی ہے:

”من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله.“

(ابوداوٴد ج:۲ ص:۲۹ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:......”جس شخص نے مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ اسی کی مثل ہوگا۔“

پس جبکہ دُنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کی اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا، تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے؟

تیسری وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت اور ان کے لئے دُعا و اِستغفار کا حکم ہے، جبکہ کسی کافر کے لئے دُعا و اِستغفار اور ایصالِ ثواب جائز نہیں، اس لئے لازم ہوا کہ کسی کافر کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں نہ رہنے دی جائے، جس سے زائرین کو دھوکا لگے اور وہ کافر مُردوں کی قبر پر کھڑے ہوکر دُعا و اِستغفار کرنے لگیں۔

مرزا غلام احمد کے ملفوظات میں ایک بزرگ کا حسبِ ذیل واقعہ ذکر کیا گیا ہے:

”ایک بزرگ کسی شہر میں بہت بیمار ہوگئے، اور موت تک کی حالت پہنچ گئی، تب اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا، دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں، یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہیں، شاید اس وقت حواس دُرست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ بزرگ نے کہا کہ تم میرے فقرے پر تعجب نہ کرو، میں ہوش سے بات کرتا ہوں، اور اصل واقعہ یہ ہے کہ تیس سال سے میں دُعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر میں

آوے، پس اگر آج میں یہاں مرجاؤں تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، وہ مسلمان نہیں ہے، میں نہیں چاہتا کہ اس صورت میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوکر اہلِ اسلام کو دھوکا دوں اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھیں۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات ج:۷ ص:۳۹۶ مطبوعہ لندن)

اس واقعے سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کو دھوکا ہوگا اور وہ اسے مسلمان سمجھ کر اس کی قبر پر فاتحہ پڑھیں گے۔

حضراتِ فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیرمسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیرمسلم کا مکان ہے، تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہوکر دُعا و سلام نہ کرے، جیسا کہ کتاب السیر باب اَحکام اہل الذمۃ میں فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ کسی غیرمسلم کو خصوصاً کسی قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کردیا گیا ہو تو اس کا اُکھاڑنا اور مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کرنا ضروری ہے۔

نوزائیدہ بچے میں اگر زندگی کی کوئی علامت پائی گئی تو مرنے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی

س…… ہمارے گاؤں میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے، آواز کرتا ہے یا روتا ہے، علامتِ زندگی پائی جاتی ہے، اذان کی مہلت نہیں ملتی اور بچہ دو چار سانس کے بعد مرجاتا ہے۔ گاؤں کے رہنے والے اس بچے کو اس وجہ سے کہ بچے کے کان میں اذان نہیں ہوئی اس لئے بچے کا جنازہ نہیں پڑھواتے، اور نہ ہی بچے کی میّت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں، قبرستان کی دیوار کے باہر دفن کرتے ہیں، اگر آپ کے خیال میں نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے تو

اس صورت میں جنازہ اتنے عرصے سے نہ پڑھنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج...... جس بچے میں پیدائش کے وقت زندگی کی کوئی علامت پائی جائے، اس کا جنازہ ضروری ہے، خواہ دو تین منٹ بعد ہی اس کا انتقال ہوگیا ہو، ایسے بچوں کا جنازہ اس وجہ سے نہ پڑھنا کہ ان کے کان میں اذان نہیں کہی گئی، جہالت کی بات ہے، اور ناواقفی کی وجہ سے اب تک جو ایسے جنازے نہیں پڑھے گئے، ان پر توبہ اِستغفار کیا جائے، یہی کفارہ ہے۔

حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے

س...... ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہوگئی، اس کے پیٹ میں بچہ تھا، یعنی زچگی کی تکلیف کے باعث فوت ہوگئی، اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا، ہمارے امام صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا، اب کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دو جنازے ہونے چاہئے تھے، دلائل اس طرح دیتے ہیں کہ فرض کرو ایک حاملہ عورت کو قتل کرتا ہے تو اس پر دو قتل کا الزام ہے۔

ج...... جو لوگ کہتے ہیں کہ دو جنازے ہونے چاہئے تھے، وہ غلط کہتے ہیں، جنازہ ایک ہی ہوگا، اور دو مُردوں کا اکٹھا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے، جبکہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مر گیا ہو، اس کا جنازہ نہیں۔

اگر پانچ چھ ماہ میں پیدا شدہ بچہ کچھ دیر زندہ رہ کر مر جائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ ہوگی؟

س...... اگر کسی عورت کا پانچ چھ ماہ کے دوران مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے، یا پیدا ہونے کے بعد وہ دُنیا میں آکر کچھ سانس لینے کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملتا ہے، تو دونوں صورتوں میں نہلانے، کفنانے اور نمازِ جنازہ کے بارے میں بتائیں۔

ج...... جو بچہ پیدائش کے بعد مر جائے اس کو غسل بھی دیا جائے اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے، خواہ چند لمحے ہی زندہ رہا ہو، لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کا جنازہ نہیں، اسے نہلا کر اور کپڑے میں لپیٹ کر بغیر جنازے کے دفن کردیا جائے، مگر نام اس کا بھی رکھنا چاہئے۔

نمازِ جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا مکروہ ہے

س……اکثر یہاں دیکھا جاتا ہے کہ جنازہ محراب کے اندر رکھ کر محراب کے سرے پر امام کھڑے ہوجاتے ہیں اور مقتدی حضرات مسجد میں صف آرا ہوجاتے ہیں، بعد میں نمازِ جنازہ پڑھادی جاتی ہے۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اور عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے۔

ج……مسجد میں نمازِ جنازہ کی تین صورتیں ہیں، اور حنفیہ کے نزدیک علی الترتیب تینوں مکروہ ہیں، ایک یہ کہ جنازہ مسجد میں ہو اور امام و مقتدی بھی مسجد میں ہوں، دوم یہ کہ جنازہ باہر ہو اور امام و مقتدی مسجد میں ہوں، سوم یہ کہ جنازہ امام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں، اگر کسی عذرِ صحیح کی وجہ سے مسجد میں جنازہ پڑھا تو جائز ہے۔

نمازِ جنازہ کی جگہ فرض نماز ادا کرنا

س……کیا یہ بات صحیح ہے کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہے وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے؟

ج……یہ تو صحیح نہیں کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہو وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے، البتہ مسئلہ اس کے برعکس ہے کہ جو مسجد نمازِ پنج گانہ کے لئے بنائی گئی ہو وہاں بغیر عذر کے جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔

نمازِ جنازہ کے لئے حطیم میں کھڑے ہونا

س……حرم شریف میں تقریباً روزانہ کسی نہ کسی نماز کے بعد جنازہ ہوتا ہے، اکثر لوگ حطیم میں کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں، جبکہ امام مقامِ ابراہیم کے پاس کھڑا ہوتا ہے، تو کیا حطیم میں نمازِ جنازہ ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟

ج……متقدمین سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں، البتہ علامہ شامیؒ نے ایک رُومی عالم کی گفتگو نقل کی ہے کہ وہ اس کو دُرست نہیں سمجھتے تھے، اور علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ: وہ خود کو صحیح سمجھتے ہیں۔ (ج:۲ ص:۲۵۶ طبع جدید) جہاں تک مجھے معلوم ہے عام نمازوں میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی لوگوں کو حطیم شریف میں کھڑے نہیں ہونے دیا جاتا۔

نمازِ جنازہ حرمین شریفین میں کیوں ہوتی ہے؟

س……تازہ شمارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پنج گانہ نماز باجماعت ہوتی ہے وہاں نمازِ جنازہ مکروہ ہے۔ جبکہ کعبہ شریف، مسجدِ نبویؐ اور دیگر مسجدوں میں اسی جگہ نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں، تو کیا نہیں پڑھنا چاہئے؟

ج……عذر اور مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے، حرمین شریفین میں اتنی بڑی جگہ میں اتنے بڑے مجمع کا بہ سہولت منتقل نہ ہوسکنا کافی عذر ہے۔

بازار میں نمازِ جنازہ مکروہ ہے

س…… ہمارے بازار میں اکثر نمازِ جنازہ ہوتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک بھی رُک جاتا ہے اور لوگوں کا آنا جانا بھی رُک جاتا ہے، جبکہ قریبی روڈ پر اس کے لئے جگہ بھی بنی ہوئی ہے، لیکن پھر بھی یہاں پڑھائی جاتی ہے، تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج……کسی مجبوری کے بغیر بازار میں اور راستے میں نمازِ جنازہ پڑھانا مکروہ ہے۔

فجر و عصر کے بعد نمازِ جنازہ

س……امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں کے لئے نمازِ صبح کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے اور عصر کی فرض نماز کے بعد جب تک مغرب کی فرض نماز نہ ہوجائے، کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، اکثر و بیشتر جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حرمین شریفین کی زیارت نصیب کراتا ہے تو وہاں اکثر یہ واقعہ پیش آتا ہے، صبح کی فرض نماز کے بعد فوراً یعنی اِدھر سلام پھیرا اور اُدھر نمازِ جنازہ ہونے لگتی ہے، تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور ایسا ہی عصر کی نماز کے بعد ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نمازِ جنازہ پڑھیں کہ نہیں؟

ج…… فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں (ان میں دوگانہ طواف بھی شامل ہے)، مگر نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قضا نمازوں کی اجازت ہے، اس لئے نمازِ جنازہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

نمازِ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھی جائے

س...... ہمارے علاقے کی مسجد میں چند دنوں سے یہ ہو رہا ہے کہ کسی بھی نماز کے اوقات میں اگر کوئی جنازہ آجاتا ہے تو مسجد کے امام صاحب فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ پڑھا دیتے ہیں، جبکہ دُوسری مساجد اور ہماری مسجد میں پوری نماز کے بعد نمازِ جنازہ ہوا کرتی تھی، مگر اب چند روز سے ہماری مسجد میں فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ ہوجاتی ہے، اور اس طرح کافی نمازی قبرستان تک جنازے میں شریک ہونے سے رہ جاتے ہیں، آپ سے گزارش یہ ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج......اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ فرض نماز کے بعد جنازہ پڑھا جائے، پھر سنتیں پڑھی جائیں، لیکن درمختار میں بحر سے منقول ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھا جائے۔

جوتے پہن کر نمازِ جنازہ ادا کرنی چاہئے یا اُتار کر؟

س......نمازِ جنازہ میں کھڑے ہوتے وقت اپنے پاؤں کے جوتے اُتارلیں یا نہیں؟ دیکھا گیا ہے کہ جوتے اُتار کر پیر جوتوں کے اُوپر رکھ لیتے ہیں، یہ عمل کیسا ہے؟ براہِ کرم بتائیے کہ ننگے پیر صحیح ہے یا جوتے سمیت یا جوتوں کے اُوپر؟

ج...... جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر جنازہ پڑھنا صحیح ہے، اور اگر پاک نہ ہوں تو نہ ان کو پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، اور نہ ان پر پاؤں رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھنا دُرست ہے، اور اگر اُوپر سے پاک ہوں، مگر نیچے سے پاک نہ ہوں تو ان پر پاؤں رکھ لیں، زمین خشک یعنی پاک ہو تو ننگے پیر کھڑے ہونا صحیح ہے۔

عجلت میں نمازِ جنازہ تیمّم سے پڑھنا جائز ہے

س......اگر نمازِ جنازہ بالکل تیار ہو اور انسان پاک ہو تو بغیر وضو کیا نمازِ جنازہ ہوجائے گی؟ اگر وضو کرنے بیٹھے تو نمازِ جنازہ ہوچکی ہوگی، اس صورت میں کیا نمازِ جنازہ ہوجائے گی؟ اگر نہیں ہوگی تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟

ج……اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وضو کرنے لگا تو نمازِ جنازہ فوت ہوجائے گی، ایسی صورت میں تیمّم کرکے نمازِ جنازہ میں شریک ہوجائے، لیکن یہ تیمّم صرف نمازِ جنازہ کے لئے ہوگا، دُوسری نمازیں اس تیمّم سے پڑھنا جائز نہیں، بلکہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔

بغیر وضو کے نمازِ جنازہ

س……گزشتہ دنوں ہمارے کالج میں غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، وہ اس طرح کہ کالج بس سے اُترتے ہی چند طلبہ نے کہا کہ غائبانہ نمازِ جنازہ ہو رہی ہے، اس میں شرکت کریں۔ ہم لوگ اس وقت بغیر وضو کے تھے، بلکہ تقریباً تمام طلبہ ہی بے وضو تھے، لیکن وضو کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ساتھی طلبہ ہمیں اپنے سے الگ نہ سمجھیں، مجبوراً ہم نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، اس نمازِ جنازہ میں ہندو طلبہ کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی، آپ یہ بتائیے کہ کیا غائبانہ نمازِ جنازہ ہوگئی؟ اور ہمارے بے وضو شرکت کا کفارہ کیا ہے؟

ج……حنفیہ کے نزدیک تو غائبانہ نمازِ جنازہ ہوتی ہی نہیں، آپ کو اگر اس میں شرکت کرنی ہی تھی تو تیمّم کرکے شریک ہونا چاہئے تھا، طہارت کے بغیر نمازِ جنازہ جائز نہیں، اس کا کفارہ اب کیا ہوسکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ ہندو طلبہ اس میں کیوں شامل ہوئے؟

نمازِ جنازہ کے لئے صرف بڑے بیٹے کی اجازت ضروری نہیں

س……اکثر مولوی نمازِ جنازہ پڑھانے سے قبل پوچھ لیتے ہیں کہ میّت کا بڑا بیٹا کون ہے؟ میرے خیال میں بڑے بیٹے کی شریعت کی رُو سے کوئی اہمیت نہیں، مولوی حضرات کو میّت کے وارث کا پوچھنا چاہئے، وارث بھائی بھی ہوسکتا ہے، دوست بھی، کیا اس سلسلے میں بڑے بیٹے کی شرط ضروری ہے؟ کیا بڑے بیٹے کی شرعی شرط ہے؟

ج…… جنازے کے لئے ولی سے اجازت لی جاتی ہے، اور چونکہ (باپ کے بعد) لڑکا سب سے مقدم ہے، اور لڑکوں میں سب سے بڑے لڑکے کا حق مقدم ہے، اس لئے اس سے اجازت لینا مقصود ہوتا ہے، ویسے بغیر اجازت کے بھی نمازِ جنازہ ادا ہوجاتی ہے۔

سیّد کی موجودگی میں نمازِ جنازہ دُوسرا شخص بھی پڑھا سکتا ہے

س…… ہمارے ہاں ایک جنازہ ہوگیا، وہاں کے لوگوں نے امام صاحب کو کہا کہ سیّد موجود نہیں ہے، اس لئے نمازِ جنازہ ادا نہ کریں، کیا سیّد کی غیرموجودگی میں جنازہ نہیں ہوسکتا؟ قرآنِ پاک کی روشنی میں تفصیلی جواب دیں۔

ج…… جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حق دار میّت کا ولی ہے، اس کے بعد محلے کا امام، بہرحال سیّد کی غیرموجودگی میں نمازِ جنازہ صحیح ہے، اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جب تک سیّد موجود نہ ہو دُوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا، بلکہ سیّد کی موجودگی میں بھی دُوسرا شخص نمازِ جنازہ پڑھا سکتا ہے۔

جس کی نمازِ جنازہ غیرمسلم نے پڑھائی، اس پر دوبارہ نماز ہونی چاہئے

س…… نئی کراچی سیکٹر ۵-ڈی میں ایک غیرمسلم گروہ کی مسجد ہے، فلاح دارین، اس کے پیش امام کا تعلق ایک دیندار جماعت سے ہے جو چن بشویشور کو مانتے ہیں، لیکن یہ ظاہر نہیں کرتے ہیں، لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں، جب ان کو علم ہوتا ہے تو پچھتاتے ہیں۔ یہاں ایک صاحب کا انتقال ہوگیا جو سنی عقیدہ تھے، ان کی نمازِ جنازہ اس مسجد کے امام صاحب نے پڑھائی۔ آپ یہ بتائیں کہ سنی عقیدہ رکھنے والوں کی نمازِ جنازہ قادیانی امام پڑھا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو دوبارہ نماز کا کیا طریقہ ہوگا؟

ج…… دیندار انجمن کے لوگ قادیانیوں کی ایک شاخ ہے، اس لئے یہ لوگ مسلمان نہیں، اس امام کو امامت سے فوراً الگ کردیا جائے۔ غیرمسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا، اگر کسی غیرمسلم نے مسلمان کا جنازہ پڑھایا ہو تو دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر بغیر جنازے کے دفن کردیا گیا ہو تو تمام مسلمان گناہگار ہوں گے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

س…… نمازِ جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟

ج…… نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد ثنا، دُوسری کے بعد دُرود

فہرست

شریف، تیسری کے بعد میّت کے لئے دُعا، اور چوتھی کے بعد سلام۔

نمازِ جنازہ کی نیت کیا ہو؟ اور دُعا یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

س...... نمازِ جنازہ کی دُعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟ اور کس طرح نیت کی جائے؟

ج...... نمازِ جنازہ میں نمازِ جنازہ ہی کی نیت کی جاتی ہے، پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھتے ہیں، دُوسری تکبیر کے بعد نماز والا دُرود شریف پڑھتے ہیں، تیسری تکبیر کے بعد میّت کے لئے دُعا پڑھتے ہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں، دُعا یاد نہ ہو تو یاد کرنی چاہئے، جو نیچے لکھی ہوئی ہے، جب تک دُعا یاد نہ ہو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھتا رہے یا خاموش رہے۔

دُعائیں یہ ہیں:

بالغ میّت کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ."

نابالغ بچے کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا."

نابالغ بچی کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً."

نمازِ جنازہ میں دُعائیں سنت ہیں

س...... کیا نمازِ جنازہ میں دُعا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج...... نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں فرض ہیں، اور دُعائیں سنت ہیں، اگر کسی کو دُعائیں یاد نہ

ہوں تو صرف تکبیر ہی کہنے سے فرض ادا ہوجائے گا۔ لیکن نمازِ جنازہ کی دُعا سیکھ لینی چاہئے، کیونکہ اس کے بغیر میّت کی شفاعت سے بھی محروم رہے گا اور نماز بھی خلافِ سنت ہوگی۔

بچوں اور بڑوں کی اگر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھیں تو بڑوں والی دُعا پڑھیں

س…… حرمین شریفین میں بچے اور بڑوں کی نمازِ جنازہ ساتھ پڑھنی پڑتی ہیں، اس صورت میں کون سی دُعا ادا کی جائے گی؟

ج…… اجتماعی نمازِ جنازہ میں وہی دُعا پڑھیں گے جو بڑوں کی نمازِ جنازہ میں پڑھتے ہیں، اس میں بچے کے لئے بھی دُعا شامل ہوجائے گی۔

جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا، نہ معلوم ہو تو بالغ والی دُعا پڑھیں

س…… نمازِ جنازہ کی جماعت کھڑی ہوچکی ہے، ایک شخص بعد میں پہنچتا ہے اور نمازِ جنازہ میں شامل ہوجاتا ہے، ابھی اس کو یہ معلوم نہیں کہ جنازہ کس کا ہو رہا ہے؟ آیا کہ میّت مرد، عورت یا بچہ کون ہے؟ ایسی صورت میں وہ کیا نیت کرے اور کیا پڑھے؟

ج…… مرد و عورت کے لئے دُعائے جنازہ ایک ہی ہے، البتہ بچے، بچی کے لئے دُعا کے الفاظ الگ ہیں، تاہم بچے کے جنازہ میں بھی اگر بالغ مرد و عورت والی دُعا پڑھ لی جائے تو صحیح ہے، اس لئے بعد میں آنے والوں کو اگر علم نہ ہو تو وہ مطلق نمازِ جنازہ کی نیت کرلیں اور بالغوں والی دُعا پڑھ لیا کریں۔

نمازِ جنازہ میں رُکوع و سجود نہیں ہے

س…… نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟ یعنی رُکوع، سجود وغیرہ کرتے ہیں یا نہیں؟ دُوسرے یہ کہ میں نے نویں جماعت کی اسلامیات میں پڑھا تھا کہ یہ چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہوتی ہیں۔

ج…… نمازِ جنازہ میں اذان، اقامت، رُکوع، سجدہ نہیں، بس پہلی تکبیر کہہ نیت باندھ لیتے ہیں، ثنا پڑھ کر دُوسری تکبیر کہتے ہیں، دُرود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جاتی ہے، اور میّت کے لئے دُعا کی جاتی ہے، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں، یہ چار تکبیریں گویا چار

فہرست

رکعتوں کے قائم مقام سمجھی جاتی ہیں۔

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور دُوسری سورۃ پڑھنا کیسا ہے؟

س...... میں ایک میّت کے جنازے میں شریک ہوا، جب نیت باندھ لی تو امام نمازِ جنازہ زور سے پڑھنے لگا، جس میں سورتیں تلاوت کر رہے تھے، مثلاً: سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، دُرود شریف وغیرہ۔ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی ایک دُوسرے کے ساتھ بحث کرنے لگے، مہربانی فرماکر قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا جواب دیں۔

ج...... نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کے امام شافعیؒ و امام احمدؒ قائل ہیں، امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ قائل نہیں، بطور حمد و ثناء پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں، سورۂ اِخلاص پڑھنے کا ائمہ اربعہ میں سے کوئی قائل نہیں، اسی طرح نمازِ جنازہ میں اُونچی قرأت کا بھی ائمہ اربعہ میں سے کوئی قائل نہیں۔

نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اُٹھانا

س...... کیا نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اُٹھانا چاہئے؟

ج...... جی نہیں!

نمازِ جنازہ کے دوران شامل ہونے والا نماز کس طرح پوری کرے؟

س...... نمازِ جنازہ ہو رہی ہے اور ایک آدمی جو دُوسری یا تیسری تکبیر میں پہنچتا ہے تو اب وہ کیا پڑھے گا؟ اور جو تکبیریں باقی ہیں ان کو کیسے ادا کرے گا، اور اگر اس کو پتہ ہی نہیں کہ کتنی تکبیریں ہوئی ہیں تو پھر کیا پڑھے گا؟

ج...... ایسے شخص کو چاہئے کہ امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، جب اگلی تکبیر ہو تب نماز میں شریک ہوجائے، اور جتنی تکبیریں اس کی رہ گئی ہوں، امام کے سلام پھیرنے اور جنازہ کے اُٹھائے جانے سے پہلے صرف اتنی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے، جب امام کے ساتھ شامل ہو تو جو دُعا و ثنا پڑھ سکتا ہے پڑھ لے، اس کی نماز ہوجائے گی۔

اگر نمازِ جنازہ میں مقتدی کی کچھ تکبیریں رہ جائیں تو کیا کرے؟

س...... جس طرح نماز باجماعت میں کوئی رکعت رہی ہو تو اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کرلیتے ہیں، اسی طرح اگر نمازِ جنازہ میں ایک یا دو تکبیریں چھوٹ جائیں تو اس کو کس طرح ادا کریں گے؟

ج...... یہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد جنازے کے اُٹھائے جانے سے پہلے اپنی باقی ماندہ تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے، اس کو ان تکبیروں میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں، صرف تکبیریں پوری کرکے سلام پھیر دے۔

نمازِ جنازہ کے اختتام پر ہاتھ چھوڑنا

س...... نمازِ جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ دونوں چھوڑنے چاہئیں یا جب دائیں طرف سلام پھیریں تو دائیں ہاتھ کو چھوڑیں، اور جب بائیں طرف سلام پھیریں تو بائیں ہاتھ کو چھوڑیں؟

ج...... دونوں طرح دُرست ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا

س...... نمازِ جنازہ پڑھنے کے فوراً بعد دُعا مانگنی جائز ہے؟

ج...... جنازہ خود دُعا ہے، اس کے بعد دُعا کرنا سنت سے ثابت نہیں، اس لئے اس کو سنت سمجھنا یا سنت کی طرح اس کا التزام کرنا صحیح نہیں۔

نمازِ جنازہ کے بعد اور قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا

س...... نمازِ جنازہ کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا، قبر کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا، قبر کے سرہانے اور پائینتی دُعا پڑھتے وقت اُنگلی شہادت کی رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا اس کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے؟

ج...... جنازہ کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا بدعت ہے، قبر پر دُعا جائز ہے، قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائینتی کی جانب سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا بھی جائز

ہے، قبر پر اُنگلی رکھنا ثابت نہیں۔

میّت کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو کیا کرے؟

س…… ۱۹۴۷ء میں انڈیا سے پاکستان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی بمقام وزیرآباد میری والدہ انتقال کرگئیں، اس وقت حالات اس طرح تھے کہ ہم فاقوں کے مارے ہوئے اور بے گھر تھے، علاوہ ازیں خطرات بھی تھے، ہم میں دین سے ناواقفیت بھی تھی، ان اسباب کی وجہ سے ہم نے بغیر جنازہ کے ہی صرف چار آدمیوں نے والدہ محترمہ کو دفن کردیا، اب جبکہ خدا نے علمِ دین سے واقفیت عطا فرمائی ہے، سوچتا ہوں کہ ہم نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، اس کے حل کے لئے اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج…… میّت کی نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، اس فرض کو نہ ادا کرنے کی وجہ سے سب لوگ گناہگار ہوئے، اب دُعا و اِستغفار کے سوا اس کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا۔

نوٹ:…… اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دُعائیں یاد نہ ہوں تو وضو کرکے جنازے کے سامنے کھڑے ہوکر نمازِ جنازہ کی نیت باندھ کر تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے تب بھی فرض ادا ہوجائے گا۔

جنازے کا ہلکا ہونا نیکوکاری کی علامت نہیں

س…… سنا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا جنازہ ہلکا (بے وزن) ہوگا تو وہ نیکوکار ہوگا، اور جس کا جنازہ بھاری ہوگا وہ گناہگار ہوگا، کیا یہ سچ ہے؟

ج…… یہ خیال غلط ہے!

جنازے کے ساتھ ٹولیاں بنا کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے

س…… بعض لوگ جنازے کے ساتھ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر بلند آواز کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے رہتے ہیں، اور بعض اس کی مخالفت کرتے ہیں، آپ ذرا یہ بتائیے کہ کیا صحیح ہے، میں آپ کا دِل کی گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہوں گا۔

ج……فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"وعلی متبعی الجنازة الصمت ویکره لهم رفع الصوت بالذکر وقراءة القراٰن کذا فی شرح الطحاوی فان اراد ان یذکر الله یذکر فی نفسه کذا فی فتاویٰ قاضی خان." (ج:۱ ص:۱۶۲)

ترجمہ:……"جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے، (شرح طحاوی) اور اگر کوئی شخص ذکر اللہ کرنا چاہے تو دِل میں ذکر کرے۔"

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے ٹولیاں بناکر کلمہ طیبہ پڑھنے کے جس رواج کا ذکر کیا ہے وہ مکروہ، بدعت ہے، اور جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ صحیح کرتے ہیں، البتہ کلمہ طیبہ وغیرہ زیرِ لب پڑھنا چاہئے۔

متعدّد بار نمازِ جنازہ کا جواز

س……کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ میّت کی نمازِ جنازہ ایک بار ہونی چاہئے، یا زیادہ بار؟ کیونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک بار ہی ہونی چاہئے، جبکہ علمائے کرام کی نمازِ جنازہ تین بار ہوئی ہے؟

ج……اگر میّت کے ولی نے نمازِ جنازہ پڑھ لی ہو تو جنازے کی نماز دوبارہ نہیں ہوسکتی، اور اگر اس نے نہ پڑھی ہو تو وہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے، اور اس دُوسری جماعت میں دُوسرے لوگ بھی جنھوں نے پہلے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، شریک ہوسکتے ہیں۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

س……کچھ روز پہلے، بلکہ اب تک افراد کی بڑی تعداد نے غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی، اور یہاں تک کہ مدینہ منوّرہ اور مکہ مکرّمہ میں بھی ملک کی ایک بڑی ہستی کی نمازِ جنازہ غائبانہ طور پر ادا کی گئی، آپ سے پوچھنا یہ مقصود ہے کہ حنفی مسلک میں کیا غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنا

دُرست ہے؟ اگر نہیں تو کس مسلک میں دُرست ہے؟ اور مدینہ منوّرہ اور مکہ مکرّمہ کے امام صاحب کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے علاقے کی مسجد کے امام جو ایک سند یافتہ جید عالم ہیں اور اپنے مسائل کی تصحیح ہم انہی کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتے ہیں، انہوں نے احادیث کی کتب سے دلائل دیتے ہوئے بتایا کہ غائبانہ نمازِ جنازہ احناف کے نزدیک دُرست نہیں ہے۔

ج…… غائبانہ نمازِ جنازہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں، البتہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے، حرمین شریفین کے ائمہ امام احمدؒ کے مقلد ہیں، اس لئے اپنے مسلک کے مطابق ان کا غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔

غائبانہ جنازہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں

س…… کیا کسی شخص کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ کیونکہ پندرہ روزہ "تعمیرِ حیات" (لکھنؤ) میں مولانا طارق ندوی سے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: احناف کے یہاں جائز نہیں ہے، اس کے برعکس "معارف الحدیث" جلد ہفتم میں مولانا محمد منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ جب حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا انتقال ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس کی اطلاع ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی اطلاع دی اور مدینہ طیبہ میں اس کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی، دونوں مسائل کی وضاحت کیجئے۔

ج…… امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں، جیسا کہ مولانا طارق ندوی نے لکھا ہے، نجاشی کا غائبانہ جنازہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اس کو نجاشی کی خصوصیت قرار دیتے ہیں، ورنہ غائبانہ جنازہ کا عام معمول نہیں تھا، امام شافعیؒ قصہ نجاشی کی وجہ سے جواز کے قائل ہیں، امام احمدؒ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں، ایک جواز کی، دُوسری منع کی۔

نمازِ جنازہ میں عورتوں کی شرکت

س…… کیا عورت نمازِ جنازہ میں شرکت کرسکتی ہے؟ یعنی جماعت کے پیچھے عورتیں کھڑی

فہرست

ہوسکتی ہیں؟

ج…… جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہئے، عورتوں کو نہیں، تاہم اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہوجائیں تو نماز ان کی بھی ہوجائے گی۔

قبروں کی زیارت

قبرستان پر کتنی دُور سے سلام کہہ سکتے ہیں؟

س…… قبرستان میں جاتے ہوئے یا قریب سے گزرتے ہوئے ”السلام علیکم یا اہل القبور“ کہنا چاہئے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ بس، ٹرین یا کسی بھی سواری میں سفر کے دوران کوئی قبرستان یا کوئی مزار نظر آجائے تو ”السلام علیکم یا اہل القبور“ یا ”السلام علیکم یا صاحب مزار“ کہنا چاہئے یا نہیں؟

ج…… اگر پاس سے گزریں تو ”السلام علیکم یا اہل القبور“ کہہ لینا چاہئے۔

قبرستان کس دن اور کس وقت جانا چاہئے؟

س…… قبرستان جانے کے لئے سب سے بہتر وقت اور دن کون سے ہیں؟

ج…… قطعی طور پر کسی خاص وقت اور دن کی تعلیم نہیں دی گئی، آپ جب چاہیں جاسکتے ہیں، وہاں جانے سے اصل مقصود عبرت حاصل کرنا ہے، موت و آخرت کو یاد کرنا ہے، البتہ بعض روایات میں شبِ برأت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کے قبرستان (بقیع) میں تشریف لے جانا اور ان کے لئے دُعائے مغفرت فرمانا آیا ہے، بعض حضرات نے ان روایات پر کلام فرمایا ہے، اور ان کو ضعیف کہا ہے۔ ایک مرسل روایت میں ہے کہ جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی، اس کی بخشش ہوجائے گی اور اسے ماں باپ سے حسنِ سلوک کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ از شعب الایمان بیہقی)

فی الجملہ ان روایات سے متبرک دن میں قبرستان جانے کا اہتمام معلوم ہوتا ہے، علامہ شامیؒ لکھتے ہیں: ”ہر ہفتے میں قبروں کی زیارت کی جائے، جیسا کہ ”مختارات النوازل“ میں ہے، اور ”شرح لباب المناسک“ میں لکھا ہے کہ: جمعہ، ہفتہ، پیر اور جمعرات کا دن افضل ہے۔ محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں جمعہ کے دن، اور ایک دن پہلے اور ایک دن بعد، اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن افضل ہے۔“ (رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۲)

پختہ مزارات کیوں بنے؟

س…… حدیث شریف میں ہے کہ بہترین قبر وہ ہے جس کا نشان نہ ہو اور کچی ہو، پھر ہندوستان اور پاکستان میں اتنے سارے مزارات کیوں ہیں جن کو لوگ پوجا کی حد تک چومتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں؟

ج…… بزرگوں کی قبروں کو یا تو عقیدت مند بادشاہوں نے پختہ کیا ہے، یا دُکان دار مجاوروں نے، اور ان لوگوں کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

مزارات پر جانا جائز ہے، لیکن وہاں شرک و بدعت نہ کرے

س……کیا مزاروں پر جانا جائز ہے؟ جو لوگ جاتے ہیں یہ شرک تو نہیں کر رہے؟

ج……قبروں کی زیارت کو جانا مستحب ہے، اس لئے مزاراتِ اولیاء پر جانا تو شرک نہیں، ہاں! وہاں جاکر شرک و بدعت کرنا بڑا سخت وبال ہے۔

بزرگوں کے مزارات پر منّت ماننا حرام ہے

س……کئی جگہ پر کچھ بزرگوں کے مزار بنائے جاتے ہیں (آج کل تو بعض نقلی بھی بن رہے ہیں)، اور ان پر ہر سال عرس ہوتے ہیں، چادریں چڑھائی جاتی ہیں، ان سے منتیں مانگی جاتی ہیں، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

ج…… یہ تمام باتیں بالکل ناجائز اور حرام ہیں، ان کی ضروری تفصیل میرے رسالے ”اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم“ میں دیکھ لی جائے۔

مزارات پر پیسے دینا کب جائز ہے اور کب حرام ہے؟

س…… میں جس رُوٹ پر گاڑی چلاتا ہوں اس راستے میں ایک مزار آتا ہے، لوگ مجھے پیسے دیتے ہیں کہ مزار پر دے دو، مزار پر پیسے دینا کیسا ہے؟

ج…… مزار پر جو پیسے دیئے جاتے ہیں، اگر مقصود وہاں کے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا ہے تو جائز ہے، اور اگر مزار کا نذرانہ مقصود ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔

مزارات کی جمع کردہ رقم کو کہاں خرچ کرنا چاہئے؟

س…… مزاروں یا قبروں پر جو پیسے جمع کئے جاتے ہیں یہ کیسے ہیں؟ (جمع کرنے کیسے ہیں؟) اگر ناجائز ہیں تو پہلے جو جمع ہیں ان کو کہاں خرچ کیا جائے؟

ج…… اولیاء اللہ کے مزارات پر جو چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں وہ ”ما اھل بہ لغیر اللہ“ میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہیں، اور ان کا مصرف مالِ حرام کا مصرف ہے، یعنی بغیر نیتِ ثواب کے یہ مال کسی مستحقِ زکوٰۃ کو دے دیں۔

اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دینا حرام ہے

س…… جو لوگ اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دیتے ہیں کیا یہ جائز ہیں؟ حالانکہ اگر ان کی نیت خیرات کی ہو تو ان کے قرب و جوار میں مساکین بھی موجود ہیں۔

ج…… اولیاء اللہ کے مزارات پر جو بکرے بطور نذر و نیاز کے چڑھائے جاتے ہیں، وہ قطعاً ناجائز و حرام ہیں، ان کا کھانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں، اِلَّا یہ کہ مالک اپنے فعل سے توبہ کرکے بکرے کو واپس لے لے، اور جو بکرے وہاں کے غریب غرباء کو کھلانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں، وہ ان غریب غرباء کے لئے حلال ہیں۔

مردہ، قبر پر جانے والے کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے

س…… قبر پر کوئی عزیز مثلاً: ماں باپ، بہن بھائی یا اولاد جائے تو کیا اس شخص کی رُوح انہیں اس رشتے سے پہچانتی ہے؟ ان کو دیکھنے اور بات سننے کی قوّت ہوتی ہے؟

ج……حافظ سیوطیؒ نے ''شرح الصدور'' میں اس مسئلے پر متعدّد روایات نقل کی ہیں کہ میّت ان لوگوں کو جو اس کی قبر پر جائیں، دیکھتی اور پہچانتی ہے اور ان کے سلام کا جواب دیتی ہے۔ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ''جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی قبر پر جائے، جس کو وہ دُنیا میں پہچانتا تھا، پس جا کر سلام کہے تو وہ ان کو پہچان لیتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔'' یہ حدیث ''شرح صدور'' میں حافظ ابنِ عبدالبر کی ''استذکار'' اور ''تمہید'' کے حوالے سے نقل کی ہے، اور لکھا ہے کہ محدث عبدالحق نے اس کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ (ص:۸۸)

قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا

س……قبرستان میں یا ایک قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا کیسا ہے؟

ج……فتاویٰ عالمگیری (ج:۵ ص:۳۵۰ مصری) میں لکھا ہے کہ قبر پر دُعا مانگنا ہو تو قبر کی طرف پشت اور قبلے کی طرف منہ کرکے دُعا مانگے۔

قبرستان میں فاتحہ اور دُعا کا طریقہ

س……قبرستان میں جا کر قبر پر فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس فاتحہ نامی دُعا میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ (یعنی کیا دُعا مانگنی چاہئے؟)

ج……قبرستان میں جا کر پہلے تو ان کو سلام کہنا چاہئے، اس کے الفاظ حدیث میں یہ آتے ہیں: ''السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون، نسأل اللہ لنا ولکم العافیة۔'' اور پھر جس قدر ممکن ہو ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرے، اور قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔ بعض روایات میں سورۂ یٰسین، سورۂ تبارک الذی، سورۂ فاتحہ سورۂ زلزال، سورۂ تکاثر اور سورۂ اِخلاص اور آیت الکرسی کی فضیلت بھی آئی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبر کی طرف منہ اور قبلے کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو، اور جب دُعا کا ارادہ کرے تو قبر کی طرف پشت اور قبلے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو۔

قبرستان میں پڑھنے کی مسنون دُعائیں

س……کون سی مسنون اور بہتر دُعائیں ہیں جو قبرستان میں پڑھنی چاہئیں؟

ج……سب سے پہلے قبرستان میں جاکر اہلِ قبور کو سلام کہنا چاہئے، اس کے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے کوئی سے الفاظ کہہ لے، اگر وہ یاد نہ ہوں تو ''السلام علیکم'' ہی کہے، اس کے بعد ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرے اور جس قدر ممکن ہو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب ان کو پہنچائے۔ احادیث میں خصوصیت کے ساتھ بعض سورتوں کا ذکر آیا ہے، مثلاً: سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ یٰسین، سورۂ تکاثر، سورۂ کافرون، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس وغیرہ۔

قبرستان میں قرآنِ کریم کی تلاوت آہستہ جائز ہے، آواز سے مکروہ ہے

س……ایک مولوی صاحب فرمارہے تھے کہ قرآن مجید قبرستان میں نہیں پڑھنا چاہئے، کیونکہ عذاب والی آیات پر مردے پر عذاب نازل ہوتا ہے، بلکہ مخصوص دُعاؤں بشمول آیات جو کہ سنتِ نبویؐ سے ثابت ہیں، پڑھنی چاہئیں۔

ج……قبر پر بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے، آہستہ پڑھ سکتے ہیں۔

قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں

س……۱: کیا عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے؟

۲:……اگر جاسکتی ہیں تو کیا کسی خاص وقت کا تعین ہونا چاہئے؟

۳:……قبرستان جاکر عورتوں یا مردوں کے لئے قرآن پڑھنا یا نوافل پڑھنا منع ہیں، اگر نماز کا وقت ہوجائے اور وقت تھوڑا ہو جیسے مغرب کا وقت ہوتا ہے تو کیا نماز کو قضا کردینا چاہئے یا وہیں پڑھ لینی چاہئے؟

ج……۱: عورتوں کے قبرستان جانے پر اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جوان عورت کو تو ہرگز نہیں جانا چاہئے، بڑی بوڑھی اگر جائے اور وہاں کوئی خلافِ شرع کام نہ کرے تو گنجائش ہے۔

۲:……خاص وقت کا کوئی تعین نہیں، پردہ کا اہتمام ہونا اور نامحرموں سے اختلاط نہ ہونا ضروری ہے۔

۳:……قبرستان میں تلاوت صحیح قول کے مطابق جائز ہے، مگر بلند آواز سے نہ

فہرست

پڑھے، قبرستان میں نماز پڑھنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے، اس لئے قبرستان میں نفل پڑھنا جائز نہیں، اگر کبھی فرض نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو قبرستان سے ایک طرف کو ہوکر کہ قبریں نمازی کے سامنے نہ ہوں، نماز پڑھ لی جائے۔

کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟

س...... کیا عورتوں کے قبرستان، مزارات پر جانے، محفلِ سماع (قوالی) منعقد کرنے کی مذہب نے کہیں اجازت دی ہے؟ اگر یہ جائز ہے تو آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کریں، ویسے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ اسے اختلافی مسئلہ سمجھتے ہوئے گول نہ کرجائیں۔

ج...... مسئلہ اتفاقی ہو یا اختلافی، لیکن جب جناب کو ہم پر اتنا اعتماد بھی نہیں کہ ہم مسئلہ صحیح بتائیں گے یا گول کرجائیں گے تو آپ نے سوال بھیجنے کی زحمت ہی کیوں فرمائی؟

آپ کو چاہئے تھا کہ یہ مسئلہ کسی ایسے عالم سے دریافت فرماتے جن پر جناب کو کم ازکم اتنا اعتماد تو ہوتا کہ وہ مسئلے کو گول نہیں کریں گے، بلکہ خدا و رسول کی جانب سے ان پر شریعت کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسے وہ اپنے فہم کے مطابق پورا کریں گے۔

میرے بھائی! شرعی مسائل تو نہ ذہنی عیاشی کے لئے ہیں، نہ محض چھیڑ چھاڑ کے لئے، یہ تو عمل کرنے اور اپنی زندگی کی اصلاح کے لئے ہیں، لہٰذا مسئلہ کسی ایسے شخص سے پوچھئے جو آپ کی نظر میں دین کا صحیح عالم بھی ہو، اور اس کے دِل میں خدا کا اتنا خوف بھی ہو کہ وہ محض اپنی یا لوگوں کی خواہشات کی رعایت کرکے شریعت کے مسائل میں تلبیس یا ترمیم نہیں کرے گا۔

اب آپ کا مسئلہ بھی عرض کئے دیتا ہوں، ورنہ آپ فرمائیں گے کہ دیکھو گول کرگئے ناں!

عورتوں کا قبروں پر جانا واقعی اختلافی مسئلہ ہے، اکثر اہلِ علم تو حرام یا مکروہِ تحریمی کہتے ہیں، اور کچھ حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں، یہ اختلاف یوں پیدا ہوا کہ ایک زمانے میں قبروں پر جانا سب کو منع تھا، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، بعد میں حضور پُرنور صلی

فہرست

اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی اور فرمایا: ''قبروں کی زیارت کیا کرو، وہ آخرت کی یاد دِلاتی ہیں۔''

جو حضرات عورتوں کے قبروں پر جانے کو جائز رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ اجازت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

اور جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لئے جائیں، لہٰذا قبروں پر جانا ان کے لئے ممنوع اور موجبِ لعنت ہوگا۔

یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتیں ایک تو شرعی مسائل سے کم واقف ہوتی ہیں، دُوسرے ان میں صبر، حوصلہ اور ضبط کم ہوتا ہے، اس لئے ان کے حق میں غالب اندیشہ یہی ہے کہ یہ وہاں جاکر جزع فزع کریں گی یا کوئی بدعت کھڑی کریں گی، شاید اسی اندیشے کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبروں پر جانے کو موجبِ لعنت فرمایا، اور یہ اختلاف بھی اسی صورت میں ہے کہ عورتوں قبروں پر جاکر کسی بدعت کا ارتکاب نہ کرتی ہوں، ورنہ کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں ہے، آج کل عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جاکر جو کچھ کرتی ہیں اسے دیکھ کر یقین آجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کیوں فرمائی ہے؟

عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام کی منّت ماننا

س...... عورتوں اور بچوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں؟ نیز قبر والے کے نام کی منّت ماننا جیسے کہ بکرا دینا یا کوئی چادر چڑھانا وغیرہ؟

ج...... اہلِ قبور کے لئے منّت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے، درمختار میں ہے:

''جاننا چاہئے کہ اکثر عوام کی طرف سے مُردوں کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اور اولیائے کرامؒ کی قبروں پر روپے، پیسے، شرینی، تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرّب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں، یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں، اِلَّا یہ کہ نذر اللہ کے لئے ہو اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے، لوگ خصوصاً اس زمانے میں اس

فہرست

میں بکثرت مبتلا ہیں، اس مسئلے کو علامہ قاسمؒ نے ''درر البحار'' کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔''

علامہ شامیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''ایسی نذر کے ناجائز اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں، اوّل یہ کہ یہ نذر مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، اور مخلوق کے نام کی منّت ماننا جائز نہیں، کیونکہ نذر عبادت ہے، اور غیراللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منّت مانی گئی وہ میّت ہے، اور مردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سوم یہ کہ اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ فوت شدہ بزرگ بھی تکوینی اُمور میں تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ غلط ہے۔''

(رد المحتار قبیل باب الاعتکاف ج:۲ ص:۴۳۹، نیز دیکھئے البحرالرائق ج:۲ ص:۳۲۰)

چھوٹے بچوں کو قبرستان لے جانا تو بے ہودہ بات ہے، رہا عورتوں کا قبر پر جانے کا مسئلہ! اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔'' (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیرشرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں، اکثر بے پردہ جاتی ہیں، اور پھر وہاں جاکر غیرشرعی حرکتیں کرتی ہیں، منّتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں، اس لئے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے، اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، بلکہ بالاجماع حرام ہے۔

قبرستان وقف ہوتا ہے، اس میں ذاتی تصرفات جائز نہیں

س…… اگر کوئی شخص مسلمان کہلائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قبروں کو مسمار کرکے ان پر مکانات اور کارخانے تعمیر کرلے، اور ان میں رہائش اختیار کرکے احترامِ قبرستان کی پامالی

فہرست

کا سبب بنے، اس کے اس عمل پر قانونِ شریعت کیا حد قائم کرتا ہے؟ اور اس کے عمل کا تذکرہ کس انداز میں کیا جائے گا؟

ج…… مسلمانوں کا قبرستان وقف ہوتا ہے، اور وقف میں اس قسم کے تصرفات، جو سوال میں ذکر کئے گئے ہیں جائز نہیں، البتہ اگر کسی کی ذاتی زمین میں قبریں ہوں، ان کو ہموار کرسکتا ہے۔

خواب کی بنا پر کسی کی زمین میں بنائے گئے مزار کا کیا کریں؟

س…… مولانا صاحب! ہمارے قصبے سے کوئی ایک میل دُور ایک کھیت میں ایک پیر صاحب دریافت ہوئے ہیں، وہ ایسے کہ ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ پیر صاحب کہتے ہیں کہ فلانی جگہ پر میرا مزار بناؤ۔ لوگوں نے مزار بنادیا، آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس مزار پر روزانہ تقریباً ۲۰۰ سے زائد آدمی دُعا مانگنے آتے ہیں، جس مالک کی یہ زمین ہے وہ بہت تنگ ہے، اور کہتا ہے کہ میری زمین سے یہ جعلی مزار ہٹاؤ، لیکن وہ نہیں ہٹاتے۔ آپ بتائیں کہ اس کا کیا حل ہے؟

ج…… ایک عورت کے کہنے کی بنا پر مزار بنالینا بے عقلی ہے، زمین کے مالک کو چاہئے کہ وہ اس کو ہموار کردے اور لوگوں کو وہاں آنے سے روک دے۔

ایصالِ ثواب

ایصالِ ثواب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیا جائے

س…… میں ذکر کرنے سے پہلے ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار قل ہو اللہ شریف، اوّل آخر دُرود شریف پڑھ کر اس طرح دُعا کرتا ہوں: ”یا اللہ! اس کا ثواب میرے مخدوم و مکرم حضرت ..... دامت برکاتہم سے لے کر میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرے سلسلے کے تمام مشائخ کرام تک پہنچادے اور ان کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی حصہ نصیب فرمادے۔

ج…… حضرتِ شیخ نوّر اللہ مرقدہٗ کے سلسلے کے مطابق گیارہ بار دُرود شریف اور تیرہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر (اور اس کے ساتھ اگر سورۂ فاتحہ بھی پڑھ لی جائے تو بہت اچھا ہے) ایصالِ ثواب کیا جائے اور ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مبارک سے کی جائے، باقی ٹھیک ہے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوافل سے ایصالِ ثواب کرنا

س…… میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لئے روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا تھا، اب کچھ عرصے سے یہ عمل دو رکعت نفل کے ذریعے ادا کرتا ہوں، کیا اس طرح کرنے میں ذاتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں کوئی کوتاہی تو نہیں؟

ج……کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بدنی اور مالی عبادات کے ذریعے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا محبت کی بات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب، اِشکال کا جواب

س…… کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام مندرجہ ذیل مسئلے کے متعلق کہ مسلمان حضرات بخدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایصالِ ثواب کرتے ہیں، ہمارے ایصالِ ثواب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ جبکہ آپ دو جہانوں کے سردار ہیں، اور جنت کے اعلیٰ ترین مقام آپ کے لئے یقینی ہیں۔

دُرود و سلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجتے ہیں، کما فی النص، اپنے کسی عزیز کو ایصالِ ثواب کرنے کی وجہ معقول ہے، اس کی بخشش کے لئے، اور رفعِ درجات کے لئے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایصالِ ثواب کرنے کی حقیقت پر روشنی ڈالئے، اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

ج…… اُمت کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب نصوص سے ثابت ہے، چنانچہ ایصالِ ثواب کی ایک صورت آپ کے لئے ترقیٔ درجات کی دُعا، اور مقامِ وسیلہ کی درخواست ہے، صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

فہرست

"اذا سمعتم المؤذّن فقولوا مثل ما یقول، ثم صلوا علیّ فانه من یصلی علیّ صلٰوۃ صلی اللہ علیه وسلم بها عشرًا، ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا هو، فمن سأل لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة." (مشکوٰۃ ص:۶۴)

ترجمہ:...... "جب تم مؤذّن کو سنو تو اس کی اذان کا اسی کی مثل الفاظ سے جواب دو، پھر مجھ پر دُرود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "وسیلہ" کی درخواست کرو، یہ ایک مرتبہ ہے جنت میں، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے شایانِ شان ہے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کی، اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

اور صحیح بخاری میں ہے:

"من قال حین سمع النداء، اللّٰهم رب هٰذه الدعوة التامة والصلٰوة القائمة اٰت محمدن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقامًا محمودن الذی وعدته، حلت له شفاعتی یوم القیامة." (مشکوٰۃ ص:۶۵)

ترجمہ:...... "جو شخص اذان سن کر یہ دُعا پڑھے: "اے اللہ! جو مالک ہے اس کامل دعوت کا، اور قائم ہونے والی نماز کا، عطا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور کھڑا کر آپ کو مقامِ محمود میں، جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے" قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلبی کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخصت کرتے ہوئے فرمایا:

”لا تنسنا یا اخی من دعائک. وفی روایة: اشرکنا یا اخی فی دعائک.“

(ابوداوٗد ج:۱ ص:۲۱۰، ترمذی ج:۲ ص:۱۹۵)

ترجمہ:...... ”بھائی جان! ہمیں اپنی دُعا میں نہ بھولنا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: بھائی جان! اپنی دُعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔“

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حیاتِ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مطلوب تھی، اسی طرح وصال شریف کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مطلوب ہے۔

ایصالِ ثواب ہی کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کی جائے، حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم فرمایا تھا:

”عن حنش قال رأیت علیًّا رضی اللہ عنہ یضحی بکبشین، فقلت لہ: ما ھٰذا؟ فقال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ، فانا اضحی عنہ.“

(ابوداؤد، باب الاضحیة عن المیّت ج:۲ ص:۲۹)

ترجمہ:...... ”حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: یہ کیا؟ فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپؐ کی طرف سے قربانی کیا کروں، سو میں آپؐ کی

طرف سے قربانی کرتا ہوں۔‘‘

”وفی روایة: امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ ابدًا.“

(مسندِ احمد ج:۱ ص:۱۰۷)

”وفی روایة: فلا ادعہ ابدًا.“ (ایضاً ج:۱ ص:۱۴۹)

ترجمہ:...... ’’ایک روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں، سو میں آپ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کرتا ہوں۔‘‘

ترجمہ:...... ’’ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑتا۔‘‘

علاوہ ازیں زندوں کی طرف سے مرحومین کو ہدیہ پیش کرنے کی صورت ایصالِ ثواب ہے، اور کسی محبوب و معظم شخصیت کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس ہدیہ سے اس کی ناداری کی مکافات ہوگی، کسی بہت بڑے امیر کبیر کو اس کے احباب کی طرف سے ہدیہ پیش کیا جانا عام معمول ہے، اور کسی کے حاشیہٴ خیال میں بھی یہ بات نہیں کہ ہمارے اس حقیر ہدیہ سے اس کے مال و دولت میں اضافہ ہوجائے گا، بلکہ صرف ازدیادِ محبت کے لئے ہدیہ پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں گناہگار اُمتیوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے ذریعہ ہدیہ پیش کرنا اس وجہ سے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حقیر ہدایا کی احتیاج ہے، بلکہ یہ ہدیہ پیش کرنے والوں کی طرف سے اظہارِ تعلق و محبت کا ایک ذریعہ ہے، جس سے جانبین کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اور اس کا نفع خود ایصالِ ثواب کرنے والوں کو پہنچتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجاتِ قرب میں بھی اس سے اضافہ ہوتا ہے۔

علامہ ابنِ عابدین شامیؒ نے ردالمحتار میں باب الشہید سے قبل اس مسئلے پر مختصر سا کلام کیا ہے، اتمامِ فائدہ کے لئے اسے نقل کرتا ہوں:

”ذکر ابن حجر فی الفتاویٰ الفقهیة ان الحافظ ابن تیمیة زعم منع اهداء ثواب القراءة للنبی صلی الله علیه وسلم لان جنابه الرفیع لا یجرأ علیه الا بما اذن فیه وهو الصلٰوة علیه وسوال الوسیلة له.

قال: وبالغ السبکی وغیره فی الردّ علیه بان مثل ذٰلک لا یحتاج لاذن خاص الا تری ان ابن عمر کان یعتمر عنه صلی الله علیه وسلم عمرًا بعده موته من غیر وصیة وحج ابن الموفق وهو فی طبقة الجنید عنه سبعین حجة وختم ابن السراج عنه صلی الله علیه وسلم اکثر من عشرة اٰلاف ختمة وضحی عنه مثل ذٰلک. اهـ.

قلت: رأیت نحو ذٰلک بخط مفتی الحنفیة الشهاب احمد بن الشلبی شیخ صاحب البحر نقلًا عن شرح الطیبة للنویری ومن جملة ما نقله ان ابن عقیل من الحنابلة قال: یستحب اهداءها له صلی الله علیه وسلم.

قلت: وقول علمائنا له ان یجعل ثواب عمله لغیره، یدخل فیه النبی صلی الله علیه وسلم فانه احق بذٰلک حیث انقذنا من الضلالة ففی ذٰلک نوع شکر واسدأ جمیل له والکامل قابل لزیادة الکمال وما استدل به بعض المانعین من انه تحصیل الحاصل لان جمیع اعمال امته فی میزانه یجاب عنه بانه لا مانع من ذٰلک فان الله تعالیٰ اخبرنا بانه صلی علیه ثم امرنا بالصلٰوة علیه بان نقول اللّٰهم صل علی محمد، والله اعلم.“ (شامی ج:۲ ص:۲۴۴، طبع مصر)

فہرست

ترجمہ:......''ابنِ حجرؒ (مکی شافعی) نے فتاویٰ فقہیہ میں ذکر کیا ہے کہ حافظ ابنِ تیمیہؒ کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کے ثواب کا ہدیہ کرنا ممنوع ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں صرف اسی کی جرأت کی جاسکتی ہے جس کا اذن ہو، اور وہ ہے آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا اور آپ کے لئے دُعائے وسیلہ کرنا۔

ابنِ حجرؒ کہتے ہیں کہ: امام سبکیؒ وغیرہ نے ابنِ تیمیہؒ پر خوب خوب رَدّ کیا ہے کہ ایسی چیز اذنِ خاص کی محتاج نہیں ہوتی، دیکھتے نہیں ہو کہ ابنِ عمرؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کیا کرتے تھے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی وصیت بھی نہیں فرمائی تھی۔ ابن الموفق نے جو جنید کے ہم طبقہ ہیں، آپ کی طرف سے ستر حج کئے، ابن السراج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار ختم کئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اتنی ہی قربانیاں کیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اسی قسم کی بات مفتی حنفیہ شیخ شہاب الدین احمد بن الشلبی، جو صاحبِ بحر الرائق کے اُستاذ ہیں، کی تحریر میں بھی دیکھی ہے، جو موصوف نے علامہ نیویریؒ کی ''شرح الطیبہ'' سے نقل کی ہے، اس میں موصوف نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ حنابلہ میں سے ابنِ عقیل کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ ثواب مستحب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے علماء کا یہ قول کہ: ''آدمی کو چاہئے کہ اپنے عمل کا ثواب دُوسروں کو بخش دے'' اس میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا زیادہ استحقاق رکھتے ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ہمیں گمراہی سے نجات دلائی، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثواب کا ہدیہ کرنے میں ایک طرح کا تشکر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا اعتراف ہے، اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ہر اعتبار سے کامل ہیں، مگر) کامل زیادتِ کمال کے قابل ہوتا ہے۔ اور بعض مانعین نے جو استدلال کیا ہے کہ یہ تحصیلِ حاصل ہے، کیونکہ اُمت کے تمام عمل خود ہی آپ کے نامۂ عمل میں درج ہوتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ یہ چیز ایصالِ ثواب سے مانع نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے لئے رحمت طلب کرنے کے لئے **اللّٰھم صل علیٰ محمد** کہا کریں۔“

س...... میں قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ و خیرات کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے اکابر علمائے دین کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں، لیکن چند روز سے ایک خیال ذہن میں آتا ہے، جس کی وجہ سے بے حد پریشان ہوں، خیال یہ ہے کہ ہم لوگ ان ہستیوں کو ثواب پہنچا رہے ہیں جن پر خدا خود دُرود و سلام پیش کرتا ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو، توبہ توبہ! معاذ اللہ! ہم اتنے بڑے ہیں کہ چند آیات پڑھ کر اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضی اللہ عنہم تک پہنچا رہے ہیں، یہ تو نہ سمجھ میں آنے والی بات ہے۔

ج...... ایصالِ ثواب کی ایک صورت تو یہ ہے کہ دُوسرے کو محتاج سمجھ کر ثواب پہنچایا جائے، یہ صورت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقبولانِ الٰہی کے حق میں نہیں پائی جاتی، اور یہی منشا ہے آپ کے شبہ کا، اور دُوسری صورت یہ ہے کہ ان اکابر کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، اور احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کیا کریں، ظاہر

ہے کہ ان اکابر کی خدمت میں ایصالِ ثواب اور دُعائے ترقیٔ درجات کے سوا اور کیا ہدیہ پیش کیا جاسکتا ہے؟ پس ہمارا ایصالِ ثواب اس بنا پر نہیں کہ... معاذ اللہ... یہ حضرات ہمارے ایصالِ ثواب کے محتاج ہیں، بلکہ یہ حق تعالیٰ شانہ کی ہم پر عنایت ہے کہ ایصالِ ثواب کے ذریعے ہمارے لئے ان اکابر کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کا دروازہ کھول دیا، جس کی بدولت ہمارا حق احسان شناسی بھی ادا ہوجاتا ہے اور ان اکابر کے ساتھ ہمارے تعلق و محبت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے، اس سے ان اکابر کے درجات میں بھی مزید ترقی ہوتی ہے، اس کی برکت سے ہماری سیئات کا کفارہ بھی ہوتا ہے، اور ہمیں حق تعالیٰ شانہ کی عنایت سے بے پایاں حصہ ملتا ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھ لیجئے کہ کسی غریب مزدور پر بادشاہ کے بہت سے احسانات ہوں اور وہ اپنے تقاضائے محبت کی بنا پر کوئی ہدیہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے اور بادشاہ ازراہ مراحم خسروانہ اس کے ہدیہ کو قبول فرماکر اسے اپنے مزید انعامات کا مورد بنائے، یہاں کسی کو یہ شبہ نہیں ہوگا کہ اس فقیر درویش کا ہدیہ پیش کرنا بادشاہ کی ضرورت کی بنا پر ہے، نہیں! بلکہ یہ خود اس مسکین کی ضرورت ہے۔

ایصالِ ثواب کا مرحوم کو بھی پتا چلتا ہے اور اس کو بطور تحفے کے ملتا ہے

س...... ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھی جائے، قرآن خوانی کی جائے یا صدقۂ جاریہ میں پیسے دیئے جائیں، تو کیا مرحوم کی رُوح کو اس کا علم ہوتا ہے؟

ج...... جی ہاں! ہوتا ہے، ایصالِ ثواب کے لئے جو صدقہ خیرات آپ کریں گے، یا نماز، روزہ، دُعا، تسبیح، تلاوت کا ثواب آپ بخشیں گے، تو اس کا اجر و ثواب میّت کو آپ کے تحفے کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر احادیث کا لکھنا طوالت کا موجب ہوگا۔

مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو، اس کو خیرات کا نفع پہنچتا ہے

س...... بعض علماء سے سنا ہے کہ کسی آدمی کے فوت ہونے کے بعد اگر وہ آدمی خود نیک نہیں گزرا ہو یا نیک عمل نہیں ہو تو خیرات، ختمِ قرآن شریف یا اس کی اولاد کی دُعا، کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتی، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

ج…… مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو، اس کو نفع پہنچتا ہے، کافر کو نہیں پہنچتا۔ آپ نے جو سنا ہے (بشرطیکہ آپ کو صحیح یاد ہو) اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کو نیکی کا خود اہتمام کرنا چاہئے، جس شخص نے عمر بھر نہ نماز، روزہ کیا، نہ حج وزکوٰۃ کی پروا کی، نہ کبھی قرآنِ کریم کی تلاوت کی اسے توفیق ہوئی، بلکہ کلمہ صحیح سیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی، ایسے شخص کے مرنے پر لوگوں کی قرآن خوانی یا تیجا، چالیسواں کرنے کی جو رسم ہے، اس سے اس کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ لوگ فرائض وواجبات کا ایسا اہتمام نہیں کرتے، جیسا ان رُسوم کا اہتمام کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

لاپتا شخص کے لئے ایصالِ ثواب جائز ہے

س…… میرے شوہر بارہ سال سے لاپتہ ہیں، گمشدگی کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۴۲ سال تھی، ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا ان کا انتقال ہوگیا ہے، ہم لوگوں نے فالناموں اور دُوسرے متعدّد طریقوں سے معلوم کیا تو یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ زندہ ہیں، آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اگر ان کا انتقال ہوگیا ہو تو ان کی رُوح کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی وغیرہ کرائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہم لوگ سب پریشان ہیں کہ اگر ان کا انتقال ہوگیا ہے تو ان کے لئے ہم لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ہے، آپ بتائیں کہ اس مسئلے کا شریعت میں کیا حل ہے؟ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

ج…… جب تک خاص شرائط کے ساتھ عدالت ان کی وفات کا فیصلہ نہ کرے، اس وقت تک ان کی وفات کا حکم تو جاری نہیں ہوگا، تاہم ایصالِ ثواب میں کوئی مضائقہ نہیں، ایصالِ ثواب تو زندہ کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔ اور یہ فالناموں کے ذریعہ پتہ چلانا غلط ہے، ان پر یقین کرنا بھی جائز نہیں۔

مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کا طریقہ

س…… ہمارے جو بزرگ فوت ہوگئے ہیں ان کی رُوح کو ثواب بخشنے کے لئے کھانا وغیرہ کھلانا کیسا ہے؟ اور ثواب بخشنے کا کیا طریقہ ہے؟ مہربانی کرکے اس مسئلے پر پوری روشنی ڈالئے۔

ج…… مرحومین کو ایصالِ ثواب کے مسئلے میں چند اُمور پیشِ خدمت ہیں، آپ ان کو اچھی

طرح سمجھ لیں۔

ا:......مرحومین کے لئے، جو اس دُنیا سے رُخصت ہوچکے ہیں، زندوں کا بس یہی ایک تحفہ ہے کہ ان کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پیرا ہوا: یا رسول اللہ! میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوئی صورت ہے، جس کو میں اختیار کروں؟ فرمایا: ہاں! ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا، ان کے متعلقین سے صلہ رحمی کرنا، اور ان کے دوستوں سے عزّت کے ساتھ پیش آنا۔ (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ ص:۴۲۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: کسی شخص کے والدین کا انتقال ہوجاتا ہے، یہ ان کی زندگی میں ان کا نافرمان تھا، مگر ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دُعا، اِستغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے ماں باپ کا فرماں بردار لکھ دیتے ہیں۔

(بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص:۴۲۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لئے مفید ہوگا؟ فرمایا: ضرور! اس نے عرض کیا کہ: میرے پاس باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کردیا۔ (ترمذی ص:۱۴۵)

۲:......ایصالِ ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ جو نیک عمل آپ کریں اس کے کرنے سے پہلے نیت کرلیں کہ اس کا ثواب جو حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ میّت کو عطا کرے، اسی طرح کسی نیک عمل کرنے کے بعد بھی یہ نیت کی جاسکتی ہے اور اگر زبان سے بھی دُعا کرلی جائے تو اچھا ہے۔

الغرض کسی نیک عمل کا جو ثواب آپ کو ملنا تھا، آپ وہ ثواب میّت کو ہبہ کردیتے ہیں، یہ ایصالِ ثواب کی حقیقت ہے۔

۳:......امام شافعیؒ کے نزدیک میّت کو صرف دُعا اور صدقات کا ثواب پہنچتا ہے، تلاوتِ قرآن اور دیگر بدنی عبادت کا ثواب نہیں پہنچتا، لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ہر نفلی

فہرست

عبادت کا ثواب میّت کو بخشا جاسکتا ہے۔ مثلاً: نفلی نماز، روزہ، صدقہ، حج، قربانی، دُعا و اِستغفار، ذکر، تسبیح، دُرود شریف، تلاوتِ قرآن وغیرہ۔ حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ شافعی مذہب کے محققین نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب مرحومین کو پہنچایا جاتا رہے، مثلاً: قربانی کے دنوں میں اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو مرحوم والدین یا اپنے دُوسرے بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کریں، بہت سے اکابر کا معمول ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح نفل نماز، روزے کا ثواب بھی پہنچانا چاہئے، گنجائش ہو تو والدین اور دیگر بزرگوں کی طرف سے نفلی حج وعمرہ بھی کیا جائے۔ ہم لوگ چندروز مُردوں کو رو پیٹ کر ان کو بہت جلد بھول جاتے ہیں، یہ بڑی بے مروّتی کی بات ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قبر میں میّت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دریا میں ڈُوب رہا ہو، وہ چاروں طرف دیکھتا ہے کہ کیا کوئی اس کی دستگیری کے لئے آتا ہے؟ اسی طرح قبر میں میّت بھی زندوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کی منتظر رہتی ہے، اور جب اسے صدقہ وخیرات وغیرہ کا ثواب پہنچتا ہے تو اسے اتنی خوشی ہوتی ہے گویا اسے دُنیا بھر کی دولت مل گئی۔

۴:...... صدقات میں سب سے افضل صدقہ جس کا ثواب میّت کو بخشا جائے، صدقۂ جاریہ ہے، مثلاً: میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے کسی ضرورت کی جگہ کنواں کھدوادیا، کوئی مسجد بنوادی، کسی دینی مدرسہ میں تفسیر، حدیث یا فقہ کی کتابیں وقف کردیں، قرآنِ کریم کے نسخے خرید کر وقف کردیئے، جب تک ان چیزوں سے استفادہ ہوتا رہے گا، میّت کو اس کا برابر ثواب ملتا رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، وہ مرنے سے پہلے وصیت نہیں کرسکیں، میرا خیال ہے کہ اگر انہیں موقع ملتا تو ضرور وصیت کرتیں، کیا اگر ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو ان کو پہنچے گا؟ فرمایا: ضرور! عرض کیا: کیا صدقہ کردوں؟ فرمایا: پانی بہتر ہے! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ: یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ (صحیح بخاری)

فہرست

۵:......ایصالِ ثواب کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ میّت کو اسی چیز کا ثواب پہنچے گا جو خالصتاً لوجہ اللہ دی گئی ہے، اس میں نمود و نمائش مقصود نہ ہو، نہ اس کی اُجرت اور معاوضہ لیا گیا ہو۔ ہمارے یہاں بہت سے لوگ ایصالِ ثواب کرتے ہیں، مگر اس میں نمود و نمائش کی ملاوٹ کر دیتے ہیں، مثلاً: مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے دیگ اُتارتے ہیں، اگر ان سے یہ کہا جائے کہ جتنا خرچ تم اس پر کر رہے ہو، اسی قدر رقم یا غلہ کسی یتیم، مسکین کو دے دو، تو اس پر ان کا دِل راضی نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ چپکے سے کسی یتیم، مسکین کو دینے میں وہ نمائش نہیں ہوتی جو دیگ اُتارنے میں ہوتی ہے۔ اس عرض کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ کھانا کھلا کر ایصالِ ثواب نہیں ہوسکتا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو حضرات ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلائیں وہ نمود و نمائش سے احتیاط کریں، ورنہ ایصالِ ثواب کا مقصد انہیں حاصل نہیں ہوگا۔

اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ثواب اسی کھانے کا ملے گا جو کسی غریب مسکین نے کھایا ہو، ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے جو کھانا پکایا جاتا ہے اس کو برادری کے لوگ کھا پی کر چلتے بنتے ہیں، فقراء و مساکین کا حصہ اس میں بہت ہی کم لگتا ہے، کھاتے پیتے لوگوں کو ایصالِ ثواب کے لئے دیا گیا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص ایسے کھانے کا منتظر رہتا ہے اس کا دِل سیاہ ہوجاتا ہے۔ الغرض جو کھانا خود گھر میں کھالیا گیا، یا دوست احباب اور برادری کے لوگوں نے کھالیا اس سے ایصالِ ثواب نہیں ہوتا، مُردوں کو ثواب اسی کھانے کا پہنچے گا جو فقراء و مساکین نے کھایا ہو، اور جس پر خیرات کرنے والے نے کوئی معاوضہ وصول نہ کیا ہو، نہ اس سے نمود و نمائش مطلوب ہو۔

کیا ایصالِ ثواب کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ باقی رہتا ہے؟

س...... میں قرآن شریف ختم کرکے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خاندان کے مرحومین اور اُمتِ مسلمہ کو بخش دیتا ہوں، تو کیا اس میں میرے لئے ثواب کا حصہ نہیں

ہے؟ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ تم نے جو کچھ پڑھا وہ دُوسروں کو دے دیا، اب تمہارے لئے اس میں کیا ہے؟

ج...... ضابطہ کا معاملہ تو وہی ہونا چاہئے جو اُن صاحب نے کہا، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف ضابطہ کا معاملہ نہیں ہوتا، بلکہ فضل و کرم اور انعام و احسان کا معاملہ ہوتا ہے، اس لئے ایصالِ ثواب کرنے والوں کو بھی پورا اجر عطا فرمایا جاتا ہے، بلکہ کچھ مزید۔

ایصالِ ثواب ثابت ہے اور کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

س...... تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد ثواب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام مسلمان مرد، عورت کو پہنچایا جاتا ہے، ہر روز اور ہر دفعہ بعد تلاوت اس طرح ثواب پہنچانا اپنے ذخیرۂ آخرت اور سببِ رحمتِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس طرح اپنا دامن خالی رہ جاتا ہے اور جس کو ثواب پہنچایا اس کو مل جاتا ہے۔

ج...... پہلے میں بھی اس کا قائل تھا کہ ایصالِ ثواب کرنے کے بعد ایصال کرنے والے کو کچھ نہیں ملتا، لیکن دو حدیثیں اور ایک فقہی عبارت کسی دوست نے لکھ بھیجی جس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کا اجر ملتا ہے، اور وہ یہ ہیں:

”من مر علی المقابر فقرأ فیها احدی عشرة مرة قل هو الله احد ثم وهب اجره للأموات اعطی من اجر بعدد الأموات.“ (الرافعی عن علی، کنز العمال ج:۱۵ ص:۶۵۵ حدیث:۴۲۵۹۵، اتحاف ج:۱۰ ص:۳۷۱)

ترجمہ:...... ”جو شخص قبرستان سے گزرا اور قبرستان میں گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کیا تو اسے مُردوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا کیا جائے گا۔“

”من حج عن ابیه وامه فقد قضی عنه حجته وکان له فضل عشر حجج.“

(دارقطنی عن جابر، فیض القدیر ج:۶ ص:۱۱۶)

ترجمہ:......"جس شخص نے اپنے باپ یا اپنی ماں کی طرف سے حج کیا، اس نے مرحوم کا حج ادا کردیا، اور اس کو دس حجوں کا ثواب ہوگا۔"

(یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، اور دُوسری حدیث میں ایک راوی نہایت ضعیف ہے)

"وقدمنا فی الزکٰوۃ عن التاترخانیۃ عن المحیط الأفضل لمن یتصدق نفلًا ان ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لأنها تصل الیهم ولا ینقص من اجرہ شیئا." (شامی ج:۲ ص:۵۹۵)

ترجمہ:......"اور ہم کتاب الزکوٰۃ میں تاتارخانیہ کے حوالے سے محیط سے نقل کرچکے ہیں کہ جو شخص نفلی صدقہ کرے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی طرف سے صدقہ کی نیت کرلے، کہ یہ صدقہ سب کو پہنچ جائے گا اور اس کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

پوری اُمت کو ایصالِ ثواب کا طریقہ

س......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب کے الفاظ کی آپ نے تحسین فرمائی ہے، دیگر حضرات کو ایصالِ ثواب کرنے کے مناسب الفاظ تحریر فرمائیں۔

ج......"یا اللہ! اس کا ثواب میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے طفیل میرے والدین کو، اساتذہ ومشائخ کو، اہل وعیال کو، اعزّہ واقربا کو، دوست واحباب کو، میرے تمام محسنین اور متعلقین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اُمت کو عطا فرما۔"

ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ، نیز دُرود شریف لیٹے لیٹے بھی پڑھنا جائز ہے

س......میرے روزانہ کے معمول میں قرآنِ پاک کی تلاوت میں سورۂ یٰسین بھی شامل ہے، اگر میں روزانہ سورۂ یٰسین پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشوں تو یہ فعل دُرست ہوگا؟ کیونکہ

مجھے یہ بات نہیں معلوم کہ کیا کیا چیزیں (عمل) ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے؟ نیز دُرودشریف پڑھ کر ایسے ہی چھوڑ دیا جائے یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشنا ضروری ہے؟ اور لیٹ کر دُرودشریف پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ ایصالِ ثواب کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہے کہ نفل نماز اور روزے، حج وغیرہ کس طرح ایصالِ ثواب کئے جاتے ہیں؟ میں نے کسی سے سنا ہے کہ نماز کی نیت کرکے نماز نفل پڑھی اور بعد میں کہہ دیا کہ اس نفل نماز کا ثواب فلاں کو پہنچے، لیکن طریقہ آپ بتادیں تو میں آپ کی بہت زیادہ مشکور ہوں گی۔

ج…… ایصالِ ثواب نماز اور نفلی عبادتوں کا جائز ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے، ایصالِ ثواب کا طریقہ آپ نے صحیح لکھا ہے، یعنی نیک عمل کے بعد دُعا کرلی جائے کہ یا اللہ! میرے اس عمل کو قبول فرماکر اس کا ثواب فلاں کو عطا فرما۔ دُرودشریف ادب و احترام کے ساتھ پڑھنا چاہئے، اگر کوئی شخص لیٹا ہوا ہو اور اس وقت سے فائدہ اُٹھاکر لیٹے لیٹے دُرودشریف پڑھتا ہے تو یہ جائز ہے۔

زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے

س…… کیا جس طرح میّت کو قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے، اس طرح اگر کوئی شخص اپنے زندہ والدین کو قرآن کا ختم پڑھ کر ثواب پہنچائے تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ اور کیا وہ ایسا کرسکتا ہے؟

ج…… زندہ لوگوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے، مُردوں کو ایصالِ ثواب کا اہتمام اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ خود عمل کرنے سے قاصر ہیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ برسرِروزگار کو کچھ ہدیہ بھیج دیں تو اس کو بھی پہنچ جائے گا، مگر زیادہ اہتمام ایسے لوگوں کو دینے کا کیا جاتا ہے جو خود کمانے سے معذور ہوں۔

تدفین سے پہلے ایصالِ ثواب دُرست ہے

س…… ایک آدمی جو کہ ہمارا عزیز تھا، مدینہ شریف میں اس کی موت ہوگئی، اس کی لاش ہسپتال میں حکومت نے اسٹور کردی کہ اس آدمی کا وارث آئے گا تو دیں گے، اس آدمی کا

فہرست

وارث یہاں سعودیہ میں کوئی نہیں ہے، کفیل کے ذریعے بھی اگر لاش کو پاکستان بھیجیں تو تقریباً ایک ماہ لگ جائے گا، اس کی موت کے تقریباً ۵ دن بعد ہم لوگوں نے اس کی فاتحہ پڑھی، مگر ہمارے ایک مسجد امام ہیں، حافظِ قرآن بھی ہیں، انہوں نے کہا کہ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے، کیونکہ جب تک جنازہ دفن نہ ہوجائے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے، اس بارے میں آگاہ کریں کہ کیا یہ دُرست ہے؟

ج…… ایصالِ ثواب تو مرنے کے بعد جب بھی کیا جائے دُرست ہے۔ ایسی لاشوں کو پاکستان بھیجنے کا کیوں تکلف کیا جاتا ہے؟ غسل وکفن اور نمازِ جنازہ کے بعد وہیں دفن کردینا چاہئے۔ آپ کے حافظ صاحب نے جو کہا کہ جب تک میّت کو دفن نہ کیا جائے اس کے لئے ایصالِ ثواب نہ کیا جائے، غلط ہے۔

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں

س…… آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کہ میرے شوہر وفات پاچکے ہیں، آج کل عام طور پر کھانے کے علاوہ مرحوم کے لئے کپڑے، بستر، جانماز، لوٹا وغیرہ تمام ضرورت کی چیزیں کسی ضرورت مند کو دی جاتی ہیں۔ آپ بتائیں کہ آیا یہ سب دُرست ہے؟ اور کیا واقعی ان سب اشیاء کا ثواب ان کو پہنچے گا یا پہنچتا ہے؟ علاوہ ازیں کوئی اور بھی طریقہ عنایت فرمائیں کہ میرے شوہر کو زیادہ سے زیادہ ثواب پہنچے، اور اگر ان سب چیزوں کے بجائے اتنی ہی قیمت کے پیسے دے دیئے جائیں تو کیا جب بھی اجر ملے گا؟ اور کیا کسی مرد کے بجائے عورت کو دیا جاسکتا ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔

ج…… ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز (کپڑے، بستر، جانماز، لوٹا وغیرہ) کا صدقہ ہی کوئی ضروری نہیں، بلکہ اگر ان چیزوں کی مالیت صدقہ کردی جائے تب بھی ثواب اتنا ہی پہنچے گا، اسی طرح مرد، عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں، بلکہ جس محتاج کو بھی دے دیا جائے ثواب میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی، ہاں! نیک اور دین دار کو دینے کا زیادہ ثواب ہے۔

دُنیا کو دِکھانے کے لئے برادری کو کھانا کھلانے سے میّت کو ثواب نہیں ملتا

س…… ضلع مانسہرہ اور صوبہ سرحد کے دیہاتی علاقوں میں جب کوئی آدمی وصال پاتا ہے تو

اس وصال والے دن تقریباً دس یا بارہ ہزار روپے خیرات اس طرح کی جاتی ہے کہ چاول، خالص گھی اور چینی، گوشت خرید کر عام لوگ کھاتے ہیں، کچھ لوگ یہ رقم اپنی جائیداد رہن رکھ کر اس خیرات کا اہتمام کرتے ہیں، اور وہاں کے علمائے کرام بھی باقاعدہ کھاتے ہیں، منع کرنے والوں کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ج…… کسی مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب تو بڑی اچھی بات ہے، لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی رقم ایصالِ ثواب کے لئے خرچ کرنی ہو، وہ چپکے سے کسی محتاج کو دے دی جائے، یا کسی دینی مدرسہ میں دے دی جائے، برادری کو کھلانا اکثر بطور رسم دُنیا کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے ثواب نہیں ملتا۔

ایصالِ ثواب کے لئے نشست کرنا اور کھانا کھلانا

س…… چار جمعرات علیحدہ علیحدہ عورت، مرد کی نشست ایصالِ ثواب کے لئے ہوتی ہے، پھر کھانا بھی کھایا جاتا ہے، پھر چالیسواں میں صاحبِ مال شرکت کرتے ہیں۔

ج…… ایصالِ ثواب کے لئے نشستیں کرنے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، اس لئے اپنے اپنے طور پر ہر شخص ایصالِ ثواب کرے، اس مقصد کے لئے اجتماع نہ ہونا چاہئے، ایصالِ ثواب کے لئے فقراء و مساکین کو کھانا کھلانے کا کوئی مضائقہ نہیں، مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ میّت کے بالغ وارث اپنے مال سے کھلائیں۔

کیا جب تک کھانا نہ کھلایا جائے مردے کا منہ کھلا رہتا ہے؟

س…… سنا اور پڑھا بھی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد دُنیا سے تعلق ختم ہوجائے تو اس کے لئے دُعا کی ضرورت ہے، مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک کھانا کھلایا نہ جائے تو مردے کا منہ قبر کے اندر کھلا رہتا ہے۔

ج…… صدقہ و خیرات وغیرہ سے مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا بہت اچھی بات ہے، کھانا ہی کھلانا ایسا کوئی ضروری نہیں، اور مردے کا منہ کھلا رہنے کی بات، پہلی بار آپ کے خط میں پڑھی ہے، اس سے پہلے نہ کسی کتاب میں پڑھی، نہ کسی سے سنی۔

فہرست

ختم دینا بدعت ہے، لیکن فقراء کو کھانا کھلانا کارِ ثواب ہے

س...... ختم شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بعض حضرات ختم خیرات کرتے ہیں لیکن کھانے پر اکثر امیر ہوتے ہیں، جہاں پر زیادہ تعداد میں امیر ہوں وہاں خیرات کا طریقۂ کار کیا ہونا چاہئے؟ چونکہ بعض حضرات اس کو جائز اس لئے نہیں سمجھتے کہ خیرات کھانا مسکینوں کا حق ہے، لیکن اکثر لوگ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

ج...... ختم کا رواج بدعت ہے، کھانا جو فقراء کو کھلایا جائے گا اس کا ثواب ملے گا، اور جو خود کھالیا وہ خود کھالیا، اور جو دوست احباب کو کھلایا وہ دعوت ہوگئی۔

تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب کرنا

س...... ایصالِ ثواب کے سلسلے میں جو عمومی طریقے رائج ہیں، مثلاً: قرآنِ کریم پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا، وغیرہ، اللہ کی کتاب میں کہیں بھی اس کا حکم نہیں دیا گیا، یہ عقلی بات نہیں بلکہ نقلی ہے۔

ج...... جناب کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ ایصالِ ثواب کا مسئلہ عقلی نہیں نقلی ہے، قرآنِ کریم میں مؤمنین و مؤمنات کے لئے دُعا و اِستغفار کا ذکر بہت مقامات پر آیا ہے، جس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ایک مؤمن کا دُوسرے مؤمن کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا مفید ہے، ورنہ قرآنِ کریم میں اس کارِ عبث کو ذکر نہ کیا جاتا، اور احادیثِ صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر اعمال کا ایصالِ ثواب بھی منقول ہے، اور قرآنِ کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب بطورِ خاص بھی منقول ہے، ہم اسی ایصالِ ثواب کے قائل ہیں، جو قرآن و حدیث اور بزرگانِ اُمت سے ثابت ہے۔

اور جو نئے نئے طریقے لوگوں نے ایجاد کر رکھے ہیں، ان کی میں خود تردید کرچکا ہوں۔

میّت کو قرآن خوانی کا ثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ

س...... کسی کے انتقال کرنے کے بعد مرحوم کو ثواب پہنچانے کی خاطر قرآن خوانی کرانا دُرست ہے؟

ج…… حافظ سیوطیؒ ''شرح الصدور'' میں لکھتے ہیں کہ: ''جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک میّت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب پہنچتا ہے، لیکن اس مسئلے میں ہمارے امام شافعیؒ کا اختلاف ہے۔''

نیز انہوں نے امام قرطبیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ''شیخ عزّالدین بن عبدالسلامؒ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میّت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب نہیں پہنچتا، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی شاگرد کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اور ان سے دریافت کیا کہ آپ زندگی میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے، اب تو مشاہدہ ہوگیا ہوگا، اب کیا رائے ہے؟ فرمانے لگے کہ: میں دُنیا میں یہ فتویٰ دیا کرتا تھا، لیکن یہاں آکر جو اللہ تعالیٰ کے کرم کا مشاہدہ کیا تو اس فتویٰ سے رُجوع کرلیا، میّت کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے۔'' امام محی الدین نووی شافعیؒ ''شرح المہذب'' (ج:۵ ص:۳۱۱) میں لکھتے ہیں کہ: ''قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہوسکے قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، اس کے بعد اہلِ قبور کے لئے دُعا کرے، امام شافعیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں۔'' فقہائے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی کتابوں میں بھی ایصالِ ثواب کی تصریحات موجود ہیں، اس لئے میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی تو بلاشبہ دُرست ہے، لیکن اس میں چند اُمور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

اوّل:…… یہ کہ جو لوگ بھی قرآن خوانی میں شریک ہوں، ان کا مطمحِ نظر محض رضائے الٰہی ہو، اہلِ میّت کی شرم اور دِکھاوے کی وجہ سے مجبور نہ ہوں، اور شریک نہ ہونے والوں پر کوئی نکیر نہ کی جائے، بلکہ انفرادی تلاوت کو اجتماعی قرآن خوانی پر ترجیح دی جائے کہ اس میں اِخلاص زیادہ ہے۔

دوم:…… یہ کہ قرآنِ کریم کی تلاوت صحیح کی جائے، غلط سلط نہ پڑھا جائے، ورنہ اس حدیث کا مصداق ہوگا کہ: ''بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے!''

سوم:…… یہ کہ قرآن خوانی کسی معاوضہ پر نہ ہو، ورنہ قرآن پڑھنے والوں ہی کو

ثواب نہیں ہوگا، میّت کو کیا ثواب پہنچائیں گے؟ ہمارے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ قرآن خوانی کے لئے دعوت کرنا اور صلحاء وقراء کو ختم کے لئے یا سورۂ انعام یا سورۂ اِخلاص کی قرأت کے لئے جمع کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ)

قرآن خوانی کے دوران غلط اُمور اور ان کا وبال

س...... قرآن خوانی میں چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جنھیں پڑھنا نہیں آتا، وہ شرما شرمی میں پارہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں، اور جب لوگ پڑھ کر رکھتے ہیں تو اور لوگوں کے ساتھ وہ بھی پڑھے ہوئے پاروں میں رکھ دیتے ہیں، یا کچھ لوگ صحیح نہیں پڑھتے اور جلدی میں تلفظ صحیح ادا نہیں کرتے یا کچھ پڑھتے ہیں کچھ چھوڑ دیتے ہیں، تو اس کا گناہ قرآن خوانی کروانے والے پر ہوگا یا پڑھنے والے پر یا دونوں پر ہوگا؟

ج...... جو نہ پڑھنے کے باوجود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے پڑھ لیا وہ گناہگار ہیں، اسی طرح جو غلط سلط پڑھتے ہیں وہ بھی، اور قرآن خوانی کرانے والا اس گناہ کا سبب بنا ہے، اس لئے وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔

تیجا، دسواں اور قرآن خوانی میں شرکت کرنا

س...... ہمارے مسلم معاشرے میں خودساختہ مذہبی رُسوم پر عمل کیا جاتا ہے، بنیاد اور حقیقت کچھ نہیں، مثلاً: تیجا، دسواں وغیرہ، لیکن پھر بھی حنفی عقیدہ (یعنی مذہب) کیا فرماتا ہے؟ قرآن خوانی کیسی ہے؟ یعنی قل شریف پڑھنا شکر وغیرہ پر، حنفی مسلک اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

ج...... مرگ کے موقع پر جو رسمیں ہمارے یہاں رائج ہیں، وہ زیادہ تر بدعت ہیں، ان کو غلط سمجھنا چاہئے اور حتی الوسع ان میں شریک بھی نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن خوانی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے، اکثر لوگ محض منہ رکھنے کے لئے شریک ہوتے ہیں، خال خال ہوں گے جن کا مقصود واقعی ایصالِ ثواب ہو۔ ایسے موقعوں پر میں یہ کہتا ہوں کہ اتنے پارے پڑھ کر اپنے طور پر ایصالِ ثواب کردوں گا۔

لیکن اگر کسی مجلس میں شریک ہونا پڑے تو اِخلاص کے ساتھ محض ایصالِ ثواب کی

نیت ہونی چاہئے، باقی رسوم میں حتی الوسع شرکت نہ کی جائے، اگر کبھی ہوجائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔

میّت کو قبر تک لے جانے کا اور ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ

س......فرض کیا میں مرگیا، مرنے کے بعد قبر تک کیا کیا حکم ہے؟ اس کے بعد قبر تک کا عرصہ اس کے لئے ایصالِ ثواب پہنچانے کا کیا صحیح طریقہ ہے؟ یعنی مرنے کے بعد جنازہ کے ساتھ اُونچا کلمہ پڑھنا، جنازے کے بعد دُعا کرنا، پھل اور دُوسری اشیاء ساتھ لے جانا (توشہ) جمعرات کرنا، چالیسواں کرنا، مسجد کے لئے رقم دینا جس کو زکوٰۃ کا نام دیا جاتا ہے، آیا وہ رقم جو کہ مسجد کے نام دی جاتی ہے، وہ مسجد کی ہوتی ہے یا کہ امامِ مسجد کی؟ اور وہ مرنے والے کی بخشش کے لئے کارآمد ہے یا کہ نہیں؟

ج......حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی صاحبؒ کی کتاب ''احکامِ میّت'' ان مسائل پر بہت مفید اور جامع کتاب ہے، اس کا مطالعہ ہر مسلمان کو کرنا چاہئے، آپ کے سوال کے مختصر نکات حسبِ ذیل ہیں:

۱:......موت کے بعد سنت کے مطابق تجہیز و تکفین ہونی چاہئے اور اس میں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرنے کا حکم ہے۔

۲:......جنازے کے ساتھ آہستہ ذکر کیا جائے، بلند آواز سے ذکر کرنا ممنوع ہے۔

۳:......ایصالِ ثواب کے لئے شریعت نے کوئی وقت مقرّر نہیں فرمایا، نہ دنوں کا تعین فرمایا ہے، بلکہ مالی اور بدنی عبادات کا ایصالِ ثواب جب چاہے کرسکتا ہے۔

۴:......مرنے کے بعد مرحوم کا مال اس کے وارثوں کو فوراً منتقل ہوجاتا ہے، اگر تمام وارث بالغ ہوں اور موجود ہوں، ان میں کوئی نابالغ یا غیرحاضر نہ ہو تو تمام وارث خوشی سے میّت کے لئے صدقہ خیرات کرسکتے ہیں، لیکن اگر کچھ وارث نابالغ ہوں تو ان کے حصے میں سے صدقہ و خیرات جائز نہیں، اور اس کا کھانا بھی جائز نہیں، بلکہ ''یتیموں کا مال کھانے'' پر جو وعید آتی ہے اس کا وبال لازم آئے گا۔ ہاں! بالغ وارث اپنے حصے سے ایصالِ ثواب

فہرست

کے لئے صدقہ خیرات کریں تو بہت اچھا ہے، یا اگر میّت نے وصیت کی ہو تو تہائی مال کے اندر اندر اس کی وصیت کے مطابق خیر کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں۔

نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پڑھا ہو، سب کا ثواب پہنچا سکتے ہیں

س…… اکثر محفلِ قرآن میں بعض مرد یا خواتین کہتے ہیں کہ انہوں نے اب تک گھر پر مثلاً: ۱۰، ۵ پارے پہلے پڑھے ہیں، وہ اس میں شامل کرلیں، یا پھر اکثر قلت قارئین کی وجہ سے سپارے گھر گھر بھیج دیئے جاتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

ج…… یہاں چند مسائل ہیں:

۱:…… مل کر قرآن خوانی کو فقہاء نے مکروہ کہا ہے، اگر کی جائے تو سب آہستہ پڑھیں تاکہ آوازیں نہ ٹکرائیں۔

۲:…… آدمی نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب پہنچا سکتا ہے، خواہ نیا پڑھا ہو یا پرانا پڑھا ہو۔

۳:…… ایصالِ ثواب کے لئے پورا قرآن پڑھوانا ضروری نہیں، جتنا پڑھا جائے اس کا ثواب بخش دینا صحیح ہے۔

۴:…… کسی دُوسرے کو پڑھنے کے لئے کہنا صحیح ہے، بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو، ورنہ دُرست نہیں۔

خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقۂ جاریہ کی مثالیں

س…… اگر کوئی اپنے وارثوں سے مایوس ہوکر اپنے ثوابِ آخرت کا سامان خود ہی کرجائے، مثلاً: قرآن شریف کے سپارے مسجد میں بھجوادے یا کنواں بنوادے، یا مسجد میں پنکھے لگوادے، تو کیا یہ جائز ہے؟

ج…… یہ نہ صرف جائز ہے، بلکہ بہتر اور افضل ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں اپنے لئے ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

متوفی کے لئے تعزیت کے جلسے کرنا صحیح مقاصد کے تحت جائز ہے

س…… متوفی پر تعزیت کے جلسے کرنا اور بعض کے تو مستقل سالانہ جلسے کرنا، یہ عرس تو نہیں؟ جائز ہیں یا بدعت؟ قرآن وحدیث اور خیر القرون میں اس عمل کی کوئی مثال ہے؟

ج…… تعزیت کا مفہوم اہلِ میّت کو تسلی دینا اور ان کے غم میں اپنی شرکت کا اظہار کرکے ان کے غم کو ہلکا کرنا ہے، جو مأمور بہ ہے، نیز: ”اذکروا موتاکم بخیر“ میں مرحومین کے ذکر بالخیر کا بھی حکم ہے، پس اگر تعزیتی جلسہ انہی دو مقاصد کے لئے ہو، اور مرحوم کی تعریف میں غیرواقعی مبالغہ نہ کیا جائے تو جائز ہوگا۔ سالانہ جلسہ تو ظاہر ہے کہ فضول حرکت ہے، اور کسی مرحوم کی غیرواقعی تعریف بھی غلط ہے۔ بہرحال تعزیتی جلسہ اگر مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ہو تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا، کیونکہ ان جلسوں کو نہ بذاتِ خود مقصد تصوّر کیا جاتا ہے، نہ انہیں عبادت سمجھا جاتا ہے۔

عذابِ قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ

س…… وہ وظیفے بتائیں جن کے کرنے سے قبر کا عذاب کم ہوتا اور نزع کے وقت کی تکلیف کم ہوتی ہے۔

ج…… عذابِ قبر کے لئے سونے سے پہلے سورۂ تبارک الذی پڑھنی چاہئے، اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دُعا پڑھنی چاہئے:

”اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَغَمَرَاتِ الْمَوْتِ“

فہرست

فہرست

قرآنِ کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے پارہ عمّ کی ترتیب بدلنا جائز ہے

س...... نماز میں قرآن شریف اُلٹا پڑھنا یعنی پہلی سورۃ آخر کی اور دُوسری سورۃ پہلے کی پڑھنا دُرست نہیں ہے، مگر قرآن شریف کے تیسویں پارے میں سورتیں قل سے شروع ہوکر عمّ پر ختم ہوتی ہیں، یعنی اُلٹا قرآن شریف لکھا ہوا ہے، جو اکثر مدرسوں میں طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے، کیا اس طرح پڑھنا جائز ہے؟

ج...... چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے ہے، تاکہ وہ چھوٹی سورتوں سے شروع کرسکیں۔

قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے

س...... جنگ راولپنڈی میں مولانا...... صاحب نے اپنے تأثرات و مشاہدات کے کالم میں لکھا ہے کہ: ''میں قرآنِ حکیم کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتا۔'' میرے خیال میں یہ عقیدہ دُرست نہیں ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج...... میری رائے آپ کے ساتھ ہے، قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے۔

قرآنِ کریم کی سب سے لمبی آیت سورۂ بقرہ کی آیت:۲۸۲ ہے

س...... ''معلوماتِ قرآن'' جو کہ ''عثمان غنی ظاہر'' نے لکھی ہے، میں پڑھا ہے کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت آیت الکرسی ہے، آیت الکرسی کم و بیش ۵ لائنوں میں ہے، جبکہ میں نے قرآن شریف میں ایک اور آیت اس سے بھی لمبی دیکھی ہے، جو کہ سات لائنوں میں ہے، اور یہ آیت سورۃ الحج کی پانچویں آیت ہے، آپ ضرور بتائیں کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت کون سی ہے؟ آیا وہ آیت جو کہ میں نے کتاب میں پڑھی ہے، یا وہ جو میں نے قرآن شریف میں دیکھی ہے؟

ج……قرآنِ کریم کی سب سے لمبی آیت سورۂ بقرہ کی آیت نمبر:۲۸۲ ہے، جو آیتِ مداینہ کہلاتی ہے، آیت الکرسی زیادہ لمبی نہیں، مگر شرف و مرتبہ میں سب سے بڑی ہے، اور ”سیّد الآیات“ کہلاتی ہے۔

قرآن مجید کو چومنا جائز ہے

س…… ہمارے گھر کے سامنے مسجد میں ایک دن ہمارا پڑوسی قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا، جب تلاوت کر چکا تو قرآن شریف کو چوما، تو مسجد کے خزانچی نے ایسا کرنے سے روکا، اور کہا کہ: قرآن شریف کو نہیں چومنا چاہئے۔ وضاحت کریں کہ یہ شخص صحیح کہتا ہے یا غلط؟ میں بھی قرآن شریف پڑھ کر چومتا ہوں، اور ہمارے گھر والے بھی۔

ج……قرآن مجید کو چومنا جائز ہے۔

قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء نہ جائیں

س……گزارش ہے کہ لوگ اکثر آیاتِ قرآنی وغیرہ انگوٹھیوں پر کندہ کراتے ہیں، براہِ کرم آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ان انگوٹھیوں کو کس طریقے سے پہن کر بیت الخلاء جایا جائے؟ یا انہیں اُتار کر بیت الخلاء جایا جائے؟ ہم نے انگوٹھی پر حروفِ مقطعات یعنی ص، ن وغیرہ کندہ کرائے ہیں، اس کے لئے بھی بتائیں، کیا مسئلہ ہے؟

ج……انگوٹھی پر آیت یا قرآنی کلمات کندہ ہوں تو ان کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے، اُتار کر جانا چاہئے۔

تختۂ سیاہ پر چاک سے تحریر کردہ قرآنی آیات کو کس طرح مٹائیں؟

س…… جب کلاس میں بلیک بورڈ پر قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں تو اس کے بعد ان کو مٹا دیا جاتا ہے، اور پھر ان الفاظ کی چاک زمین پر بکھر، یعنی پھیل جاتی ہے، اور وہی ہمارے پاؤں کے نیچے آتی ہے، اس کے لئے کیا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب ہم نے یہ دیا کہ وہ جب مٹ جاتی ہیں تو چاک قرآنی آیات کے الفاظ نہیں ہوتے وہ تو صرف چاک ہوتی ہے۔ لیکن ایک شخص نے ہمیں ایک مثال دے کر لاجواب کر دیا کہ تعویذ کو بعض لوگ پانی میں گھول کر پیتے

ہیں، کاغذ پر تو کچھ لکھا ہوتا ہے، لیکن جب یہ گھل جاتا ہے تو وہ الفاظ تو نہیں رہتے، پھر اسے لوگ کیوں پیتے ہیں؟

ج...... یہ تو ظاہر ہے کہ مٹا دینے کے بعد قرآنِ کریم کے الفاظ نہیں رہتے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس چاک کو گیلے کپڑے سے صاف کر دیا جائے۔

بوسیدہ مقدس اوراق کو کیا کیا جائے؟

س...... قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟ ہمارے لطیف آباد میں ایک واقعہ ایسا رونما ہوا کہ ایک مسجد کے مؤذّن نے قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق ایک کنستر میں رکھ کر جلائے، مؤذّن اپنے فالتو اوقات میں چھولے فروخت کرتا ہے اور محنت کر کے کماتا ہے، حج بھی کیا ہے، اور عمرہ بھی ادا کیا ہے، اور مسجد کا کام بھی خوش اُسلوبی سے ادا کرتا ہے، مگر قرآنِ پاک کے اوراق کو جلانے پر اس کے خلاف خطرناک ہنگامہ اُٹھ کھڑا ہوا، اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا گیا، بعد میں پولیس نے اسے گرفتار بھی کر لیا۔ اب آپ ازرُوئے شریعت یہ بتائیں کہ واقعی مؤذّن سے گناہ سرزد ہوا ہے؟ قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق ازرُوئے شریعت کون کون سے طریقے سے ضائع کر سکتے ہیں؟ اس پر تفصیلی روشنی ڈالئے۔

ج...... مقدس اوراق کو بہتر یہ ہے کہ دریا میں یا کسی غیرآباد کنویں میں ڈال دیا جائے، یا زمین میں دفن کر دیا جائے، اور بصورتِ مجبوری ان کو جلا کر خاکستر (راکھ) میں پانی ملا کر کسی پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں، ڈال دیا جائے۔ آپ کے مؤذّن نے اچھا نہیں کیا، لیکن اس سے زیادہ گناہ بھی سرزد نہیں ہوا، جس کی اتنی بڑی سزا دی گئی، لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے۔

اخبارات و جرائد میں قابلِ احترام شائع شدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟

س...... عرض و گزارش یہ ہے کہ میں نے جناب صدرِ پاکستان کی خدمت میں اس مفہوم کا ایک عریضہ بھیجا تھا کہ آج کل نشر و اشاعت میں دین کا جو ذخیرہ اخبارات وغیرہ میں آ رہا ہے وہ بہرحال بھلا اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے، لیکن اس سلسلے میں یہ پہلو بھی غور و فکر کا ہے کہ ایسے تمام اخبارات وغیرہ جب ردّی ہو کر بازار میں آتے ہیں تو پھر ان متبرک

مضامین کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے، پہلے مساجد میں کسی مجلس خیر کی طرف سے ایسی ہدایات آویزاں تھیں کہ ایسے ردّی کاغذات مسجدوں میں محفوظ کرادیا کریں، ان کو احترام کے ساتھ ختم کردیا جایا کرے گا۔ پھر سابق وزارتِ اُمورِ مذہبی نے بھی اس کے لئے جگہ جگہ کنستر رکھوائے تھے، مگر اب یہ انتظامات نظر نہیں آرہے، عوام ہی کچھ کرتے ہیں اور پریشان ہوجاتے ہیں۔ رائے ناقص میں اخبارات وغیرہ کو ایسی ہدایت کی جائے کہ وہ اشتہارات میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ طبع کریں، اور قرآنی آیات واحادیث کے ساتھ یہ ہدایت بھی طبع کرتے رہیں کہ یہ حصہ ردّی میں دینا گناہ ہے، اسے تراش کر احترام کے ساتھ ختم کیا جائے۔

میرے عریضے کے جواب میں مجھے اطلاع دی گئی کہ میرا خط ضروری کاروائی کے لئے وزارتِ نشر واشاعت اسلام آباد بھیج دیا گیا ہے۔ اسی زمانے میں الفاظ کی بے حرمتی کے متعلق آپ سے بھی سوال کیا، اور آپ نے جواب دیا کہ یہ بے ادبی ایک مستقل وبال ہے، اس کا حل سمجھ میں نہیں آتا، حکومت اور سب کے تعاون کے بغیر اس سیلاب سے بچنا ممکن نہیں۔ میں نے اخبار سے یہ حصہ تراش کر برائے غور اپنے خط میں شامل کرنے کے لئے اپنے عریضے کے ساتھ وزارتِ نشر واشاعت کو بھجوادیا۔ اخبار جنگ کراچی میں حکومت کی ہدایات اور جو فیصلہ شامل ہوا ہے اس کے تراشے میں اس عریضے کے ساتھ جناب کو بھیج رہا ہوں، میری رائے میں اس مرحلے پر عوام سے جو یہ چاہا گیا کہ وہ ایسی عبارتوں کو اسلامی اور شرعی اَحکام کے مطابق تلف کیا کریں، اس میں عوام کے لئے اسلامی اور شرعی اَحکام کی وضاحت بھی ہوجائے تو عوام کا کام آسان ہوجائے گا، اور ایسی وضاحت کا انتظام آپ جیسے محترم ہی مناسب اور صحیح طور پر فرماسکتے ہیں، جو خالی از ثوابِ دارین نہ ہوگا۔

ج…… اس سلسلے میں چند اُمور قابلِ ذکر ہیں:

اوّل:…… اخبارات وجرائد کے ذریعہ اسمائے مبارکہ کی بے حرمتی ایک وبائی شکل اختیار کرگئی ہے، اس لئے حکومت کو بھی، اخبارات کو بھی اور عام مسلمانوں کو بھی اس سنگینی کا پورا پورا احساس کرنا چاہئے، عوام کو احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ جو عبارت سرکاری گشتی مراسلے میں دی گئی ہے، اخبارات اسے مسلسل نمایاں طور پر شائع کرتے رہیں۔

دوم:……سرکاری طور پر اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ ایسے منتشر اوراق جن میں قابلِ احترام چیز لکھی ہوئی ہو، ان کی حفاظت کے لئے مساجد میں، رفاہی اداروں میں اور عام شاہراہوں پر جگہ جگہ کنستر رکھوادیئے جائیں، اور عوام کو ہدایت کی جائے کہ جس کو بھی کسی جگہ ایسا قابلِ احترام کاغذ پڑا ہوا ملے اسے ان ڈبوں میں محفوظ کردیا جائے۔

سوم:……ایسے کاغذات کو تلف کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں سمندر میں یا دریا میں یا کسی بے آباد جگہ میں ڈال دیا جائے، یا کسی جگہ دفن کردیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں، اور آخری درجے میں ان کو جلانے کے بعد خاکستر میں پانی ملاکر کسی ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں۔

قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت بے ادبی ہے

س……جنگ کوئٹہ میں ایک قدیم نادر قلمی قرآن مجید کا عکس شائع ہوا تھا، دیکھ کر بے حد دُکھ ہوا کہ اس میں سورۂ قریش میں ایک لفظ چھوٹا ہوا ہے، (اخبار کا ٹکڑا بھیج رہا ہوں) لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائیں ہم غلطی پر ہیں؟ یہ قرآنی نسخہ بارہا چھپ چکا ہوگا اور کافی عرصہ پرانا بھی ہے، تو کیا آج تک کسی کی نظر سے نہیں گزرا جو اسے صحیح کیا جاتا؟ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کے بارے میں تفصیل سے جواب دیں اور یہ بھی بتائیں کہ اخبار میں قرآنی آیات کا چھاپنا اتنا ضروری ہے کہ اس کی بے ادبی کو مدِنظر رکھے بغیر چھاپ دیا جائے؟ قلات میں اکثریت ہندو گھرانوں کی ہے، اس لئے ہر ہندو کے ہاتھ میں اخبار ہوتا ہے، اور ان کے لئے عام اخبار کی خبریں اور قرآنی آیات سب برابر ہیں، اور ہم مسلمان بھائی اخباروں کو کہاں تک سنبھال سکتے ہیں؟

ج……آپ نے جو اخباری تراشہ بھیجا ہے، اس میں آیت واقعی غلط چھپی ہوئی ہے، جو افسوسناک بات ہے، میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو اخبار میں چھاپنا بھی بے ادبی سمجھتا ہوں۔

قرآن مجید کو الماری کے اُوپری حصے میں رکھیں

س……عرض یہ ہے کہ مجھے ایک اُلجھن درپیش آگئی ہے، میں قرآن مجید اپنی بک شیلف

کی نچلی دراز میں رکھتی ہوں، اچانک میرے ذہن میں خیال ہوا ہے کہ صوفے کی سطح دراز سے اُونچی ہے، اس لئے نعوذ باللہ کہیں قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہوتی ہو؟ دراز بند ہے، مہربانی فرماکر مجھے ٹھیک سے بتائیں میں آپ کی بہت مشکور ہوں گی۔

ج...... قرآن مجید چونکہ الماری میں بند ہوتا ہے، اس لئے بے حرمتی تو نہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ اسے اُونچا رکھ دیجئے۔

قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے

س...... قرآن کو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے، لیکن اگر مکان ایک سے زائد منزلوں پر مشتمل ہو تو کیا قرآن کو نچلی منزل میں رکھنے سے اس کی بے ادبی نہیں ہوتی؟ جبکہ اُوپر کی منزلوں میں لوگ چلتے پھرتے، سوتے غرض ہر کام کرتے ہیں۔

ج...... نچلی منزل میں قرآنِ کریم کے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے

س...... کیا قرآن شریف کے اُوپر کوئی کاپی وغیرہ رکھ کر لکھنا چاہئے؟

ج...... کیا کوئی مسلمان جس کے دِل میں قرآن مجید کا ادب ہو، قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھ سکتا ہے؟

ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآنِ کریم کی آیات آرہی ہوں

س...... بسااوقات لیٹ کر ٹی وی پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں، اس دوران پاؤں بھی ٹی وی کی طرف ہوتے ہیں، اور تخت ٹی وی سے اُونچا ہوتا ہے، اور قرآن شریف کی آیات ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں، تو کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اور گناہگار کون ہوگا دیکھنے والا یا ٹی وی پروگرام دکھانے والا؟

ج...... یہ ایک نہیں، بلکہ تین گناہوں کا مجموعہ ہے:

۱:...... ٹی وی دیکھنا بذاتِ خود حرام ہے۔

۲:...... اس حرام چیز کا قرآنِ کریم کے لئے استعمال حرام۔

۳:……قرآنِ کریم کے نقوش کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے۔

پروگرام دیکھنے اور دکھانے والے سب اس کے وبال میں شریک ہیں۔

دِل میں پڑھنے سے تلاوتِ قرآن نہیں ہوتی، زبان سے قرآن کے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے

س……اکثر قرآن خوانی میں لوگ خاص کر عورتیں تلاوت اس طرح کرتی ہیں جیسے اخبار پڑھتے ہیں، آواز تو درکنار لب تک نہیں ملتے، دِل میں ہی پڑھتی ہیں، ان سے کہو تو جواب ملتا ہے: ہم نے دِل میں پڑھ لیا ہے، مردِ تلاوت کی آواز سنیں گے تو گناہ ہوگا۔

ج……قرآن مجید کی تلاوت کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا شرط ہے، دِل میں پڑھنے سے تلاوت نہیں ہوتی۔

بغیر زبان ہلائے تلاوت کا ثواب نہیں، البتہ دیکھنے اور تصوّر کرنے کا ثواب ملے گا

س……بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں لیکن ہونٹ نہیں ہلاتے، دِل میں خیال کرکے پڑھتے ہیں۔

ج……تلاوت زبان سے قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے، اس لئے اگر زبان سے نہ پڑھے اور صرف دِل میں خیال کرے تو تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا، صرف آنکھوں سے دیکھنے اور دِل میں تصوّر کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

تلاوت کے لئے ہر وقت صحیح ہے

س……یہاں پر سعودی عرب میں اذان کے بعد اور ہر باجماعت نماز سے پہلے اکثر لوگ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں، جمعہ کے روز بھی ایسا ہوتا ہے، کیا دن میں کسی خاص وقت کا خیال کئے بغیر ایسا عمل صحیح ہے؟

ج……قرآنِ کریم کی تلاوت دن رات میں کسی وقت بھی منع نہیں، ہر وقت تلاوت کی جاسکتی ہے۔

فہرست

طلوعِ آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے

س…… جب سورج طلوع ہونے کا وقت ہو تب نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے، کیا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج……اس وقت قرآنِ کریم کی تلاوت جائز ہے۔

زوال کے وقت تلاوتِ قرآن اور ذکر و اذکار جائز ہیں

س……قرآن خوانی کے بارے میں یہ سوال تھا کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد دُوسرے روز یا کسی بھی روز قرآن خوانی ہوتی ہے، ایک صاحب نے کہا کہ اب قرآن خوانی کا ٹائم نہیں ہے، زوال کا وقت ہونے والا ہے، کیا اس وقت قرآن خوانی کر سکتے ہیں؟

ج……زوال کے وقت قرآنِ کریم کی تلاوت اور دیگر ذکر و اذکار جائز ہیں، اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اب قرآن خوانی کا وقت نہیں، یہ الگ بحث ہے کہ آج کل قرآن خوانی کا جو رواج ہے اس میں لوگوں نے بہت سی غلط چیزیں بھی شامل کر لی ہیں۔

عصر تا مغرب تلاوت، تسبیح کے لئے بہترین وقت ہے

س……عصر سے لے کر مغرب کے وقت تک قرآن پاک پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ یہ زوال کا وقت ہوتا ہے۔

ج……عصر سے مغرب کا وقت تو بہت ہی مبارک وقت ہے، اس وقت ذکر و تسبیح اور تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔

تلاوتِ قرآن کا افضل ترین وقت

س……قرآن پڑھنے کا افضل ترین وقت کون سا ہے؟ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے، میرے دِل میں قرآن و نماز پڑھنے کا جذبہ بہت شوق سے اُبھرا، سردیوں کے دن تھے چھوٹے، تمام وقت کام میں مصروف رہتی، نماز کا وقت تو مل جاتا لیکن قرآن عموماً رات کے گیارہ یا بارہ بجے پڑھنے بیٹھ جاتی۔ ترجمہ کے ساتھ مجھے بہت لطف آتا، کیونکہ رات کا وقت بہت سکون کا ہوتا ہے، سمجھ کر پڑھنا بہت اچھا لگتا ہے، مگر یہ جان کر بہت دُکھ ہوا کہ ایک دن

میرے شوہر فرمانے لگے، بلکہ ناراض بھی ہوئے کہ یہ کون سا وقت ہے؟ خدانخواستہ بیوہ عورتیں اس وقت پڑھا کرتی ہیں! تم عصر میں یا علی الصباح پڑھا کرو، میرے شوہر خود قرآن کے حافظ اور دینی علوم سے آگاہ ہیں، ان کی زبان سے یہ جان کر بہت صدمہ ہوا کہ وہ میرا قرآن پڑھنے کا غلط مقصد نکال رہے ہیں، جبکہ میرے دِل میں کہیں بھی ایسا خیال نہ تھا، نہ مجھے یہ پتہ تھا کہ میں اس وقت پڑھوں گی تو لوگ ہم میاں بیوی میں کشیدگی سمجھیں گے، نہ یہ مقصد تھا کہ میری آواز سن کر پڑوسی مجھے بہت نیک پارسا سمجھیں، میں تو خود کو بے حد گناہگار تصوّر کرتی ہوں۔ بہرحال اس دن سے دِل کچھ ایسا ہوگیا کہ نماز و قرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، دُنیا جہان کے کاموں میں لگی رہتی ہوں، البتہ ضمیر بے حد ملامت کرتا ہے، موت کا تصوّر کسی لمحے کم نہیں ہوتا۔

ج...... آپ کے شوہر کا یہ کہنا تو محض ایک لطیفہ تھا کہ اس وقت بیوہ عورتیں پڑھا کرتی ہیں، ویسے یہ خیال ضرور رہنا چاہئے کہ ہمارے طرزِ عمل سے دُوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، گیارہ بجے کا وقت عموماً آرام کا وقت ہوتا ہے، اور اس وقت آپ کے پڑھنے سے دُوسروں کی نیند اور راحت میں خلل واقع ہوسکتا ہے۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ کام کاج نمٹا کر نمازِ عشاء پڑھ کر جس قدر جلدی ممکن ہو سو جایا کریں، آخرِ شب میں تہجد کے وقت اُٹھ کر کچھ نوافل پڑھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرلیا کریں (اور عورتوں کو تلاوت بھی آہستہ کرنی چاہئے، اتنی بلند آواز سے نہیں کہ آواز نامحرموں تک جائے)، سردیوں میں تو ان شاء اللہ اچھا خاصا وقت مل جایا کرے گا، اور گرمیوں میں اگر اس وقت تلاوت کا وقت نہ ملے تو نمازِ فجر کے بعد کرلیا کریں، یہ موزوں ترین وقت ہے۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ جس دن سے آپ کے شوہر نے آپ کو بے وقت پڑھنے پر ٹوکا ہے، اس دن سے نماز و قرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، اس سے آپ کے نفس کی چوری نکل آئی، اگر آپ نماز و تلاوت رضائے الٰہی کے لئے کرتی تھیں تو اب اس سے بے رغبتی کیوں ہوگئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تلاوت کرنے پر نفس کا کوئی چھپا ہوا مکر تھا، اس سے توبہ کیجئے، خواہ رغبت ہو یا نہ ہو، نماز و تلاوت کا اہتمام کیجئے، مگر بے وقت نہیں۔

قرآنی آیات والی کتاب کو بغیر وضو ہاتھ لگانا

س...... اقرأ ڈائجسٹ میں قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے، براہِ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا اسے بغیر وضو مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟ اسی طرح کچھ اور کتابیں یا اخبار جن میں قرآنی آیات یا صرف ان کا ترجمہ احادیثِ نبویؐ یا ان کا ترجمہ تحریر ہوتا ہے، وضو کے بغیر پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

ج...... دینی کتابیں جن میں آیاتِ شریفہ درج ہوں، ان کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے، مگر آیاتِ شریفہ کی جگہ ہاتھ نہ لگایا جائے۔

بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، چھونا نہیں

س...... قرآن شریف کو چھونے کے لئے یا ہاتھ میں لینے کے لئے یا کوئی آیت دیکھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ انسان بغیر وضو کے بھی پاک ہوتا ہے، شاید قرآن شریف کے اُوپر ہی جو آیت درج ہوتی ہے اس کا مفہوم بھی ایسا ہی ہے کہ پاک لوگ چھوتے ہیں یہ کتاب، وغیرہ، اُمید ہے ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج...... بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

نابالغ بچے قرآنِ کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں

س...... چھوٹے بچے بچیاں مسجد، مدرسے میں قرآن پڑھتے ہیں، پیشاب کرکے آبدست نہیں کرتے، بلا وضو قرآن چھوتے ہیں، معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، تب تک وہ بلا وضو قرآن چھوسکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے بار بار پیشاب کو جاتے ہیں، ریاح آتی رہتی ہے، ان کے لئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلا وضو قرآن چھو سکتے ہیں؟

ج...... چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں، ان کا بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا دُرست ہے۔

قرآن مجید اگر پہلے نہیں پڑھا تو اَب بھی پڑھ سکتے ہیں

س...... قرآنِ کریم کو عربی زبان میں پڑھ کر ہی ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے یا کہ اُردو زبان

فہرست

میں ترجمہ پڑھ کر بھی ثواب حاصل ہوگا؟ کیونکہ مجھے عربی نہیں آتی۔

ج...... قرآن عربی میں ہے، اُردو میں تو اس کا ترجمہ ہوگا، اور اس کا ثواب قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں، آپ نے اگر قرآن مجید نہیں پڑھا، تو اَب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دِل لگے یا نہ لگے قرآن شریف پڑھتے رہنا چاہئے

س...... میں قرآن شریف کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں، اللہ کا شکر ہے میں اب تک ۱۹ پارے پڑھ چکا ہوں، اور اب پڑھنے میں دِل نہیں لگ رہا ہے، آپ کوئی وظیفہ تحریر کردیں آپ کی مہربانی ہوگی جس پر عمل کرنے سے تعلیم حاصل کرنے کو میرا دِل لگ جائے، نماز کے بعد دُعا کرتا ہوں کہ اے رَبّ! میرے علم میں اضافہ فرما۔

ج...... بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ دِل لگے یا نہ لگے وہ ضرور کئے جاتے ہیں، مثلاً: دوائی پینے کو دِل نہیں چاہتا، مگر صحت کے خیال سے پی جاتی ہے، اسی طرح قرآن مجید بھی باطنی صحت کے لئے ہے، خواہ دِل لگے یا نہ لگے پڑھتے رہیں، انشاء اللہ دِل بھی لگنے لگے گا۔

قرآن مجید کو فقط غلاف میں رکھ کر مدتوں نہ پڑھنا موجبِ وبال ہے

س...... آج کل یہ عام ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں ہوتی، صرف قرآن مجید گھر میں، ہوٹلوں اور دُکانوں میں اُونچی جگہ میں نظر آتا ہے، غلاف پر بہت سارا گرد و غبار جمع ہوتا ہے، کیا قرآن مجید کو ایسی جگہوں میں رکھنا جائز ہے؟

ج...... قرآن مجید کو اُونچی جگہ پر تو رکھنا ہی چاہئے، باقی مدتوں اس کی تلاوت نہ کرنا لائقِ شرم اور موجبِ وبال ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا، عظیم الشان نعمت سے محروم ہے

س...... اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تو کہیں وہ گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوتا؟

ج...... قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا گناہگار تو نہیں، لیکن ایک عظیم الشان نعمت سے محروم ہے۔

سگریٹ پیتے ہوئے قرآنِ کریم کا مطالعہ یا ترجمہ پڑھنا خلافِ ادب ہے

س…… ایک شخص قرآنِ حکیم کا مطالعہ معنی سمجھنے کے لئے کر رہا ہے، اُردو کی مدد سے وہ الفاظ اور عبارت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے، اور اس دوران سگریٹ پی رہا ہے، اس کا یہ فعل کہاں تک دُرست ہے؟ کیا وہ سگریٹ پینے سے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے، جبکہ سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج…… سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن جو شخص قرآنِ کریم کے اتنے احترام سے بھی عاری ہے، اسے قرآنِ پاک کا فہم کیا خاک نصیب ہوگا؟ اور پھر وہ بے چارہ خالی اُردو ترجمے سے کیا سمجھے گا؟ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں

س…… آیت الکرسی جو میں رات کو پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب لیٹ جاتی ہوں تو یاد آتا ہے، لیٹ کر پڑھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی؟ ضرور بتایئے۔

ج…… لیٹ کر پڑھنا جائز ہے، بے ادبی نہیں۔

تلاوت کرنے والے کو نہ کوئی سلام کرے، نہ وہ جواب دے

س…… جب کوئی آدمی کلامِ پاک کی تلاوت کر رہا ہو، ایسی حالت میں اسے سلام دیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہو جاتا ہے؟

ج…… اس کو سلام نہ کیا جائے، اور اس کے ذمہ سلام کا جواب بھی ضروری نہیں۔

ہر تلاوت کرنے والے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرے؟ کہاں نہیں؟

س…… رُموزِ اوقاف قرآن مجید کو ادا کرنا کیا ہر مسلمان کا فرض ہے یا صرف قاری لوگوں کے لئے ضروری ہے؟

ج…… کس لفظ پر، کس طرح وقف کیا جائے؟ اور کہاں وقف ضروری ہے، کہاں نہیں؟ یہ بات جاننا ہر قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے، اور یہ زیادہ مشکل نہیں، کیونکہ

فہرست

قرآن مجید میں اس کی علامات لگی ہوتی ہیں، باقی فن کی باریکیوں کو فن ماہرین کا کام ہے۔

مسجد میں تلاوتِ قرآن کے آداب

س…… مسجد میں جب اور لوگ بھی نماز و تسبیح میں مشغول ہوں تو کیا تلاوت با آواز بلند جائز ہے؟

ج…… اتنی بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں جس سے کسی کی نماز میں خلل پڑے۔

اگر کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو کیا اس کا سننا واجب ہے؟

س…… مولانا صاحب! احقر خود اس ماہِ مبارک میں نماز، روزہ، تلاوت کرتا ہے، گھر کے تقریباً جملہ افراد بھی یہ عمل کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ گھر میں جبکہ زیادہ تر لوگ قرآنِ کریم (بلند آواز میں) پڑھ رہے ہوں، تو کیا ہم وہ سنیں یا ہم کچھ ذاتی اور دُنیاوی کام بھی اس وقت کرسکتے ہیں؟ میں کافی شش و پنج میں مبتلا ہوجاتا ہوں کہ آخر قرآنِ کریم کی تلاوت کے دوران کہاں تک کاموں کو روکوں؟ اُمید ہے کہ آپ مدد فرمائیں گے اور احقر کو جواب دیں گے، قرآنِ کریم سے مجھے بے حد محبت ہے، میں خود پڑھتا ہوں، مگر میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ اسے تب تک پڑھو جب تک دِل چاہے۔

ج…… جو شخص اپنے طور پر قرآن پڑھ رہا ہو، اس کا سننا واجب نہیں، اور گھر والوں کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ آہستہ پڑھیں۔

سورۃ التوبہ میں کب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور کب نہیں؟

س…… قرآن مجید کی سورتوں میں صرف ایک سورۂ توبہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نہیں ہے، اگر کوئی شخص بغیر بسم اللہ پڑھے ہی سورۂ توبہ کی تلاوت شروع کردے اور درمیان میں ہی رُک کر دُوسرے دن اسی جگہ سے تلاوت شروع کردے تو بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… سورۂ برأت (توبہ) کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ لکھنے کی وجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ اس سورۃ کے مضامین چونکہ اس سے پہلے کی سورۂ انفال سے ملتے جلتے ہیں، اس لئے ہمیں خیال ہوا کہ یہ سورۂ انفال کا جز نہ ہو، پس احتمالِ جزئیت کی بنا پر بسم

فہرست

اللہ نہیں لکھی گئی، اور مستقل سورۃ ہونے کے احتمال کی بنا پر اس کو ماقبل کی سورۃ سے ممتاز کردیا گیا، گویا جز ہونے یا نہ ہونے کے دونوں پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھی گئی۔ اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر اُوپر سے پڑھتا آرہا ہو تب تو بسم اللہ پڑھے بغیر ہی سورۂ توبہ شروع کردے، اور اگر اس سورۃ سے تلاوت شروع کی ہے تو عام معمول کے مطابق اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے، اسی طرح اگر اس سورۃ کے درمیان تلاوت روک دی تھی، تو آگے جب تلاوت شروع کرے تب بھی اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔

قرآن شریف کی ہر سطر پر اُنگلی رکھ کر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

س…… میں نے سنا اور دیکھا بھی ہے کہ اکثر ایسے لوگ جو قرآن شریف کی ہر سطر پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس طرح دو قرآن ختم کرنے سے ایک قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے، ان لوگوں کا یہ فعل کیا دُرست ہے؟

ج…… اس سے قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب نہیں ملتا، اور قرآن مجید پر بلاوجہ اُنگلی پھیرنا فضول حرکت ہے، صرف بسم اللہ پڑھنے کا ثواب مل جائے گا۔

بغیر سمجھے قرآنِ پاک سننا بہتر ہے یا اُردو ترجمہ پڑھنا؟

س…… رمضان المبارک میں تراویح پڑھی جاتی ہیں، میں تراویح پڑھنے بہت کم گیا ہوں، مجھے ڈر ہے کہ کہیں گناہ تو نہیں کر رہا ہوں؟ ہمیں عربی زبان سمجھ نہیں آتی، اسی لئے قرآن مجید تو پڑھ سکتے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے، تراویح میں پورا قرآن ختم کیا جاتا ہے، مگر جو چیز سمجھ میں نہیں آئے اسے عبادت کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اگر میں اس مبارک مہینے میں نمازِ عشاء کے بعد قرآن شریف کا اُردو ترجمہ پڑھوں تاکہ مجھے کچھ سبق حاصل ہو اور میں اپنے دوست واحباب تک کو ان کی اپنی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں، تو کیا مجھے تراویح نہ پڑھنے کا گناہ ملے گا؟ جبکہ تراویح میں آنے والے طرح طرح کے خیالات، حافظ جی کی تیزی اور قرآن کی ناسمجھی کی وجہ سے میرے خالی ذہن میں داخل ہوجاتے ہیں، جو سوائے گناہ کے اور کچھ نہیں۔

ج…… آپ کی تحریر چند مسائل پر مشتمل ہے، جن کو بہت ہی اختصار سے ذکر کرتا ہوں:

۱:…… تراویح میں پورا قرآن مجید سننا سنتِ مؤکدہ ہے، اور اس سے محروم رہنا بڑی سخت محرومی ہے، دُوسری کوئی عبادت اس کا بدل نہیں بن سکتی۔

۲:…… قرآن مجید پڑھنا مستقل عبادت ہے، خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے، اور قرآن مجید کا سمجھنا ایک الگ عبادت ہے، اگر آپ کو قرآنِ کریم کے سمجھنے کا شوق ہے تو یہ بڑی سعادت ہے، تاہم الفاظِ قرآن کی تلاوت کو... نعوذ باللہ... بے کار سمجھنا غلط ہے۔ تلاوتِ آیات کو اللہ تعالیٰ نے مستقل طور پر مقاصدِ نبوّت میں شمار فرمایا ہے، اور تلاوت کی مدح فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوتِ قرآن کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں، اس لئے تلاوت کو فضول سمجھنا، خدا اور رسولؐ کی تکذیب اور قرآنِ کریم کی توہین کے ہم معنی ہے۔ ہمارے شیخ حضرتِ اقدس مولانا محمد زکریاؒ کا رسالہ ''فضائلِ قرآن'' ملاحظہ فرمالیا جائے۔

۳:…… قرآن مجید سیکھنے کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ اس کا ترجمہ بطورِ خود پڑھ لیا کریں، کیونکہ اوّل تو یہی معلوم نہیں کہ جو ترجمہ آپ کے زیرِ مطالعہ ہے، وہ کسی دیندار آدمی کا ہے یا کسی بے دین کا، مؤمن کا ہے یا کافر کا؟ اور یہ کہ اس نے منشائے الٰہی کو ٹھیک سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ سمجھا ہے تو اسے ٹھیک طریقے سے تعبیر بھی کر پایا ہے یا نہیں؟ اور پھر یہ کہ ترجمہ پڑھ کر آپ صحیح بات سمجھ سکیں گے؟ کہیں فہم میں کوئی لغزش تو نہیں ہوگی؟ اس کے اطمینان کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوگا، اور خدانخواستہ غلط مفہوم سمجھ کر اسے دُوسروں کو بتائیں گے، تو افتراء علی اللہ کا اندیشہ ہے۔ شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے کیسے کیسے ماہرین رکھے جاتے ہیں، بڑا ظلم ہوگا اگر ہم قرآن فہمی کے لئے کسی استعداد و مہارت کی ضرورت ہی نہ سمجھیں، اور محض ترجمہ خوانی کا نام قرآن فہمی رکھ لیں۔ الغرض قرآن فہمی کا طریقہ یہ نہیں کہ محض اُردو ترجمہ پڑھ لینے کو کافی سمجھ لیا جائے، بلکہ اگر یہ شوق ہو تو کسی محقق عالم کی صحبت میں قرآنِ کریم پڑھا جائے اور اس کے لئے ضروری استعداد پیدا کی جائے۔

۴:…… پھر جناب نے تراویح کے وقت ہی کو ترجمہ خوانی کے لئے کیوں تجویز فرمایا؟ جو عبادات شریعت نے مقرّر کی ہیں، ان کو حذف کرکے اپنے خیال میں قرآن فہمی

فہرست

میں مشغول ہونا گویا صاحبِ شریعت کو مشورہ دینا ہے کہ اس کو فلاں عبادت کی جگہ یہ چیز مقرّر کرنی چاہئے تھی، اور یہ بات آدابِ بندگی کے یکسر منافی ہے، بندہ کا فرض تو یہ ہونا چاہئے کہ جس وقت اس کی جو ڈیوٹی لگادی جائے، اسی کو بجالائے، ترجمہ خوانی کا اگر شوق ہے تو اس کے لئے آپ سیر و تفریح اور آرام و طعام کے مشاغل حذف کرکے بھی تو وقت نکال سکتے ہیں۔

۵:...... آپ کا یہ ارشاد بھی اس ناکارہ کے نزدیک اصلاح کا محتاج ہے کہ: ”اپنے دوست احباب تک ان کو ان کی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں“ آدمی کو ہدایتِ الٰہی کا مطالعہ کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہئے کہ جو ہدایت مجھے ملے گی اس پر خود عمل کروں گا، اسی عمل کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ جو صحیح مسئلہ معلوم ہو، وہ دُوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بتایا جائے، لیکن ہم کو اپنی اصلاح کی سب سے پہلے فکر ہونی چاہئے اور قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی کا مطالعہ صرف اسی نیت سے کرنا چاہئے۔

۶:...... تراویح میں حافظ صاحب ایسے مقرّر کئے جائیں جو الفاظِ قرآن کو صحیح صحیح ادا کریں، تیز روی میں الفاظ کو خراب نہ کریں۔

۷:...... نماز میں جو خیالات بغیر قصد و اختیار کے آئیں نہ وہ گناہ ہیں، نہ ان پر موٴاخذہ ہے، ان خیالات سے پریشان ہونا غلط ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ آدمی نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کرتا رہے، خیالات بھٹکتے ہیں تو بھٹکتے رہیں، ان کی طرف التفات ہی نہ کرے، بلکہ بار بار نماز کی طرف متوجہ ہوتا رہے، انشاء اللہ اس کو کامل نماز کا ثواب ملے گا۔

اُردو میں تلاوت کرنا

س...... جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرآن اُردو میں پڑھا جائے تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ عربی میں پڑھنے سے، یا عربی میں پڑھنا ہی بہتر ہے؟ کیونکہ عربی میں قرآن مجید پڑھ تو لیتے ہیں لیکن ظاہر بات ہے، سمجھ نہیں سکتے، جبکہ قرآن مجید کو جب تک سمجھا اور اس پر عمل نہ کیا جائے، اس کا پڑھنا بے کار ہے۔

ج...... اُردو ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا، تلاوت کا ثواب

صرف قرآنِ کریم کے الفاظ کے ساتھ مخصوص ہے، سمجھنے کے لئے تلاوت کرنے کے بعد اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لی جائے، لیکن قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب اس کے اپنے الفاظ کی تلاوت سے ہوگا۔

اور قرآن مجید کی بے سمجھے تلاوت کو بے کار کہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں، یہ فضائل قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت کے ہیں، خواہ معنی و مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب فقط ترجمہ پڑھنے سے نہیں ملے گا

س……ترجمے والے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھتے ہیں، کیا اس طرح قرآن شریف پڑھنے سے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا عربی میں (جو کہ اس کی اصل شکل ہے) پڑھنے سے ملتا ہے؟

ج……قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت کے بغیر صرف ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

قرآن مجید کے الفاظ کو بغیر معنی سمجھے ہوئے پڑھنا بھی عظیم مقصد ہے

س……اگر ایک آدمی عربی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور وہ صرف طوطے کی طرح پڑھے جاتا ہے، مگر اسے یہ پتہ نہیں کہ اس نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ صرف اسے اتنا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب پڑھ رہا ہوں، اب اس کا کیا مقصد ہوا؟ اس شخص کا اس طرح سے قرآن مجید پڑھنا اس کے واسطے محض انگریزی یا یونانی پڑھنے کے مترادف ہوا، اگر اسے ان کے معانی نہیں آتے، کیا اس شخص کو بغیر معنی کے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا؟ حالانکہ قرآن مجید پڑھنے کا مقصد اور مطلب تو یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کو خوبصورتی سے پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، اگر مقصد صرف پڑھنے تک محدود رہے تو اس کا کیا فائدہ؟

ج……قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت ایک مستقل وظیفہ ہے، جس کی قرآنِ کریم اور حدیثِ

نبویؐ میں ترغیب دی گئی ہے، اور اس کو مقاصدِ نبوّت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں سے ایک مستقل مقصد قرار دیا گیا ہے، اور قرآنِ کریم کے الفاظ کو طوطے کی طرح رٹنے، حفظ کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کا اجر و ثواب بیان فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے معنی و مفہوم کو مصنف ایک مستقل وظیفہ ہے، اس کا الگ اجر و ثواب ہے، اور سمجھ کر اس کے اَحکام پر عمل کرنا یہ سب سے اہم تر مقصد ہے، اور ایک مسلمان کو اپنی ہمت و بساط کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت بھی کرنی چاہئے، اس کے الفاظ بھی یاد کرنے چاہئیں، اس کے معنی و مفہوم کو بھی ضرور سمجھنا چاہئے، اور ارشاداتِ خداوندی پر عمل بھی کرنا چاہئے، مگر بے سمجھے پڑھنے کو بے فائدہ کہنا دُرست نہیں، بلکہ گستاخی و بے ادبی ہے جس سے توبہ کرنا واجب ہے۔

معنی سمجھے بغیر قرآن پاک کی تلاوت بھی مستقل عبادت ہے

س...... میرا سوال یہ ہے کہ قرآن پاک بغیر سمجھے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، جب تک اس کے معنی نہ پڑھے جائیں، لیکن کیا یہ جائز ہے کہ ہم جو رُکوع پڑھنا چاہیں صرف اس کے معنی پڑھ لیں، یعنی بغیر تلاوت کے؟

ج...... قرآن مجید کی تلاوت ایک مستقل عبادت اور اعلیٰ ترین عبادت ہے، اس کے مفہوم و معنی کو سمجھنا مستقل عبادت ہے، اور پھر اس پر عمل کرنا الگ عبادت ہے۔ قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین وظائف ذکر فرمائے گئے ہیں:

۱: تلاوتِ آیات۔ ۲: تعلیمِ کتاب و حکمت۔ ۳: تزکیہ۔

یہ انہی تین عبادتوں کی طرف اشارہ ہے جو اُوپر ذکر کی گئی ہیں، اس لئے معنی سمجھے بغیر قرآنِ کریم کی تلاوت کو بے کار سمجھنا غلط ہے، کیا یہ نفع کم ہے کہ قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں؟ بہرحال قرآن مجید کی تلاوت تو ہر مسلمان کا وظیفہ ہونا چاہئے، خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ توفیق اور ہمت دے تو معنی سمجھنے کی کوشش کی جائے، مگر صرف قرآنِ کریم کا ترجمہ پڑھ کر قرآن مجید کی آیت کا مفہوم اپنے ذہن سے نہ گھڑ لیا جائے، بلکہ جہاں اِشکال ہو اہلِ علم سے سمجھ لیا جائے۔

قرآن مجید سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے، صحیح ہے، لیکن نیا مطلب گھڑنا غلط ہے

س…… روزنامہ جنگ مؤرخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۸۲ء کے صفحہ:۳ پر ایک حدیث بحوالہ مسلم رقم ہے، عنوان ہے: ''طلبِ علم کا صلہ'' اس حدیثِ مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درج ہے کہ: ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اکٹھے ہوکر اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس پر بحث و گفتگو کرتے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانی سکون نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجالس میں فرماتے ہیں۔'' اس حدیث شریف میں قرآن شریف پڑھنے اور اس کے معانی و حکمت پر گفتگو اور بحث کرنے کی برکات کا ذکر ہے، اور اشارہ ملتا ہے کہ لوگ قرآنِ کریم کے معانی و مطالب اور حکمت و فلسفہ کو موضوعِ گفتگو بنائیں، اور یوں اس کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کریں۔ لیکن فی زمانہ دیکھا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کی صرف تلاوت یعنی پڑھ لینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور اللہ سے ثواب (اجر) حاصل کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے، یہ رویہ نہ صرف کم علم عوام کا ہے بلکہ اچھے پڑھے لکھے بھی قرآنِ کریم کی لفظی تلاوت سے آگے بڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہی نہیں بلکہ اکثر علماء قرآنِ کریم کے مطالب اور حکمت پر بحث و گفتگو سے مسلمانوں کو منع کرتے ہیں اور صرف تلاوت کو ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اسی پر زور دیتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ اس حدیث شریف کی روشنی میں مسلمانوں کو کون سی عملی راہ اختیار کرنی چاہئے؟

نیز یہ بات کس حد تک دُرست ہے کہ قرآنِ کریم کو بغیر سمجھے بھی تلاوت کی جائے تو بھی ثواب (اجر) ملتا ہے؟ عموماً ہم کوئی بھی کتاب پڑھتے ہیں، تو اسے سمجھتے ہیں، ورنہ پڑھتے ہی نہیں، بغیر سمجھے کسی کتاب کا پڑھنا عجیب سی بات ہے، پھر قرآنِ کریم جو انسانوں کے لئے ایک مستقل حقیقی سرچشمہ ہدایت ہے، اسے سمجھے بغیر یعنی یہ معلوم کئے بغیر کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہدایت اور رہنمائی ہے تو پڑھنے سے ثواب کے کیا معنی ہیں؟ اور ثواب یعنی اجر تو اس ہدایت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے، ایک مسلمان

فہرست

کے لئے ایمان وعمل کی شرائط بھی اسی صورت میں پوری ہوسکتی ہیں کہ قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھا جائے، اس سوال پر بھی روشنی ڈالئے تاکہ مسلمانوں کی فلاح کا راستہ کھل سکے۔

ج…… قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب الگ ہے، جو صحیح احادیث میں وارد ہے، اور قرآنِ کریم کے معانی و مطالب کو سیکھنے کا ثواب الگ ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی عالمِ دین نے قرآنِ کریم کے معنی و مفہوم کو سمجھنے سے منع نہیں کیا، البتہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآنِ کریم کو سمجھا نہیں ہوتا، مگر وہ اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب گھڑ کر بحث شروع کردیتے ہیں، ایسی بحث سے علماء ضرور منع کرتے ہیں، کیونکہ ایک تو اس بحث کا منشاء جہلِ مرکب ہے، پھر ایسی بحث کی حدیث میں مذمت بھی آئی ہے، چنانچہ جامع صغیر (ج:۱ ص:۱۴۴) میں مستدرک حاکم کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے: "الجدال فی القرآن کفر" یعنی قرآن میں کج بحثی کرنا کفر ہے۔ الغرض قرآنِ کریم کی تلاوت کو بیکار سمجھنا بھی صحیح نہیں، قرآنِ کریم کے مطالب سیکھنے اور پڑھنے کی کوشش نہ کرنا بھی غلط ہے، اور قرآنِ کریم کا صحیح علم حاصل کئے بغیر بحث شروع کردینا بھی غلط ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر عالم سے تصدیق کرنا ضروری ہے

س…… وہ لوگ جنہیں کسی بھی وجہ سے قرآن مجید پڑھنے کا موقع نہیں ملا، مگر اب ان کا تجسّس مقدس کتاب پڑھنے کے بارے میں بڑھ رہا ہے، اور اب وہ عمر کی اس حد میں پہنچ چکے ہیں کہ عربی زبان میں پڑھنا مشکل ہوگیا ہے، تو وہ ترجمہ ہی پڑھ کر اپنے علم کو وسعت دینا چاہتے ہیں، اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ اگر کسی صاحب نے آپ کے جوابات کو غور سے پڑھا ہوگا تو وہ ایسا کرنے سے ضرور گریز کرے گا، کیونکہ اسے یہ پتہ چلا ہوگا کہ محض ترجمہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اب اسے جو بھی تھوڑا سا ثواب ملنے کا امکان تھا، اس سے بھی محروم رہ جائے گا، اس طرح گناہ کا موجب کون ہوگا؟

ج…… ایک ایسا شخص جو عربی الفاظ پڑھنے سے قاصر ہے، وہ اگر "اُردو قرآن" پڑھے گا تو اسے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔ رہا صرف "اُردو قرآن" پڑھ کر اَحکامِ

خداوندی معلوم کرنا اور اس پر عمل کرنا! یہ جذبہ تو بہت قابلِ قدر ہے، مگر تجربہ یہ ہے کہ بغیر اُستاذ کے نہ یہ قرآنِ کریم کا مفہوم صحیح سمجھے گا، نہ منشاءِ خداوندی کے مطابق عمل پیرا ہوسکے گا۔ ایسے حضرات کو واقعی قرآنِ کریم سمجھنے کا شوق ہے تو ان کے لئے مناسب تدبیر یہ ہے کہ وہ کسی عالمِ حقانی سے سبقاً سبقاً پڑھیں اور اگر اتنی فرصت بھی نہ ہو تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ اُردو ترجمہ دیکھ کر جو مفہوم ان کے ذہن میں آئے اس پر اعتماد نہ کریں، بلکہ کسی عالم سے اس کی تصدیق کرالیا کریں کہ ہم نے فلاں آیت کا جو مفہوم سمجھا ہے، آیا صحیح سمجھا ہے؟ اور اس سے بھی اچھی صورت یہ ہے کہ کسی عالمِ حقانی کے مشورے سے کسی تفسیر کا مطالعہ کیا کریں اور اس میں جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ پوچھ لیا کریں۔

امریکہ کی مسلم برادری کے تلاوتِ قرآن مجید پر اِشکالات کا جواب

س…… کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

ہم قرآن شریف کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں، جبکہ ہم عربی نہیں سمجھتے؟ اس کی ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی، اسلام کی مشہور و معروف کتابوں میں اگر اس کی وجہ نہیں ہے، تو پھر عقلی وجہ ایسا کرنے کی کوئی سمجھ میں نہیں آتی، یہ بتایا جائے کہ کون سا طریقہ بہتر ہے، عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا؟ یہاں امریکہ میں زندگی بہت مصروف ہے، اور لوگوں کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں ہے، لہٰذا یہاں مسلمان مرد و عورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ وہ وضو کرکے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے، جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

کافر مذاق کرتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں، یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے، لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت میں پڑھ سکتے ہیں، ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھتے ہیں۔ کیا قرآن بھی اس طریقے سے پڑھا جاسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

ج…… آپ کے سوال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ چند اجزاء پر مشتمل ہے، اس لئے مناسب ہے کہ ان پر الگ الگ گفتگو کی جائے اور چونکہ یہ آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں، بلکہ آپ نے امریکہ کی

مسلم برادری کی نمائندگی کی ہے، اس لئے مناسب ہوگا کہ قدرے تفصیل سے لکھا جائے۔
ا:...... آپ دریافت کرتے ہیں کہ ہم قرآنِ کریم کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

تمہیداً پہلے دو مسئلے سمجھ لیجئے! ایک یہ کہ قرآنِ کریم کی تلاوت نماز میں تو فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، (میں یہاں یہ تفصیلات ذکر نہیں کرتا کہ نماز میں قرأت کی کتنی مقدار فرض ہے؟ کتنی مسنون ہے؟ اور یہ کہ کتنی رکعتوں میں فرض ہے؟ اور کس کے ذمہ فرض ہے؟)۔ لیکن نماز سے باہر قرآنِ کریم کی تلاوت فرض و واجب نہیں، البتہ ایک عمدہ ترین عبادت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز سے باہر ساری عمر تلاوت نہ کرے تو کسی فریضے کا تارک اور گناہگار نہیں ہوگا، البتہ ایک بہترین عبادت سے محروم رہے گا، ایسی عبادت جو اس کی رُوح و قلب کو منوّر کرکے رشکِ آفتاب بناسکتی ہے، ایسی عبادت جو اس کی قبر کے لئے روشنی ہے، اور ایسی عبادت جو حق تعالیٰ شانہ سے تعلق و محبت کا قوی ترین ذریعہ ہے۔

دُوسرا مسئلہ یہ کہ جس شخص کو قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی ہو، خواہ وہ نماز کے اندر تلاوت کرے یا نماز سے باہر، اس کو قرآنِ کریم کے اصل عربی متن کی تلاوت لازم ہے، تلاوتِ قرآن کی فضیلت صرف عربی متن کی تلاوت پر حاصل ہوگی، وہ اس کی اُردو، انگریزی یا کسی اور زبان کے ترجمہ پڑھنے پر حاصل نہیں ہوگی، اس لئے مسلمان قرآنِ کریم کے عربی متن ہی کی تلاوت کو لازم سمجھتے ہیں، ترجمہ پڑھنے کو تلاوت کا بدل نہیں سمجھتے اور اس کی چند وجوہات ہیں:

پہلی وجہ:...... قرآنِ کریم ان مقدس الفاظ کا نام ہے جو کلامِ الٰہی کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے، گویا قرآنِ کریم حقیقت میں وہ خاص عربی الفاظ ہیں جن کو قرآن کہا جاتا ہے، چنانچہ متعدّد آیاتِ کریمہ میں قرآنِ کریم کا تعارف قرآنِ عربی یا لسانِ عربی کی حیثیت سے کرایا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

”وکذٰلک أنزلنٰه قراٰنًا عربیًّا“ (۲۰:۱۱۳)

”قراٰنًا عربیًّا غیر ذی عوج لعلھم یتّقون“ (۳۹:۲۸)

"انّا أنزلنٰه قرآنًا عربيًّا لعلكم تعقلون" (۲:۱۲)

"کتٰب فصلت اٰيٰته قرآنًا عربيًّا" (۴۱:۷)

"وكذٰلك أوحينا اليك قرآنًا عربيًّا" (۴۲:۳)

"انّا جعلنٰه قرآنًا عربيًّا لعلكم تعقلون" (۴۳:۳)

"وكذٰلك أنزلنٰه حكمًا عربيًّا" (۱۳:۳۷)

"وهٰذا كتٰب مصدق لسانًا عربيًّا" (۴۶:۱۲)

"وهٰذا لسان عربي مبين" (۱۶:۱۰۳)

"بلسان عربي مبين" (۲۶:۱۹۵)

اور جب یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم، عربی کے ان مخصوص الفاظ کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے، تو اس سے خودبخود یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر قرآنِ کریم کے کسی لفظ کی تشریح متبادل عربی لفظ سے بھی کردی جائے تو وہ متبادل لفظ قرآن نہیں کہلائے گا، کیونکہ وہ متبادل لفظ منزل من اللہ نہیں، جبکہ قرآن وہ کلامِ الٰہی ہے جو جبریلِ امین علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، مثلاً: سورۂ بقرہ کی پہلی آیت میں: "لا ريب فيه" کے بجائے اگر "لا شک فيه" کے الفاظ رکھ دیئے جائیں تو یہ قرآن کی آیت نہیں رہے گی۔

الغرض جن متبادل الفاظ سے قرآنِ کریم کی تشریح یا ترجمانی کی گئی ہے وہ چونکہ وحیٔ قرآن کے الفاظ نہیں، اس لئے ان کو قرآن نہیں کہا جائے گا۔ ہاں! قرآنِ کریم کا ترجمہ یا تشریح وتفسیر ان کو کہہ سکتے ہیں، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنے فہم کے مطابق ترجمہ و تشریح کیا کرتا ہے، پس جس طرح غالبؔ کے اشعار کا مفہوم کوئی شخص اپنے الفاظ میں بیان کردے تو وہ غالبؔ کا کلام نہیں، بلکہ غالبؔ کے کلام کی ترجمانی ہے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کا ترجمہ، خواہ کسی زبان میں ہو، وہ کلامِ الٰہی نہیں، بلکہ کلامِ الٰہی کی تشریح وترجمانی ہے، اب اگر کوئی شخص اس ترجمہ وتشریح کا مطالعہ کرے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے کلامِ الٰہی کو پڑھا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے قرآنِ کریم کا ترجمہ پڑھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ

تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان جو فرق ہے، وہی فرق اس کے اپنے کلام اور مخلوق کی طرف سے کی گئی ترجمانی کے درمیان ہے۔ اب جو شخص حق تعالیٰ شانہ سے براہِ راست ہم کلامی چاہتا ہو اس کے لئے صرف مخلوق کے کئے ہوئے ترجمہ و تفسیر کا دیکھ لینا کافی نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لئے براہِ راست کلامِ الٰہی کی تلاوت لازم ہوگی۔ ہر مسلمان کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ وہ قرآنِ کریم کا مفہوم خود اس کے الفاظ سے سمجھنے کی صلاحیت و استعداد پیدا کرے، لیکن اگر کسی میں یہ صلاحیت پیدا نہ ہو تب بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کے انوار و تجلیات اسے حاصل ہوں گے، اور وہ تلاوت کے ثواب و برکات سے محروم نہیں رہے گا، خواہ معنی و مفہوم کو وہ سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ آپ ایک پھل یا مٹھائی لاتے ہیں، مجھے نہ تو اس کا نام معلوم ہے، نہ میں اس کے خواص و تأثیرات سے واقف ہوں، اس لاعلمی کے باوجود اگر میں اس پھل یا شیرینی کو کھاتا ہوں تو اس کی حلاوت و شیرینی اور اس کے ظاہری و باطنی فوائد سے محروم نہیں رہوں گا۔

دُوسری وجہ:...... بعض لوگ جو کلامِ الٰہی کی لذّت سے ناآشنا ہیں اور جنھیں کلامِ الٰہی اور مخلوق کے کلام کے درمیان فرق و امتیاز کی حس نہیں، ان کا کہنا ہے کہ قرآنِ کریم کے پڑھنے سے مقصود اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اور اس کے اَحکام و فرامین کا معلوم کرنا ہے، اور یہ مقصود چونکہ کسی ترجمہ و تفسیر کے مطالعے سے بھی حاصل ہوسکتا ہے، لہٰذا کیوں نہ صرف ترجمہ و تفسیر پر اکتفا کیا جائے؟ قرآنِ کریم کے الفاظ کے سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے پر کیوں وقت ضائع کیا جائے؟ مگر یہ ایک نہایت سنگین علمی غلطی ہے، اس لئے کہ جس طرح قرآنِ کریم کے معانی و مطالب مقصود ہیں، ٹھیک اسی طرح اس کے الفاظ کی تعلیم و تلاوت بھی ایک اہم مقصد ہے، اور یہ ایسا عظیم الشان مقصد ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائضِ نبوّت میں اوّلین مقصد قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

”ربّنا وابعث فیھم رسولًا منھم یتلوا علیھم اٰیاتک ویعلمھم الکتٰب والحکمة ویزکیھم انک أنت العزیز الحکیم۔“ (۱۲۹:۲)

ترجمہ:......''اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہیں میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرّر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں، اور ان کو پاک کردیں، بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

''کما أرسلنا فیکم رسولًا منکم یتلوا علیکم اٰیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتٰب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون.'' (۱۵۱:۲)

ترجمہ:......''جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تمہیں میں سے، ہماری آیات (واَحکام) پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں، اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں، اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں، اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

''لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولًا من أنفسھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین.'' (۱۶۴:۳)

ترجمہ:......''حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا، جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں، اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں

تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

”ھو الذی بعث فی الأمیین رسولًا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین.“ (۶۲:۲)

ترجمہ:......”وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا، جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، اور ان کو (عقائدِ باطلہ اور اخلاقِ ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں، اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں، اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائضِ نبوّت میں سے اوّلین فریضہ قرار دیا گیا ہو، اُمت کا اس کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ غیرضروری ہے، کتنی بڑی جسارت اور کس قدر سوءِ ادب ہے...!

تیسری وجہ:......قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: ”اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ“ (الحجر:۹) یعنی ”ہم نے ہی یہ قرآن نازل کیا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ قرآنِ کریم کی حفاظت کے وعدے میں اس کے الفاظ کی حفاظت، اس کے معنی کی حفاظت، اس کی زبان و لغت کی حفاظت سب ہی کچھ شامل ہے، اور عالمِ اسباب میں حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک جماعتوں کی جماعتیں قرآنِ کریم کی خدمت میں مشغول رہیں، اور انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ گویا حفاظتِ قرآن کے ضمن میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے جو قرآنِ کریم کی خدمت کے کسی نہ کسی شعبے سے منسلک ہیں، ان خدامِ قرآن میں سرِفہرست ان حضرات کا نام ہے جو قرآنِ کریم کے الفاظ کی حفاظت میں

مشغول ہیں، اور قرآنِ کریم کے الفاظ کی تعلیم و تعلّم میں لگے ہوئے ہیں، خواہ حفظ کر رہے ہوں یا ناظرہ پڑھتے پڑھاتے ہوں، اور اسی وعدۂ حفاظت کی کارفرمائی ہے کہ آج کے گئے گزرے زمانے میں (جس میں بقول آپ کے قرآن پڑھنے کی فرصت کس کو ہے؟) لاکھوں حافظِ قرآن موجود ہیں۔ جن میں چھ سات سال تک کے بچے بھی شامل ہیں، اب اگر الفاظِ قرآن کی تلاوت کو غیرضروری قرار دے کر اُمت اس کے پڑھنے پڑھانے کا شغل ترک کردے تو گویا قرآنِ کریم کا وعدۂ حفاظت ...نعوذ باللہ... غلط ٹھہرا۔ مگر اس وعدۂ محکم کا غلط قرار پانا تو محال ہے، ہاں! یہ ہوگا کہ اگر بالفرض اُمت قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو ترک کردے تو حق تعالیٰ شانہ ان کی جگہ ایسے لوگوں کو بروئے کار لائیں گے جو اس وعدۂ الٰہی کی تکمیل میں بسروچشم اپنی جانیں کھپائیں گے، گویا اُمت کا اُمت کی حیثیت سے باقی رہنا موقوف ہے، قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت اور تعلیم و تعلّم پر، اگر اُمت اس فریضے سے منحرف ہوجائے تو گردن زدنی قرار پائے گی اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹادیا جائے گا، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

”وان تتولوا یستبدل قومًا غیرکم ثم لا یکونوا أمثالکم.“ (محمد:۳۸)

ترجمہ:......”اور اگر تم روگردانی کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دُوسری قوم پیدا کردے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔“

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یہاں یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے جہاں قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، وہاں اسی حفاظتِ قرآن کے ضمن میں ان تمام علوم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے، جو قرآنِ کریم کے خادم ہیں، ان علومِ قرآن کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں تو ان میں بہت سے علوم ایسے نظر آئیں گے جن کا تعلق الفاظِ قرآن سے ہے، ان علوم کا اجمالی تعارف حافظ سیوطیؒ نے ”الاتقان فی علوم القرآن“ میں پیش کیا ہے، موصوفؒ نے علومِ قرآن کو بڑی بڑی ۸۰ انواع میں تقسیم کیا ہے، اور ہر نوع کے ذیل میں متعدّد انواع درج کی

فہرست

ہیں، مثلاً: ایک نوع کا عنوان ہے: ''بدائع القرآن'' اس کے ذیل میں حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں:

> ''۵۸ ویں نوع ''بدائع القرآن'' میں اس موضوع پر ابنِ ابی الاصبغ (عبدالعظیم بن عبدالواحد بن ظافر المعروف بابن ابی الاصبغ المصری المتوفی ۶۵۴ھ) نے مستقل کتاب لکھی ہے، اور اس میں قریباً ایک سو انواع ذکر کی ہیں۔'' (الاتقان ج:۲ ص:۸۳)

الغرض قرآنِ کریم کے مقدس الفاظ ہی ان تمام علوم کا سرچشمہ ہیں، قرآنِ کریم کے معنی و مفہوم کا سمندر بھی انہی الفاظ میں موجزن ہے، اگر خدانخواستہ اُمت کے ہاتھ سے الفاظِ قرآن کا رشتہ چھوٹ جائے تو ان تمام علوم کے سوتے خشک ہوجائیں گے اور اُمت نہ صرف کلامِ الٰہی کی لذّت و حلاوت سے محروم ہوجائے گی، بلکہ قرآنِ کریم کے علوم و معارف سے بھی تہی دامان ہوجائے گی۔

چوتھی وجہ:...... کلامِ الٰہی کی تلاوت سے جو انوار و تجلیات اہلِ ایمان کو نصیب ہوتی ہیں، ان کا احاطہ اس تحریر میں ممکن نہیں، یہ حدیث تو آپ نے بھی سنی ہوگی کہ قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

> ''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور ہر نیکی دس گنا ملتی ہے (پس ہر حرف پر دس نیکیاں ہوئیں)، اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، نہیں! بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے (پس الٓمٓ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں)۔''
>
> (مشکوٰۃ ص:۱۸۶)

قرآنِ کریم کی تلاوت کے بے شمار فضائل ہیں، جو شخص تلاوتِ قرآن کے فضائل و برکات کا کچھ اندازہ کرنا چاہے، وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجرِ مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ کے رسالہ ''فضائلِ قرآن'' کا مطالعہ کرے۔ اب ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے ایک

ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا جو وعدہ ہے، یہ تمام اجر و ثواب اور یہ ساری فضیلت و برکت قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت پر ہی ہے، محض انگریزی، اُردو ترجمہ پڑھ لینے سے یہ اجر حاصل نہیں ہوگا۔ پس جو شخص اس اجر و ثواب، اس برکت و فضیلت اور اس نور کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت کرے، جن سے یہ تمام وعدے وابستہ ہیں، واللہ الموفق لکل خیر وسعادة!

جہاں تک قرآنِ کریم کے ترجمہ و تفسیر کے مطالعے کا تعلق ہے! قرآنِ کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ بہت اچھی بات ہے، ترجمہ خواہ اُردو میں ہو، انگریزی میں ہو، یا کسی اور زبان میں ہو، البتہ اس سلسلے میں چند اُمور کی رعایت رکھنا ضروری ہے:

اوّل:...... وہ ترجمہ و تفسیر مستند ہو اور کسی محقق عالمِ ربانی کے قلم سے ہو، جس طرح شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے ترجمان کا لائقِ اعتماد اور ماہر ہونا شرط ہے، ورنہ وہ ترجمانی کا اہل نہیں سمجھا جاتا، اسی طرح احکم الحاکمین کی ترجمانی کے لئے بھی شرط ہے کہ ترجمہ کرنے والا دینی علوم کا ماہر، مستند اور لائقِ اعتماد ہو، آج کل بہت سے غیرمسلموں، بے دینوں اور کچے پکے لوگوں کے تراجم بھی بازار میں دستیاب ہیں، خصوصاً انگریزی زبان میں تو ایسے ترجموں کی بھرمار ہے جن میں حق تعالیٰ شانہ کے کلام کی ترجمانی کی بجائے قرآنِ کریم کے نام سے خود اپنے افکار و خیالات کی ترجمانی کی گئی ہے، ظاہر ہے کہ جس شخص کے دین و دیانت پر ہمیں اعتماد نہ ہو، اس کے ترجمہ قرآن پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ اس لئے جو حضرات ترجمہ و تفسیر کے مطالعے کا شوق رکھتے ہوں، ان کا فرض ہے کہ وہ کسی لائقِ اعتماد عالم کے مشورے سے ترجمہ و تفسیر کا انتخاب کریں، اور ہر غلط سلط ترجمہ کو اُٹھا کر پڑھنا شروع نہ کردیں۔

دوم:...... ترجمہ و تفسیر کی مدد سے آدمی نے جو کچھ سمجھا ہو اس کو قطعیت کے ساتھ قرآنِ کریم کی طرف منسوب نہ کیا جائے، بلکہ یہ کہا جائے کہ میں نے فلاں ترجمہ و تفسیر سے یہ مفہوم سمجھا ہے، ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی کی وجہ سے ایک غلط بات کو قرآنِ کریم کی طرف منسوب کرنے کا وبال اس کے سر آجائے، کیونکہ منشائے الٰہی کے خلاف کوئی بات قرآنِ کریم کی

طرف منسوب کرنا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے، جس کا وبال بہت ہی سخت ہے۔

سوم:...... قرآنِ کریم کے بعض مقامات ایسے دقیق ہیں کہ بعض اوقات ترجمہ و تفسیر کی مدد سے بھی آدمی ان کا احاطہ نہیں کرسکتا، ایسے مقامات پر نشان لگا کر اہلِ علم سے زبانی سمجھ لیا جائے، اور اگر اس کے باوجود وہ مضمون اپنے فہم سے اُونچا ہو تو اس میں زیادہ کاوش نہ کی جائے۔

۲:...... آپ دریافت فرماتے ہیں کہ: ''کون سا طریقہ بہتر ہے، عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا؟''

ترجمہ پڑھنے کی شرائط تو میں ابھی ذکر کرچکا ہوں، اور یہ بھی بتاچکا ہوں کہ ترجمے کا پڑھنا، قرآنِ کریم کی تلاوت کا بدل نہیں۔ اگر دو چیزیں متبادل ہوں یعنی ایک چیز دُوسری کا بدل بن سکتی ہو، وہاں تو یہ سوال ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کون سی چیز بہتر ہے؟ جب ترجمے کا پڑھنا، قرآنِ کریم کی تلاوت کا بدل ہی نہیں، نہ اس کی جگہ لے سکتا ہے تو یہی عرض کیا جاسکتا ہے کہ قرآنِ کریم کے اجر و ثواب اور انوار و تجلیات کے لئے تو مسلمانوں کو قرآن ہی کی تلاوت کرنی چاہئے، اگر معنی و مفہوم کو سمجھنے کا شوق ہو تو اس کے لئے ترجمہ و تفسیر سے بھی مدد لی جاسکتی ہے، اور اگر دونوں کو جمع کرنے کی فرصت نہ ہو تو بہتر صورت یہ ہے کہ ترجمے کے بجائے قرآنِ کریم کی تو تلاوت کرتا رہے اور دین کے مسائل اہلِ علم سے پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کرتا رہے۔ اس صورت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا رہے گا، اور قرآنِ کریم کے مقاصد یعنی دینی مسائل پر عمل کرنے کی بھی توفیق ہوتی رہے گی۔ لیکن اگر تلاوت کو چھوڑ کر ترجمہ خوانی شروع کردی تو تلاوتِ قرآن سے تو یہ شخص پہلے دن ہی محروم ہوگیا، اور ظاہر ہے کہ صرف ترجمہ پڑھ کر یہ شخص قرآنِ کریم کا ماہر نہیں بن سکتا، نہ دینی مسائل اخذ کرسکتا ہے، اس طرح یہ شخص دین پر عمل کرنے کی توفیق سے بھی محروم رہے گا۔ اور یہ سراسر خسارے کا سودا ہے!

آپ نے یہ عذر لکھا ہے کہ:

''یہاں امریکہ میں زندگی بہت مصروف ہے، اور لوگوں

کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں، لہٰذا یہاں مسلمان مرد اور عورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ وہ وضو کرکے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔“

آپ نے دورِ جدید کے مرد وزن کی بے پناہ مصروفیات کا جو ذکر کیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، اور یہ صرف امریکہ کا مسئلہ نہیں، بلکہ قریباً ساری دُنیا کا مسئلہ ہے، آج کا انسان مصروفیت کی زنجیروں میں جس قدر جکڑا ہوا ہے اس سے پہلے شاید کبھی اس قدر پابندِ سلاسل نہیں رہا ہوگا۔

آپ غور کریں گے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہماری ان بے پناہ مصروفیات کے دو بڑے سبب ہیں، ایک یہ کہ آج کے مشینی دور نے خود انسان کو بھی ایک خودکار مشین بنادیا ہے، مشینوں کی ایجاد تو اس لئے ہوئی تھی کہ ان کی وجہ سے انسان کو فرصت کے لمحات میسر آسکیں گے، لیکن مشین کی برق رفتاری کا ساتھ دینے کے لئے خود انسان کو بھی مشین کا کردار ادا کرنا پڑا۔

دوم یہ کہ ہم نے بہت سی غیرضروری چیزوں کا بوجھ اپنے اُوپر لادلیا ہے، آدمی کی بنیادی ضرورت صرف اتنی تھی کہ بھوک مٹانے کے لئے اسے پیٹ بھر کر روٹی میسر آجائے، تن ڈھانکنے کے لئے اس کو کپڑا میسر ہو، اور سردی گرمی سے بچاؤ کے لئے جھونپڑا ہو، لیکن ہم میں سے ہر شخص قیصر و کسریٰ کے سے ٹھاٹھ باٹھ سے رہنے کا متمنی ہے، اور وہ ہر چیز میں دُوسروں سے گوئے سبقت لے جانا چاہتا ہے، خواجہ عزیز الحسن مرحوم کے بقول:

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ لادین اور بے خدا قومیں جن کے سامنے آخرت کا کوئی تصوّر نہیں، جن کے نزدیک زندگی بس یہی دُنیا کی زندگی ہے، اور جن کے بارے میں قرآنِ کریم نے فرمایا ہے:

"ان الذین لا یرجون لقائنا ورضوا بالحیٰوۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون، اولٰئک مأواھم النار بما کانوا یکسبون." (۱۰:۷،۸)

ترجمہ:...... "البتہ جو لوگ اُمید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی، اور خوش ہوئے دُنیا کی زندگی پر اور اسی پر مطمئن ہوگئے، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں، ایسوں کا ٹھکانا ہے آگ، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

وہ اگر دُنیوی مسابقت کے مرض میں مبتلا ہوتیں اور دُنیوی کرّوفرّ اور شان وشوکت ہی کو معراجِ کمال سمجھتیں، تو جائے تعجب نہ تھی، لیکن اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) جن کے دِل میں عقیدۂ آخرت کا یقین ہے اور جن کے سر پر آخرت کے محاسبہ کی، وہاں کی جزا وسزا کی اور وہاں کی کامیابی و ناکامی کی تلوار ہر وقت لٹکتی رہتی ہے، ان کی یہ آخرت فراموشی بہت ہی افسوسناک بھی ہے اور حیرت افزا بھی!

ہم نے غیروں کی تقلید ونقالی میں اپنا معیارِ زندگی بلند کرنا شروع کردیا، ہمارے سامنے ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشِ زندگی موجود تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونے موجود تھے، اکابر اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی مثالیں موجود تھیں، مگر ہم نے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہ کیا، بلکہ اس کی دعوت دینے والوں کو احمق و کودن سمجھا، اور معیارِ زندگی بلند کرنے کے شوق میں زندگی کی گاڑی پر اتنا نمائشی سامان لاد لیا کہ اب اس کا کھینچنا محال ہوگیا، گھر کے سارے مرد وزن، چھوٹے بڑے اس بوجھ کے کھینچنے میں دن رات ہلکان ہو رہے ہیں، رات کی نیند اور دن کا سکون غارت ہوکر رہ گیا ہے، ہمارے اعصاب جواب دے رہے ہیں، نفسیاتی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے، علاج معالجے میں ۷۵ فیصد مسکن دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں، خواب آور دوائیں خوراک کی

فہرست

طرح کھائی جارہی ہیں، ناگہانی اموات کی شرح حیرت ناک حد تک بڑھ رہی ہے، لیکن کسی بندۂ خدا کو یہ عقل نہیں آتی کہ ہم نے نمود و نمائش کا یہ بارِگراں آخر کس مقصد کے لئے لاد رکھا ہے؟ نہ یہی خیال آتا ہے کہ اگر موت اور موت کے بعد کی زندگی برحق ہے، اگر قبر کا سوال و جواب اور ثواب و عذاب برحق ہے، اگر حشر و نشر، قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور جنت و دوزخ برحق ہیں، تو ہم نمود و نمائش کا جو بوجھ لادے پھر رہے ہیں، اور جس کی وجہ سے اب چشم بددُور ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کی بھی فرصت نہیں رہی، یہ قبر و حشر میں ہمارے کس کام آئے گا؟

''سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا!''

کا تماشا شب و روز ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، نمود و نمائش اور بلند معیارِ زندگی کے خبطی مریضوں کو ہم خالی ہاتھ جاتے ہوئے دن رات دیکھتے ہیں، لیکن ہماری چشمِ عبرت وا نہیں ہوتی۔

ایک حدیث شریف کا مضمون ہے کہ آدمی جب مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ: اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ: اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (مشکوٰۃ ص:۴۴۵)

اب جب ہمارا انتقال ہوگا، جب ہمیں قبر کے تاریک خلوت خانے میں رکھ دیا جائے گا اور فرشتے پوچھیں گے کہ: یہاں کے اندھیرے کی روشنی قرآنِ کریم کی تلاوت ہے، یہاں کی تاریکی دُور کرنے کے لئے تم کیا لائے ہو؟ تو وہاں کہہ دیجئے گا کہ ہماری زندگی بڑی مصروف تھی، اتنا وقت کہاں تھا کہ وضو کرکے ایک کونے میں بیٹھ کر قرآنِ کریم پڑھیں۔

اور جب میدانِ حشر میں بارگاہِ خداوندی میں سوال ہوگا کہ جنت کی قیمت ادا کرنے کے لئے کیا لائے؟ تو وہاں کہہ دیجئے کہ میں نے بڑی سے بڑی ڈگریاں حاصل کی تھیں، امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں اتنے بڑے عہدوں پر فائز تھا، میں نے فلاں فلاں چیزوں میں نام پیدا کیا تھا، بہترین سوٹ زیبِ تن کرتا تھا، شاندار بنگلے میں رہتا تھا، کاریں تھیں، بینک بیلنس تھا، میرے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ آخرت کی تیاری کروں، پانچ وقت مسجد میں جایا کروں، روزانہ کم سے کم ایک پارہ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کروں،

تسبیحات پڑھوں، دُرود شریف پڑھوں، خود دین کی محنت میں لگوں اور اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کراوٴں.....؟ مجھے بتایئے! کہ کیا مرنے کے بعد بھی قبر اور حشر میں بھی ہم اور آپ یہی جواب دیں گے کہ: جناب! امریکی مردوں اور عورتوں کے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ باوضو ایک کونے میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کیا کریں؟ نہیں...! وہاں یہ جواب نہیں ہوگا، وہاں وہ جواب ہوگا جو قرآنِ کریم نے نقل کیا ہے:

”أن تقول نفس یٰحسرتٰی علیٰ ما فرّطت فی جنب اللہ وان کنت لمن الساخرین.“ (الزمر:۵۶)

ترجمہ:......”کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ: افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی ہے، اور میں تو (اَحکامِ خداوندی پر) ہنستا ہی رہا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جب مرنے کے بعد ہمارا جواب وہ ہوگا جو قرآنِ کریم نے نقل کیا ہے تو یہاں یہ عذر کرنا کہ فرصت نہیں، محض فریبِ نفس نہیں تو اور کیا ہے...؟

حدیث شریف میں ہے:

”الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنی علی الله.“ (مشکوٰة ص:۴۵۱)

ترجمہ:......”دانشمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو رام کرلیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے محنت کی، اور احمق ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگادیا اور اللہ تعالیٰ پر آرزوئیں دھرتا رہا۔“

ان تمام اُمور سے بھی قطعِ نظر کرلیجئے! ہماری مصروف زندگی میں ہمارے پاس اور بہت سی چیزوں کے لئے وقت ہے، ہم اخبار پڑھتے ہیں، ریڈیو، ٹیلیویژن دیکھتے ہیں، دوست احباب کے ساتھ گپ شپ کرتے، سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں، تقریبات میں شرکت کرتے ہیں، ان تمام چیزوں کے لئے ہمارے پاس فالتو وقت ہے، اور ان موقعوں پر

ہمیں کبھی عدیم الفرصتی کا عذر پیش نہیں آتا، لیکن جب نماز، روزہ، ذکر و اذکار اور تلاوتِ قرآن کا سوال سامنے آئے تو ہم فوراً عدیم الفرصتی کی شکایت کا دفتر کھول بیٹھتے ہیں۔

امریکہ اور دیگر بہت سے ممالک میں ہفتے میں دو دن کی تعطیل ہوتی ہے، ہفتے کے ان دو دنوں کے مشاغل کا نظام ہم پہلے سے مرتب کرلیتے ہیں، اور اگر کوئی کام نہ ہو تب بھی وقت پاس کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور تجویز کرلیا جاتا ہے، لیکن تلاوتِ قرآن کی فرصت ہمیں چھٹی کے ان دو دنوں میں بھی نہیں ہوتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ فرصت نہ ہونے کا عذر محض نفس کا دھوکا ہے، اس کا اصل سبب یہ ہے کہ دُنیا ہماری نظر کے سامنے ہے، اس لئے ہم اس کے مشاغل میں منہمک رہتے ہیں، موت اور آخرت کا دھیان نہیں، اس لئے موت کے بعد کی طویل زندگی سے غفلت ہے، نہ اس کی تیاری ہے، اور نہ تیاری کا فکر و اہتمام۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عذر تراشی کے بجائے اس مرضِ غفلت کا علاج کیا جائے، قیامت کے دن یہ عذر نہیں چلے گا کہ پاکستانی یا امریکی مردوں، عورتوں کو مصروفیت بہت تھی، ان کو ذکر و تلاوت کی فرصت کہاں تھی؟

۳:...... آپ نے لکھا ہے کہ:

> ''کافر مذاق اُڑاتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں، یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے، لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے، اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں، ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھ سکتے ہیں، کیا قرآن بھی اس طریقہ سے پڑھا جاسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟''

آپ نے کافروں کے مذاق اُڑانے کا جو ذکر کیا ہے، اس پر آپ کو ایک لطیفہ سنتا ہوں، کہتے ہیں کہ ایک ناک والا شخص نکٹوں کے دیس چلا گیا، وہ ''نکو آیا! نکو آیا'' کہہ کر اس کا مذاق اُڑانے لگے، چونکہ یہ پورا ملک نکٹوں کا تھا، اس لئے اس غریب کی زندگی دُوبھر ہوگئی

فہرست

اور اسے اپنی ناک سے شرم آنے لگی، وہیں سے ہمارے یہاں ''نکو بنانے'' کا محاورہ رائج ہوا۔ آپ کی مشکل یہ ہے کہ آپ نکٹوں کے دیس میں رہتے ہیں، اس لئے آپ کو اپنی ناک سے شرم آنے لگی ہے، اگر آپ کو یہ احساس ہوتا کہ عیب آپ کی ناک کا نہیں، بلکہ ان نکٹوں کی ناک کے غائب ہونے کا ہے، تو آپ کو ان کے مذاق اُڑانے سے شرمندگی نہ ہوتی۔

جس بائبل کو وہ مقدس کلام کہتے ہیں، وہ کلامِ الٰہی نہیں، بلکہ انسانوں کے ہاتھوں کی تصنیفات ہیں، مثلاً: ''عہد نامہ جدید'' میں ''متی کی انجیل''، ''مرقس کی انجیل''، ''لوقا کی انجیل''، ''یوحنا کی انجیل'' کے نام سے جو کتابیں شامل ہیں، یہ وہ کلامِ الٰہی نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا تھا، بلکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چار سوانح عمریاں ہیں، جو مختلف اوقات میں ان چار حضرات نے تصنیف فرمائی تھیں۔ لطف یہ ہے کہ ان کی تصنیف کا اصل نسخہ بھی کہیں دُنیا میں موجود نہیں، ان بے چاروں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ محض ترجمہ ہی ترجمہ ہے، اصل متن غائب ہے، یہی وجہ ہے کہ آئے دن ترجموں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں جو نسخہ شائع ہوا تھا اس کا مقابلہ ۱۹۸۰ء کے نسخے سے کرکے دیکھئے، دونوں کا فرق کھل کر سامنے آجائے گا۔

ان چار انجیلوں کے بعد اس مجموعے میں ''رسولوں کے اعمال'' کی کتاب شامل ہے، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حالات پر مشتمل ہے، اس کے بعد چودہ خطوط جناب پولوس کے ہیں، جو انہوں نے مختلف شہروں کے باشندوں کو لکھتے تھے، اس کے بعد یعقوب، پطرس، یوحنا اور یہودا کے خطوط ہیں، اور آخر میں یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے۔

اب غور فرمائیے! کہ اس مجموعے میں وہ کون سی چیز ہے جس کے ایک ایک حرف کو کلامِ الٰہی کہا جائے؟ اور وہ ٹھیک اسی زبان میں محفوظ ہو جس زبان میں وہ نازل ہوا تھا؟ ان حضرات نے انسانوں کی لکھی ہوئی تحریروں کو کلامِ مقدس کا نام دے رکھا ہے، مگر چونکہ وہ کلامِ الٰہی نہیں ہیں، اس لئے وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو بغیر طہارت کے لیٹ کر پڑھا جائے، لیکن آپ کے ہاتھ میں وہ کلامِ الٰہی ہے جس کے ایک حرف میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، اور وہ آج ٹھیک اسی طرح تروتازہ حالت میں موجود ہے، جس طرح کہ وہ حضرت

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، اس نکتے پر دُنیا کے تمام اہلِ عقل متفق ہیں کہ یہ ٹھیک وہی کلام ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلامِ الٰہی کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا، اور اس میں ایک حرف کا بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا، چنانچہ انگریزی دور میں صوبہ متحدہ کے لیفٹیننٹ گورنر سر ولیم میور، اپنی کتاب ''لائف آف محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتے ہیں:

''یہ بالکل صحیح اور کامل قرآن ہے، اور اس میں ایک حرف کی بھی تحریف نہیں ہوئی، ہم ایک بڑی مضبوط بنا پر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت خالص اور غیر متغیر صورت میں ہے۔ اور آخرکار ہم اپنی بحث کو ''ون ہیم'' صاحب کے فیصلے پر ختم کرتے ہیں، وہ فیصلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو قرآن ہے، ہم کامل طور پر اس میں ہر لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سمجھتے ہیں، جیسا کہ مسلمان اس کے ہر لفظ کو خدا کا لفظ خیال کرتے ہیں۔''

(مأخوذ از تنبیہ الحائرین ص:۴۱، از مولانا عبدالشکور لکھنویؒ)

الغرض مسلمانوں کے پاس الحمدللہ کلامِ الٰہی عین اصل حالت میں اور انہی الفاظ میں موجود ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے، اس لئے مسلمان جس ادب و تعظیم کے ساتھ کلامُ اللہ کی تلاوت کریں بجا ہے، ایک بزرگ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

ترجمہ:...... ''آپ کا پاک نام اس قدر مقدس ہے کہ میں اگر ہزار مرتبہ منہ کو مشک و گلاب کے ساتھ دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے۔''

اس لئے اگر کافر آپ کو طعنہ دیتے ہیں تو ان کے طعنے کی کوئی پروا نہ کیجئے، ان کے

یہاں طہارت کا کوئی تصوّر ہی نہیں، وہ ظاہری ٹیپ ٹاپ اور صفائی کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں، مگر نہ انہیں کبھی پانی سے استنجا کرنے اور گندگی کی جگہ کو پاک کرنے کی توفیق ہوئی ہے، اور نہ انہوں نے کبھی غسلِ جنابت کیا۔ جب طہارت، وضو اور غسل ان کے مذہب ہی میں نہیں تو باوضو ہوکر وہ اپنی کتاب کو کیسے پڑھیں گے؟ یہ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی خصوصیت ہے کہ ان کو قدم قدم پر پاک اور باوضو رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، اور یہ اس اُمت کا وہ امتیازی وصف ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن اس اُمت کی شناخت ہوگی کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے وہ قیامت کے دن چمک رہے ہوں گے۔ کتابُ اللہ نور ہے، اور وضو بھی نور ہے، اس لئے کتابُ اللہ کا ادب یہی ہے کہ اس کو باوضو اور باادب پڑھا جائے، تاہم اگر کسی کو قرآنِ کریم کی کچھ آیات یا سورتیں زبانی یاد ہوں، ان کو بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے، اور بستر پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ اگر غسل فرض ہو تو غسل کئے بغیر قرآنِ کریم کی تلاوت زبانی بھی جائز نہیں۔ اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں بھی عورت تلاوت نہیں کرسکتی، اور اگر آدمی کو غسل کی حاجت تو نہ ہو لیکن وضو کا موقع نہ ہو، تو یہ بھی جائز ہے کہ قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ سے اُلٹتا رہے اور دیکھ کر تلاوت کرتا رہے۔ الغرض بڑی ناپاکی کی حالت میں تو قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، لیکن وضو نہ ہونے کی حالت میں تلاوت جائز ہے، البتہ قرآنِ کریم کو بے پردہ ہاتھ لگانا، بے وضو جائز نہیں۔

چلتے پھرتے قرآن کی تلاوت اور دُرود شریف پڑھنا اچھا ہے

س…… میں روزانہ بازار میں چلتے پھرتے قرآن مجید کی سورتیں جو مجھ کو یاد ہیں پڑھا کرتا ہوں، اور ایک ایک سورۃ کو دو دو، تین تین مرتبہ پڑھا کرتا ہوں، اور اس کے بعد دُرود شریف بھی بازار میں چلتے پھرتے پڑھا کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں دو باتیں بتادیں ایک تو یہ کہ میرا یہ عمل ٹھیک ہے؟ اور اس میں بے ادبی کا کوئی احتمال تو نہیں ہے؟ دُوسرے یہ کہ میرا اس طرح پڑھنا کہیں اوراد و وظائف میں شمار تو نہیں ہوتا؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اکثر اوراد و وظائف پڑھنے سے وظیفوں کی رجعت بھی ہوجاتی ہے، جس سے انسان کو نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

ج…… بازار میں چلتے پھرتے قرآنِ کریم کی سورتیں، دُرود شریف یا دُوسرے ذکر و اذکار

پڑھنے کا کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ حدیثِ پاک میں بازار میں گزرتے ہوئے چوتھا کلمہ پڑھنے کی فضیلت آئی ہے، اور یہ آپ کو کسی نے غلط کہا کہ اس سے نقصان بھی ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا نام لینے میں کیا نقصان؟ ہاں! کسی خاص مقصد کے لئے ورد و وظیفہ کرنا ہو تو کسی سے پوچھے بغیر نہیں کرنا چاہئے۔

ختمِ قرآن کی دعوت بدعت نہیں

س...... کیا ختمِ قرآن کی خوشی پر دعوت بدعت ہے؟

ج...... بدعت نہیں، بلکہ جائز ہے۔

ختمِ قرآن میں شیرینی کا تقسیم کرنا

س...... رمضان المبارک کی ۲۳ویں شب کو مسجد میں بعد از تراویح امامِ مسجد کا سورۂ عنکبوت اور سورۂ رُوم پڑھنا، مقتدیوں کا سننا اور مقتدیوں کی لائی ہوئی شیرینی بچوں اور بڑوں میں تقسیم کرنے کا کوئی ثبوت ہے؟

ج...... ختمِ قرآنِ کریم کی خوشی میں دعوت، ضیافت اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی اور خرابی نہ پائی جائے، لیکن آج کل جس طرح ختمِ قرآن پر شیرینی تقسیم کرنے کا رواج ہے، یہ جائز نہیں۔ باقی سورۂ عنکبوت اور سورۂ رُوم پڑھنا منقول نہیں۔

ختمِ قرآن پر دعوت کرنا جائز ہے اور تحفتاً کچھ دینا بھی جائز ہے

س...... ہمارے معاشرے میں جب بچہ قرآن ختم کرتا ہے تو آمین کرائی جاتی ہے، جس میں رشتہ داروں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، اور ختم کروانے والے کو تحفتاً کچھ دیا جاتا ہے، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ کیونکہ اس میں ریاکاری کا پہلو بھی آتا ہے۔

ج...... ختمِ قرآن کی خوشی میں کھانا کھلانے کا کوئی حرج نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سورۃ البقرہ ختم کی تھی تو اُونٹ ذبح کیا تھا، اسی طرح اگر محبت کی بنا پر بچے کو کوئی ہدیہ یا تحفہ دے دیا جائے، اس کا بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن ہمارے یہاں اکثر تکلّفات خلافِ شرع کئے جاتے ہیں، اور ان میں اِخلاص و محبت کے بجائے ریاکاری اور رسم پرستی کا پہلو ہی نمایاں ہوتا ہے۔

ایک دن میں قرآن ختم کرنا

س…… ایک عورت یہاں پر تبلیغ کرتی ہے، وہ کہتی ہے کہ آپ لوگ جو عورتیں ایک ساتھ مل کر ختم پڑھتی ہیں وہ ناجائز ہے، کیونکہ ایک دن میں پورا قرآن ختم کرنا منع ہے، ایک قرآن کم از کم تین دن میں ختم کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ خالق دینا ہال یا دُوسری جگہ تراویح میں ایک رات میں پورا ختم کیا گیا، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ: یہ لوگ بھی سخت گناہگار ہیں۔ برائے مہربانی صحیح صورتِ حال سے ہم کو آگاہ کریں۔

ج…… حدیث میں تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کرنے کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ اس صورت میں تدبر و تفکر نہیں ہوسکتا، مطلقاً ممنوع نہیں، کیونکہ بہت سے سلف سے ایک رات میں قرآنِ کریم ختم کرنا بھی منقول ہے۔ عورتیں جہاں مل کر قرآنِ کریم ختم کرتی ہیں، اس میں دُوسری خرابیاں ہوسکتی ہیں، مثلاً: عورتوں کا بن ٹھن کر آنا، صحیح تلاوت نہ کرنا، تلاوت کے دوران دُنیا بھر کی باتیں نمٹانا، وغیرہ، وغیرہ۔ تاہم اگر چند آدمی مل کر ختم کریں تو حدیث کی ممانعت کے تحت داخل نہیں، کیونکہ حدیث میں ایک آدمی کے تین دن سے پہلے ختم کرنے کو منع فرمایا ہے نہ کہ چند آدمیوں کے ختم کرنے کو۔ اور آپ نے جو خالق دینا ہال میں تراویح کا حوالہ دیا ہے، یہ بھی صحیح نہیں، تراویح میں ایک رات میں جو قرآنِ کریم ختم کیا جاتا ہے وہ اتنی تیزی سے پڑھا جاتا ہے کہ الفاظ صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آتے، اس طرح پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔

شبینہ قرآن جائز ہے یا ناجائز؟

س…… ہمارے قرب و جوار میں چند حفاظ نے جمع ہوکر یہ پروگرام بنایا ہے کہ وہ ہر ماہ میں ایک شب شبینہ کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ سال بھر میں قرآنِ پاک سے تعلق رکھنے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں تاکہ قرآن ضبط بھی رہ سکے، اور محبت بھی برقرار رہ سکے۔ اس میں کچھ غیر حافظ لوگ بھی ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں، واضح رہے کہ ان کے لئے کوئی چندہ نہیں کیا جاتا، نہ ہی حافظ کچھ لیتے ہیں، اور نہ ہی کسی کو زبردستی قرآن سننے پر مجبور کیا جاتا ہے، اعلان یہی ہوتا ہے کہ جو صاحب چاہیں اور جس قدر چاہیں شبینہ قرآن

میں شرکت کرسکتے ہیں۔ ایسی محفل میں قرآن سنانے یا سننے کے لئے شرکت کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج...... حضراتِ فقہاءؒ نے تین سے زیادہ افراد کا جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا مکروہ لکھا ہے، پس اگر امام تراویح پڑھائے تو یہ شبینہ صحیح ہے، اور اگر امام نفل کی جماعت کراتا ہے تو یہ شبینہ جائز نہیں۔

۲۷ ویں شب رمضان کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

س...... ۲۷ ویں شب کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

ج...... شبینہ جائز ہے، بشرطیکہ مفاسد سے خالی ہو، ورنہ صحیح نہیں، بے ضرورت روشنی کرنا کوئی مستحسن بات نہیں۔

ریڈیو کے دینی پروگرام چھوڑ کر گانے سننا

س...... میرے گھر میں ریڈیو ہے، مجھے نغمے سننے کا بہت شوق ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ریڈیو اسٹیشن سے تلاوتِ کلامِ پاک یا کوئی مذہبی پروگرام نشر ہو رہا ہوتا ہے، تو دُوسرے اسٹیشن سے میرے پسندیدہ گانے نشر ہو رہے ہوتے ہیں، میں بالآخر تمام مذہبی پروگراموں کو چھوڑ کر گانے سننے لگتا ہوں، کیا یہ جائز ہے؟

ج...... خود آپ کا ضمیر کیا اسے جائز کہتا ہے؟ گانے سننا بجائے خود حرام ہے، تلاوت بند کر کے گانے سننا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

تلاوتِ کلامِ پاک اور گانے ریڈیو یا کیسٹ سے سننا

س...... اگر تلاوتِ کلامِ پاک کو کیسٹ یا ریڈیو سے سنا جائے تو اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا، تو اس اُصول کے مطابق موسیقی اگر ریڈیو یا کیسٹ میں سنی جائے تو اس کا گناہ بھی نہ ہونا چاہئے!

ج...... گانے کی آواز سننا حرام ہے، اس کا گناہ ہوگا۔ تلاوت کی آواز تلاوت نہیں اس لئے تلاوت سننے کا ثواب نہیں ہوگا، البتہ اگر آپ قرآنِ کریم کے صحیح تلفظ کو سیکھنے کے لئے سنتے ہیں تو اس کا اجر ضرور ملے گا۔

کیا ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت ناجائز ہے؟

س…… آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ٹیپ پر تلاوت کرنے سے تلاوت کا ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کے سننے سے تلاوت کا سجدہ واجب ہوتا ہے، تو گزارش ہے کہ اس زمانے میں تو ٹیپ ریکارڈ نہیں تھا، اس لئے قرآن وسنت سے اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ملتی، لیکن آج کل کے دور میں تو یہ ایک آلہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ جہاد میں ہوائی جہاز اور ٹینک وغیرہ، قرآن وسنت کی روشنی میں وجوہات درج کیجئے۔

ج…… ٹیپ پر تلاوت کو ناجائز تو میں نے بھی نہیں کہا، مگر سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے لئے تلاوتِ صحیحہ شرط ہے، اور ٹیپ سے جو آواز نکلتی ہے وہ عقلاً وشرعاً صحیح نہیں، اس لئے اس پر تلاوت کے اَحکام بھی جاری نہیں ہوں گے۔

ٹیپ ریکارڈ پر صحیح تلاوت وترجمہ سننا موجبِ برکت ہے

س…… میں قرآنِ کریم کے مکمل کیسٹ خریدنا چاہتا ہوں جو باترجمہ ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت وترجمہ سننا کیسا ہے؟ ثواب ہوتا ہے کہ نہیں؟ آپ سے مشورہ لینا ہے کہ ''قرآن کیسٹ سیٹ'' لوں یا نہ لوں۔

ج…… اب یہ تو آپ نے لکھا نہیں کہ کیسٹ پر کس کی تلاوت اور ترجمہ ہے؟ ترجمہ وتلاوت اگر صحیح ہیں تو ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں، تلاوت سننے کا ثواب تو نہیں ہوگا، بہرحال قرآنِ کریم کی آواز سننا موجبِ برکت ہے۔

تلاوت کی کیسٹ سننی کافی ہے یا خود بھی تلاوت کرنی چاہئے؟

س…… میرا ایک دوست ہے جو خود قرآن شریف نہیں پڑھتا بلکہ ٹیپ ریکارڈ کی کیسٹ کے ذریعہ روز قرآن شریف سنتا ہے، حالانکہ میری اس سے بحث ہوئی تو کہنے لگا کہ قرآن شریف پڑھنا کوئی ضروری نہیں، مسلمان صرف سن کر بھی عمل کرسکتا ہے۔ یہ اُلجھن میرے ذہن میں گھومتی رہی اس کو دُور کرنے کے لئے ایک مولوی صاحب سے ملا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ خود پڑھنے اور سننے کا ثواب ایک ہی ہے۔ اب میرے ذہن میں بات نہیں

آتی کہ جب ایک مسلمان خود قرآن شریف پڑھا ہوا ہے تو خود کیوں نہیں تلاوت کرتا ہے؟ آپ بتائیے اور میری اُلجھن دُور کریں کہ کیا قرآنِ پاک صرف دُوسروں کی زبان سے سننا چاہئے اور خود تلاوت نہ کی جائے؟ جبکہ وہ خود لکھا پڑھا ہو، آخر کیوں؟

ج...... قرآن مجید کے بہت سے حقوق ہیں، ایک حق اس کی تلاوت کرنا بھی ہے، اور اس کے اَحکام کا سننا اور ان پر عمل کرنا بھی اس کا حق ہے، اسی طرح بقدرِ ہمت اس کو حفظ کرنا بھی اس کا حق ہے، ان تمام حقوق کو ادا کرنا چاہئے۔ البتہ قرآن مجید پڑھنا، قرآن مجید سننے سے زیادہ افضل ہے۔ اور ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کو اکثر علماء نے تلاوت میں شمار نہیں کیا ہے۔

ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کا ثواب نہیں، تو پھر گانوں کا گناہ کیوں؟

س...... روزنامہ جنگ میں ہر ہفتہ آپ کا کالم تقریباً باقاعدگی سے پڑھتا رہا ہوں، اس میں بعض اوقات آپ کے جواب متعلقہ مسئلہ کے مزید اُلجھاؤ کا باعث بن جاتے ہیں، اور کبھی کبھی جواب وضاحت طلب رہ جاتے ہیں، جس کی وجہ سے سائل ہی نہیں، بلکہ دُوسرے قارئین کی اُلجھن دُور نہیں ہو پاتی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا ہے کہ ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت واقعتاً تلاوت نہیں ہے، اس سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا، نہ تلاوت کا ثواب ملے گا۔ اگر یہ واقعتاً تلاوت نہیں ہے تو پھر ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہو جائے گا، یہی نہیں جب اس کا ثواب بھی نہیں ہے تو پھر ٹیپ ریکارڈ سے فحش گانے سننا بھی باعثِ عذاب نہیں ہوگا، اور پھر فلمیں دیکھنے سے بھی کیا بُرائی پیدا ہوسکتی ہے؟ دُوسری بات سجدۂ تلاوت کی ہے، تو یہ ناچیز یہ سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی متعلقہ آیت کسی بھی ذریعہ سے کسی مسلمان کے کان تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ یہ آپ کی بات تسلیم کرلی جائے تو پھر عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں دُور دُور تک صف بند نمازی جو نماز ادا کرتے یا رُکوع و سجود پیش امام کے ساتھ کرتے ہیں، وہ بھی بے معنی ہوکر رہ جائے گا، اس لئے کہ ان نمازوں میں خصوصاً لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عام ہے۔ ہاں! ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سے نماز ادا نہ کرنے کا جواز تو ہے اس لئے کہ باجماعت نماز کے لئے پیش امام کا ہونا لازم ہے، لیکن سجدۂ تلاوت کا واجب نہ ہونا اور اس کی سماعت کا کسی ثواب کا

باعث نہ ہونا عقل وفہم سے بعید باتیں ہیں۔

ج…… جناب کی نصیحتیں بڑی قیمتی ہیں، میں دِل سے ان کی قدر کرتا ہوں، اور ان پر جناب کا شکرگزار ہوں۔ یہ ناکارہ اپنے محدود علم کے مطابق مسائل حزم واحتیاط سے لکھنے کی کوشش کرتا ہے، مگر قلتِ علم اور قلتِ فہم کی بنا پر کبھی جواب میں غلطی یا لغزش کا ہوجانا غیرمتوقع نہیں، اس لئے اہلِ علم سے بار بار اِلتجا کرتا ہے کہ کسی مسئلے میں لغزش ہوجائے تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہوجائے۔

۱:…… اس تمہید کے بعد گزارش ہے کہ آنجناب کی نصیحت کے مطابق اس مسئلہ میں دُوسرے اہلِ علم سے بھی رُجوع کیا، ان کی رائے بھی یہی ہے کہ ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سننے سے سجدۂ تلاوت لازمی نہیں آتا، پاکستان کے مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ”آلاتِ جدیدہ“ میں تحریر فرماتے ہیں:

> ”ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ جو آیتِ سجدہ سنی جائے اس کا وہی حکم ہے جو گراموفون کے ریکارڈ کا ہے کہ اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، کیونکہ سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے تلاوتِ صحیحہ شرط ہے، اور آلہ بے جان بے شعور سے تلاوت متصوّر نہیں۔“ (ص:۲۰۷)

۲:…… جناب کا یہ شبہ صحیح نہیں کہ: ”اگر یہ تلاوت نہیں تو ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہوجائے گا۔“ ریڈیو پر جو تلاوت نشر ہوتی ہے، وہ عموماً پہلے ریکارڈ کرلی جاتی ہے، بعد میں نشر کی جاتی ہے، اس لئے اس کا حکم وہی ہے جو ٹیپ ریکارڈ کی آواز کا ہے کہ وہ تلاوتِ صحیحہ نہیں، مگر ریکارڈ کرانا جائز ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ ”آلاتِ جدیدہ“ میں لکھتے ہیں: ”اس مشین پر تلاوتِ قرآنِ پاک اور دُوسرے مضامین کا پڑھنا اور اس میں محفوظ کرانا جائز ہے۔“ (حوالہ بالا) پس اس کے تلاوتِ صحیحہ نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تلاوت کرنا ہی ناجائز ہوجائے۔ البتہ کسی اور سبب سے ممانعت ہو تو دُوسری بات ہے، مثلاً: ٹیلیویژن پر تصویر بھی آتی ہے، اور یہ شرعاً حرام ہے، اور جو چیز حرام

اور ملعون ہو اس کو قرآن مجید کے لئے استعمال کرنا بھی حرام ہے، اور ریڈیو کا استعمال اکثر گانے بجانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے بعض اہلِ علم نے اس پر تلاوت کو بے ادبی قرار دیا ہے، اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جو برتن نجاست کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس میں کھانا کھاتے ہوئے ایک سلیم الفطرت شخص کو گھن آئے گی، چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

''اگرچہ ریڈیو کے استعمال کرنے والوں کی بدمذاقی نے زیادہ تر گانے بجانے اور بدمذاقی میں لگارکھا ہے، اسی وجہ سے بعض علماء نے اس پر تلاوتِ قرآن کو دُرست نہیں سمجھا، لیکن دُوسرے مفید مضامین کی بھی اس میں خاصی اہمیت پائی جاتی ہے، اس لئے یہ صحیح ہے کہ اس کو آلاتِ لہو و طرب کے حکم میں داخل نہیں کیا جاسکتا، اور ریڈیو کی جس مجلس میں تلاوت ہوتی ہے، وہ مجلس بھی لہو و لعب اور لغو باتوں سے الگ ہوتی ہے۔'' (ص:۱۶۲)

۳:...... جناب کا یہ شبہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ اگر ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت، تلاوتِ صحیحہ نہیں، نہ اس سے تلاوت سننے کا ثواب ہے، تو گانے سننے کا گناہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ تلاوت کے خاص شرعی اَحکام ہیں، جو تلاوتِ صحیحہ پر مرتب ہوتے ہیں، ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوتِ صحیحہ نہیں، محض تلاوت کی آواز ہے، چنانچہ اگر اذان ٹیپ کرلی جائے تو مؤذّن کی جگہ پانچوں وقت ٹیپ ریکارڈ بجادینے سے گو اذان کی آواز تو آئے گی، لیکن اس کو اذان نہیں کہا جائے گا، نہ اس سے اذان کی سنت ادا ہوگی، اسی طرح ٹیپ کی ہوئی تلاوت بھی تلاوت کے قائم مقام نہیں۔ لیکن شریعت نے گانے کی آواز سننے کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

''دو آوازیں ایسی ہیں کہ دُنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز، دُوسری مصیبت کے موقع پر نوحے کی آواز۔'' (جامع صغیر)

اس لئے گانے کی آواز خواہ کسی ذریعے سے بھی سنی جائے اس کا سننا حرام ہے،

لہٰذا تلاوت پر گانے کی آواز کو قیاس کرنا صحیح نہیں۔

۴:...... اور جناب کا یہ ارشاد ہے کہ: ’’قرآن مجید کی آیتِ سجدہ خواہ کسی بھی ذریعے سے کسی مسلمان کے کانوں تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے، اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔‘‘ تلاوتِ صحیحہ کی حد تک تو صحیح ہے، مطلقاً صحیح نہیں، مثلاً: کسی سوئے ہوئے شخص نے آیتِ سجدہ تلاوت کی، نہ اس پر سجدہ واجب ہے، نہ اس کے سننے والے پر، کیونکہ سونے والے کی تلاوت، تلاوتِ صحیحہ نہیں۔ اسی طرح اگر کسی پرندے کو آیتِ سجدہ رٹادی گئی تو اس کے پڑھنے سے بھی سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں، چونکہ پرندے کا پڑھنا تلاوتِ صحیحہ نہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے آیتِ سجدہ تلاوت کی، کسی شخص نے خود اس کی تلاوت تو نہیں سنی، مگر اس کی آواز پہاڑ یا دیوار یا گنبد سے ٹکرا کر اس کے کان میں پڑی تو اس صدائے بازگشت کے سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ الغرض اُصول یہ ہے کہ تلاوتِ صحیحہ کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے، ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوتِ صحیحہ نہیں، اس لئے اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا ہے۔

۵:...... آپ نے جو لاؤڈ اسپیکر کا حوالہ دیا ہے، وہ بھی یہاں بے محل ہے، کیونکہ لاؤڈ اسپیکر آواز کو دُور تک پہنچاتا ہے، اور مقتدیوں تک جو آواز پہنچتی ہے وہ بعینہٖ امام کی تلاوت و تکبیر کی آواز ہوتی ہے، ٹیپ ریکارڈر اس آواز کو محفوظ کرلیتا ہے، اب جو ٹیپ ریکارڈ بجایا جائے گا وہ اس تلاوت کا عکس ہوگا جو اس پر کی گئی، وہ بذاتِ خود تلاوت نہیں، اس لئے ایک کو دُوسرے پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

جو باتیں اس ناکارہ نے گزارش کی ہیں، اگر اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو غلط قرار دیں تو اس ناکارہ کو ان سے رُجوع کرلینے میں کوئی عار نہیں ہوگی، اور اگر حضراتِ اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو صحیح فرماتے ہیں تو میرا مؤدّبانہ مشورہ ہے کہ ہم عامیوں کو ان کی بات مان لینی چاہئے، فقہ کے بہت سے مسائل ایسے باریک ہیں کہ ان کی وجہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی، واللہ الموفق!

پی آئی اے کو فلائٹ میں بجائے موسیقی کے تلاوت سنانی چاہئے

س……میں نے طویل عرصہ قبل ایک تجویز پی آئی اے کو پیش کی تھی کہ اندرونِ ملک ہر پرواز کے شروع میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ اور پرواز کے آخری وقت میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کے ٹیپ مسافروں کو سنائے جائیں، کیونکہ اب تک ان وقتوں میں موسیقی کی فرسودہ دُھنیں سنائی جاتی رہی ہیں۔ جبکہ ان وقتوں میں اگر مسافروں کو قرآنِ پاک کی تلاوت کے ٹیپ سنائے جائیں تو ان سے ایمان کو تقویت حاصل ہوگی اور سفر بخیر وخوبی گزر جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ سفر رہے گا۔ یہ تھی میری تجویز جو کہ ایک اسلامی مملکت کی فضائی سروس سے متعلق ادارے کو پیش کی گئی تھی جو کہ اسلامی شعائر کی ترویج کے سلسلے میں ایک اچھی کوشش ثابت ہوسکتی ہے، لیکن اس کا جواب پی آئی اے نے جو دیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس ادارے میں کس قسم کے ذہن مسلط ہیں جو یہ تو چاہتے ہیں کہ موسیقی کی دُھنیں بجتی رہیں، لیکن یہ نہیں چاہتے کہ خدا کا کلام مسافروں کو سنایا جائے، بلکہ یہ عذر پیش کیا جارہا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہے، کیونکہ مسافروں میں سارے مسلمان تو سفر نہیں کرتے، چند غیرمذہب لوگوں کے سفر کرنے کی بنا پر باقی تمام مسلمانوں کو اس نیک عمل سے محروم رکھنا تو سمجھ میں نہیں آتا ہے، اگر یہی طریقہ ہے اسلامی نظام اور اسلامی سوچ رائج کرنے کا تو اس پورے پاکستان میں بھی غیرمذہب کے لوگ رہتے ہیں، چنانچہ ان کی بنا پر اسلامی نظام بھی رائج نہ کیا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہو، یہ کمزور دلیل سمجھ میں نہیں آئی۔ براہِ کرم آپ میری تجویز کا مطالعہ کریں اور اگر میں دُرست ہوں تو اس کو رائج کروانے کے لئے آپ بھی کوشش کریں کہ آپ کی تحریر میری تحریر سے بہت مضبوط ہے، اس کارِ نیک میں ضرور حصہ لیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

ج……آپ کی تجویز بہت اچھی ہے، بے حرمتی کا عذر تو بالکل ہی لغو اور مہمل ہے، البتہ یہ عذر ہوسکتا ہے کہ شاید غیرمسلم اس کو پسند نہ کریں، مگر یہ عذر بھی کچا ہے۔ قرآنِ کریم کی حلاوت و

فہرست

شیرینی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی صحیح انداز میں پڑھنے والا ہو تو غیرمسلم برادری بھی اسے نہ صرف پسند کرتی ہے بلکہ اس سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ پی آئی اے کے اعلیٰ حکام کو اس پر ضرور توجہ دینی چاہئے اور موسیقی شرعاً ناجائز اور گناہ ہے، اس کا سلسلہ بند کردینا چاہئے۔

قرآن کی تعلیم پر اُجرت

س…… میں جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں، لوگوں کو تعلیم مفت دی جاتی ہے اور قاعدے بھی مفت تقسیم کئے جاتے ہیں، لیکن مجھے تنخواہ جمعیت کی طرف سے ملتی ہے، جبکہ میں قرآن پڑھانے کا پیسہ لینا حرام سمجھتی ہوں۔ میرا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے، مجھے لوگوں نے کہا کہ تم بچوں کو قرآن کی تعلیم دو، ہر بچے سے دس دس روپے لو، تمہارا گزارا ہوجائے گا۔ لیکن میرا ضمیر کہتا ہے کہ میں بھوکی رہوں گی لیکن کبھی پیسے لے کر قرآن نہیں پڑھاؤں گی۔ اب جبکہ میں ایک اسلامی ادارے کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں، تو میرا اس طرح قرآن کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ میرا دِل مطمئن نہیں ہے اس تنخواہ سے، میں اللہ سے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک تو اپنی رحمت سے مجھے کہیں اور سروس دِلادے، تو جتنے عرصے میں نے تنخواہ لے کر قرآن کی تعلیم دی ہے، اتنے عرصے بغیر تنخواہ کے تعلیم دوں گی۔ آپ مجھے یہ بتائیے کہ قرآن کی تعلیم کے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… قرآن مجید کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے، اس لئے آپ کو جو جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے تنخواہ ملتی ہے، اس کو وظیفہ سمجھ کر قبول کرلیا کریں اور قرآن مجید رضائے الٰہی کے لئے پڑھائیں۔

مرد اُستاذ کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا

س…… خواتین اساتذہ کو ناظرہ قرآن مجید کے پڑھانے کی عملی تربیت مرد اساتذہ سے دِلوائی جاسکتی ہے یا نہیں، جبکہ اُستاذ اور شاگرد کے درمیان کسی قسم کا پردہ بھی حائل نہ ہو؟ نیز یہ کہ کیا اس سلسلے میں یہ عذر معقول ہے کہ خواتین کی تربیت کے لئے خواتین اساتذہ موجود نہیں ہیں، لہٰذا مرد اساتذہ سے تعلیم دِلوائی جارہی ہے۔

ج…… اگر ناظرہ تعلیم دینا اس قدر ضروری ہے، تو کیا پردہ کا خیال رکھنا اس سے زیادہ ضروری نہیں؟ ایک ضروری کام کو انجام دینے کے لئے شریعت کے اتنے اہم اُصول کی خلاف ورزی سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ناظرہ تعلیم اس قدر اہم ہے اور یقیناً ہے، تو پردہ اور دیگر اسلامی اور اخلاقی اُمور کا خیال رکھتے ہوئے کسی دیندار، متقی اور بڑی عمر کے بزرگ سے چند عورتوں کو ناظرہ تعلیم کی تربیت اس طرح دے دی جائے کہ آگے چل کر وہ خواتین دُوسری عورتوں کو اس تعلیم کی تربیت دے سکیں۔

نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم کس طرح پڑھے؟

س…… مولانا صاحب! قاری صاحب سے جو کہ نامحرَم ہوتا ہے، اگر کوئی لڑکی ان سے قرآنِ پاک حفظ کرنا چاہے، تو آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ گناہ تو نہیں ہوگا؟ کیونکہ میری کزن قاری صاحب سے قرآن شریف حفظ کر رہی ہے۔

ج…… نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم یاد کرنا، پردہ کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے، بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو، مثلاً: دونوں کے درمیان تنہائی نہ ہو، اگر فتنے کا احتمال ہو تو جائز نہیں۔

قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا دُرست نہیں

س…… مراہقہ لڑکی کو قرآن مجید پڑھانا کیسا ہے؟ آج کل جو حفاظِ کرام یا مولوی صاحبان مسجد میں بیٹھ کر مراہقہ لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… قریب البلوغ لڑکی کا حکم جوان ہی کا ہے، بغیر پردے کے پڑھانا موجبِ فتنہ ہے۔

بُری جگہ پر قرآن خوانی کا ہر شریک گناہگار اور معاوضہ والی قرآن خوانی کا ثواب نہیں

س…… ایک سوال کے جواب میں آپ نے صرف گناہ کے کام کے لئے قرآن خوانی کرانے والوں کے بارے میں لکھا تھا، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسے مولوی یا دُوسرے لوگ جو ایسی جگہوں پر قرآن خوانی کے لئے جاتے ہیں، وہ کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں؟ نیز یہ کہ مدرسہ وغیرہ میں پڑھانے والے مولوی پیسے لے کر بچوں کو قرآن خوانی میں

فہرست

لے جائیں تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اس کا ثواب مرحوم کو پہنچتا ہے کہ نہیں؟

ج…… پہلے مسئلہ کا جواب تو یہ ہے کہ قرآن خوانی کرانے والے اور کرنے والے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور دونوں گناہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔ اور ایصالِ ثواب کے لئے معاوضہ لے کر قرآن خوانی کرنا صحیح نہیں، اور ایسی قرآن خوانی کا نہ پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہے، نہ میّت کو پہنچتا ہے۔

ناجائز کاروبار کے لئے آیاتِ قرآنی آویزاں کرنا ناجائز ہے

س…… وڈیو گیمز کی ایک دُکان میں تیز میوزک کی آواز، نیم عریاں تصویریں دیواروں پر لگی ہوئیں، جدید دور کے ترجمان لڑکے لڑکیاں گیمز کھیلنے میں مصروف اور کھلے ہوئے قرآن کا فریم لگا ہوا، دُکان کے مالک لڑکے سے کہا کہ یہ قرآن کی بے حرمتی ہے کہ ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے تم نے اس کا فریم بھی لگایا ہوا ہے؟ کہنے لگا کہ یہ ان تمام چیزوں سے اُوپر ہے۔ پوچھا: کیوں لگایا؟ بولا: برکت کے لئے! اس سے پہلے کہ میں کوئی قدم اُٹھاؤں آپ سے عرض ہے کہ کیا ایسے مقامات پر قرآن یا اس کی آیات کا لگانا جائز ہے؟ اگر یہ بے حرمتی ہے تو مسلمان کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہوگی؟ کیونکہ یہ چیزیں اب اکثر جگہوں پر دیکھی جاتی ہیں۔

ج…… ناجائز کاروبار میں ''برکت'' کے لئے قرآن مجید کی آیات لگانا، بلاشبہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی ہے۔ مسلمان کی حیثیت سے تو ہمارا فرض ہے کہ ایسے گندے اور حیا سوز کاروبار ہی کو نہ رہنے دیا جائے، جس گلی، جس محلے میں ایسی دُکان ہو لوگ اس کو برداشت نہ کریں۔ قرآنِ کریم کی اس بے حرمتی کو برداشت کرنا، پورے معاشرے کے لئے اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت دینا ہے۔

سینما میں قرآن خوانی اور سیرتِ پاک کا جلسہ کرنا خدا اور اس کے رسولؐ سے مذاق ہے

س…… کیا سینما گھروں میں قرآن شریف رکھا جاسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر سیرتِ پاک کا

کوئی جلسہ منعقد ہوسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر قرآن خوانی ہوسکتی ہے؟

ج…… سینماؤں میں قرآن خوانی اور سیرت کے جلسے کرنا خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے۔

دفتری اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل کا ادا کرنا

س…… سرکاری ملازمت میں دفتری اوقاتِ کار میں قرآن شریف کا پڑھنا پڑھانا یا نفل نمازیں پڑھنا کس حد تک جائز ہے؟

ج…… اگر دفتر کے کام میں حرج ہوتا ہو تو جائز نہیں، اور اگر کام نمٹا کر فارغ بیٹھا ہو تو جائز بلکہ مستحسن ہے۔

قرآن یاد کرکے بھول جانا بڑا گناہ ہے

س…… اگر کوئی شخص اپنے بچپن میں قرآن شریف پڑھ لے اور پھر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر پابندی سے نہ پڑھنے کی صورت میں قرآن شریف بھول جائے تو اس کے لئے لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھول جاتا ہے اور اسے دوبارہ یاد نہ کرے تو وہ حشر کے دن نابینا ہوکر اُٹھے گا اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر یہ بالکل صحیح ہے تو اس گناہ کا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟ اور اس کا شرعی حل کیا ہے؟ ذرا جواب وضاحت سے تحریر کریں۔

ج…… قرآن مجید یاد کرکے بھول جانا بڑا سخت گناہ ہے، اور احادیث میں اس کا سخت وبال آیا ہے۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ ہمت کرکے دوبارہ یاد کرے اور ہمیشہ پڑھتا رہے، اور جب بھول جانے کے بعد دوبارہ پڑھ لیا اور پھر ہمیشہ پڑھتا رہا، مرتے دَم تک نہ بھولا تو قرآن مجید بھولنے کا وبال نہیں ہوگا۔

قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

س…… اگر قرآنِ پاک ہاتھ سے گر جائے تو اس کے برابر گندم خیرات کردینا چاہئے، اگر کوئی دینی کتاب مثلاً: حدیث، فقہ وغیرہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… قرآنِ کریم ہاتھ سے گر جانے پر اس کے برابر گندم خیرات کرنے کا مسئلہ جو عوام میں

مشہور ہے، یہ کسی کتاب میں نہیں۔ اس کوتاہی پر توبہ و اِستغفار کرنا چاہئے اور صدقہ خیرات کرنے کا بھی مضائقہ نہیں۔

قبر میں قرآن رکھنا بے ادبی ہے

س…… کیا میّت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا بعض حصہ یا کوئی دُعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث، فقہِ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

ج…… قبر میں مردے کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے، کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے، قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے۔ یہی حکم مقدس کلمات کا ہے، سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔

تلاوت کی کثرت مبارک ہے اور سورتوں کے مؤکل ہونے کا عقیدہ غلط ہے

س…… میں قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ صبح و شام چند سورتوں یٰسین، رحمٰن، مزمل، النساء، فجر اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کی تلاوت کرتی ہوں۔ شام میں سورۂ یٰسین، سجدہ اور ملک، مغرب میں واقعہ، مزمل کی۔ میری والدہ مجھے اکثر ٹوکتی ہیں کہ اتنی عمر میں اتنا زیادہ نہیں پڑھتے، کیونکہ میری بڑی بہن نے میری والدہ کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ جب کنواری لڑکیاں اتنی عبادت کرنے لگتی ہیں تو پھر ان کی شادی اتنی جلدی نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس وقت تو اس کا دھیان میری طرف ہے، شادی کے بعد اس کا دھیان بٹ جائے گا۔ دُوسرے ایک صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک مؤکل ہوتا ہے، اور یٰسین کا مؤکل شیر کی شکل کا ہوتا ہے، یہ مؤکل پڑھنے والے پر یا اس کے آس پاس رہتے ہیں جس سے دُوسروں پر اس کی ہیبت سوار ہو جاتی ہے، اور اس کے کاموں میں رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے، یعنی رشتے والے آنے سے پہلے ہی بھاگ جاتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے میں نے اپنی تلاوت صرف قرآنِ پاک تک محدود کرلی ہے، لیکن میرا دِل مطمئن نہیں ہے، کیونکہ جو چیزیں ہمارا دین ایمان اور سب کچھ ہیں وہ کیسے

فہرست

ہمارے کاموں میں رُکاوٹ بن سکتی ہے؟ لیکن یہ سوچ کر میں نے اپنی تلاوت محدود کرلی ہے کہ والدہ کی ناراضگی کے باعث پتہ نہیں یہ شرفِ قبولیت بھی حاصل کرتی ہیں یا نہیں؟ مہربانی فرماکر آپ اس مشکل کو حل کردیجئے، جتنا جلدی ممکن ہوسکے، آپ کی مہربانی ہوگی تاکہ میری والدہ کی غلط فہمی دُور ہوجائے اور وہ مجھے پڑھنے سے منع کرنا چھوڑ دیں، آپ کی تاحیات مشکور رہوں گی۔

ج…… آپ کی بہن اور والدہ کا خیال صحیح نہیں، البتہ تلاوت وعبادت میں اپنی صحت اور تحمل کا لحاظ ازبس ضروری ہے، اتنا کام نہ کیا جائے جس سے صحت پر اثر پڑے۔ اور باقی جن صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک مؤکل ہوتا ہے اور سورۂ یٰسین کا مؤکل شیر ہے، یہ بالکل ہی لغو اور غلط بات ہے، اور اس کی جو خاصیت ذکر کی ہے، وہ بالکل من گھڑت ہے۔

گجراتی رسم الخط میں قرآنِ کریم کی طباعت جائز نہیں

س…… ہماری برادری میں گجراتی زبان کا رواج عام ہے، یعنی لوگ زیادہ تر گجراتی زبان میں ہی لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ قرآنی سورتیں مثلاً: سورۂ یٰسین وغیرہ گجراتی زبان میں لکھ لیتے ہیں، اور اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ ایک صاحب پورا قرآن شریف گجراتی میں چھپوانا چاہتے ہیں، یعنی اس کی زبان تو عربی ہو، مگر اسکرپٹ یا حروفِ تہجی گجراتی ہوں، تو اس طرح قرآن شریف چھپوانا اور اس کی تلاوت کرنا شرعی نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟ کیونکہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اس طرح تلفظ میں فرق آنے کا امکان ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدّبانہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کا واضح جواب قرآن وسنت کی روشنی میں مرحمت فرمائیں تاکہ اگر یہ جائز ہو تو ہم چھپوائیں۔ بہت سے لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے لیکن یہی متن گجراتی حروف میں ہو تو بآسانی تلاوت کرسکتے ہیں، واضح رہے کہ سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن اور دیگر دُعائیں وغیرہ اسی طرح شائع ہورہی ہیں، یعنی حروف گجراتی اور متن عربی۔

ج…… قرآنِ کریم کا رسم الخط متعین ہے، اس رسم الخط کو چھوڑ کر کسی دُوسرے رسم الخط میں قرآنِ کریم چھاپنا جائز نہیں، اور یہ عذر کہ لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے، فضول ہے، اگر تھوڑی سی

محنت کی جائے تو آدمی قرآنِ کریم سیکھ سکتا ہے۔

مونوگرام میں قرآنی آیات لکھنا جائز نہیں

س…… انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ (سولجر بازار)، انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آف پاکستان (کلفٹن) اور نہ جانے کئی تعلیمی اداروں کے مونوگرام میں قرآنی آیات اور کسی مونوگرام میں احادیثِ مبارکہ لکھی جاتی ہیں۔ یہ مونوگرام کم و بیش ہر دستاویزات، خطوط وغیرہ پر چسپاں کئے جاتے ہیں یا چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس پر بے وضو ہاتھ لگائے جاتے ہیں، کئی کاغذات کو ردّی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا اسلامی تاریخ میں کبھی مونوگرام پر قرآنی آیات لکھی جاتی تھیں؟ کیا اس طرح اس کا استعمال بے ادبی نہیں؟ کیا اس بے ادبی کی ذمہ دار کونسل ممبر انسٹیٹیوٹ وغیرہ نہیں؟ کیا حکومتِ پاکستان نہیں؟ کیا اس بے ادبی کا عذاب ان پر نازل نہ ہوگا؟

ج…… مونوگرام پر قرآنی آیات لکھنا، جبکہ ان کی بے ادبی کا اندیشہ غالب ہے، صحیح نہیں، جو ادارہ بھی اس بے ادبی کا مرتکب ہوگا، وبال اسی کے ذمہ ہے۔

قرآن شریف کی خطاطی میں تصویر بنانا حرام ہے

س…… ہماری یونیورسٹی یعنی جامعہ کراچی کی مرکزی لائبریری میں کچھ روز پیشتر دیوار گیر خطاطی کے دو نمونے آویزاں کئے گئے ہیں، دونوں نمونے کافی دیدہ زیب ہیں، اور خطاط نے ان پر کافی محنت کی ہے، لیکن ان میں سے ایک نمونے میں سورۃ العادیات کی آیات نمبر ایک تا پانچ کو اس طرح پینٹ کیا گیا ہے کہ ان سے گھوڑوں کی مکمل اَشکال کا اظہار ہوتا ہے، جو سرپٹ دوڑ رہے ہوں۔ فنکار نے غالباً ان آیات کے مفہوم کو تصویری شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ آیا قرآنی آیات کو حیوانی اَشکال کی صورت میں تحریر کیا جاسکتا ہے؟ آیا یہ ان اَحکام کی رُو سے غلط نہیں جن کے مطابق جاندار اشیاء کی تصاویر بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا اس قسم کی تصویر کو یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں آویزاں کرنا مناسب ہوگا؟ اس سوال کا جواب وضاحت سے دے کر ممنون فرمائیں۔

ج…… قرآنِ کریم کی آیاتِ شریفہ کی تصویری خطاطی حرام ہے، اور قرآنِ کریم کی بے ادبی بھی ہے، جیسے کسی ناپاک چیز پر آیات لکھنا خلافِ ادب اور ناجائز ہے۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کو صاف کردیں۔

قرآنی آیات کی کتابت میں مبہم آرٹ بھرنا صحیح نہیں

س…… اکثر و بیشتر ٹیلیویژن، اخباروں اور رسالوں میں قرآن شریف کی آیات کو مصوّری اور فنِ خطاطی کے ساتھ مختلف ڈیزائنوں میں تحریر کیا جاتا ہے، جس سے پڑھنے والے اکثر آیاتِ قرآنی کو غلط پڑھنے کے مرتکب ہوجاتے ہیں، اور وہ آیاتِ قرآنی سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں۔ اکثر و بیشتر میرے ساتھ یہ ہوا ہے کہ آیات کچھ ہیں اور پڑھی کچھ اور جاتی ہیں، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج…… آیاتِ کریمہ کو اس انداز سے لکھنا کہ غلط پڑھی جائیں جائز نہیں۔

مسجد کے قرآن مجید گھر لے جانا دُرست نہیں

س…… جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے کہ مساجد میں قرآنِ حکیم لاتعداد الماریوں میں رکھے ہوتے ہیں، لیکن ان کی تلاوت کم کی جاتی ہے، اگر کوئی آدمی اپنے لئے یا اپنے بچوں کے لئے مسجد سے قرآن مجید لے آتا ہے، اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ قرآنِ حکیم مسجد سے لانے کے لئے متولّی سے اجازت لینی ہوگی یا نہیں؟ کیا قرآنِ حکیم کا ہدیہ جو بازار میں ملتا ہے، اس کا ہدیہ مسجد میں دینا ہوگا یا نہیں؟

ج…… مسجد میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخے اگر مسجد کی ضرورت سے زیادہ ہوں تو کسی اور مسجد یا مدرسہ میں منتقل کردیئے جائیں، ان کو گھر لے جانا دُرست نہیں ہے۔

حاجیوں کے چھوڑے ہوئے قرآنِ کریم رکھنا چاہیں تو ان کی قیمت کا صدقہ کردینا چاہئے

س…… ان دنوں حاجی حضرات حج کرکے واپس آرہے ہیں، سعودی عرب میں ان حاجیوں کو قرآن شریف کا ایک نادر تحفہ ملتا ہے، جو حاجی صاحبان ساتھ پاکستان لے آتے ہیں،

بعض حاجی ان قرآن شریف کو ہوائی جہاز پر ہی بھول جاتے ہیں یا پھر چھوڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ میں جہاز پر کام کرتا ہوں اس لئے یہ قرآن شریف مجھے ملا، پی آئی اے سیکورٹی بھی ان کو نہیں لیتی، کیونکہ ان پر نام تو ہوتا ہی نہیں، اس لئے یہ قرآن ان حاجیوں کو واپس کرنا ممکن نہیں، اور پھر قرآن شریف کو جہاز پر چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں، کیونکہ بے حرمتی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان قرآن شریفوں میں سے ایک قرآن میں اپنے گھر لے آیا ہوں پڑھنے کے لئے۔ اب سوال اس بات کا ہے کہ میرے ساتھ جو میرے ساتھ کام کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ قرآن شریف گھر لے جانا جائز نہیں، بلکہ کسی مسجد میں رکھ دیں، مجھے وہ قرآن شریف جو سعودی عرب کا چھپا ہوا ہے، بہت پسند ہے، اس لئے پڑھنے کی غرض سے میں گھر لے گیا ہوں، اب میرے دِل میں ساتھیوں نے یہ شک ڈال دیا ہے کہ ثواب نہیں ملے گا اور ناجائز بھی ہے۔ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہ جائز ہے کہ نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج...... غالب خیال یہ ہے کہ بعض حاجی صاحبان قرآنِ کریم کے ان نسخوں کو قصداً چھوڑ جاتے ہیں یا تو اس لئے کہ وہ پڑھے ہوئے نہیں ہوتے، یا اس وجہ سے کہ وہ اس رسم الخط سے مانوس نہیں ہوتے۔ اس صورت میں تو ان نسخوں کو جو شخص بھی اُٹھائے اس کے لئے جائز ہے، مگر چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی بھول گیا ہو، اس صورت میں ان کا مالک کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے، اس لئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ آپ اس قرآنِ کریم کو رکھنا چاہیں تو اس کی قیمت صدقہ کردیں۔

روزہ رکھنے کے فضائل

آدابِ رمضان

(ذیل کی تحریر ایک مستقل اور جامع مضمون ہے، جس میں روزے کے ضروری فضائل بھی ہیں اور مسائل بھی، اور روزے کے سلسلے میں بعض کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، مناسب معلوم ہوا کہ اس کو "آپ کے مسائل" میں شامل کردیا جائے)

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

"شهر رمضان الذی انزل فیه القراٰن هدًی للناس وبینٰت من الهدٰی والفرقان، فمن شهد منکم الشهر فلیصمه، ومن کان مریضًا او علٰی سفر فعدة من ایام اخر، یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علٰی ما هدٰکم ولعلکم تشکرون." (البقرة:۱۸۵)

ترجمہ:...... "ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا، جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، من جملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے، اور

جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دُوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (اَحکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (اَحکام وقوانین مقرّر کرنے میں) دُشواری منظور نہیں، اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات وثمراتِ رمضان سے محروم نہ رہوگے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمتِ آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیثِ مبارکہ:

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ: جنت کے دروازے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ: رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں)، اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین پابندِ سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا، وہ محروم ہی رہا۔“

(احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان

کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کردیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ: اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رُک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے، اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔" (احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: "اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنتِ مؤکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرّب حاصل کرے، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیرِ رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیرِ رمضان میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے، اور اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔" ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ اِفطار کرائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دُودھ کے گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ اِفطار کرادیا، اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں)، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیان حصہ بخشش

اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے، اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔" (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حدیث:...... ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے، سال کے سرے سے اگلے سال تک، پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رَبّ! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔"

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان، کما فی مشکوٰۃ، ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط کما فی المجمع ج:۳ ص:۱۴۲)

حدیث:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: "یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔" جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟

(رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وھو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۴۳)

روزے کی فضیلت:

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔" (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا، (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت اِفطار کے وقت ہوتی ہے، اور دُوسری فرحت اپنے رَبّ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے.... الخ۔'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے)، روزہ کہتا ہے: اے رَبّ! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ: میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے، چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔'' (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رُؤیتِ ہلال:

حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے، اس قدر دُوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے)، پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

سحری کھانا:

حدیث:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہلِ کتاب کو سوجانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبحِ صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے۔'' (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد اِفطار میں جلدی کرنا:

حدیث:...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ تأخیر کرتے ہیں۔'' (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ''مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو اِفطار میں جلدی کرتے ہیں۔'' (ترمذی، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے اِفطار کیا جائے؟

حدیث:...... سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص روزہ اِفطار کرے تو کھجور سے اِفطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے اِفطار کرلے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔''

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث:……حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ اِفطار کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے اِفطار فرماتے تھے، اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداوٴد، ترمذی، مشکوٰة)

اِفطار کی دُعا:

حدیث:……ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ اِفطار کرتے تو فرماتے:

”ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر ان شاء الله.“

ترجمہ:……”پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں، اور اَجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔“

حدیث:……حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ اِفطار کرتے تو یہ دُعا پڑھتے:

”اللّٰهم لك صمت وعلٰى رزقك افطرت.“

(ابوداوٴد مرسلاً، مشکوٰة)

ترجمہ:……”اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔“

حدیث:……حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ”رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔“

(رواه الطبرانی فی اوسط، وفيه هلال بن عبدالرحمن وهو ضعيف كما فی المجمع ج:۳ ص:۱۴۳)

حدیث:……ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

فہرست

علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ سے) آزاد کئے جاتے ہیں، اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دُعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۴۳)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخصوں کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی، روزہ دار کی، یہاں تک کہ اِفطار کرے، حاکمِ عادل کی، اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اُوپر اُٹھالیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور ربّ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزّت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، خواہ کچھ مدّت کے بعد کروں۔“ (احمد، ترمذی، ابنِ حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)

حدیث:...... عبداللہ بن ابی ملیکہؒ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ دار کی دُعا اِفطار کے وقت رَدّ نہیں ہوتی۔“ اور حضرت عبداللہؓ اِفطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے:

”اللّٰھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفر لی.“ (بیہقی، ترغیب)

ترجمہ:...... ”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے، کہ میری بخشش فرمادیجئے۔“

رمضان کا آخری عشرہ:

حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دُوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

حدیث:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے، اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا، وہ ہر خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا، سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔“

(ابنِ ماجہ، واسنادہ حسن، انشاء اللہ، ترغیب)

حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو!“

(صحیح بخاری، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں، اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت، تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں، الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔“ (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دُعا:

حدیث:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمائیے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھوں؟ فرمایا: یہ دُعا پڑھا کرو:

”اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی.“

(احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

ترجمہ:...... ”اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔“

فہرست

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے، وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا (یعنی دُوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا، مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔“ (احمد، ترمذی، ابوداوٴد، ابنِ ماجہ، دارمی، بخاری فی ترجمۃ الباب، مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

حدیث:...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ”رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رَبّ کو راضی کروگے، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے، پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے، یہ ہیں: ”لا الٰہ الا اللہ“ کی گواہی دینا اور اِستغفار کرنا، اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔“ (ابنِ خزیمہ، ترغیب)

تراویح:

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔“ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔“

(نسائی، ترغیب)

اِعتکاف:

حدیث:...... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اِعتکاف کیا، اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی، ترغیب)

حدیث:...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اِعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی اوسط، بیہقی، حاکم، ترغیب)

روزہ اِفطار کرانا:

حدیث:...... حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس نے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا یا کسی غازی کو سامانِ جہاد دیا، اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔'' (بیہقی شعب الایمان، بغوی شرح السنۃ، مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآنِ کریم کا دور اور جود و سخاوت:

حدیث:...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے، آپؐ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے، پس آپؐ سے قرآنِ کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً: غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ

فہرست

تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔“ (بخاری، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے)، اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔“ (دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”روزہ ڈھال ہے (کہ نفس وشیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دِل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں! (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔“ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:...... حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔“

(نسائی، ابنِ خزیمہ، بیہقی، ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟ فرمایا: ”جھوٹ اور غیبت سے!“ (طبرانی الاوسط عن ابی ہریرہؓ، ترغیب)

حدیث:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔“ (صحیح ابنِ حبان، بیہقی، ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

حدیث:...... حضرت عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے، اور وہ پیاس کی شدّت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اور اِعراض فرمایا، اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ: یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے، اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی، جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دُوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا، اس کی قے میں بھی خون، پیپ اور گوشت نکلا، جس سے پیالہ بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا، اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دُوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔“ (مسندِ احمد ج:۵ ص:۴۳۰، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۱)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ: روزے کے تین درجے ہیں۔ ۱: عام۔ ۲: خاص۔ ۳: خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے، اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اوّل:...... آنکھ کی حفاظت، کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظرِ بد کو ترک کردیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دِل میں محسوس کرے گا۔“ (رواہ الحاکم ج:۴ ص:۳۱۴، وصححہ من حدیث حذیفۃ رضی

اللہ عنہ وتعقبہ الذھبی فقال اسحاق رواہ وعبدالرحمن ھو الوسطی ضعفوہ، ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الھیثمی وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۶۳)

دوم:...... زبان کی حفاظت، کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر وتلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ: غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ: غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔'' (صحاح)

سوم:...... کان کی حفاظت، کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:...... بقیہ اعضاء کی حفاظت، کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، اور اِفطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:...... اِفطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔'' (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوّت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:...... اِفطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردُود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرّبِ بارگاہ بن گیا، اور دُوسری صورت میں مطرود ومردُود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے

بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دُنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دُنیا ہی نہیں، بلکہ توشۂ آخرت ہے۔ بہرحال ذکرِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دیگر اُمور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اربابِ قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو اِفطاری مہیا ہوجائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزقِ موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں، یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم ج:۲ ص:۱۶۸، ۱۶۹ ملخصاً)

روزے میں کوتاہیاں:

حضرت حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے ''اصلاح انقلاب'' میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں، اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے، یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں، راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی ''جامع المجددین'' ہے، ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں:

> ''بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے، ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے، ایسے ہی ایک شخص کو، جس نے عمر بھر روزہ نہ رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا، کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو، چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا، پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیؤ، ورنہ فلاں مہلک مرض ہوجائے گا، تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا، یہ دو دن نہ کھاوے گا، کہ احتیاط اسی میں ہے۔

افسوس! خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑاویں اور کھانے پینے سے عذابِ مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ!"

"بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح سے انکار کرنے لگتے ہیں، مثلاً: روزہ قوّتِ بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیبِ نفس کے لئے ہے، اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں......"

"اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں، مثلاً: "روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو" یا "بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا" سو یہ دونوں فریق بوجہ انکارِ فرضیتِ صوم، زُمرۂ کفار میں داخل ہیں، اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے، اور دُوسرے کا "ایمان شکن" بھی اور "دِل شکن" بھی......"

"اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے، مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانے سے اِفطار کردیتے ہیں، مثلاً: خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو، روزہ اِفطار کردیا، کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا، روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابلِ مذمت ہیں، کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں اس لئے گناہگار رہوں گے۔"

"بعضے لوگوں کا اِفطار تو عذرِ شرعی سے ہوتا ہے، مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے، اور شرعاً بقیہ دن میں اِمساک،

فہرست

یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے، مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے، مثلاً: سفرِ شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا، یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی، تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل و اَحکام کی تعلیم و تعلّم ہے۔“

”بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں، لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدمِ بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو، جس طرح نماز کے لئے باوجود عدمِ بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے، اسی طرح روزے کے لئے بھی..... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو)، اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعةً پابند ہونا دُشوار ہوتا ہے، تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام اَحکام شروع ہوں تو ایک بارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا، اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب اَحکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرّر کیا۔“

”بعض لوگ نفسِ روزہ میں تو اِفراط و تفریط نہیں کرتے، لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزے کی نفسِ صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں، جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ: ”**لعلکم تتقون**“ ان سب کو نظر انداز کرکے اپنے صوم کو ”جسدِ بےرُوح“ بنالیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے، سو

ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے، اگر غیبت کی عادت تھی، تو وہ بدستور رہتی ہے، اگر بدنگاہی کے خوگر تھے، وہ نہیں چھوڑتے، اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے، ان کی صفائی نہیں کرتے، بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں، کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا، اور باتیں شروع کیں، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا، یا چوسر، گنجفہ، تاش، ہارمونیم، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کردیا۔ بھلا اس روزے کا کوئی معتد بہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا، جو فی نفسہٖ مباح ہے، جب روزے میں وہ حرام ہوگیا، تو غیبت وغیرہ دُوسرے معاصی، جو فی نفسہٖ بھی حرام ہیں، وہ روزے میں کس قدر سخت حرام ہوں گے! حدیث میں ہے کہ: ''جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے، خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا، لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہوجائے گا، لیکن ادنیٰ درجے کا۔

جیسے اندھا، لنگڑا، کانا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے، مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے، کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔''

پھر حضرتؒ نے روزے کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے، اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے:

''خلق سے بلاضرورت تنہا اور یکسو رہنا، کسی اچھے شغل مثلاً: تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا، یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذّت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے؟ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے

بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرلے، پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدّت رہ چکا ہو، وہ آسان ہوجاتا ہے، بالخصوص اہلِ باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمالِ صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔“

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت

س…… رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج…… رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے، جو اعمالِ رمضان میں سب سے افضل عمل ہے، اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے، اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے، اس کے علاوہ ذکر اللہ اور اِستغفار کی کثرت ہونی چاہئے، صلوٰۃ التسبیح اور نمازِ تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات

س…… ماہِ صیام میں دن اور رات میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج…… تراویح، تلاوتِ کلامِ پاک، تہجد اور صدقہ و خیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا

س…… ماہِ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابندِ سلاسل کردیا جاتا ہے، اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دُنیا میں نازل ہوتے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً: بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہوجاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں؟ یا

شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج…… جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابندِ سلاسل ہوں گے، اور جہاں ختم ہوجائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہوجائے گی۔ اس میں اِشکال کیا ہے؟

رُؤیتِ ہلال

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں، عید کریں یا رُؤیتِ ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں

س…… موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے، رُؤیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے، روزہ رکھا جائے یا نہیں؟ عید کی جائے یا نہیں؟ جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو'' دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے؟

ج…… حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر چھوڑا کرے، بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رُؤیت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔ رُؤیتِ ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رُؤیت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رُؤیتِ ہلال کمیٹی اہلِ علم پر مشتمل ہے، یہ حضرات ثبوتِ رُؤیت کے مسائل ہم سے تو بہرحال زیادہ ہی جانتے ہیں، اس لئے ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

رُؤیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ

س…… موجودہ رُؤیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ چاند کے بارے میں خصوصاً رمضان اور عیدین کے بارے میں جو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہوتا ہے، پورے ملک پاکستان کے لئے واجب

۲۸۹
فہرست

العمل ہے یا ملک کا کوئی حصہ اس سے خارج ہے، اور موجود رُویتِ ہلال کمیٹی کے ارکان جنابِ والا کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟

ج…… جہاں تک مجھے معلوم ہے رُویتِ ہلال کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہوتا ہے، اور یہ پورے ملک کے لئے واجب العمل ہے، اور جب تک یہ کام لائقِ اعتماد ہاتھوں میں رہے اور وہ شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کریں، ان کے اعلان پر عمل لازم ہے۔

رُویتِ ہلال کا مسئلہ

س…… ہم نے یہی پڑھا ہے اور سنا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر بند کرو، اور میں نے ایک نہایت بزرگ صاحبِ شریعت سے یہ سنا ہے کہ جو لوگ صائم الدہر ہوتے ہیں، یعنی ہمیشہ روزے رکھتے ہیں، ان کو سال میں پانچ دن کے روزے حرام ہیں، عیدالفطر کا روزہ، اور ذی الحجہ کی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ر تاریخ کے روزے۔ اور عام لوگوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ شعبان کی ۲۹، ۳۰ر تاریخ کو روزہ نہ رکھیں، تاکہ رمضان کے روزے کے ساتھ اس کا اتصال نہ ہو، لیکن ہمیشہ سے مردان اور پشاور صوبہ سرحد کے اکثر اضلاع میں ایک دن پہلے روزہ شروع کردیتے ہیں، حالانکہ وہاں بھی ہلال کمیٹیاں قائم ہیں، اور کسی جگہ سے تصدیق نہیں ہوتی ہے کہ چاند ہوگیا ہے، اور جب کبھی ان لوگوں سے بات کرو تو یہ جاہلانہ جواب ملتا ہے کہ آپ لوگوں کے ۲۹ ہوئے اور ہمارے تو پورے ۳۰ ہوگئے۔

ج…… مردان وغیرہ علاقوں میں ایک دو دن پہلے رُویت کیسے ہوجاتی ہے؟ یہ معما ہماری سمجھ میں بھی نہیں آیا، بہرحال جب ملک میں رُویتِ ہلال کمیٹی مقرّر ہے اور سرکاری طور پر مرکزی رُویتِ ہلال کمیٹی کو چاند ہونے یا نہ ہونے کے فیصلے کا اختیار دیا گیا ہے، تو مرکزی رُویتِ ہلال کمیٹی کے فیصلے کے خلاف کسی عالم کا فیصلہ شرعاً حجتِ مِلزمہ نہیں، اس لئے ان علاقوں کے لوگوں کا فرض ہے کہ مرکزی رُویتِ ہلال کمیٹی کے فیصلے کی پابندی کریں اور اگر ان علاقوں میں چاند نظر آجائے تو باضابطہ شہادت مرکزی رُویتِ ہلال کمیٹی یا اس کے نامزد کردہ نمائندہ کے سامنے پیش کرکے اس کے فیصلے کی پابندی کریں۔

چاند کی رُؤیت میں مطلع کا فرق

س...... بوقتِ درس و تدریس اُستاذ صاحب (مرحوم) نے چاند سے متعلق مسائل کی وضاحت بحوالہ معتبر کتب نیچے دیئے گئے بیانات سے کی ہے، آپ نے فرمایا:

"ا:......وشرط مع غیم للفطر نصاب الشهادة لا الدعویٰ (ولا عبرة لاختلاف فی المطالع).

۲:......ویلزم حکم اهل احدی البلدتین لأهل بلدة اخریٰ.

۳:......وجه قول المعتبرین ان سبب الوجوب وهو شهود الشهر لم یوجد فی حقهم، فلا یوجب وجود فی حق غیرهم.

۴:...... فقد ثبت عن النبی صلی الله علیه وسلم اجازة شهادة الواحد فی رمضان، اخرجه اصحاب السنن، وفی سنن الدارقطنی بسند ضعیف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یجزی فی الافطار الا شهادة الرجلین."

ترجمہ:......"ا:......اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو عیدالفطر کے چاند کے لئے نصابِ شہادت شرط ہے، مگر دعویٰ شرط نہیں، اور اختلافِ مطالع کا کوئی اعتبار نہیں۔

۲:......اور ایک شہر کے فیصلے کی پابندی دُوسرے شہر والوں کو بھی لازم ہے۔

۳:...... جو حضرات اختلافِ مطالع کا اعتبار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ روزہ واجب ہونے کا سبب ماہِ رمضان کی آمد ہے اور وہ (اختلافِ مطالع کی وجہ سے) دُوسرے لوگوں کے حق میں

نہیں پایا گیا، لہٰذا ایک مطلع میں چاند کا نظر آنا، دُوسرے مطلع میں ہلالِ رمضان کے وجود کو ثابت نہیں کرتا۔

۴:...... چنانچہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلالِ رمضان میں ایک آدمی کی شہادت کو قبول فرمایا، یہ حدیث سنن میں ہے۔ اور سننِ دارقطنی میں بہ سندِ ضعیف مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر میں صرف دو مردوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔''

درج بالا بیانات صحیح ہیں یا غلط ہیں؟ چاند سے متعلقہ اعلان کے معتبر اور غیرمعتبر ہونے کے بارے میں بحوالہ بیانات کتبِ معتبرہ و مستند وضاحت فرمائیں۔ آپ کا فتویٰ ہمارے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے، اس سے پیشتر بھی غیرمعترضانہ وغیرمعروف طریقہ پر بہت سے متنازع فیہ مسائل کے حل کے بارے میں آپ سے استفادہ کیا گیا، اور آپ کے فتاویٰ ہر لحاظ سے قابلِ عمل سمجھے گئے ہیں۔

ج:...... آپ نے جو عبارتیں لکھی ہیں، وہ صحیح ہیں، لیکن بہت مجمل نقل کی ہیں، میں ان سے متعلقہ مسائل کی آسان الفاظ میں وضاحت کردیتا ہوں۔

۱:...... اگر مطلع صاف ہو اور چاند دیکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو تو رمضان اور عید دونوں کے چاند کے لئے بہت سے لوگوں کی شہادت ضروری ہے، جن کی خبر سے قریب قریب یقین ہوجائے کہ چاند ہوگیا ہے، البتہ اگر کوئی ثقہ مسلمان باہر سے آیا ہو یا کسی بلند جگہ سے آیا ہو تو رمضان کے چاند کے بارے میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

۲:...... اگر مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہو تو رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک مسلمان کی خبر کافی ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے، لیکن عید کے چاند کے لئے یہ شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے، نیز یہ بھی شرط ہے کہ یہ گواہ لفظ ''اشہد'' کے ساتھ گواہی دیں، یعنی جس طرح عدالت میں گواہی دی جاتی ہے، اسی طرح یہاں بھی یہ الفاظ کہیں کہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔'' جب

فہرست

تک نصابِ شہادت (دو عادل ثقہ مسلمان مردوں کا، یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہی دینا) اور لفظِ شہادت کے ساتھ گواہی نہ ہو، عید کا چاند ثابت نہیں ہوگا۔

۳:...... جب ایک شہر میں شرعی شہادت سے رُویت کا ثبوت ہوجائے تو دُوسرے شہروں کے حق میں بھی یہ رُویت واجب العمل ہوگی یا نہیں؟

اس ضمن میں تین اُصول کا سمجھ لینا ضروری ہے:

اوّل یہ کہ ایک شہر کی رُویت کا ثبوت دُوسرے شہر والوں کے لئے درج ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ہوسکتا ہے:

ا:- شہادت علی الشہادت: یعنی دُوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ فلاں شہر میں ہمارے سامنے دو عاقل بالغ عادل گواہوں نے رُویت کی گواہی دی۔

۲:- شہادت علی القضاء: یعنی دُوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے رُویت ہوجانے کا فیصلہ کیا۔

۳:- تواتر و استفاضہ: یعنی دُوسرے شہر میں متفرق جماعتیں آکر یہ بیان کریں کہ فلاں شہر میں رُویت ہوئی ہے، اور یہ جماعتیں اتنی زیادہ ہوں کہ اس شہر کے حاکم کو قریب قریب یقین ہوجائے کہ واقعی فلاں شہر میں چاند ہوگیا ہے۔

اگر ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ایک شہر کی رُویت دُوسرے شہر میں ثابت ہوجائے تو دُوسرے شہر والوں کے حق میں بھی یہ رُویت حجت ہوگی۔

دُوسرا اُصول یہ ہے کہ ایک قاضی کا فیصلہ صرف اس کے زیرِ ولایت علاقوں اور شہروں کے حق میں حجت ہے، جو علاقے اور شہر اس کے زیرِ ولایت نہیں، ان پر اس قاضی کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا، البتہ اگر ثبوتِ رُویت سے مطمئن ہوکر دُوسرے شہر یا علاقے کا قاضی بھی رُویت کا فیصلہ کردے تو اس کے زیرِ حکومت علاقوں میں بھی رُویت ثابت ہوجائے گی۔

تیسرا اُصول یہ ہے کہ جن علاقوں میں اختلافِ مطالع کا فرق نہیں ہے، ان میں تو ایک شہر کی رُویت کا دُوسرے شہر والوں کے حق میں لازم العمل ہونا (بشرطیکہ مندرجہ بالا دونوں اُصولوں کے مطابق اس دُوسرے شہر تک رُویت کا ثبوت پہنچ گیا ہو) سب کے

نزدیک متفق علیہ ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، لیکن جو شہر ایک دُوسرے سے اتنے دُور واقع ہوں کہ دونوں کے درمیان اختلافِ مطالع کا فرق ہے، ایسے شہروں میں ایک کی رُویت دُوسرے کے حق میں لازم ہوگی یا نہیں؟

اس میں ظاہر مذہب یہ ہے کہ اختلافِ مطالع کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اگر دو شہروں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو تب بھی ایک شہر کی رُویت دُوسرے کے حق میں حجتِ ملزمہ ہے، بشرطیکہ رُویت کا ثبوت شرعی طریقے سے ہوجائے، یہی مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے، لیکن بعض متأخرین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جہاں اختلاف مطالع کا فرق واقعی ہے، وہاں اس کا شرعاً بھی اعتبار ہونا چاہئے، حضراتِ شافعیہ کا بھی یہی قول ہے، لیکن فتویٰ ظاہر مذہب پر ہے کہ اختلافِ مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں، نہ بلادِ قریبہ میں اور نہ بلادِ بعیدہ میں۔

رُویتِ ہلال کمیٹی کا دیر سے چاند کا اعلان کرنا

س...... آپ کو علم ہے کہ اس بار رُویتِ ہلال کمیٹی نے تقریباً رات ساڑھے گیارہ بجے رمضان المبارک کے چاند کے ہونے کا اعلان کیا، جبکہ آبادی کا بیشتر حصہ عشاء کی نماز ادا کرکے اس اطمینان کے ساتھ سوگیا کہ چاند نہیں ہوا، (یاد رہے کہ کراچی میں چاند ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی)، اس طرح ہزاروں افراد نہ تو نمازِ تراویح ادا کرسکے اور نہ ہی صبح روزہ رکھ سکے، اس سلسلے میں آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے شرعی جوابات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

الف:...... اتنی رات گئے چاند کے ہونے کی اطلاع کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... رُویتِ ہلال کمیٹی کو پہلے شہادتیں موصول ہوتی ہیں، پھر وہ ان پر غور کرتی ہے کہ یہ شہادتیں لائقِ اعتماد ہیں یا نہیں؟ غور و فکر کے بعد وہ جس نتیجے پر پہنچتی ہے اس کا اعلان کردیتی ہے، اس میں بعض اوقات دیر لگ جانا بعید نہیں، کام کرنا مشکل ہوتا ہے، اس پر تنقید آسان ہوتی ہے۔

ب:……کیا اس صورت میں عوام پر قضا روزہ لازم ہوگا، جبکہ انہوں نے یہ روزہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا یا حکومتِ وقت پر اس روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا؟

ج…… جب لوگوں کو رُؤیتِ ہلال کے فیصلے کا علم ہوجائے تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہے، اور جن لوگوں کو علم نہ ہوسکے، وہ روزہ کی قضا کرلیں، جو روزہ رہ جائے اس کا کفارہ نہیں ہوتا، صرف قضا ہوتی ہے، حکومت پر قضا نہیں۔

قمری مہینے کے تعین میں رُؤیت شرط ہے

س……مختلف مذہبی و غیرمذہبی تنظیمیں اِفطار و سحری کے نظام الاوقات سائنسی طریقے سے حاصل کئے ہوئے اوقات شائع کرکے ثواب کماتی ہیں، اسی حساب سے اِفطار اور سحری کرتے ہیں، کیا سائنسی طریقے سے نیا چاند نکلنے کے وقت کو تسلیم کرنا مذہباً منع ہے؟ اگر نہیں تو پھر سائنسی حساب سے ہر ماہ کا آغاز کیوں نہیں کرتے؟ اگر کرتے تو پچھلے سال سعودی عرب میں اٹھائیس کا عید کا چاند نہ ہوتا۔

ج……قمری مہینے کا شروع ہونا چاند دیکھنے پر موقوف ہے، فلکیات کے فن سے اس میں اتنی مدد تو لی جاسکتی ہے کہ آج چاند ہونے کا امکان ہے یا نہیں؟ لیکن جب تک رُؤیت کے ذریعہ چاند ہونے کا ثبوت نہ ہوجائے محض فلکیات کے حساب سے چاند ہونے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ مختصر یہ کہ چاند ہونے میں رُؤیت کا اعتبار ہے، فلکیات کے حساب کا اعتبار بغیر رُؤیت کے نہیں۔

روزے کی نیت

روزے کی نیت کب کرے؟

س……رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج……ا:بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

۲:......اگر صبحِ صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا، صبحِ صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے، تو اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

۳:......اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کرسکتے ہیں۔

۴:......رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے، یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کرنا چاہئے

س......کیا نصف النہار شرعی کے وقت روزے کی نیت کرسکتے ہیں اور نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج......پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ ”نصف النہار شرعی“ کیا چیز ہے؟ نصف النہار دن کے نصف کو کہتے ہیں، اور روزہ دار کے لئے صبحِ صادق سے دن شروع ہوجاتا ہے، پس صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک پورا دن ہوا، اس کے نصف کو ”نصف النہار شرعی“ کہا جاتا ہے۔ اور سورج نکلنے سے لے کر غروب ہونے تک کو عرفاً ”دن“ کہتے ہیں۔ اس کا نصف ”نصف النہار عرفی“ کہلاتا ہے۔ ”نصف النہار شرعی“، ”نصف النہار عرفی“ سے کم و بیش چالیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔

جب یہ معلوم ہوا تو اب سمجھنا چاہئے کہ روزے کی نیت میں ”نصف النہار شرعی“ کا اعتبار ہے، اس لئے روزۂ رمضان اور روزۂ نفل کی نیت ”نصف النہار شرعی“ سے پہلے کرلینا صحیح ہے (جبکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو)، اس کے بعد صحیح نہیں، اور نماز میں ”نصف النہار عرفی“ کا اعتبار ہے، کہ اس وقت نماز جائز نہیں۔ ”نصف النہار شرعی“ (جس کو ”ضحوۂ کبریٰ“ بھی کہتے ہیں) کے وقت نماز دُرست ہے۔

روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے کی دُعائیں

س......نفلی روزے کی نیت اور روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے کی دُعائیں کیا ہیں؟

ج...... نفل روزے کے لئے مطلق روزے کی نیت کافی ہے، اور وہ یہ ہے:

"وبصوم غد نویت."

ترجمہ:...... "اور میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔"

اور اِفطار کی دُعا یہ ہے:

"اللّٰھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت."

ترجمہ:...... "اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا، اور آپ کے رزق پر اِفطار کیا۔"

اور روزۂ رمضان کی نیت میں یوں کہے:

"وبصوم غد نویت من شھر رمضان."

ترجمہ:...... "اور میں کل کے رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔"

نفل روزے کی نیت

س...... نفلی روزے رکھنے، کھولنے کی نیت کیا ہے؟ اگر بطور نذر نفلی روزے مانے ہوں کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے روزے رکھوں گا، نیت رکھنے اور اِفطار کرنے کی کیا ہے؟

ج...... نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، نفل روزہ مطلق روزے کی نیت سے بھی صحیح ہے، اور نفل کی نیت سے بھی، یعنی دِل میں ارادہ کرلے کہ میں روزہ رکھ رہا ہوں۔ مگر نذر کے روزے کے لئے نذر کی نیت کرنا ضروری ہے، یعنی دِل میں یہ ارادہ کرے کہ میں نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں، غالباً آپ کی مراد نیت سے وہ دُعائیں ہیں جو روزہ رکھتے وقت اور اِفطار کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں، ان دُعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں، روزہ ان کے بغیر بھی صحیح ہے، البتہ ان دُعاؤں کا زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔

سحری کھائے بغیر روزے کی نیت دُرست ہے

س...... میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ روزے کی سحری کھانا ضروری ہوتا ہے یا نہیں؟

میں بہت پریشان ہوں، کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کچھ، اس لئے آپ ہماری اصلاح فرمائیے۔

ج…… روزے کے لئے سحری کھانا بابرکت ہے، کہ اس سے دن بھر قوّت رہتی ہے، مگر یہ روزے کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں، پس اگر کسی کو سحری کھانے کا موقع نہیں ملا، اور اس نے سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔

قضا روزے کی نیت

س…… رمضان میں جب روزے رکھتے ہیں تو روزے کی نیت پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اگر ہمارے رمضان میں روزے رہ جائیں اور بعد میں ہم قضا روزے رکھیں تو یہی نیت کریں گے؟

ج……نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، پس جب آپ نے صبحِ صادق سے پہلے قضا کے روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے، اگر زبان سے بھی: "وبصوم غد نویت من قضاء رمضان" (صبح کو قضائے رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا/کرتی ہوں) کہہ لے تو اچھا ہے، مگر روزے کی نیت ان الفاظ کو زبان سے کہے بغیر بھی ہوجائے گی۔

رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہوں گے

س…… کیا قضا روزے بغیر سحری کے اس طرح رکھے جاسکتے ہیں کہ میں رات کو سونے سے پہلے نیت کر کے سوؤں کہ میرا صبح روزہ ہے، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ نفل روزہ اور قضا روزے بغیر سحری کے نہیں رکھے جاسکتے۔ اگر صبح اُٹھنے کے فوراً بعد یعنی صبح کے وقت اُٹھ کر نیت کی جائے تو کیا روزہ ادا ہوجائے گا؟ کیونکہ روزے کی نیت زوال سے پہلے کی جاتی ہے، اور اگر صبح اُٹھ کر ارادہ بدل جائے یا کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی ہمت نہ ہو تو ایسے روزہ کے لئے قضا لازم ہوگی یا کفارہ؟ براہِ کرم اس مسئلے کی تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمادیں کیونکہ مجھے نفل اور قضا دونوں روزے رکھنے ہیں اور میں کیونکہ صبحِ صادق سے پہلے اُٹھ نہیں سکتی، اس لئے ابھی تک اپنا یہ فرض ادا نہیں کرسکی۔

ج…… یہاں چند مسائل ہیں:

ا:...... قضائے رمضان کا روزہ بھی بغیر سحری کے رکھ سکتے ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ قضا کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے کرلی جائے۔

۲:...... اگر صبح ہوگئی تو نفلی روزے کی (اسی طرح رمضان مبارک کے ادائی روزے) کی نیت تو نصف النہار شرعی سے پہلے کرنا صحیح ہے۔ مگر قضا روزے کی نیت صحیح نہیں، اسی طرح نذر کے روزے کی نیت بھی صبحِ صادق کے بعد صحیح نہیں، کیونکہ قضا اور نذر کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے کرلینا شرط ہے۔

۳:...... اگر رات کو روزے کی نیت کرکے سوئے تو اگر صبحِ صادق ہونے سے پہلے آنکھ کھل گئی تو نیت بدلنے کا اختیار ہے، خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے، لیکن اگر رات کو نیت کرنے کے بعد اس وقت آنکھ کھلی جبکہ صبحِ صادق ہوچکی تھی تو اب نیت بدلنے کا اختیار نہیں رہا، کیونکہ رات کی نیت کی وجہ سے روزہ شروع ہوچکا ہے۔ اب نیت بدلنے کے معنی روزہ توڑنے کے ہوں گے، اس صورت میں اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

پھر اگر یہ رمضان کا روزہ تھا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے، اور اگر نفل کا روزہ تھا تو اس کی قضا لازم آئے گی۔

سحری اور اِفطار

سحری کھانا مستحب ہے، اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہوجائے گا

س...... سوال یہ ہے کہ کیا روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے؟ اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا؟ روزے کی نیت بھی بتلا دیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔

ج...... روزے کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعثِ برکت ہے، اور اس سے روزے میں قوّت رہتی ہے۔ اور سحری کھا کر یہ دُعا پڑھنی چاہئے: ”وبصوم غد نویت من شهر

فہرست

رمضان“ لیکن اگر کسی کو یہ دُعا یاد نہ ہو، تب بھی روزے کی دِل سے نیت کرلینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبحِ صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزے کی نیت کرلی تو آپ کا روزہ صحیح ہے، قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور اِفطاری میں جلدی کرنی چاہئے

س…… ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں، اور اِفطاری کے وقت دیر سے اِفطار کرتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج…… سورج غروب ہونے کے بعد روزہ اِفطار کرنے میں تأخیر نہیں کرنی چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”میری اُمت خیر پر رہے گی، جب تک سحری کھانے میں تأخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ اِفطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔“ (مسندِ احمد ج:۵ ص:۱۷۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ اِفطار کرنے میں جلدی کریں گے۔“ (صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو اِفطار میں جلدی کرتے ہیں۔“ (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کریں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ تأخیر کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

صبحِ صادق کے بعد کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا

س……روزہ کتنے وقت کے لئے ہوتا ہے؟ کیا صبحِ صادق کے بعد کھاسکتے ہیں؟

ج……روزہ صبحِ صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے، پس صبحِ صادق سے

پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت ہے، اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

سحری کے وقت نہ اُٹھ سکے تو کیا کرے؟

س…… اگر کوئی سحری کے لئے نہ اُٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج…… بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرلے۔

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا، اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں

س…… ایک شخص نے روزے کی نیت کی اور سو گیا، مگر سحری کے وقت نہ اُٹھ سکا، تو کیا صبح کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ج…… جب اس نے رات کو سونے سے پہلے روزے کی نیت کرلی تھی تو صبحِ صادق کے بعد اس کا روزہ (سونے کی حالت میں) شروع ہوگیا، اور روزہ شروع ہونے کے بعد اس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیونکہ روزہ رکھنے کا فیصلہ تو وہ کرچکا ہے، اور اس کے اسی فیصلے پر روزہ شروع بھی ہوچکا ہے، اب روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنے کا اختیار نہیں، اگر رمضان کا روزہ توڑ دے گا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھا سکا تو بھی روزہ ہوجائے گا

س…… کوئی شخص اگر رات ہی کو روزے کی نیت کرکے سوجائے، کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ سحری کے وقت اس کی آنکھ نہیں کھلے گی تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟

ج…… ہوجائے گا۔

س…… اور اگر اتفاق سے اس کی آنکھ کھل جائے تو کیا وہ نئے سرے سے سحری کھاکے نیت کرسکتا ہے؟

ج…… کرسکتا ہے۔

کیا نفل روزہ رکھنے والے اذان تک سحری کھاسکتے ہیں؟

س…… نفل روزہ جب رکھتے ہیں تو فجر کی اذان کے وقت (یعنی جب فجر کی نماز ہوتی ہے) روزہ بند کردیتے ہیں، جبکہ روزہ اذان سے دس یا پندرہ منٹ پہلے بند کردینا چاہئے، جو مسلمان بھائی اذان کے وقت روزہ بند کرتے ہیں تو کیا ان کا روزہ ہوگا یا نہیں؟

ج…… اگر صبحِ صادق ہوجانے کے بعد کھایا پیا تو روزہ نہ ہوگا، خواہ اذان ہوچکی ہو یا نہ ہوئی ہو، اور اذانیں عموماً صبحِ صادق کے بعد ہوتی ہیں، اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے والوں کا روزہ نہیں ہوگا عموماً مسجدوں میں اوقات کے نقشے لگے ہوتے ہیں، ابتدائے فجر کا وقت دیکھ کر اس سے چار پانچ منٹ پہلے سحری کھانا بند کردیا جائے۔

اذان کے وقت سحری کھانا پینا

س…… اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج…… اگر اذان صبحِ صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبحِ صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے، ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا، بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرے۔ ہاں! اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دُوسری بات ہے۔

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

س…… رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے؟ یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟ ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، کیا ان کا یہ طرزِ عمل صحیح ہے؟

ج…… سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے، سائرن، اذان اس کے لئے ایک علامت ہے، آپ گھڑی دیکھ لیں، اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا، اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

سائرن بجتے وقت پانی پینا

س…… ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہوجاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک ایک گلاس پانی

فہرست

پی کر روزہ بند کرلیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہوچکا ہے؟

ج...... سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے، اس لئے اس دوران پانی پیا جاسکتا ہے، بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔

سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا

س...... کراچی میں سحری کا آخری وقت تقریباً سوا چار بجے ہے، لیکن اگر ہم کسی وقت دس منٹ بعد (چار بج کر پچّیس منٹ تک) سحری کرتے رہیں، تو کیا اس سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج...... نقشوں میں صبحِ صادق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے، اس سے دو چار منٹ پہلے کھانا پینا بند کردینا چاہئے، ایک دو منٹ آگے پیچھے ہوجائے تو روزہ ہوجائے گا، لیکن دس منٹ بعد کھانے کی صورت میں روزہ نہیں ہوگا۔

روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں

س...... میں نے یکم رمضان کو (پہلا) روزہ رکھا تھا، اور کیونکہ سحری میں، میں نے صرف اور صرف دو گلاس پانی پیا تھا، جس کی وجہ سے مجھے روزہ بہت لگ رہا تھا، اِفطار کے وقت میں نے جلدی میں بغیر نیت کے کھجور منہ میں رکھی لی، لیکن اسے دانتوں سے چبایا نہیں تھا کہ اچانک مجھے یاد آگیا کہ میں نے نیت نہیں کی ہے، اس لئے میں نے کھجور کو منہ میں رکھے ہی رکھے نیت کی اور روزہ اِفطار کیا، تو آیا میرا روزہ اس صورت میں ہوگیا یا مکروہ ہوگیا؟

ج...... روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں، غالباً ''اِفطار کی نیت'' سے آپ کی مراد وہ دُعا ہے جو روزہ کھولتے وقت پڑھی جاتی ہے، اِفطار کے وقت کی دُعا مستحب ہے، شرط نہیں، اگر دُعا نہ کی اور روزہ کھول دیا تو روزہ بغیر کراہت کے صحیح ہے، البتہ اِفطار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے، اس لئے دُعا کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے، بلکہ اِفطار سے چند منٹ پہلے خوب توجہ کے ساتھ دُعائیں کرنی چاہئیں۔

روزہ دار کی سحری و اِفطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے

س…… میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے، اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ اِفطار کیا، حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے، کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ اِفطار کرلیا؟ روزہ کا اِفطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

ج…… اُصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے اور اِفطار کرتے وقت موجود ہو، پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق اِفطار کرنا ہوگا، اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً: سعودی عرب گیا ہو، اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ اِفطار کرنا ہوگا، اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

ریڈیو کی اذان پر روزہ اِفطار کرنا دُرست ہے

س…… ہمارے گھروں کے قریب کوئی مسجد نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہم لوگ اذان آسانی سے نہیں سن سکتے، تو کیا رمضان شریف میں ہم لوگ اِفطاری ریڈیو کی اذان سن کرلیں؟ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریڈیو والے اعلان کرتے ہیں: ''کراچی اور اس کے مضافات میں اِفطاری کا وقت ہوا چاہتا ہے'' ٹائم بھی بتاتے ہیں، اور اس کے بعد فوراً اذان شروع ہوجاتی ہے، گزشتہ رمضان میں بھی ہم لوگ جونہی شام کو ریڈیو پر اللہ اکبر سنتے تھے تو روزہ اِفطار کرلیتے تھے، آپ مہربانی فرماکر کتاب و سنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ آیا ہماری اِفطاری صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟

ج…… ریڈیو پر صحیح وقت پر اطلاع اور اذان دی جاتی ہے، اس لئے اِفطار کرنا صحیح ہے۔

ہوائی جہاز میں اِفطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟

س…… طیارے میں روزہ اِفطار کرنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ طیارہ ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر محوِ پرواز ہو اور زمین کے اعتبار سے غروبِ آفتاب کا وقت ہوگیا ہو، مگر بلندیٔ پرواز کی وجہ سے

فہرست

سورج موجود سامنے دِکھائی دے رہا ہو، تو ایسے میں زمین کا غروب معتبر ہوگا یا طیارے کا؟

ج…… روزہ دار کو جب آفتاب نظر آرہا ہے تو اِفطار کرنے کی اجازت نہیں ہے، طیارہ کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے، روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے، پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروبِ آفتاب دِکھائی دے تو روزہ اِفطار کرلینا چاہئے، جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کر رہا ہے وہاں کی زمین پر غروبِ آفتاب ہو رہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ اِفطار نہیں کریں گے۔

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟ کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے

س…… مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے، اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں؟ یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

ج…… اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔

اگر روزہ دار اچانک بیمار ہوجائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے، یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہوجائے تو روزہ توڑ دینا دُرست ہے۔

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے

س…… میں شروع سے ہی رمضان شریف کے روزے رکھتی تھی، لیکن آج سے پانچ سال

قبل یرقان ہوگیا، جس کی وجہ سے میں آٹھ نو ماہ تک بستر پر رہی، ویسے میں تقریباً بارہ سال سے معدہ میں خرابی اور گیس کی مریض ہوں، لیکن یرقان ہونے کے بعد مجھے پیاس اتنی لگتی ہے کہ روزہ رکھنا محال ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، پچھلے سال میں نے رمضان کا پہلا روزہ رکھا، لیکن صبح نو بجے ہی پیاس کی وجہ سے بدحال ہوگئی، اس وجہ سے مجھے روزہ توڑنا پڑا، آپ براہِ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟ اور جو روزے نہیں رکھے گئے ان کا کفارہ کیا ہے؟

ج…… آپ نے رمضان کا جو روزہ توڑا وہ عذر کی وجہ سے توڑا، اس لئے اس کا کفارہ آپ کے ذمہ نہیں، بلکہ صرف قضا لازم ہے، اور جو روزے آپ بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکیں ان کی جگہ بھی قضا روزے رکھ لیں، آئندہ بھی اگر آپ رمضان مبارک میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتیں تو سردیوں کے موسم میں قضا رکھ لیا کریں، اور اگر چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان روزوں کا فدیہ ادا کردیں، ایک دن کے روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

س…… کون سے عذرات کی بنا پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

ج……۱:…… رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں، اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔

۲:…… اگر نابالغ لڑکا، لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں۔

۳:…… جو بیمار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری

فہرست

بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو، اس پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

۴:...... اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر جب تندرست ہوجائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔

۵:...... جو شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ روزے کی طاقت نہیں رکھتا، یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ صحت کی اُمید ہے، تو وہ روزے کا فدیہ دے دیا کرے، یعنی ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دیا کرے، یا صبح و شام ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔

۶:...... اگر کوئی شخص سفر میں ہو، اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کرسکتا ہے، دُوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔

۷:...... عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں، مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔

۸:...... بعض لوگ بغیر عذر کے روزہ نہیں رکھتے اور بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بعد میں قضا بھی نہیں کرتے، خاص طور پر عورتوں کے جو روزے ماہواری کے ایام میں رہ جاتے ہیں وہ ان کی قضا رکھنے میں سستی کرتی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں

س...... ہم گلف میں رہنے والے پاکستانی باشندے رمضان المبارک کے روزے صرف اس وجہ سے پورے نہیں رکھ سکتے کہ یہاں رمضان کے دوران شدید ترین گرمی ہوتی ہے، اور کام بھی محنت کا ہوتا ہے کہ عام حالت میں دو گھنٹے کے کام میں دس بارہ گلاس پانی پی لیا جاتا ہے، اگر ہم روزے نہ رکھیں تو کیا حکم ہے؟

ج...... کام کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم نہیں، البتہ مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رمضان

میں مزدوروں اور کارکنوں کا کام ہلکا کردیں۔ آپ لوگ جس کمپنی میں ملازم ہیں اس سے اس کا مطالبہ کرنا چاہئے۔

سخت کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

س…… ہمارے چند مسلمان بھائی ابوظہبی، متحدہ عرب امارات میں صحرا کے اندر تیل نکالنے والی کمپنی میں کام کرتے ہیں، اور کمپنی کا کام چوبیس گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ لوہا، مشینوں اور تپتی ریت کی گرمی کی وجہ سے روزہ دار کی زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے اور گلا خشک ہوجاتا ہے، اور بات تک کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اور کمپنی کے مالکان مسلمان اور غیرمسلم ہیں، اور کام کرنے والے بھی اکثر غیرمسلم ہیں، جو کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی رعایت ملازمین کو نہیں دیتے، یعنی کام کے اوقات کو کم نہیں کرتے، تو اس حالت میں شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

ج……کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی تو اجازت نہیں، اس لئے روزہ تو رکھ لیا جائے، لیکن جب روزے میں حالت مخدوش ہوجائے تو روزہ توڑ دے، اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ فتاویٰ عالمگیریہ (ج:۱ ص:۲۰۸) میں ہے:

”المحترف المحتاج الی نفقته علم انه لو اشتغل بحرفته یلحقه ضرر مبیح للفطر یحرم علیه الفطر قبل ان یمرض، کذا فی القنیة.“

امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دُوسرے سے رکھوانا

س……اگر کوئی شخص طالبِ علم ہو اور وہ رمضان کی وجہ سے امتحان کی تیاری نہ کرسکتا ہو تو اس کے والدین، بہن بھائی اور دوست اسے ہدایت کریں کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض تیس کے بجائے چالیس روزے کسی دُوسرے سے رکھوادیئے جائیں گے تو کیا ایسے طالبِ علم کو روزے چھوڑ دینے چاہئیں؟ کیا جو روزے اس کا عزیز اس کو رکھ دے گا، وہ دربارِ خداوندی میں قبول ہوجائیں گے؟ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج……امتحان کے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اور ایک شخص کی جگہ دُوسرے کا

فہرست

روزہ رکھنا دُرست نہیں، نماز اور روزہ دونوں خالص بدنی عبادتیں ہیں، ان میں دُوسرے کی نیابت جائز نہیں۔ جس طرح ایک شخص کے کھانا کھانے سے دُوسرے کا پیٹ نہیں بھرتا، اسی طرح ایک شخص کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے دُوسرے کے ذمہ کا فرض ادا نہیں ہوتا۔

امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے

س...... پچھلے دنوں میں نے انٹر سائنس کا امتحان دیا، اور ان دنوں میں نے بہت محنت کی، اس کے فوراً بعد رمضان شروع ہوگیا، اب چند دنوں بعد پریکٹیکل ٹیسٹ شروع ہونے والے ہیں، لیکن میری تیاری نہیں ہورہی، کیونکہ روزہ رکھنے کے بعد مجھ پر ذہنی غنودگی چھائی رہتی ہے اور ہر وقت سخت نیند آتی ہے، کچھ پڑھنا چاہوں بھی تو نیند کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا۔ اصل میں اب مجھ میں اتنی قوّت اور توانائی نہیں ہے کہ میں روزے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر کچھ پڑھ سکوں، کیا اس حالت میں، میں روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر روزہ رکھتی ہوں تو پڑھائی نہیں ہوسکتی ہے، کیونکہ کمزوری بہت ہوجاتی ہے اور مجھ میں توانائی بہت کم ہے۔

ج...... کیا پڑھائی، روزے سے بڑھ کر فرض ہے؟

س...... کیا اس حالت میں (کمزوری کی حالت) مجھ پر روزہ فرض ہے؟

ج...... اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ فرض ہے۔

س...... اور اگر میں روزہ نہ رکھوں تو اس کا کفارہ کیا ادا کرنا ہوگا؟

ج...... قضا کا روزہ بھی رکھنا ہوگا، اور روزہ قضا کرنے کی سزا بھی برداشت کرنی ہوگی۔

دُودھ پلانے والی عورت کا روزہ کا قضا کرنا

س...... ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے دُودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو، اس کے لئے ماہِ رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دُودھ کی کمی ہوجاتی ہے، اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

ج...... اگر ماں یا اس کا دُودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کرسکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے، بعد میں قضا رکھ لے۔

سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری اکثر ناک بند رہتی ہے، اس کا تقریباً دوبار آپریشن بھی ہوچکا ہے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، ڈاکٹری اور حکمت کا علاج بھی کافی کرواچکا ہوں، لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، گرم چیز کھانے سے تقریباً ایک طرف کی ناک کھل جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے، لیکن لیٹ جانے کی صورت میں وہ بھی بند ہوجاتی ہے، اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے، جس سے نیند نہیں آتی، دوا ڈالنے سے ناک کھل جاتی ہے صرف پانچ گھنٹے کے لئے، واضح رہے کہ دوا ناک میں ڈالتے ہوئے اکثر حلق میں بھی آجاتی ہے، برائے مہربانی اب آپ یہ تحریر کریں کہ روزہ ہونے کی صورت میں کیا میں ناک میں دوا ڈال سکتا ہوں؟ یاد رہے اگر وہ ناک میں نہ ڈالی تو ایک پل بھی سو نہ سکوں گا، برائے مہربانی اس کا وظیفہ بھی تحریر کردیجئے گا، تاکہ یہ تکلیف دُور ہوجائے، اور میرے دِل سے بے اختیار آپ کے لئے دُعائیں نکلیں۔

ج…… روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا دُرست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر آپ اس بیماری کی وجہ سے روزہ پورا نہیں کرسکتے تو آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، اور اگر چھوٹے دنوں میں آپ روزہ رکھ سکتے ہیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہے، اور اگر کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کا امکان نہیں تو روزوں کا فدیہ لازم ہے، تاہم جن روزوں کا فدیہ ادا کیا گیا، اگر پوری زندگی میں کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو یہ فدیہ غیرمعتبر ہوگا، اور ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

پیشاب کی بیماری روزے میں رُکاوٹ نہیں

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے پیشاب کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں، اور اس میں چوبیس گھنٹے آدمی کا پاک رہنا بہت ہی مشکل ہے، ایسی حالت میں جبکہ مندرجہ بالا صورتِ حال درپیش ہو تو کیا آدمی روزہ نماز کرسکتا ہے یا نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکی ناپاکی سے کچھ نہیں ہوتا، نیت صاف ہونا چاہئے، قبول کرنے والا خداوند کریم ہے،

اور یہی وجہ ہے کہ میں نماز وغیرہ بالکل نہیں پڑھتا، کیا آپ مجھے اس سلسلے میں مفید مشورہ دیں گے؟ مہربانی ہوگی۔

ج…… یہ بیماری روزے میں تو رُکاوٹ نہیں، البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر چونکہ آپ معذور ہیں، اس لئے ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کرلیا کیجئے، جب تک اس نماز کا وقت رہے گا آپ کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، جب ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو کرلیا کیجئے، نماز روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مرض کے عود کر آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم

س…… مجھے عرصہ پانچ سال سے گردے کے درد کی تکلیف رہتی ہے، پچھلے سال میں نے پاکستان جاکر آپریشن کرایا ہے اور پتھری نکلی ہے، آپریشن کے تقریباً چار ماہ بعد پھر پتھری ہوگئی، یہاں پر (بحرین میں) میں نے ایک قابل ڈاکٹر کے پاس علاج کرانا شروع کیا، ڈاکٹر نے مجھے صرف پانی پینے کو کہا، میں دن میں تقریباً چالیس گلاس پانی کے پیتا رہا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پتھری خود بخود پیشاب کے ساتھ نکل گئی۔

ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کئی آدمیوں کے گردے ایک پوڈر سا بناتے ہیں جو کہ پتھر کی شکل اختیار کرلیتے ہیں، اگر تم روزانہ اسی طرح پانی پیتے رہو تو پتھری نہیں ہوگی، اگر پانی کم کروگے تو دوبارہ پتھری ہوجائے گی، ڈاکٹر مسلمان ہے اور بہت ہی اچھا آدمی ہے، اس نے مجھے منع کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکستانی روزہ نہیں چھوڑتے، مگر تم بالکل روزہ نہ رکھنا، کیونکہ اس طرح تم پانی پینا چھوڑ دوگے اور پتھری دوبارہ ہوجائے گی۔ اب میں سخت پریشانی میں ہو کہ کیا کروں؟

ج……اگر اندیشہ ہے کہ روزہ رکھا گیا تو مرض عود کر آئے گا، تو آپ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرسکتے ہیں، اور جو روزے آپ کے رہ جائیں گے اگر سردیوں کے دنوں میں ان کی قضا ممکن ہو تو سردیوں کے دنوں میں یہ روزے پورے کریں، ورنہ روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں

س…… رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں؟ اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

ج…… مجبوری (حیض ونفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں، بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا

س…… رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں، اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں، اور فخر یہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج…… یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے، عورت پاک ہی شمار ہوگی، اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا۔ رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

روزے کے دوران اگر ''ایام'' شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے

س…… ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہو جائیں تو کیا اسی وقت روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

ج…… ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود ہی ختم ہو جاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے، تراویح کی نہیں

س...... ماہِ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں، تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نمازِ تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

ج...... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے، قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں، چاہے وقفے وقفے سے

س...... جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضا لازم ہے، آج تک ہم اس سمجھ سے محروم رہے، اب اللہ نے دِل میں ڈالی ہے تو یہ پتہ چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع ہے، کیا میں ایک دن چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ کر اپنے روزوں کی قضا کرسکتی ہوں؟ کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسا نہیں، جتنی جلدی ادا ہو جائے بہتر ہے۔

ج...... جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضا فرض ہے، اگر صحت وقوّت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضا کرلینا بہتر ہے، ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔

تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے

س...... رمضان المبارک میں ہمارے جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے، انشاء اللہ اس بار رکھوں گی، اور پچھلے روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کرلینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ یا پھر وہ روزے رکھنا ہوں گے؟ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے؟

ج...... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جس کی ضرورت تمام مسلم خواتین کو ہے، اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی اور غفلت سے کام لیتی

ہیں۔ عورتوں کے جو روزے ''خاص عذر'' کی وجہ سے رہ جاتے ہیں، ان کی قضا واجب ہے، اور سستی و کوتاہی کی وجہ سے اگر قضا نہیں کئے تب بھی وہ مرتے دَم تک ان کے ذمے رہیں گے، توبہ و اِستغفار سے روزوں میں تأخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہوجائے گا، لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے، وہ ذمے رہیں گے، ان کا ادا کرنا فرض ہے، البتہ اس تأخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے، اس وقت سے لے کر جتنے رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگالیجئے اور پھر ان کو قضا کرنا شروع کیجئے، ضروری نہیں کہ لگاتار ہی قضا کئے جائیں، بلکہ جب بھی موقع ملے قضا کرتی رہیں، اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتی ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں، ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کردیا جائے، اور اگر آپ کو یہ یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تھے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگائیے، اور ہر مہینے جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لے کر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگالیجئے۔

اگر ''ایام'' میں کوئی روزے کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟

س…… خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد، بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے، ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں، دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہو تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے، تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا جبکہ ہم ایسا صرف شرم و حیا کی وجہ سے کرتے ہیں؟

ج…… ایسی باتوں میں شرم و حیا تو اچھی بات ہے، مگر بجائے یہ کہنے کے کہ: ''ہمارا روزہ ہے'' کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ: ''ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔''

عورت کے کفارے کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا

س…… ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا، اب کفارہ دینا تھا، کفارے

کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ایامِ حیض شروع ہوگئے، کیا اسے پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

ج…… کفارے کے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہوگیا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہوجائیں گے، اور نئے سرے سے شروع کرکے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایامِ حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہوجاتا ہے وہ معاف ہے، ایامِ حیض میں روزے چھوڑے، اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفے کے روزہ شروع کردیا کرے، یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہوجائیں۔

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہوجاتا ہے؟

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھاپی لے تو صرف قضا ہوگی

س…… فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھالیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا، اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں، کچھ اور کھاپی لیا، تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؟ اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھاپی لیا تو کیا حکم ہے؟

ج…… کسی نے بھولے سے کچھ کھاپی لیا تھا، اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، قصداً کھاپی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی، اور پھر یہ خیال کرکے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھاپی لیا، تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا۔ لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھاپی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر غلطی سے اِفطار کرلیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں

س…… اس مرتبہ رمضان المبارک میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا، وہ یہ کہ میں روزے سے تھا، عصر کی نماز پڑھ کر آیا تو تلاوت کرنے بیٹھ گیا، پانچ بجے تلاوت ختم کی اور اِفطاری کے سلسلے میں کام میں لگ گیا، واضح ہو کہ میں گھر میں اکیلا رہ رہا ہوں، سالن وغیرہ بنایا، کچھ حسبِ معمول شربت دُودھ وغیرہ بنا کر رکھا، باورچی خانے سے واپس آیا تو گھڑی پر ساڑھے پانچ بجے تھے، اب میرے خیال میں آیا کہ چونکہ روزہ پانچ بج کر پچاس منٹ پر اِفطار ہوتا ہے، چالیس منٹ پر کچھ پکوڑے بنالوں گا۔ خیر اپنے خیال کے مطابق چالیس منٹ پر باورچی خانے میں گیا پکوڑے بنانے لگ گیا، پانچ بج کر پچاس منٹ پر تمام اِفطاری کا سامان رکھ کر میز پر بیٹھ گیا، مگر اذان سنائی نہ دی، ایئر کنڈیشن بند کیا، کوئی آواز نہ آئی، پھر فون پر وقت معلوم کیا تو ۵:۵۵ ہوچکے تھے، میں نے سمجھا اذان سنائی نہیں دی، ممکن ہے مائیک خراب ہو، یا کوئی اور عذر ہو، اور روزہ اِفطار کرلیا، پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ یہاں کویت اُردو سروس سات بجے شروع ہوتی ہے، روزانہ اِفطاری کے بعد ریڈیو لگاتا تھا، مگر وہ بھی نہ لگا، اسی اثناء میں بی بی سی لگ گیا اور مجھے اچانک خیال آیا کہ روزہ تو چھ بج کر پچاس منٹ پر اِفطار ہوتا ہے، بس افسوس اور پشیمانی کے سوا کیا کرسکتا ہوں، پھر کلی کی، چند منٹ باقی تھے، دوبارہ روزہ اِفطار کیا، مغرب کی نماز پڑھی۔

براہِ کرم آپ مجھے اس کوتاہی کے متعلق بتائیں کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے تو صرف قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور اگر کفارہ واجب ہے تو کیا میں صحت مند ہوتے ہوئے بھی ساٹھ مسکینوں کو بطورِ کفارہ کھانا کھلاسکتا ہوں؟ مفصل جواب سے نوازیں۔ مولانا صاحب! مجھے سمجھ نہیں آرہی، میں نے کس طرح ۶:۵۰ کے بجائے ۵:۵۰ کو اِفطاری کا وقت سمجھ لیا، اور اپنے خیال کے مطابق لیٹ اِفطار کیا۔

ج…… آپ کا روزہ تو ٹوٹ گیا، مگر چونکہ غلط فہمی کی بنا پر روزہ توڑلیا، اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا

س...... اگر کوئی روزے کی حالت میں ہے اور مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار ہوجائے تو ایسی حالت میں روزے پر کوئی اثر خراب تو نہیں پڑے گا؟ خاص کر نیت کی حالت میں۔

ج...... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا، تو روزہ فاسد ہوجائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔

روزے میں مخصوص جگہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

س...... چند دوائیں ایسی ہیں جو مقامِ مخصوص میں رکھی جاتی ہیں بعد طہر کے، جسے طب کی اصطلاح میں شیاف کہا جاتا ہے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ کیا روزہ ہوجاتا ہے؟

ج...... روزے کی حالت میں یہ عمل دُرست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

س...... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ ہو۔

ج...... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

روزے میں غرغرہ کرنا اور ناک میں اُوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے

س...... روزے کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ بالکل معاف ہے یا کسی وقت کرنا چاہئے؟

ج...... روزے کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے، اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے، اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے، ناک میں پانی بھی ڈالے، مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے، نہ ناک میں اُوپر تک پانی چڑھائے۔

روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

س…… روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج…… روزے کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

اگر ایسی چیز نگل لی جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی

س…… زید روزے سے تھا، اس نے سکہ نگل لیا، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا روزہ ٹوٹ گیا؟ کیا صرف قضا واجب ہوگی؟

ج…… کوئی ایسی چیز نگل لی جس کو بطورِ غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں۔

سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم

س…… میں رمضان شریف کے مہینے میں چھالیہ اپنے منہ میں رکھ کر بستر پر لیٹ گیا، خیال یہ تھا کہ میں اس کو اپنے منہ سے نکال کر روزہ رکھوں گا، اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آگئی، جب سحری کا ٹائم نکل چکا تھا، اس وقت بیداری ہوئی، پھر چھالیہ اپنے منہ سے نکال کر پھینک دی اور کلی کر کے روزہ رکھ لیا، کیا میرا روزہ ہوگیا؟

ج…… روزہ نہیں ہوا، صرف قضا کریں۔

چنے کے دانے کی مقدار دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے سے روزہ ٹوٹ گیا

س…… میں نے ایک دن سحری گوشت کے ساتھ کی، دانتوں میں کچھ ریشے پھنسے رہ گئے، صبح نو بجے کچھ ریشے میں نے دانتوں سے نکال کر نگل لئے، اب آپ بتائیں کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا؟

ج…… دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی، اور وہ خود بخود اندر چلی گئی، تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا، اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا، اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزے کی حالت میں پانی میں بیٹھنا یا تازہ مسواک کرنا

س……کیا روزے کی حالت میں بار بار یا زیادہ دیر تک پانی میں بیٹھے رہنے یا بار بار کلیاں کرنے یا تازہ مسواک مثلاً: نیم، کیکر، پیلو وغیرہ کی کرنے یا منجن کرنے سے روزے کو نقصان کا احتمال تو نہیں؟

ج……امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسواک تو مکروہ نہیں، مگر بار بار کلی کرنا، دیر تک پانی میں بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔

کسی عورت کو دیکھنے یا بوسہ دینے سے انزال ہوجائے تو روزے کا حکم

س……بغیر جماع کے انزال ہوجائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج……اگر صرف دیکھنے سے انزال ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن لمس، مصافحہ اور تقبیل (بوسہ لینے) سے انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

روزہ دار اگر استمناء بالید کرے تو کیا کفارہ ہوگا؟

س……رمضان المبارک کے مہینے میں کفارہ صرف جان بوجھ کر جماع کرنے سے ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص ہاتھ کے ذریعے روزے کی حالت میں منی نکال دے تو صرف قضا لازم ہوگی یا کفارہ بھی؟

ج……کفارہ صرف کھانے پینے سے یا جماع سے لازم آتا ہے، ہاتھ کے استعمال سے اگر روزہ خراب کیا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا، زخم گہرا تھا، لہٰذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا، اور کوئی چیز بھی سنگھائی، پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا، مگر میں نے روزے کی وجہ سے پانی نہیں پیا، وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا، جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے، تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے، خود ہی میرے لئے دُودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاوٴ، اور میں نے کھالیا، تو کیا اب اس روزے کے بدلے ایک روزے کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

ج...... انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے ''فتوے'' پر عمل کیا ہے، اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے، کفارہ نہیں۔

روزہ دار نے زبان سے چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا

س...... اگر کسی نے روزے کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج...... زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم، نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

س...... ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا، مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا، کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

ج...... اگر خون منہ سے نکل رہا تھا، اس کو تھوک کے ساتھ نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

فہرست

روزے میں تھوک نگل سکتے ہیں

س...... روزے کی حالت میں اکثر اوقات بے حد تھوک آتا ہے، کیا ایسی حالت میں تھوک نگل سکتے ہیں؟ کیونکہ نماز پڑھنے کے دوران ایسی حالت میں بے حد مشکل پیش آتی ہے۔

ج...... تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

بلغم پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... کسی شخص کو نزلہ ہے اور اس شخص نے روزہ بھی رکھا ہوا ہے، اور لازمی ہے کہ نزلے میں بلغم بھی ضرور آئے گا، اگر اتفاق سے بلغم اس کے پیٹ میں چلا جائے تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج...... نہیں!

بلاقصد حلق کے اندر مکھی، دُھواں، گردوغبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

س...... اگر کسی کے حلق کے اندر مکھی چلی جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج...... اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دُھواں خود بخود چلا گیا، یا گردوغبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

س...... آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو۔

ج...... آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا، لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا؟

س...... آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا،

جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس کی بو اور دوا تک حلق میں جاتی ہے، جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے حلق اثر انداز نہیں ہوتا، لہٰذا درخواست ہے کہ اس مسئلے پر نظرِ ثانی فرما کر جواب سے سرفراز فرمادیں۔

ج...... نظرِ ثانی کے بعد بھی وہی مسئلہ ہے، فقہ کی کتابوں میں یہی لکھا ہے، آنکھ میں ڈالی گئی دوا براہِ راست حلق یا دماغ میں نہیں پہنچتی، اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزے میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... اگر کوئی روزے میں غلطی سے پانی پی لے یا دُوسری چیزیں کھالے اور اس کو خیال نہیں رہا کہ اس کا روزہ ہے، لیکن بعد میں اس کو یاد آجائے کہ اس کا روزہ ہے، تو بتایئے کہ اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج...... اگر بھول کر کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں! اگر کھاتے کھاتے یاد آجائے تو یاد آنے کے بعد فوراً چھوڑ دے۔ لیکن اگر روزہ تو یاد ہو، مگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

روزہ دار بھول کر ہم بستری کرلے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

س...... ایک مولانا صاحب کا ایک مضمون ''فضائل و مسائل رمضان المبارک'' شائع ہوا ہے، جس میں اور باتوں کے علاوہ جہاں مولانا نے ان چیزوں کے بارے میں لکھا ہے جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور نہ مکروہ، وہاں فرمایا ہے کہ بھول کر ہم بستری کرلینے سے روزہ فاسد ہوتا ہے، نہ مکروہ۔ میری ذاتی رائے میں ہم بستری ایک آدمی کی بھول نہیں، اس میں دو افراد کی شرکت ہوتی ہے، اور جہاں بھی ایک سے زائد افراد کی شرکت ہو اور اس قسم کا عمل روزے کی حالت میں کیا جائے تو اس کو گناہ ضرور کہا جاسکتا ہے، بھول نہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے اسلامی قوانین کی رُو سے لوگوں کو مطمئن کرسکے گی، شکریہ۔

ج...... بھول کے معنی یہ ہیں کہ یہ یاد نہ رہے کہ میرا روزہ ہے، بھول کر ہم بستری اسی

صورت میں ہوسکتی ہے کہ دونوں کو یاد نہ رہے، ورنہ ایک دُوسرے کو یاد دِلاسکتا ہے، اور یاد آنے کے بعد "بھول کر کرنے" کے کوئی معنی نہیں، اس لئے مسئلہ تو مولانا کا صحیح ہے۔ مگر یہ صورت شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے، اس لئے آپ کو اس سے تعجب ہو رہا ہے۔

بازو اور رگ والے انجکشن کا حکم

س…… جو انجکشن ڈاکٹر حضرات بازو میں لگاتے ہیں، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور یہ کہ بازو والا انجکشن اور رگ والا انجکشن ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا الگ الگ؟

ج…… کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور رگ اور بازو دونوں میں انجکشن لگانے کا ایک ہی حکم ہے۔

روزے کے دوران انجکشن لگوانا اور سانس سے دوا چڑھانا

س…… میں سانس کے علاج کے لئے ایک دوا استعمال کر رہی ہوں، جو کہ پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے، اور اسے دن میں چار مرتبہ سانس کے ساتھ چڑھانا ہوتا ہے، اس عمل سے زیادہ تر دوا سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہوجاتی ہے، لیکن کچھ مقدار حلق میں چپک جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ بعد میں پیٹ میں جاتی ہے، براہِ کرم آپ یہ بتایئے کہ روزے کی حالت میں اس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

مزید یہ کہ روزے کی حالت میں اگر سانس کا حملہ ہو تو اس کے لئے انجکشن لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ (اس انجکشن سے روزہ برقرار رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟)

ج…… یہ دوا آپ سحری بند ہونے سے پہلے استعمال کرسکتی ہیں، دوائی کھاکر خوب اچھی طرح منہ صاف کرلیا جائے، پھر بھی کچھ حلق کے اندر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ حلق کے بیرونی حصے میں لگی ہو تو اسے حلق میں نہ لے جایئے۔ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں، اس سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ انجکشن کی دوا اگر براہِ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے سانس کی تکلیف میں آپ انجکشن لے سکتی ہیں۔

روزہ دار کو گلوکوز چڑھانا یا انجکشن لگوانا

س…… گلوکوز جو ایک بڑے تھیلے کی شکل میں ہوتا ہے، اس کو ڈاکٹر صاحبان انسان کی رگ میں لگاتے ہیں، کیا اس کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ خواہ لگوانے والا مریض ہو یا جسم کی طاقت کے لئے لگوائے؟

ج…… گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔

س…… رگ میں دُوسرے قسم کے انجکشن لگائے جاتے ہیں، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ طاقت کے لئے لگوائے یا مرض کے لئے۔

ج…… عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔

خود سے قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س…… اگر اُلٹی ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور ڈکار کے ساتھ پانی یا اُلٹی حلق تک آئے اور پھر واپس جانے پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مجھے کوئی تو کہتا ہے کہ روزہ ہو گیا اور کوئی روزہ پھر رکھنے کا مشورہ دیتا ہے۔

ج…… قے اگر خود سے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر قے قصداً لوٹالے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور بلا قصد لوٹ جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س…… اگر کسی نے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر خون دیا تو اس کا روزہ صحیح رہے گا یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس پر قضا لازم ہوگی یا کفارہ؟

ج…… خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س…… کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ میرا روزہ تھا، تقریباً دو بجے میرا ہاتھ کٹ

جانے سے کافی خون نکل گیا، کیا میرا روزہ ہوگیا ہے؟

ج...... خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزے میں دانت سے خون نکلنے کا حکم

س...... دانت سے کسی وجہ سے خون نکل پڑے تو کیا روزہ اور وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج...... وضو تو خون نکلنے سے ٹوٹ جائے گا، اور روزے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔

دانتوں سے اگر خون آتا ہو تو کیا پھر بھی روزہ رکھے؟

س...... اگر دانتوں سے خون آتا ہو، اس کا علاج بھی اپنی طاقت کے مطابق کیا ہو، اور پھر بھی دانتوں کا خون بند نہیں ہوا، تو کیا اس حالت میں روزہ رکھا جائے یا نہیں؟ خون کی مقدار تھوک میں برابر ہوتی ہے۔

ج...... خون اگر اندر نہ جائے تو روزہ صحیح ہے۔

دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... اگر روزے کی نیت بھول جائے تو کیا روزہ نہیں ہوگا؟ دانت میں تکلیف کے باعث دانت نکالنا پڑا، تو کیا یہ روزہ پھر رکھنا پڑے گا یا ہوگیا؟

ج...... نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو نیت ہوگئی، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا کوئی ضروری نہیں۔ دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو۔

سرمہ لگانے اور آئینہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

س...... رمضان المبارک کے مہینے میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ ہوسکتا ہے؟

ج...... نہیں!

سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ج...... سر پر یا بدن کے کسی اور حصے پر تیل لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے، سر میں تیل لگانے اور سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟

ج...... ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار دن میں غسل کی ضرورت کس طرح پوری کرے؟

س...... اگر کسی کو دن کے وقت غسل واجب ہوجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟ اگر نہیں ٹوٹتا تو غسل کیسے کیا جائے؟

ج...... اگر روزے کی حالت میں احتلام ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ دار کو غسل کرتے وقت اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ پانی نہ تو حلق سے نیچے اُترے، اور نہ دماغ میں پہنچے، اس لئے اس کو کلی کرتے وقت غرغرہ نہیں کرنا چاہئے، اور ناک میں پانی بھی زور سے نہیں چڑھانا چاہئے۔

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

س...... ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج...... ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزے کی حالت میں مکروہ ہے، تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... ایک بات میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روزے کی حالت میں کسی بچے کی پپی (بوسہ) لینے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج...... اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فہرست

روزے میں کھارے پانی سے وضو

س......کیا روزے کی حالت میں سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

ج......کر سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

روزے میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں

س...... میں بہت شکی وہمی قسم کی لڑکی ہوں، ہر وقت ایک اذیت اور ذہنی کرب کا شکار رہتی ہوں، نماز پڑھتی ہوں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ وضو ٹھیک سے کیا تھا یا نہیں؟ کچھ غلطی تو نہیں ہوگئی، تو تقریباً آدھا، آدھا گھنٹہ وضو کرتی رہتی ہوں، اور ایک ایک نماز کو کئی کئی دفعہ پڑھتی تھی، اب بھی سجدۂ سہو بہت ہی کرتی ہوں کہ مبادا کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ معاف کردے۔ رمضان المبارک میں نماز کے لئے وضو کرتی ہوں تو کلی کرنے کے بعد دیر تک تھوکتی رہتی ہوں، یہاں تک کہ میرا گلا بالکل خشک اور عجیب سا ہو جاتا ہے، تھوک تھوک کر کراہیت ہونے لگتی ہے، براہِ کرم آپ اس مسئلے کو حل کردیں کہ روزے کے دوران وضو کس طرح سے کیا جائے؟ ناک میں پانی ڈالتے ڈر لگتا ہے کہ حلق تک نہ پہنچ جائے، اور اگر ذرا بھی شک ہو جائے کہ پانی غلطی سے بھی نیچے تک پہنچ گیا ہے تو کیا روزہ جاتا رہا، اسی ڈر کی وجہ سے میں فجر کے لئے وضو سحری ختم ہونے سے پہلے کرتی ہوں۔

ج......کلی کرکے پانی گرا دینا کافی ہے، بار بار تھوکنا فضول حرکت ہے، اسی طرح ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے سے پانی دماغ تک نہیں پہنچتا، اس سلسلے میں بھی وہم کرنا فضول ہے۔ آپ کے وہم کا علاج یہ ہے کہ اپنے وہم پر عمل نہ کریں خواہ طبیعت میں کتنا ہی تقاضا ہو، اس طرح رفتہ رفتہ وہم کی بیماری جاتی رہے گی۔

زہریلی چیز کے ڈس لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س......اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ یا مکروہ ہو جاتا ہے؟

ج......نہ ٹوٹتا ہے، نہ مکروہ ہوتا ہے۔

مرگی کے دورے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س......اگر مرگی کا مریض روزے سے ہو اور اسے دورہ پڑ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مرگی کا دورہ چند منٹ رہتا ہے اور مریض پر بے ہوشی طاری رہتی ہے۔

ج......اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار ملازم اگر اپنے افسر کو پانی پلائے تو اس کے روزے کا حکم

س...... میں ایک پرائیویٹ فرم میں چپڑاسی ہوں، ہمارے منیجر صاحب روزے نہیں رکھتے، اور رمضان شریف میں مجھ سے پانی اور چائے منگواتے ہیں، جبکہ میرا روزہ ہوتا ہے۔ مولانا صاحب! میں بہت پریشان ہوں، خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں، ہر وقت یہی دِل میں پریشانی رہتی ہے، کیونکہ اب رمضان شریف آرہا ہے اس لئے میں نے آپ سے پہلے گزارش کردی ہے، کیا میرا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہ نہیں؟ میں گناہگار ہوں یا کہ منیجر صاحب گناہگار ہیں؟ کیونکہ نوکری کا معاملہ ہے یا کہ نوکری چھوڑ دوں؟ کیونکہ مجبوری ہے بہت ہی پریشان ہوں۔ براہِ کرم یہ میرا مسئلہ حل کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا۔ خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں کہ قیامت والے دن میرا کیا حشر ہوگا؟ قیامت والے دن مجھ سے پوچھ گچھ ہوگی یا کہ نہیں؟

ج......آپ کا روزہ تو نہیں ٹوٹے گا، مگر گناہ میں فی الجملہ شرکت آپ کی بھی ہوگی، آپ کے منیجر صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو اتنا لحاظ کرنا چاہئے کہ روزہ دار سے پانی نہ منگوائیں۔ بہرحال اگر وہ اپنے طرزِ عمل کو نہیں چھوڑتے تو بہتر ہے کہ آپ وہاں کی نوکری چھوڑ دیں، بشرطیکہ آپ کو کوئی ذریعہ معاش مل سکے، ورنہ نوکری کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ پیٹ کی خاطر مجھے اس گناہ میں شریک ہونا پڑ رہا ہے۔

قضا روزوں کا بیان

بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

س...... بچپن میں مجھے والدین روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ تم پر روزے ابھی فرض نہیں ہیں، میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں بالغ تھا، اور میرے خیال کے مطابق میں نے چار پانچ سال کے بعد روزے رکھنے شروع کئے۔

ج...... بالغ ہونے کے بعد سے جتنے روزے آپ نے نہیں رکھے، ان کی قضا لازم ہے، اگر بالغ ہونے کا سال ٹھیک سے یاد نہ ہو تو اپنی عمر کے تیرہویں سال سے اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہوئے تیرہویں سال سے روزے قضا کریں۔

کئی سالوں کے قضا روزے کس طرح رکھیں؟

س...... اگر کئی سال کے روزوں کی قضا کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

ج...... اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔

قضا روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

س...... میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضا جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں، کیا یہ بات دُرست ہے؟ مہربانی فرماکر اس کا جواب دیجئے۔

ج...... دُرست ہے، کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضا زیادہ ضروری اور اہم ہے، تاہم اگر فرض قضا کو چھوڑ کر نفل روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگا۔

کیا قضا روزے مشہور نفل روزوں کے دن رکھ سکتے ہیں؟

س...... رمضان شریف میں جو روزے مجبوری کے دنوں میں چھوٹ جاتے ہیں، ان کو ہم

شمار کر کے دُوسرے دنوں میں رکھتے ہیں، اگر ان روزوں کو ہم کسی بڑے دن جس دن روزہ افضل ہے یعنی ۱۴/شعبان، ۲۷/رجب وغیرہ کے روزے، اس دن اپنے قضا روزے کی نیت کرلیں تو یہ طریقہ ٹھیک ہے یا پھر وہ روزے الگ رکھیں اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کو کسی اور دن شمار کریں؟ مہربانی کرکے اس کا حل بتائیے کیونکہ میں نے ۲۷/رجب کو عبادت کی اور روزے کے وقت اپنے قضا روزے کی نیت کرلی تھی۔

ج…… قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں قضا کرسکتے ہیں، صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں، دو دن عیدین کے اور تین دن ایامِ تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ۔

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیے کی وصیت کرے

س…… میری طبیعت کمزور سی ہے، کبھی تو سارے روزے رکھ لیتی ہوں، اور کبھی دس چھوڑ دیتی ہوں، اب تک ستر (۷۰) روزے مجھ پر فرض چھوٹ چکے ہیں، میں نے حساب لگا کر بتایا ہے۔ خدا مجھے ہمت دے کہ ان کو بخوبی ادا کرسکوں، آمین۔ لیکن اگر خدانخواستہ اتنے روزے نہ رکھ سکوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہو؟ پچھلے ہفتے ایک بہن کے اس قسم کے سوال کا جواب سن مجھے بہت فکر ہوئی کہ واقعی ہم کتنے بے خبر ہیں۔

ج…… جو روزے ذمہ ہیں، ان کی قضا کرنا چاہئے، خواہ چھوٹے دنوں میں قضا کرلئے جائیں، لیکن اگر خدانخواستہ قضا نہ ہوسکیں تو مرتے وقت وصیت کردینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کردیا جائے۔

''ایام'' کے روزوں کی قضا ہے، نمازوں کی نہیں

س…… ''ایام'' کے دنوں کے روزوں اور نمازوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

ج…… عورت کے ذمہ خاص ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہیں، روزوں کی قضا لازم ہے۔

''ایام'' کے روزوں کی صرف قضا ہے، کفارہ نہیں

س…… ''ایام'' کے دنوں میں جو روزے ناغہ ہوتے ہیں، کیا ان کی قضا اور کفارہ دونوں ادا

کرنا پڑیں گے؟

ج...... نہیں! بلکہ صرف قضا لازم ہے۔

"نفاس" سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے

س...... میری بیوی نے رمضان سے ایک ہفتہ قبل جڑواں بچوں کو جنم دیا، اس نے چلہ نہانا تھا، ظاہر ہے روزے نہ رکھ سکی، اب بتائیے کہ اگر وہ بعد میں قضا روزے نہ رکھ سکے، سستی کرے یا نہ رکھنا چاہے یا بچوں کو دُودھ پلانے کے چکر میں معذوری کا اظہار کرے تو کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتی ہے؟

ج...... فدیہ دینے کی اجازت صرف اس شخص کو ہے جو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر ہوگا۔ آپ کی اہلیہ اس معیار پر پوری نہیں اُترتیں، اس لئے ان پر روزوں کی قضا لازم ہے، خواہ سردیوں کے موسم میں رکھ لیں، فدیہ دینا ان کے لئے جائز نہیں۔

نفل روزہ توڑنے کی قضا ہے، کفارہ نہیں

س...... میں نے ۹ محرم الحرام کا روزہ رکھا تھا، لیکن ظہر کے بعد مجھے "قے" آنی شروع ہوگئی، اور بہت زیادہ حالت خراب ہونے لگی، اناج وغیرہ کچھ نہیں نکلا صرف پانی اور تھوک نکلا، ایسی صورت میں والد صاحب نے گلوکوز کا پانی پلوادیا، اور مجھے بھی بحالتِ مجبوری روزہ کھولنا پڑا، تو اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں قضا واجب ہوگی یا کفارہ؟ اور مجھے کوئی گناہ تو نہیں ملے گا؟

ج...... صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔ کفارہ صرف رمضان مبارک میں روزہ توڑنے سے لازم آتا ہے، اور اگر بیماری کی شدّت کی وجہ سے روزہ توڑا جائے تو رمضان کے روزے میں بھی کفارہ نہیں، صرف قضا ہے۔

تندرست آدمی قضا روزوں کا فدیہ نہیں دے سکتا

س...... زید کی بیوی نے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے، کیونکہ بیماری اور حاملہ ہونے

فہرست

کے بعد سے، میری معلومات کے مطابق ایسے روزوں کی قضا ہوتی ہے۔ ایک رمضان کے بعد دُوسرے رمضان سے پہلے یہ قضا پوری کی جاتی ہے، جبکہ زید کی بیوی کہتی ہے کہ جب رمضان میں ہی روزے نہیں رکھے گئے تو عام دنوں میں کیسے رکھ سکتے ہیں؟ ان روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلادو۔ اس طرح انہوں نے تقریباً ۷۵ روپے ایک غریب عورت کو دے دیئے، کیا یہ جائز ہے؟ کیا یہ روزوں کا بدل ہوسکتا ہے؟ کیا اس کے دینے سے روزوں کی قضا معاف ہوگئی؟ کون سے لوگ روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟

ج…… روزے کا فدیہ صرف وہ شخص دے سکتا ہے جو روزہ رکھنے پر نہ تو فی الحال قادر ہو اور نہ آئندہ توقع ہو۔ مثلاً: کوئی اتنا بوڑھا ہے کہ روزے کا تحمل نہیں کرسکتا، یا ایسا بیمار ہے کہ اس کے شفایاب ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ زید کی بیوی روزہ رکھ سکتی ہے، محض غفلت اور تساہل کی وجہ سے نہیں رکھتی، اس کا روزے کے بدلے فدیہ دینا صحیح نہیں، بلکہ روزوں کی قضا لازم ہے، اس نے جو پیسے کسی محتاج کو دیئے یہ خیرات کی مد میں شمار ہوں گے، جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں سب کی قضا کرے۔

دُوسرے کی طرف سے نماز روزے کی قضا نہیں ہوسکتی

س…… کیا بیوی اپنے خاوند کے قضا روزے، یا خاوند اپنی بیوی کے قضا روزے یا والدین اپنی اولاد کے قضا روزے یا اولاد اپنے والدین کے قضا روزے رکھ سکتی ہے؟

ج…… کوئی شخص دُوسرے کی طرف سے نہ نماز کی قضا کرسکتا ہے، نہ روزے کی۔

غروب سے پہلے اگر غلطی سے روزہ اِفطار کرلیا تو صرف قضا لازم ہے

س…… یہ آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے کی بات ہے، جب ہم ایک ایسی جگہ رہتے تھے جہاں بجلی نہیں تھی، اور اذان کی آواز ہم تک نہیں پہنچ سکتی تھی، رمضان شریف میں ایسا ہوتا تھا کہ محلے کے سب بچے مسجد کے پاس چلے جاتے، اذان کی آواز آتے ہی شور مچاتے اذان ہوگئی روزہ کھولو، میری عمر اس وقت دس سال کی تھی جب میں روزے سے تھی، دروازے سے باہر کھڑی ہوئی اذان کا انتظار کر رہی تھی کہ میں نے تین چار بچوں کی آواز سنی: ''روزہ کھولو

فہرست

اذان ہوگئی''، میں گھر میں آئی، امی سے کہا اذان ہوگئی۔

امی نے کھجور ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اتنی جلدی اذان ہوگئی؟ میں نے کہا ہاں بچے شور مچارہے ہیں، میں نے اور امی نے روزہ کھول دیا، اس کے تین چار منٹ بعد پھر بچے شور مچاتے ہوئے بھاگے، معلوم کیا تو پتہ چلا اذان اب ہوئی ہے، وہ تو شرارتی بچے تھے جو شور مچارہے تھے، چونکہ یہ آبادی بالکل نئی تھی لوگ بھی غریب تھے، نہ لوگوں کے پاس ریڈیو تھے، نہ گھڑیاں تھی، آبادی میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اذان کی آواز ہم تک نہیں آتی تھی۔

میں نے جان کر روزہ نہیں کھولا، یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، لیکن مجھے اپنی کم عقلی پر افسوس ہوتا ہے کہ کاش میں تھوڑا سا انتظار کرلیتی یا اذان ہونے کی لوگوں سے تصدیق کرلیتی، اس بات کا احساس مجھے دُوسری بار شور سننے پر ہوا کہ یہ میں نے کیا کیا؟ اس بات کا ذکر میں نے اپنی امی سے نہیں کیا، مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گی۔ لیکن میں دِل میں اللہ تعالیٰ سے بہت شرمندہ ہوئی، میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی، یہ سب کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے جب تک اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے مجھے سکون نہیں ملے گا، آپ بتائیے کہ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟ اور روزے کی قضا ہوگی یا نہیں؟ اس گناہ کی سزا میرے لئے ہے یا میری امی کو بھی اس ناکردہ گناہ کی سزا ہے؟

ج...... اگر غلطی سے غروب سے پہلے روزہ کھول لیا جائے تو قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں۔ اگر آپ پر اس وقت روزہ فرض ہوچکا تھا تو آپ وہ روزہ خود بھی قضا کرلیں اور اپنی امی کو بھی رکھوادیں، اور اگر وہ فوت ہوچکی ہوں تو ان کے اس روزے کا فدیہ ادا کردیں، اور فدیہ ہے کسی محتاج کو دو وقت کھانا کھلانا، یا پونے دو کلو گندم کی قیمت نقد دے دیں۔

قضا روزوں کا فدیہ

کمزور یا بیمار آدمی روزے کا فدیہ دے سکتا ہے

س…… اگر کوئی شخص کمزور یا بیمار ہو اور جو روزہ رکھنے سے نقاہت محسوس کرے تو کیا وہ کسی دُوسرے کو سحری اور اِفطاری کا سامان دے کر روزہ رکھوا سکتا ہے؟ اور کیا اس طرح اس کے سر سے روزے کا کفارہ اُتر جائے گا؟ کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟

ج…… اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے، نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا، اس کے لئے فدیہ ادا کردینا جائز ہے، ہر روزے کے فدیے کے لئے کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلادے یا دو سیر غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔ باقی وہ کسی دُوسرے سے اپنے لئے روزہ نہیں رکھوا سکتا، شریعت میں کمزور شخص کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے

س…… میری والدہ محترمہ نے بوجہ بیماری چھ مہینے روزے چھوڑے ہیں، اور اب بھی بیمار ہیں، اور روزے رکھنے کے قابل نہیں، ان کا تین مرتبہ رسولی کا آپریشن ہوچکا ہے، اب ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ ان روزوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ آپ سے درخواست ہے کہ اس کا حل بتاکر مشکور فرمائیں، نیز روزوں کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟ کس چیز سے ادا ہوسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین۔

ج…… آپ کی والدہ کو چونکہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے، اس لئے جتنے روزے ان کے ذمے ہیں ان کا فدیہ ادا کردیں، ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی دو سیر گندم یا اس کی قیمت، اس حساب سے قضا شدہ روزوں کا فدیہ دیں اور آئندہ بھی جتنے روزے ان کی زندگی میں آئیں اسی حساب سے ان کا فدیہ دیتی رہیں۔

کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟

س…… میری والدہ کے بچپن میں کافی روزے چھوٹ گئے (یعنی جب سے روزے فرض ہوئے ہیں)، ذرا بھی طبیعت خراب ہوتی ان کے گھر کے بڑے افراد ان کو روزہ رکھنے سے منع کردیتے، اور ان کو ایسا ماحول نہیں ملا جو ان کو معلوم ہوتا کہ فرض روزے رکھنا ضروری ہیں، چاہے وہ قضا ہی کیوں نہ رکھے جائیں۔

اب والدہ کو پوری حقیقت کا علم ہوا ہے اور وہ بڑی پریشان ہیں، کیونکہ اب وہ پچھلے روزوں کی قضا رکھنا چاہتی ہیں، لیکن جونہی روزے رکھنا شروع کرتی ہیں، تین یا چار گھنٹے بعد سر میں اتنا شدید درد شروع ہوجاتا ہے کہ وہ کسی کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں، بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ والدہ صاحبہ اپنے قضا روزے کیسے رکھیں یا پھر اس کا فدیہ ادا کریں؟ فدیہ اگر دیں تو فدیہ فی روزہ کتنا دیا جائے؟

ج…… اگر وہ اپنے ضعف اور مرض کی وجہ سے قضا نہیں کرسکتیں، تو فدیہ ادا کردیں، ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار نقد یا غلہ دے دیا جائے۔

اگر کسی کو اُلٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟

س…… حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک اُلٹیاں ہوتی رہتی ہیں، اور کوشش کے باوجود کسی طرح بھی کم نہیں ہوتیں، اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے، اُٹھ کر سحری کھاتی ہوں، اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دَم نہیں رہتا، اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے۔ مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر اُلٹی ہوجاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں۔ تو اب مولانا صاحب! کیا میں یہ کرسکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہوجائے؟

ج…… حمل کی حالت تو عارضی ہے، اس حالت میں اگر آپ روزے نہیں رکھ سکتیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کی قضا لازم ہے، فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان روزوں کی قضا رکھ

سکے گا، آپ چونکہ دُوسرے وقت میں ان روزوں کو قضا کرسکتی ہیں اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

روزے کا فدیہ کتنا اور کس کو دیا جائے؟ اور کب دیا جائے؟

س…… میں بیمار ہونے کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتا، اس لئے فدیہ دینا چاہتا ہوں، فدیہ کس حساب سے دیا جاتا ہے؟ یہ آپ بتادیں۔ اگر روزانہ مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے تو یہ سہولت مجھے میسر نہیں ہے، اس لئے فدیہ کی کل رقم بتادیں تاکہ میں پورے روزوں کی پوری رقم مسکین کو دے سکوں۔ اگر کوئی مستحق نہ مل سکا تو کیا یہ فدیہ کی رقم کسی یتیم خانے یا کسی فلاحی ادارے کو دے سکتے ہیں؟ فدیہ رمضان شریف میں دینا ضروری ہے یا کوئی مجبوری ہو تو رمضان گزر جانے کے بعد بھی دے سکتے ہیں؟

ج…… ہر روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی پونے دو کلو غلہ یا اس کی قیمت، فدیہ کی رقم کسی دینی مدرسہ میں بھی جمع کرادی جائے، فدیہ رمضان مبارک میں ادا کرنا بہتر ہے، اگر رمضان میں ادا نہ کیا تو بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

روزے کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں

س…… روزے کا فدیہ اپنی بیٹی، نواسی، پوتا، پوتی، داماد وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

ج…… روزے کا فدیہ اپنی اولاد، اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔

دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کے کھانے کے لئے روزے کا فدیہ دیں

س…… میری والدہ ماجدہ ضعیف العمر ہیں، وہ انتہائی کمزور ہیں کہ روزے رکھنے کی ان میں طاقت نہیں ہے، وہ آزاد کشمیر راولاکوٹ کے ایک دیہات میں رہائش پذیر ہیں، میں ان کے روزوں کے بدلے میں کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ہمارے دیہات میں ایسا کوئی مسکین نہیں ہے کہ جسے روز دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، ہمارے مرکز میں ایک مسجد اور اس کے ساتھ دینی مدرسہ ہے، میں اس مدرسہ میں رقم بھیجنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیجئے کہ میں ساٹھ روزوں کی پاکستان کے حساب سے کل کتنی رقم بھیجوں؟

فہرست

ج…… دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کو فدیے کی رقم دی جاسکتی ہے، مدرسہ کی کسی دُوسری مد میں اس رقم کا استعمال جائز نہیں، ہر روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

ساٹھ روزوں کا فدیہ ساٹھ صدقۂ فطر کے برابر ہوا، جس دن آپ یہ فدیہ ادا کریں اس دن کی قیمت کے لحاظ سے رقم دے دیں۔

قضا روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دینا جائز ہے

س…… رمضان المبارک کے چند قضا روزوں کا فدیہ ایک غریب یا مسکین کو بھی ایک ہی دن میں دے سکتے ہیں؟

ج…… چند روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دے دینا جائز ہے، مگر اس میں اختلاف ہے، اس لئے احتیاط تو یہی ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک کو نہ دے، لیکن دے دینے کی بھی گنجائش ہے۔

مرحومین کے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرنا اشد ضروری ہے

س…… مسلمانوں کی اکثریت بے نمازی اور روزہ خور ہے، جب وہ مرجاتے ہیں تو ان کا سوم، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ عام طور سے کی جاتی ہے، قرآن خوانی بھی ہوتی ہے، جس میں خوشی بے خوشی لوگ شریک ہوتے ہیں، پڑوس کی مسجد مدرسہ کے طلبہ جلدی سے کلام پاک کی تلاوت نمٹا دیتے ہیں، چنوں پر کلمہ طیبہ کا ورد ہوتا ہے، کھانے کھلائے جاتے ہیں، کچھ خیر خیرات بھی کردی جاتی ہے، لیکن مرحومین نے جو بے شمار نمازیں اور روزے قضا کئے، ان کا کفارہ ادا کرنے کا کہیں تذکرہ نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ مرحوم لاکھوں کی جائیداد چھوڑ گئے اور مرحوم کے ورثاء یعنی بیٹے، بیٹی، بیوی وغیرہ کو اپنے اپنے حصے ملے، لیکن مرحوم باپ کے قضا روزوں اور قضا نمازوں کا بقایا کوئی ادا نہیں کرنا چاہتا۔ میں بہت شوق سے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' ۱۹۷۸ء سے پڑھ رہا ہوں، اسی سے معلوم ہوا کہ قضا روزوں کا ''فدیہ'' دینا چاہئے، لیکن آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی لکھ دیا کہ مرنے والا وصیت کرجائے کہ قضا شدہ نماز، روزوں کا فدیہ اس کے وارث ادا کریں۔ اور آپ نے کہیں اس پر زور نہیں دیا کہ نالائق وارث ازخود اپنے مرحوم باپ کی قضا نماز، روزوں کا

فدیہ ادا کریں، میں نے حال ہی میں ایک کتاب فتاویٰ قادریہ پڑھی ہے، جو ایک فرنگی محلی عالم کی لکھی ہوئی ہے، اس میں تیس چالیس سال پہلے کسی سعادت مند وارث نے اپنے کسی مرحوم کی زندگی کی تمام نمازوں کا فدیہ معلوم کیا تھا، تو عالم صاحب نے دو چار لاکھ روپے فدیہ کی رقم بتائی تھی۔ یہ تو بہت اہم مسئلہ ہوا، اب آپ یہ بتایئے کہ مرحوم کے قضا شدہ روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا کوئی چرچا نہیں ہوتا، تو کیا فوت شدہ نمازیں اور روزے روزِ حشر معاف ہوجائیں گے؟

ج…… مرحوم کی طرف سے فدیہ کے چند مسائل ذکر کرتا ہوں، تمام مسلمانوں کو ان مسائل کا علم ہونا چاہئے۔

اوّل:…… جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں، اس پر فرض ہے کہ وصیت کرکے مرے کہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کردیا جائے، اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گناہگار ہوگا۔

دوم:…… اگر میّت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو تو میّت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد اس کی جتنی جائیداد باقی رہی، اس کی تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

سوم:…… اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز، روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کرلیا جائے گا۔

چہارم:…… ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی تقریباً پونے دو کلو غلہ، پس ایک رمضان کے تیس روزوں کا فدیہ ساڑھے باون کلو ہوا، اور تین رمضانوں کے نوّے روزوں کا فدیہ ۱۵۷.۵ کلو غلہ ہوا، اسی کے مطابق مزید حساب کرلیا جائے۔

اسی طرح ہر نماز کا فدیہ بھی صدقۂ فطر کے مطابق ہے، اور وتر سمیت دن رات کی چھ نمازیں ہیں (پانچ فرض اور ایک واجب)، پس ایک دن کی نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو ہوا، اور ایک مہینے کی نمازوں کا فدیہ ۳۱۵ کلو ہوا، اور ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ۳۷۸۰ کلو ہوا۔ مرحوم کے

فہرست

ذمہ جتنی نمازیں اور جتنے روزے رہتے ہیں، اسی حساب سے ان کا فدیہ ادا کیا جائے۔

پنجم:...... جو حکم رمضان کے فرض روزوں کا ہے، وہی نذر (منّت) کے واجب روزوں کا بھی ہے، پس اگر کسی نے کچھ روزوں کی منّت مانی تھی، پھر ان کو ادا نہیں کرسکا تھا کہ انتقال ہوگیا، تو ہر روزے کا فدیہ مندرجہ بالا شرح کے مطابق ادا کیا جائے۔

ششم:...... اگر وارث کے پاس اتنا مال نہیں کہ مرحوم کی جانب سے نمازوں اور روزوں کے سارے فدیے یک مشت ادا کرسکے تو تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

تنگ دست مریض روزے کا فدیہ کیسے ادا کرے؟

س...... مجھے ذیابیطس کا مرض ہے جس کی وجہ سے میں فرض روزے رمضان کے رکھ نہیں سکتی، میں نے کوشش کی لیکن چکر آنے شروع ہوجاتے ہیں اور میں بہت بیمار ہوجاتی ہوں، میرے گھر کا خرچ بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے، لہٰذا میں کفارہ بھی ادا نہیں کرسکتی، مہربانی فرماکر آپ میری رہنمائی فرمائیں۔

ج...... جیسا روکھا سوکھا خود کھاتی ہیں، ویسا ہی کسی محتاج کو بھی روزانہ دو وقت کھلا دیا کریں۔ اور جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو، اور اس کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے بھی کچھ نہ ہو، وہ صرف اِستغفار کرے اور یہ نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش میسر آئے گی، وہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

فہرست

روزہ توڑنے کا کفارہ

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل

س...... مولانا صاحب! یہ بتایئے کہ قضا روزے کے بدلے میں تو صرف ایک روزہ رکھنے کا حکم ہے، لیکن کفارہ کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو جو کھانا کھلانے کا حکم ہے اس کے بارے میں وضاحت کریں کہ ساٹھ مسکینوں کا اکٹھا کھانا کھلانے کا حکم ہے یا پھر ایک وقت کے کھانے کا

حساب لگا کر اتنی ہی رقم ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کی جائے یا پھر کھانا کھلانے کا ہی حکم ہے؟ مثلاً پانچ روپے فی کس فی کھانے کے حساب سے ساٹھ مسکینوں میں رقم تقسیم کی جائے؟

ج…… کفارہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱:…… جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے درپے روزے رکھنا ہے، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔

۲:…… اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے، خواہ یہ مہینے ۲۹، ۲۹ کے ہوں یا ۳۰، ۳۰ کے، لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔

۳:…… جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار کا غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

۴:…… اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا، اور اگر الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

۵:…… اگر میاں بیوی نے رمضان کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہوگا۔

قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں

س…… مولانا صاحب! اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے، لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں؟

ج…… رمضان شریف کا روزہ توڑنے پر قضا بھی لازم ہے، اور کفارہ بھی۔ رمضان شریف کے روزے توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، درمیان میں وقفہ کرنا دُرست نہیں، اگر کسی وجہ سے درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے، یہاں تک کہ دو مہینے کے روزے بغیر وقفے کے پورے

ہو جائیں۔ اور جو بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

قصداً کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے

س…… جو آدمی رمضان کے روزے کے دوران قصداً کچھ کھاپی لے، کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اگر ٹوٹ جاتا ہے تو صرف قضا ہوگی یا کفارہ بھی؟

ج…… اگر کسی نے رمضان شریف کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا، مثلاً: قصداً کھانا کھالیا یا پانی پی لیا یا وظیفۂ زوجیت ادا کرلیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سرمہ لگانے اور سر کو تیل لگانے والے نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا، پھر کچھ کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے

س…… میں روزے سے تھا، اور سر کو تیل لگالیا، کسی نے کہا کہ سر کو تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ گیا، میں نے کھانا کھالیا، اب کیا میرے اُوپر صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

ج…… اگر روزے میں سرمہ لگایا یا سر میں تیل لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھاپی لیا تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

دو روزے توڑنے والا شخص کتنا کفارہ دے گا؟

س…… مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا، جس میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کردیا ہے، جو ساٹھ مسکینوں کا دو وقت کھانا یا فی کس دو سیر اناج ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دُوسرے روزے کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا جبکہ میں نے یہ کفارہ تقریباً تیس سال بعد ادا کیا ہے، اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے، اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی کیونکہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہوگیا تھا، کیا اناج کے بدلے اس کی قیمت ادا کرسکتے ہیں؟

ج…… رمضان مبارک کا روزہ توڑ دینے پر جو کفارہ لازم ہے، وہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے، جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا

فہرست

کھلا دینا کافی نہیں۔ ہاں! جو شخص روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہوگیا، اور اگر الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دُوسرے کا کفارہ الگ لازم ہے۔ مساکین کو تلاش کرنے کی خواہ مخواہ زحمت کی، کسی دینی مدرسہ میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلبہ کو کھلا دیا جائے۔

روزہ دار نے اگر جماع کرلیا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا

س……ایک شخص کی شادی ہوئی اور رمضان آگیا، دن میں میاں بیوی کو تخلیہ نصیب ہوگیا، انہوں نے جماع کرلیا، اور اس طرح تقریباً چار دن جماع کیا، صورتِ مسئولہ میں قضا و کفارہ اکٹھے ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ ہوسکتے ہیں؟ اب کیا کفارہ کی صورت میں ان کو ۴×۶۰ = ۲۴۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا اور ایسے ہی روزے کی صورت میں ۲۴۰ روزے رکھنے ہوں گے؟

ج……الف:……قضا روزے تو جب چاہیں رکھیں، مگر کفارہ کے روزے جب شروع کریں تو مسلسل ہوں، اگر درمیان میں وقفہ ہوگیا تو پھر نئے سرے سے شروع کریں، البتہ عورت کو حیض کی وجہ سے جو وقفہ کرنا پڑے وہ معاف ہے۔

ب:……اگر پہلے روزے کا کفارہ نہیں دیا تھا تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے، مگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اجازت اس صورت میں ہے کہ جبکہ آدمی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو۔

روزے کے دوران اگر میاں بیوی نے صحبت کرلی تو کفارہ دونوں پر لازم ہوگا

س……آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے ہم میاں بیوی روزے کی حالت میں تھے کہ شیطان سوار ہوگیا، اور ہم نے ہم بستری کرلی، مولانا! اللہ ہمارا گناہ بخشے، ایسا ایک مرتبہ نہیں تین مرتبہ ہوا، دو مرتبہ صبح ۹ بجے سے پہلے ہوا، ہم نے سحری کھا کر نیت کرلی تھی، مگر ہم بستری سے پہلے یہ طے کیا کہ آج روزہ نہیں ہے، بلکہ میں نے اپنی بیوی سے یہاں تک کہا کہ اگر اس نیت کے باوجود روزہ ٹوٹنے کا گناہ ہوگا تو میں کفارہ دے دوں گا۔ اور ایک مرتبہ دوپہر کے وقت غالباً ایک بجے ایسا ہوا، وہ جوانی کے دن تھے اور ہمیں تنہائی میسر تھی۔ اب یہ خیال

فہرست

میرے اور میری بیوی کے لئے سوہانِ رُوح بنا ہوا ہے، میں یہ بھی واضح کردوں کہ ہم نے ابھی تک کفارہ نہیں دیا، اب میں گناہگار اور عاجز بندہ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس گناہ کا کفارہ کیا ہے؟ آیا یہ دونوں طرف سے ہوگا یا ایک فریق کی جانب سے؟ اور کتنا؟ اور اگر اس کا کفارہ جیسا میں نے پڑھا ہے مسکینوں وغیرہ کو کھلانا ہے تو مسکینوں کی عدم دستیابی کی صورت میں آیا اتنی رقم یا کھانا کسی یتیم خانے میں بھیجا جاسکتا ہے؟

ج...... آپ دونوں پر ان روزوں کی قضا بھی لازم ہے اور جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی بنا پر کفارہ بھی لازم ہے۔ اگر آپ دونوں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو دونوں کے ذمہ ساٹھ دن کے پے درپے روزے رکھنا لازم ہے، اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں تو آپ دونوں ساٹھ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں، اگر مسکین میسر نہ ہوں تو کسی مدرسہ یا یتیم خانے میں رقم جمع کرادیں اور ان کو واضح کردیں کہ یہ کفارۂ صوم کی رقم ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم ہوگا

س...... اگر جان بوجھ کر (بھوک یا پیاس کی وجہ سے) روزہ توڑا جائے تو اس کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے گا؟

ج...... اگر کوئی شخص کمزور ہو اور بھوک پیاس کی وجہ سے زندگی کا خطرہ لاحق ہوجائے تو روزہ کھول دینا جائز ہے، اور اگر ایسی حالت نہیں تھی اور روزہ توڑ دیا تو اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے روزے پے درپے رکھے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزے درمیان سے رہ جائیں تو پورے دوبارہ رکھنے ہوں گے

س...... کسی کے ذمہ کفارے کے روزے ہوں، اس نے کفارے کے روزے شروع کئے، درمیان میں بیمار ہوگیا، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا پھر سے دو مہینے کے روزے پورے کرنا ہوں گے؟

ج…… اگر بیماری کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے تو تندرست ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے کے روزے پورے کرے، اسی طرح عورت کے نفاس کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے ہوں تو وہ بھی نئے سرے سے ساٹھ روزے پورے کرے۔

نفل، نذر اور منّت کے روزے

نفل روزے کی نیت رات سے کی لیکن عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا تو کوئی حرج نہیں

س…… نفلی روزے کے لئے اگر رات کو نیت کرلی کہ میں کل روزہ رکھوں گا، لیکن سحری کے لئے آنکھ نہیں کھل سکی یا آنکھ تو کھلی لیکن طبیعت خراب ہوگئی، تو وہ روزہ بعد میں رکھنا پڑے گا یا نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ اگر چھوڑ دیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟

ج…… اگر رات کو یہ نیت کرکے سویا کہ صبح نفلی روزہ رکھنا ہے تو صبحِ صادق سے پہلے اس کو نیت تبدیل کرنے کا اختیار ہے، پس اگر صبحِ صادق سے پہلے آنکھ کھل گئی اور روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں، لیکن اگر رات کو روزے کی نیت کرکے سویا، پھر صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلی تو اب اس کا روزہ شروع ہوگیا، اگر اس کو توڑ دے گا تو قضا لازم آئے گی۔

منّت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

س…… منّت کے مانے ہوئے روزے اگر نہ رکھیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ یا جب وہ کام ہوجائے تو روزہ رکھنا چاہئے؟ یا جب بھی رکھیں؟

ج…… منّت کے روزے واجب ہوتے ہیں، ان کا ادا کرنا لازم ہے، اور ان کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، اگر معین دنوں کے روزوں کی منّت مانی تھی تب تو ان معین دنوں کے روزے رکھنا

واجب ہے، تأخیر کرنے پر گناہگار ہوگا، اس کو تأخیر پر اِستغفار کرنا چاہئے، مگر تأخیر کرنے سے وہ روزے معاف نہیں ہوں گے بلکہ اتنے روزے دُوسرے دنوں میں رکھنا واجب ہے۔ اور اگر دن معین نہیں کئے تھے، مطلقاً یوں کہا تھا کہ اتنے دن کے روزے رکھوں گا، تو جب بھی ادا کرلے ادا ہوجائیں گے، لیکن جتنی جلد ادا کرلے بہتر ہے۔

نفل روزہ توڑنے سے صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں

س...... اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو کیا کفارہ بھی لازم ہوگا؟

ج...... کفارہ صرف رمضان شریف کا ادائی روزہ توڑنے پر واجب ہوتا ہے، کوئی اور روزہ توڑ دیا تو صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں۔

اگر کوئی منّت کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا کرے؟

س...... اگر کسی نے منّت کے روزے مانے ہوں کہ فلاں کام ہوجائے تو روزے رکھوں گا، پھر وہ کام ہوجائے، مگر وہ ضعیف العمری کے سبب یا شدید گرمی کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو کیا اس کے عوض مسکینوں کو کھانا کھلایا جاسکتا ہے؟

ج...... اگر گرمی کی وجہ سے نہیں رکھ سکتا تو سردیوں میں رکھ لے، اس کے لئے تو روزے رکھنا ہی لازم ہے، اور بڑھاپا اگر ایسا ہے کہ سردیوں میں بھی روزے نہیں رکھ سکتا، تو ہر روزے کے بدلے کسی محتاج کو صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

کیا مجبوری کی وجہ سے منّت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟

س...... میں نے کسی کام کے لئے منّت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں چھ روزے رکھوں گی، اب میں وہ روزے نہیں رکھ سکتی، کیونکہ میں ایک ملازمت پیشہ لڑکی ہوں اور بہت محنت کا کام کرتی ہوں، لہٰذا آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج...... اگر آدمی بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے لاچار ہوجائے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے، تب روزے کا فدیہ دے سکتا ہے، آپ کو خدانخواستہ ایسی کوئی لاچاری نہیں، اس لئے آپ کے ذمہ چھ روزے رکھنے ہی واجب ہیں، اتنے دنوں کی چھٹی لے لیجئے، آپ کے

لئے فدیہ ادا کردینا کافی نہیں۔

منّت کے روزے دُوسروں سے رکھوانا دُرست نہیں

س...... ایک شخص نے منّت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوا تو میں پندرہ روزے رکھوں گا، جب وہ کام ہوگیا تو وہ شخص روزوں کو اہل خانہ پر تقسیم کرتا ہے، جبکہ منّت کے شروع میں کسی فرد سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا کہ اگر کام ہوا تو سب اہل خانہ روزے رکھیں گے، آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ وہ یہ روزے دُوسروں سے رکھواسکتا ہے یا صرف اسی کو رکھنے پڑیں گے؟ جبکہ دُوسرے بھی رکھنے کو تیار ہیں۔

ج...... اسے یہ روزے خود رکھنے ہوں گے، دُوسروں سے نہیں رکھوا سکتا، کیونکہ نماز، روزہ خالص بدنی عبادات ہیں، اور جو وظیفہ کسی بدن کے لئے تجویز کیا جائے اس کا نفع خاص اسی کے کرنے سے ہوگا، دُوسرے کے کرنے سے وہ مخصوص نفع اس بدن کو حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے خالص بدنی عبادات (مثلاً: نماز اور روزہ) میں نیابت جائز نہیں، یعنی ایک کی جگہ دُوسرا آدمی ان کو ادا نہیں کرسکتا۔ ہاں! جب کوئی آدمی ان بدنی عبادات سے عاجز ہوجائے تو ان کے بدل کے طور پر شریعت نے فدیہ تجویز فرمایا، یعنی ہر نماز اور ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار کسی محتاج کو غلہ دے دیا جائے، (واضح رہے کہ نماز سے عاجز ہونا صرف موت کی صورت میں ہوسکتا ہے، اور روزے سے عاجز ہونا بڑھاپے کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے، اور کسی ایسی بیماری کی وجہ سے بھی جس سے شفا کی اُمید نہ رہے)۔

کیا اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا دُرست ہے؟

س...... میرا ایک دوست جو مذہب میں خاصی معلومات رکھتا ہے، اس نے ایک مسئلے کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر جمعہ کے دن ہم نفل روزہ رکھنا چاہیں تو ساتھ میں ایک دن آگے یا پھر پیچھے یعنی جمعرات یا ہفتہ کو رکھنا ضروری ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج...... حدیث میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص کرنے کی ممانعت آئی ہے، اس لئے صرف جمعہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے، البتہ اگر رکھ لے تو آگے پیچھے دن ملانا ضروری نہیں ہے۔

فہرست

خاص کر کے جمعہ کو روزہ رکھنا موجبِ فضیلت نہیں

س…… نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلا جمعہ کا روزہ منع فرمایا، مگر مجھے دُوسرے دنوں میں فرصت ہی نہیں ملتی، کیونکہ دُوسرے دنوں میں اللہ کے کام کے لئے جانا ہوتا ہے تو روزہ سے کمزوری ہوتی ہے، تو میں جمعہ کا اکیلا روزہ رکھ سکتی ہوں؟

ج…… جمعہ کا تنہا روزہ مکروہ ہے، لیکن اگر آپ کو دُوسرے دن رکھنے کی گنجائش نہیں تو کوئی حرج نہیں، روزہ رکھ لیا کریں۔ مگر خاص اس دن روزہ رکھنے کو موجبِ فضیلت نہ سمجھا جائے۔

کیا جمعۃ الوداع کے روزے کا دُوسرے روزوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے؟

س…… رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو روزہ رکھنے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے یا باقی دنوں کے روزوں کی طرح ثواب ملتا ہے؟ کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، اس دن خصوصیت کے ساتھ بچوں کو بھی روزہ رکھوایا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج……رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے روزے کی کوئی خصوصی فضیلت مجھے معلوم نہیں، شاید اس میں یہ غلط نظریہ کارفرما ہے کہ آخری جمعہ کا روزہ ساری عمر کے روزوں کے قائم مقام ہوجاتا ہے، مگر یہ محض جاہلانہ تصوّر ہے۔

کیا جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پچھلے روزے معاف ہوجاتے ہیں؟

س…… بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پہلے تمام روزے معاف ہوجاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… بالکل غلط اور جھوٹ ہے! پورے رمضان کے روزے رکھنے سے بھی پچھلے روزے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان کی قضا واجب ہے۔ شیطان نے اس قسم کے خیالات لوگوں کے دِلوں میں اس لئے پیدا کئے ہیں تاکہ وہ فرائض بجالانے میں کوتاہی کریں، ان لوگوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ اگر صرف جمعۃ الوداع کا ایک روزہ رکھ لینے سے ساری عمر کے روزے معاف ہوتے جائیں، تو ہر سال رمضان کے روزوں کی فرضیت تو…نعوذ باللہ…ایک فضول بات ہوئی۔

جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم بھی دُوسرے روزوں کی طرح ہے

س...... اگر کوئی شخص جمعۃ الوداع کا روزہ رکھے اور بہت سخت بیمار ہوجائے اور اس کے لئے روزہ توڑ دینا ضروری ہو تو وہ کیا کرے؟ کیا روزہ توڑ دے؟ اور اگر روزہ توڑ دے تو اس کے کفارہ کے لئے کیا کرنا ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص صرف گرمی کی وجہ سے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ دُوسرے روزوں سے زیادہ ہوگا یا ان کے برابر؟ صحیح صورتِ حال سے آگاہ کیجئے۔

ج...... اس حالت میں جبکہ روزہ توڑنا ضروری ہوجائے تو روزہ اِفطار کرلے اور بعد میں اس کی قضا کرے، اور اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے، صرف قضا واجب ہوگی۔

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان مبارک کا روزہ توڑ دے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے۔ جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم وہی ہے جو دُوسرے دنوں کے روزے کا ہے۔

اِعتکاف کے مسائل

اِعتکاف کے مختلف مسائل

س...... اِعتکاف کیوں کرتے ہیں؟ اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

ج...... رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اِعتکاف کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اِعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اس لئے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ہر مسلمان کو اس سنت کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہئے، مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں، اور کریم آقا کے دروازے پر سوالی بن کر بیٹھ جانا بہت

فہرست

ہی بڑی سعادت ہے۔ یہاں اِعتکاف کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں، مزید مسائل حضراتِ علمائے کرام سے دریافت کرلئے جائیں۔

۱:...... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنتِ کفایہ ہے، اگر محلے کے کچھ لوگ اس سنت کو ادا کریں تو مسجد کا حق جو اہلِ محلّہ پر لازم ہے، ادا ہوجائے گا۔ اور اگر مسجد خالی رہی اور کوئی شخص بھی اِعتکاف میں نہ بیٹھا تو سب محلے والے لائقِ عتاب ہوں گے اور مسجد کے اِعتکاف سے رہنے کا وبال پورے محلے پر پڑے گا۔

۲:...... جس مسجد میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو، اس میں اِعتکاف کے لئے بیٹھنا چاہئے، اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز باجماعت نہ ہوتی ہو اس میں نماز باجماعت کا انتظام کرنا اہلِ محلّہ پر لازم ہے۔

۳:...... عورت اپنے گھر میں ایک جگہ نماز کے لئے مقرّر کرکے وہاں اِعتکاف کرے، اس کو مسجد میں اِعتکاف بیٹھنے کا ثواب ملے گا۔

۴:...... اِعتکاف میں قرآن مجید کی تلاوت، دُرود شریف، ذکر و تسبیح، دینی علم سیکھنا اور سکھانا اور انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے حالات پڑھنا سننا اپنا معمول رکھے، بے ضرورت بات کرنے سے احتراز کرے۔

۵:...... اِعتکاف میں بے ضرورت اِعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں، ورنہ اِعتکاف باقی نہیں رہے گا، (واضح رہے کہ اِعتکاف کی جگہ سے مراد وہ پوری مسجد ہے جس میں اِعتکاف کیا جائے، خاص وہ جگہ مراد نہیں جو مسجد میں اِعتکاف کے لئے مخصوص کرلی جاتی ہے)۔

۶:...... پیشاب، پاخانہ اور غسلِ جنابت کے لئے باہر جانا جائز ہے، اسی طرح اگر گھر سے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو کھانا کھانے کے لئے گھر جانا بھی جائز ہے۔

۷:...... جس مسجد میں معتکف ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جانا بھی دُرست ہے، مگر ایسے وقت جائے کہ وہاں جاکر تحیۃ المسجد اور سنت پڑھ سکے، اور نمازِ جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنے اِعتکاف والی مسجد میں واپس آجائے۔

۸:......اگر بھولے سے اپنی اعتکاف کی مسجد سے نکل گیا تب بھی اِعتکاف ٹوٹ گیا۔

۹:...... اِعتکاف میں بے ضرورت دُنیاوی کام میں مشغول ہونا، مکروہِ تحریمی ہے، مثلاً: بے ضرورت خرید و فروخت کرنا، ہاں اگر کوئی غریب آدمی ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں، وہ اِعتکاف میں بھی خرید و فروخت کرسکتا ہے، مگر خرید و فروخت کا سامان مسجد میں لانا جائز نہیں۔

۱۰:...... حالتِ اِعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا دُرست نہیں، ہاں! اگر ذکر و تلاوت وغیرہ کرتے کرتے تھک جائے تو آرام کی نیت سے چپ بیٹھنا صحیح ہے۔

بعض لوگ اِعتکاف کی حالت میں بالکل ہی کلام نہیں کرتے، بلکہ سرمنہ لپیٹ لیتے ہیں، اور اس چپ رہنے کو عبادت سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، اچھی باتیں کرنے کی اجازت ہے، ہاں! بُری باتیں زبان سے نہ نکالے۔ اسی طرح فضول اور بے ضرورت باتیں نہ کرے، بلکہ ذکر و عبادت اور تلاوت و تسبیح میں اپنا وقت گزارے، خلاصہ یہ کہ محض چپ رہنا کوئی عبادت نہیں۔

۱۱:......رمضان المبارک کے دس دن اِعتکاف پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں اِعتکاف کی نیت سے داخل ہوجائے، کیونکہ بیسویں تاریخ کا سورج غروب ہوتے ہی آخری عشرہ شروع ہوجاتا ہے، پس اگر سورج غروب ہونے کے بعد چند لمحے بھی اِعتکاف کی نیت کے بغیر گزر گئے تو اِعتکاف مسنون نہ ہوگا۔

۱۲:...... اِعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے، پس اگر خدانخواستہ کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو اِعتکافِ مسنون بھی جاتا رہا۔

۱۳:......معتکف کو کسی کی بیمار پُرسی کی نیت سے مسجد سے نکلنا دُرست نہیں، ہاں! اگر اپنی طبعی ضرورت کے لئے باہر گیا تھا، اور چلتے چلتے بیمار پُرسی بھی کرلی تو صحیح ہے، مگر وہاں ٹھہرے نہیں۔

۱۴:......رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف تو مسنون ہے، ویسے مستحب

یہ ہے کہ جب بھی آدمی مسجد میں جائے، تو جتنی دیر مسجد میں رہنا ہو اِعتکاف کی نیت کرلے۔

۱۵:...... اِعتکاف کی نیت دِل میں کرلینا کافی ہے، اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اس کی نیت کے الفاظ زبانی کہنا ضروری نہیں

س...... اب ماہِ رمضان کا مہینہ ہے، میں نے اِعتکاف میں بیٹھنا ہے، آخری دس دن، پوچھنا یہ ہے کہ ۱: اِعتکاف کی نیت کیسے کرنی چاہئے؟ ۲: اِعتکاف کتنی قسموں کا ہوتا ہے؟ ۳: اگر اِعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں چلا جائے اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو حاجت سے فارغ ہوکر دوبارہ نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج...... اِعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اِعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے، اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً: میں دس دن کے اِعتکاف کی نیت کرتا ہوں، تو بہتر ہے۔ ۲: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنت ہے، باقی دنوں کا اِعتکاف نفل ہے، اور اگر کچھ دنوں کے اِعتکاف کی منّت مان لی ہو تو ان دنوں کا اِعتکاف واجب ہوجاتا ہے، پس اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل۔ ۳: اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اِعتکاف کیا ہو تو ایک بار کی نیت کافی ہے، اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہوکر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔

آخری عشرے کے علاوہ اِعتکاف مستحب ہے

س...... ماہِ مبارک میں اِعتکاف کے لئے آخری عشرہ مختص ہے، کیا ۱۰؍رمضان سے بھی اِعتکاف ہوسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً ۱۰ھ میں ۱۰؍رمضان سے اِعتکاف فرمایا تھا۔

ج...... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ تاہم اگر کوئی شخص پورے رمضان المبارک کا اِعتکاف کرے یہ اِعتکاف مستحب ہے، بلکہ غیر رمضان میں بھی

فہرست

روزے کے ساتھ نفلی اِعتکاف ہوسکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ھ میں آخری عشرے کا اِعتکاف نہیں کر پائے تھے، اس لئے ۱۰ھ میں بیس دن کا اِعتکاف کیا تھا۔

اِعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے

س…… اِعتکاف کے واسطے ہر شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے یا صرف بزرگ؟

ج…… اِعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے، لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اِعتکاف کریں تو اِعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

کس عمر کے لوگوں کو اِعتکاف کرنا چاہئے؟

س…… عام تأثر یہ ہے کہ اِعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے، اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

ج…… اِعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں، چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے، اس لئے سن رسیدہ بزرگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں، اور کرنا چاہئے۔

عورتوں کا اِعتکاف بھی جائز ہے

س…… میں صدقِ دِل سے یہ چاہتی ہوں کہ اس رمضان میں اِعتکاف بیٹھوں، برائے مہربانی عورتوں کے اِعتکاف کی شرائط اور طریقے سے آگاہ کریں۔

ج…… عورت بھی اِعتکاف کرسکتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہے اس جگہ کو یا کوئی اور جگہ مناسب ہو تو اس کو مخصوص کرکے وہیں دس دن سنت اِعتکاف کی نیت کرکے عبادت میں مصروف ہوجائے، سوائے حاجاتِ شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اُٹھے، اگر اِعتکاف کے دوران عورت کے خاص ایام شروع ہوجائیں تو اِعتکاف ختم ہوجائے گا، کیونکہ اِعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اِعتکاف جائز ہے

س…… جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو، وہاں اِعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج…… جامع مسجد میں اِعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے،

اور اگر دُوسری مسجد میں اِعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے، اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اِعتکاف والی مسجد میں آجائے، جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اِعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

قرآن شریف مکمل نہ کرنے والا بھی اِعتکاف کرسکتا ہے

س...... ایک شخص جس نے قرآن شریف مکمل نہیں کیا، یعنی چند پارے پڑھ کر چھوڑ دیئے مجبوری کے تحت، کیا وہ شخص اِعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے؟

ج...... ضرور بیٹھ سکتا ہے، اس کو قرآن مجید بھی ضرور مکمل کرنا چاہئے، اِعتکاف میں اس کا بھی موقع ملے گا۔

ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اِعتکاف کرسکتے ہیں

س...... کیا ایک مسجد میں صرف ایک اِعتکاف ہوسکتا ہے یا ایک سے زائد بھی؟

ج...... ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اِعتکاف بیٹھیں، اگر سارے محلے والے بھی بیٹھنا چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں۔

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سویا بیٹھ سکتا ہے

س...... حالتِ اِعتکاف میں جس مخصوص کونے میں پردہ لگا کر بیٹھا جاتا ہے، کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سوسکتا ہے یا نہیں؟ معتکف کسے کہتے ہیں اس مخصوص کونے کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علماء سے سنا ہے کہ دورانِ اِعتکاف بلاضرورت گرمی دُور کرنے کے لئے غسل کرنا بھی دُرست نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالتِ ضرورت مسجد سے نکل کر جائے اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے، تو کیا ایسی حالت میں اِعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج...... مسجد کی خاص جگہ جو اِعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سوسکتا ہے۔ ٹھنڈک

حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے۔ معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے، بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو امام صاحبؒ کے نزدیک اِعتکاف ٹوٹ جائے گا، اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا، حضرت امام صاحبؒ کے قول میں احتیاط ہے، اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔

اِعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں

س…… کیا اِعتکاف میں بیٹھنے کے لئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے، ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اِعتکاف ہوجاتا ہے؟

ج…… چادریں معتکف کی تنہائی و یکسوئی اور آرام وغیرہ کے لئے لگائی جاتی ہیں، ورنہ اِعتکاف ان کے بغیر بھی ہوجاتا ہے۔

اِعتکاف کے دوران گفتگو کرنا

س…… دورانِ اِعتکاف تلاوتِ کلامِ پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

ج…… تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

اِعتکاف کے دوران قوّالی سننا اور ٹیلیویژن دیکھنا اور دفتری کام کرنا

س…… مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کی مسجد جو کہ مہران شوگر ملز ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد کی کالونی میں واقع ہے، اس مسجد میں ہر سال رمضان شریف میں ہماری مل کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر صاحب (جو کہ ظاہری طور پر انتہائی دین دار آدمی ہیں) اِعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔ لیکن ان کے اِعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس گوشے میں بیٹھتے ہیں وہاں گاؤ تکیہ اور قالین کے ساتھ ٹیلیفون بھی لگوالیتے ہیں، جو کہ اِعتکاف مکمل ہونے تک وہیں رہتا ہے، اور موصوف سارا دن اِعتکاف کے دوران اسی ٹیلیفون کے ذریعہ تمام کاروبار اور مل کے معاملات کو

کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام دفتری کاروائیاں، فائلیں وغیرہ مسجد میں منگوا کر ان پر نوٹ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف ٹیپ ریکارڈ لگوا کر مسجد میں ہی قوّالیوں کے کیسٹ سنتے ہیں، جبکہ قوّالیوں میں ساز بھی شامل ہوتے ہیں۔ کیا مسجد میں اس کی اجازت ہے کہ قوّالی سنی جائے؟ اس کے علاوہ موصوف مسجد میں ٹیلیویژن سیٹ بھی رکھوا کر ٹیلی کاسٹ ہونے والے تمام دینی پروگرام بڑے ذوق و شوق سے دیکھتے ہیں۔ اور موصوف کے ساتھ ان کے نوکر وغیرہ بھی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں۔ ہماری کالونی کے متعدّد نمازی، موصوف کی ان حرکتوں کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے، کیا ان نمازیوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

ج…… اِعتکاف کی اصل رُوح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص انقطاع الی اللہ میں گزاریں اور حتی الوسع تمام دُنیوی مشاغل بند کردیئے جائیں۔ تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے، لیکن مسجد کو اتنے دنوں کے لئے دفتر میں تبدیل کردینا بے جا بات ہے، اور مسجد میں گانے بجانے کے آلات بجانا یا ٹیلیویژن دیکھنا حرام ہے، جو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہے۔ آپ کے ڈائریکٹر صاحب کو چاہئے کہ اگر اِعتکاف کریں تو شاہانہ نہیں فقیرانہ کریں، اور محرّمات سے احتراز کریں، ورنہ اِعتکاف ان کے لئے کوئی فرض نہیں، خدا کے گھر کو معاف رکھیں، اس کے تقدس کو پامال نہ کریں۔

معتکف کا مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر محض سستی دُور کرنے کے لئے غسل کرنا

س…… کیا حالتِ اِعتکاف میں معتکف (مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر) حالتِ پاکی میں صرف سستی اور جسم کے بوجھل پن کو دُور کرنے کے لئے غسل کرسکتا ہے؟ اور کیا اس سے اِعتکاف سنت ٹوٹ جاتا ہے جبکہ یہ غسل مسجد کے حدود کے اندر ہو؟ اور کیا اس سے مسجد کی بے ادبی تو نہیں ہوتی؟

ج…… غسل اور وضو سے مسجد کو ملوّث کرنا جائز نہیں، اگر صحن پختہ ہے اور وہاں سے پانی باہر نکل جاتا ہے تو گنجائش ہے کہ کونے میں بیٹھ کر نہالے، اور پھر جگہ کو صاف کردے۔

فہرست

معتکف کے لئے غسل کا حکم

س…… ہمارے محلے کی مسجد میں دو آدمی اِعتکاف میں بیٹھے تھے، زیادہ گرمی ہونے کی وجہ سے وہ مسجد کے غسل خانے میں غسل کرتے تھے، ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ اس طرح غسل کرنے سے اِعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

ج……ٹھنڈک کے لئے غسل کی نیت سے جانا معتکف کے لئے جائز نہیں، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہوکر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لیا کریں، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایا کریں، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لئے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں، اور کپڑے بھی مسجد میں اُتار کر جائے تاکہ غسل خانے میں کپڑے اُتارنے کی مقدار بھی ٹھہرنا نہ پڑے۔

بلاعذر اِعتکاف توڑنے والا عظیم دولت سے محروم ہے مگر قضا نہیں

س……اگر کوئی شخص رمضان کے عشرۂ اخیرہ کے اِعتکاف میں بیٹھتا ہے، مگر بلا کسی عذر کے یا عذر کی وجہ سے اُٹھ جائے تو قضا لازم ہے یا نہیں؟

ج……رمضان مبارک کے عشرۂ اخیرہ کا اِعتکاف شروع کرکے درمیان میں چھوڑ دیا تو اس کی قضا میں تین قول ہیں:

اوّل:……کہ یہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنت ہے، اگر کوئی شخص اس کو توڑ دے تو اس کی قضا نہیں، یہی کیا کم ہے کہ وہ اس عظیم دولت سے محروم رہا؟ عام کتابوں میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔

دوم:…… یہ کہ نفل عبادت شروع کرنے سے لازم ہوجاتی ہے، اور چونکہ ہر دن کا اِعتکاف ایک مستقل عبادت ہے، اس لئے جس دن کا اِعتکاف توڑا صرف اسی ایک دن کی قضا لازم ہے، بہت سے اکابر نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔

سوم:…… یہ کہ اس نے عشرۂ اخیرہ کے اِعتکاف کا التزام کیا تھا، چونکہ اس کو پورا

فہرست

نہیں کیا، اس لئے ان تمام دنوں کی قضا لازم ہے، یہ شیخ ابنِ ہمامؒ کی رائے ہے۔

اِعتکاف کی منّت پوری نہ کرسکے تو کیا کرنا ہوگا؟

س...... میں نے ایک منّت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اِعتکاف میں بیٹھوں گا، مگر میں اس طرح نہ کرسکا، تو مجھے بتائیے کہ میں اس کے بدلے میں کیا کروں کہ میری یہ منّت پوری ہوجائے؟ باقی دو روزے نہ رکھنے کے لئے بتائیے کہ کتنے فقیروں کو کھانا کھلانا ہوگا؟

ج...... آپ نے جتنے دن کے اِعتکاف کی منّت مانی تھی، اتنے دن اِعتکاف میں بیٹھنا آپ پر واجب ہے، اور اِعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا، اس لئے ساتھ روزے رکھنا بھی واجب ہے، جب تک آپ یہ واجب ادا نہیں کریں گے آپ کے ذمہ رہے گا۔ اور اگر اسی طرح بغیر کئے مرگئے تو قدرت کے باوجود واجب روزوں کے ادا نہ کرنے کی سزا بھگتنا ہوگی، اور آپ کے ذمہ روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت بھی لازم ہوگی۔

۲:...... جتنے دن کے روزوں کی منّت مانی تھی اتنے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے، اس کا فدیہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اگر آپ اتنے بوڑھے ہوگئے ہوں کہ روزہ نہیں رکھا جاسکتا یا ایسے دائمی مریض ہوں کہ شفا کی اُمید ختم ہوچکی ہے، تو آپ ہر روزے کے عوض کسی محتاج کو دو وقتہ کھانا کھلا دیجئے یا صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا نقد روپے دے دیجئے۔

روزے کے متفرق مسائل

رمضان میں رات کو جماع کی اجازت کی آیت کا نزول

س...... ہمارے آفس میں ایک صاحب نے کہا کہ جب روزے فرض ہوئے تھے تو ساتھ ہی یہ شرط تھی کہ پورے رمضان شریف یعنی پورے مہینے رمضان کے میاں بیوی ہم بستری نہیں کرسکتے، مگر بعد میں کچھ لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی، جس کی وجہ سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور پھر عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر سحری تک اجازت دی گئی۔ ان صاحب کا کہنا ہے کہ یہ غلطی حضرت عمر فاروقؓ سے سرزد ہوئی تھی، اور اس پر وحی اُتری، کیا واقعی حضرت عمرؓ سے غلطی ہوئی تھی؟

ج…… پورے رمضان میں میاں بیوی کے اختلاط پر پابندی کا حکم تو کبھی نہیں ہوا، البتہ یہ حکم تھا کہ سونے سے پہلے پہلے کھانا پینا اور صحبت کرنا جائز ہے، سوجانے سے روزہ شروع ہوجائے گا، اور اگلے دن اِفطار تک روزے کی پابندی لازم ہوگی، آپ کا اشارہ غالباً اسی کی طرف ہے۔

آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جس واقعے کا حوالہ دیا ہے وہ صحیح ہے، اور صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اس نوعیت کا واقعہ متعدّد حضرات کو پیش آیا تھا، لیکن اس واقعے سے سیّدنا عمر یا دُوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا، بلکہ ان حضرات کی ایک عظیم فضیلت اور بزرگی ثابت ہوتی ہے، اس لئے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے قوّتِ قدسیہ عطا فرمائی تھی، اور وہ بتوفیقِ الٰہی ضبطِ نفس سے کام بھی لے سکتے تھے، لیکن آپ ذرا سوچئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کوئی واقعہ نہ پیش آتا اور قانون یہی رہتا کہ عشاء کی نماز کے بعد سے کھانا پینا اور بیوی کے پاس جانا ممنوع ہے، تو بعد کی اُمت کو کس قدر تنگی لاحق ہوتی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایسے واقعات پیش آئے کہ ان کی وجہ سے پوری اُمت کے لئے آسانی پیدا ہوگئی، اس لئے یہ حضرات لائقِ ملامت نہیں، بلکہ پوری اُمت کے محسن ہیں۔

جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۷ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> ''تم لوگوں کے لئے روزہ کی رات میں اپنی بیبیوں سے ملنا حلال کردیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو، اللہ کو علم ہے کہ تم اپنی ذات سے خیانت کرتے تھے سو اللہ نے تم پر عنایت فرمادی، اور تم کو تمہاری غلطی معاف کردی……''

قرآنِ کریم کے اصل الفاظ آپ قرآن مجید میں پڑھ لیں، آپ کو صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی اس غلطی کو ''اپنی ذات سے خیانت'' کے ساتھ تعبیر کرکے فوراً ان کی توبہ قبول کرنے، ان کی غلطی معاف کرنے اور ان پر نظرِ عنایت فرمانے کا اعلان بھی ساتھ ہی فرمادیا ہے، کیا اس کے بعد ان کی یہ غلطی لائقِ ملامت ہے؟ نہیں...! بلکہ یہ ان کی مقبولیت اور بزرگی کا قطعی پروانہ ہے۔ اُمید ہے کہ یہ مختصر سا اشارہ کافی ہوگا، ورنہ اس مسئلے پر ایک مستقل مقالہ لکھنے کی گنجائش ہے، جس کے لئے افسوس ہے کہ فرصت متحمل نہیں۔

روزے والا لغویات چھوڑ دے

س...... یوں تو رمضان المبارک میں مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت روزے رکھتی ہے، لیکن کچھ لوگ روزہ رکھنے کے بعد غلط حرکتیں کرتے ہیں، مثلاً: کسی نے روزہ رکھا اور دوپہر کو گیارہ بجے سے دو بجے یا سہ پہر کو تین بجے سے چھ بجے تک کے لئے کسی سینما ہاؤس میں فلم دیکھنے چلا گیا، کسی نے روزہ رکھا اور سارا دن سوتا رہا، اور کوئی روزہ رکھنے کے بعد سارا دن تاش، کیرم یا کوئی اور کھیل کھیلتا رہا، یا پھر سارا دن کوئی جاسوسی یا رُومانوی ناول پڑھتا رہتا ہے، اور ان تمام باتوں کی وجہ سے ہر شخص بغیر کسی شرم اور خوفِ خداوندی کے یہ بتاتا ہے کہ بھئی کیا کریں؟ آخر ٹائم بھی تو پاس کرنا ہوتا ہے، تین گھنٹے فلم دیکھنے، سارا دن سونے یا تاش وغیرہ کھیلنے سے ٹائم گزر جاتا ہے، اور روزے کا پتا ہی نہیں چلتا۔

محترم! روزہ رکھنے کے بعد روزے کی وجہ سے گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہوگا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے؟

ج...... آپ کا یہ نظریہ تو صحیح نہیں کہ: ''روزہ رکھ کر گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہوگا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے'' یہ بات حکمتِ شرعیہ کے خلاف ہے۔ شریعت، روزہ رکھنے والوں سے یہ مطالبہ ضرور کرتی ہے کہ وہ اپنے روزے کی حفاظت کریں، اور جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا کھانا پینا تک چھوڑ دیا ہے تو بے لذّت گناہوں سے بھی احتراز کریں، اور

فہرست

اپنے روزے کے ثواب کو ضائع نہ کریں، مگر شریعت یہ نہیں کہے گی کہ جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں وہ روزہ ہی نہ رکھا کریں۔ آپ نے جن اُمور کا تذکرہ کیا ہے یہ روزے کی رُوح کے منافی ہیں، روزہ دار کو قطعی ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ البتہ واقعہ یہ ہے کہ رمضان مبارک کے معمولات اور روزے کے آداب کی پابندی کے ساتھ اگر ماہِ مبارک گزار دیا جائے تو آدمی کی زندگی میں انقلاب آسکتا ہے، جس کی طرف قرآنِ کریم نے "لعلکم تتقون" کے چھوٹے سے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو پرہیز کی بہت ہی تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: "بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں جن کو رتجگے کے سوا کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ: "جو شخص جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں۔" اکابرِ اُمت نے روزے کے بہت سے آداب ارشاد فرمائے ہیں، جن کا خلاصہ میرے حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندہلوی ثم مدنی (نوّر اللہ مرقدہٗ وطاب ثراہ) کے رسالہ "فضائلِ رمضان" میں دیکھا جاسکتا ہے، رمضان مبارک میں یہ رسالہ اور اس کا تتمہ "اکابر کا رمضان" ضرور زیرِ مطالعہ رہنا چاہئے۔

نوٹ:...... آپ نے لغویات کے ضمن میں سو رہنے کا بھی ذکر فرمایا ہے، لیکن روزے کی حالت میں سوتے رہنا مکروہ نہیں، اس لئے آپ کے سوال میں یہ الفاظ لائقِ اصلاح ہیں۔

فہرست

روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلیویژن دیکھنا

س...... رمضان المبارک میں اِفطار کے قریب جو لوگ ٹیلیویژن پر مختلف پروگرام دیکھتے ہیں، مثلاً: انگریزی فلم، موسیقی کے پروگرام وغیرہ، تو کیا اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا؟ جبکہ ہمارے ہاں اناؤنسرز خواتین ہوتی ہیں، اور ہر پروگرام میں بھی عورتیں ضرور ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک بات یہ کہ جو مولانا صاحب اِفطار کے قریب تقریر (ٹیلیویژن پر

فرماتے ہیں، اور مسلمان بہو بیٹیاں جب انہیں دیکھتی ہیں تو کیا روزہ برقرار رہے گا؟ اور یہ کسی طرح قابلِ گرفت نہیں ہوگا؟

ج…… روزہ رکھ کر گناہ کے کام کرنا، روزے کے ثواب اور اس کے فوائد کو باطل کردیتا ہے، ٹیلیویژن کی اصلاح تو عام لوگوں کے بس کی نہیں، جن مسلمانوں کے دِل میں خدا کا خوف ہے وہ خود ہی اس گناہ سے بچیں۔

کیا بچوں کو روزہ رکھنا ضروری ہے؟

س…… اکثر والدین بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ اگر وہ روزہ رکھتے ہیں تو بھوک اور پیاس خاص طور پر برداشت نہیں کرسکتے، جبکہ بچے شوقیہ روزہ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں، نیز روزہ کس عمر میں فرض ہوجاتا ہے؟

ج…… نماز اور روزہ دونوں بالغ پر فرض ہیں، اگر بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر آدمی بالغ سمجھا جاتا ہے۔ نابالغ بچہ اگر روزے کی برداشت رکھتا ہو تو اس سے روزہ رکھوانا چاہئے، اور اگر برداشت نہ رکھتا ہو تو منع کرنا دُرست ہے۔

عصر اور مغرب کے درمیان ''روزہ'' رکھنا کیسا ہے؟

س…… میری ایک سہیلی جو کسی کے کہنے کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیانی وقفے کے دوران مختصر روزہ رکھتی ہیں، جس کی انہوں نے وجہ یہ بتائی کہ بعد مرنے کے فرشتے مردے کو کوئی ایسی شے کھلائیں گے جو مردے کے لئے باعثِ عذاب ہوگی، جو شخص اس دوران روزہ رکھتا ہوگا وہ کھانے سے انکار کردے گا، کیا یہ مختصر روزہ شریعت کے مطابق جائز ہے؟

ج…… شرعی روزہ تو صبحِ صادق سے مغرب تک کا ہوتا ہے، عصر و مغرب کے درمیان روزہ رکھنا شریعت سے ثابت نہیں، اور جو وجہ بتائی ہے وہ بھی من گھڑت ہے، ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔

عصر اور مغرب کے درمیان روزہ اور دس محرّم کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

س…… ایک مرتبہ ایک صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہے، ہم نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ روزہ عصر کی اذان سے لے کر مغرب کی اذان تک کا، جب ہم نے ایسے

فہرست

روزے رکھنے کے وجود کا انکار کیا تو ہم کو انہوں نے زبردست ڈانٹا اور کہا کہ تم پڑھے لکھے جنگلی ہو، تمہیں یہ بھی نہیں معلوم تھا۔

ج…… شریعتِ محمدیہؐ میں تو کوئی روزہ عصر سے مغرب تک نہیں ہوتا، ان صاحبہ کی کوئی اپنی شریعت ہے تو میں اس سے بے خبر ہوں۔

س…… پھر انہوں نے مزید بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دسویں محرّم کا روزہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ شمر کی ماں نے منّت مانی تھی کہ شمر، حضرت امام حسینؓ کو شہید کرے گا تو میں دسویں محرّم کا روزہ رکھوں گی، اور اس نے دسویں محرّم کو روزہ رکھا تھا۔

ج…… عاشورا محرّم کی دسویں تاریخ کا نام ہے، انبیائے گزشتہ ہی کے زمانے سے یہ دن متبرک چلا آتا ہے، ابتدائے اسلام میں اس دن کا روزہ فرض تھا، بعد میں اس کی جگہ رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور عاشورا کا روزہ مستحب رہا، بہرحال اس دن کے روزے اور اور دُوسرے اعمال کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق نہیں، اور اس خاتون نے شمر کی والدہ کی جو کہانی سنائی وہ بالکل من گھڑت ہے۔

پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے

س…… ہمارے حلقے میں آج کل بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ روزے پانچ دن حرام ہیں (سال میں) ۱:عیدالفطر کے پہلے دن، ۲:عیدالفطر کے دُوسرے دن، ۳:عیدالاضحیٰ کے دن، ۴:عیدالاضحیٰ کے تیسرے دن۔ حالانکہ جہاں مجھے معلوم ہوا ہے کہ عید کے دُوسرے دن (عیدالفطر) روزہ جائز ہے، اصل بات واضح کیجئے۔

ج…… عیدالفطر کے دُوسرے دن روزہ جائز ہے، اور عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن (ایامِ تشریق) کا روزہ جائز نہیں۔ گویا پانچ دن کا روزہ جائز نہیں: عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، اس کے بعد تین دن ایامِ تشریق۔

کیا امیر و غریب اور عزیز کو اِفطار کروانے کا ثواب برابر ہے؟

س…… امیر، غریب، عزیز ان تینوں میں سب سے زیادہ فضیلت (ثواب) اِفطار کرانے کی

فہرست

کس میں ہے؟

ج…… اِفطار کرانے کا ثواب تو یکساں ہے، غریب کی خدمت اور عزیز کے ساتھ حسنِ سلوک کا ثواب الگ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کھولنے کا معمول

س…… رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز سے روزہ کھولتے تھے؟

ج…… عموماً کھجور یا پانی سے۔

تمباکو کا کام کرنے والے کے روزے کا حکم

س…… میں ایک بیڑی کا کاریگر ہوں، بیڑی کے کام میں تمباکو بھی چلتا ہے، چند لوگوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ روزے میں یہ کام کرتے ہیں چونکہ تمباکو نشہ آور چیز ہے، لہٰذا آپ کا روزہ مکروہ ہوجاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

ج…… تمباکو کا کام کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا، جب تک تمباکو کا غبار حلق کے نیچے نہ جائے۔

روزہ دار کا مسجد میں سونا

س…… کیا روزہ دار کا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں سونا جائز ہے؟

ج…… غیر معتکف کا مسجد میں سونا مکروہ ہے، جو حضرات مسجد میں جائیں وہ اِعتکاف کی نیت کرلیا کریں، اس کے بعد ان کے سونے کی گنجائش ہے۔

روزے کی حالت میں بار بار غسل کرنا

س…… کیا روزے کی حالت میں دن میں کئی بار گھر میں نہانا اور اس کے علاوہ نہر میں نہائے، لیکن باقی دُوسری بُرائیوں سے بچا رہے، تو کیا روزے کا ثواب پورا حاصل ہوگا؟

ج…… روزے میں نہانے کا کوئی حرج نہیں، لیکن ایسا انداز اختیار کرنا جس سے گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار ہو، حضرت امامؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔

ناپاک آدمی نے اگر سحری کی تو کیا روزہ ہوجائے گا؟

س…… اگر کسی پر رات کے دوران غسل واجب ہوجائے تو اس جنابت کی حالت میں سحری کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج…… حالتِ جنابت میں سحری کی تو روزہ ہوجائے گا، اور اس میں کوئی تردّد نہیں، لیکن آدمی جتنی جلدی ہوسکے پاکی حاصل کرلے۔

ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا

س…… میں بیمار ہوں جس کی وجہ سے میں مہینے میں تین چار بار ناپاک رہتا ہوں، اب آپ سے گزارش ہے کہ کیا میں ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھ سکتا ہوں جبکہ میں نے ایک نماز کی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر ناپاکی بیماری کی وجہ سے ہو تو وضو سے دُور ہوجاتی ہے؟ آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں کیا وضو کرکے روزہ رکھ سکتا ہوں؟ ویسے تو میں روز غسل کرتا ہوں، لیکن روزہ رکھتے وقت اور فجر کی نماز سے پہلے تو غسل نہیں کرسکتا، اُمید ہے آپ تسلی بخش جواب دیں گے۔

ج…… ناپاکی کی حالت میں ہاتھ منہ دھوکر روزہ رکھنا جائز ہے، غسل بعد میں کرلیا جائے، کوئی حرج نہیں۔

س…… اگر کسی پر رات کو غسل واجب ہوگیا لیکن نہ اس نے صبح غسل کیا اور نہ دن بھر کیا، اور اِفطاری بھی اسی حالت میں کی، تو ایسے شخص کے روزے کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… روزے کا فرض تو ادا ہوجائے گا، لیکن آدمی ناپاکی کی بنا پر گناہگار ہوگا، غسل میں اتنی تأخیر کرنا کہ نماز فوت ہوجائے سخت گناہ ہے۔

شش عید کے روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہوں گے

س…… کیا شوال کے چھ روزے دُوسرے دن سے رکھنے چاہئیں؟ یعنی پہلا (شش عید کا) روزہ ہر حال میں شوال کی دو تاریخ کو رکھا جائے، باقی روزے پورے مہینے میں کسی دن رکھے جاسکتے ہیں؟ اس کی بھی وضاحت کریں کہ یہ روزے رکھنے سے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے ادا ہوجاتے ہیں؟

فہرست

ج…… یہ مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے کہ ''شش عید کے لئے عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنا ضروری ہے'' بالکل غلط ہے، عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ عید کے مہینے میں، جب بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں، خواہ لگاتار رکھے جائیں یا متفرق طور پر، پورا ثواب مل جائے گا، بلکہ بعض اہلِ علم نے تو عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں، دُوسرے دن سے بھی شروع کرسکتے ہیں۔ شوال کے چھ روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہیں ہوں گے، بلکہ وہ الگ رکھنے ہوں گے، کیونکہ یہ نفلی روزے ہیں، اور رمضان کے فرض روزے، جب تک رمضان کے قضا روزوں کی نیت نہیں کرے گا، وہ ادا نہیں ہوں گے۔

چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن والے علاقے میں روزہ کس طرح رکھیں؟

س…… دُنیا میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں چھ ماہ رات ہوتی ہے اور چھ ماہ دن ہوتا ہے، تو وہاں مسلمان رمضان کے پورے روزے کیسے رکھیں گے؟

ج…… وہ اپنے قریب ترین ملک جہاں دن رات کا نظام معمول کے مطابق ہو، اس کے طلوع وغروب کے اعتبار سے روزہ رکھیں گے۔

سحری کھانے کے بعد سونے میں حرج نہیں، بشرطیکہ جماعت نہ چھوٹے

س…… سحری کھانے کے بعد سوجانا مکروہ ہے یا کہ نہیں؟ میں نے سنا ہے کہ سحری کے بعد سونا مکروہ ہے۔

ج…… سحری آخری وقت میں کھانا مستحب ہے، اور سحری کے بعد سوجانے میں اگر فجر کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سحری و اِفطاری کی اطلاع دینا دُرست ہے

س…… ہمارے شہر میں عموماً رمضان کے مہینے میں سحری کے وقت مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سحری کا اعلان کیا جاتا ہے، اور اس سلسلے میں کبھی تلاوتِ قرآن بھی کی جاتی ہے کہ لوگ صحیح وقت پر سحری کا انتظام کرسکیں، شرعاً اس کا جواز ہے؟

فہرست

ج…… سحری اور اِفطار کے اوقات کی اطلاع دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن لاؤڈ اسپیکر پر اعلانات کا اتنا شور کہ لوگوں کا سکون غارت ہوجائے اور اس وقت کوئی شخص اطمینان سے نماز بھی نہ پڑھ سکے، ناجائز ہے۔

مؤذّن روزہ کھول کر اذان دے

س…… مؤذّن کو روزہ کھول کر اذان دینا چاہئے یا اذان کے بعد روزہ کھولنا چاہئے؟

ج…… روزہ کھول کر اذان دے۔

عرب ممالک سے آنے پر تیس سے زائد روزے رکھنا

س…… اگر ایک شخص جو کہ عرب ممالک میں کام کرتا ہو اور رمضان کے روزے عرب ممالک کے حساب سے رکھتا ہو، یعنی کہ پاکستان سے ایک دو روز قبل ہی روزے شروع ہوجاتے ہیں، لہٰذا یہ شخص رمضان کے آخر میں چھٹیاں گزارنے پاکستان آتا ہے اس شخص کی عید ہم سے دو روز قبل ہوگی، تو یہ شخص عید کی نماز کے سلسلے میں کیا کرے؟ آیا یہ پاکستانی وقت کے مطابق عید منائے اور دو دن انتظار کرے کیونکہ عید پاکستان میں دو دن بعد ہے؟

ج…… یہ شخص عید تو پاکستان کے مطابق ہی کرے گا، اور جب تک پاکستان میں رمضان ہے یہ شخص روزے بھی رکھے، اس کے تیس سے زائد روزے نفل شمار ہوں گے۔

اختتامِ رمضان پر جس ملک میں پہنچے وہاں کی پیروی کرے

س…… ہم بحری جہاز میں ملازم ہیں، گزشتہ رمضان ہمارا جدہ میں شروع ہوا تھا، مختلف ممالک میں جانے کے بعد تیسویں روزے کو ہم انڈیا کے شہر ”وزاگا پٹم“ پہنچے، وہاں ۲۹واں روزہ تھا، ہمارے ساتھیوں میں سے ایک دو نے اگلے دن روزہ رکھا اور اکثر ساتھیوں نے اگلے دن جہاز میں عید کی نماز پڑھی، جبکہ اسی شہر میں اس دن تیسواں روزہ تھا، یہ بتائیے کہ ہم میں سے کس کا موقف صحیح تھا؟ ہمیں اس دن روزہ رکھنا چاہئے تھا کہ عید کی نماز پڑھنی چاہئے تھی؟

ج…… یہ صورت ان بے شمار لوگوں کو پیش آتی ہے جو پاکستان یا سعودی عرب وغیرہ ممالک میں رمضان شروع کرکے عید سے پہلے پاکستان یا ہندوستان میں آجاتے ہیں، ان کے لئے

حکم یہ ہے کہ وہ پاکستان یا ہندوستان پہنچ کر یہاں کے رمضان کی گنتی پوری کریں اور اکتیسواں روزہ بھی رکھیں، یہ زائد روزہ ان کے حق میں نفل ہوگا، لیکن پاکستان اور ہندوستان کے تیسویں روزے کے دن ان کے لئے عید منانا جائز نہیں۔

ایک صورت اس کے برعکس یہ پیش آتی ہے کہ بعض لوگ پاکستان یا ہندوستان میں رمضان شروع ہونے کے بعد سعودی عرب یا دُوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں، ان کا اٹھائیسواں روزہ ہوتا ہے کہ وہاں عید ہوجاتی ہے، ان کو چاہئے کہ سعودی عرب کے مطلع کے مطابق عید کریں اور ان کا جو روزہ رہ گیا ہے اس کی قضا کریں۔

عیدالفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟

س...... رمضان کے ختم ہوتے ہی عید کیوں مناتے ہیں؟

ج...... رمضان المبارک ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور ایک نعمت نہیں، بلکہ بہت سی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، رات کو قیام کرتے ہیں اور ذکر و تسبیح، کلمہ اور دُرود شریف کا ورد کرتے ہیں، اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک خوشی جو اسے اِفطار کے وقت ہوتی ہے، اور دُوسری خوشی جو اسے اپنے رَبّ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ جب رمضان شریف ختم ہوا تو اس سے اگلے دن کا کام عیدالفطر ہوا، ہر دن تو ایک ایک روزہ کا اِفطار ہوتا تھا، اور اس کی خوشی ہوتی تھی، مگر عیدالفطر کو پورے مہینے کا اِفطار ہوگیا اور پورے مہینے کے اِفطار ہی کی اکٹھی خوشی ہوئی۔

دُوسری قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں یا فضول باتوں میں گزار دیتی ہیں، مگر اہلِ اسلام پر تو حق تعالیٰ شانہ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنایا، چنانچہ رمضان شریف کے بخیر و خوبی اور بشوق عبادت گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرّر فرمائیں: ایک نمازِ عید، دُوسرے صدقۂ فطر اور تیسرے حجِ بیت

اللہ (حج اگرچہ ذوالحجہ میں ادا ہوتا ہے، مگر رمضان المبارک ختم ہوتے ہی یکم شوال سے موسمِ حج شروع ہوجاتا ہے)۔

روزہ ٹوٹ جائے تب بھی سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے

س...... ایک آدمی کا روزہ ٹوٹ گیا، کیا اب وہ کھاپی سکتا ہے؟

ج...... اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تب بھی اس کو دن میں کچھ کھانا پینا جائز نہیں، سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

بیمار کی تراویح، روزہ

س...... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمائیے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا؟ وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

ج...... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے، اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی اُمید نہیں، تو ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے۔ اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے، تراویح مستقل عبادت ہے، یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

کیا غیرمسلم کو روزہ رکھنا جائز ہے؟

س...... میں ابوظہبی میں جس کیمپ میں رہ رہا ہوں، ہمارے ساتھ ہندو بھی رہتے ہیں، ایک ہندو ہمارا دوست ہے، پچھلے ماہِ رمضان میں اس نے بھی ہمارے ساتھ ایک روزہ رکھا، اور ہمارے ساتھ ہی بیٹھ کر اِفطار کیا، وہ اسلام کی باتوں میں دلچسپی لیتا ہے، اس نے اپنے خاندان والوں کے ڈَر سے اسلام قبول نہیں کیا، کیا اس کا اس طرح روزہ رکھنا اور اِفطاری کرنا ہمارے ساتھ جائز ہے؟

ج...... روزہ کے صحیح ہونے کے لئے اسلام شرط ہے، غیرمسلم کا روزہ اس کے مسلمان نہ ہونے کی بنا پر قبول تو نہیں ہوگا، لیکن اگر اس طرح اس کا امکان ہے کہ وہ مسلمان ہوجائے گا

تو پھر آپ کے ساتھ بیٹھ کر اِفطاری کرنے کی اجازت ہے، اس کو اسلام کی ترغیب دیجئے۔

رمضان المبارک کی ہر گھڑی مختلف عبادات کریں

س…… جمعۃ الوداع کے دن ہم لوگ کون سی عبادات کریں جو کہ زیادہ ثواب کا باعث ہوں؟

ج…… جمعۃ الوداع کے لئے کوئی خصوصی عبادت شریعت نے مقرّر نہیں کی، رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن ایک سے ایک اعلیٰ ہے، خصوصاً جمعہ کا دن اور جمعہ کی راتیں، اور علی الخصوص رمضان کے آخری عشرے کی راتیں، اور ان میں بھی طاق راتیں۔ ان میں تلاوت، ذکر، نوافل، اِستغفار، دُرود شریف کی جس قدر ممکن ہو کثرت کرنی چاہئے، خصوصاً یہ کلمات کثرت سے پڑھنے چاہئیں:

”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ، نَسْتَغْفِرُ اللهَ، نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ.“

ٹیلیویژن پر شبینہ موجبِ لعنت ہے

س…… رمضان المبارک میں غلط سلط اور کبھی کبھی بڑی رفتار کے ساتھ غلطیوں سے پُر شبینہ پڑھا گیا، اور ساتھ ہی بار بار فخر یہ طور پر کہا گیا کہ پورے پاکستان میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کی صدائیں گونج رہی ہیں، کیا یہ شبینہ خدا کے قہر کو نہیں للکار رہا ہے؟ کیا مسجدوں کو فلم خانوں میں تبدیل نہیں کیا گیا؟ آپ یقین کریں جب شبینہ کی فلم بنا کر ٹیلیویژن پر دکھائی گئی، اس وقت پیچھے نماز پڑھنے والوں کی توجہ اپنی فلم اُتروانے پر تھی، خدا ہم سب پر رحم کرے، اتنی مصیبتیں، پریشانیاں، آفتیں نازل ہو رہی ہیں، لیکن ہم گناہوں کے کام کو ثواب سمجھ کر کر رہے ہیں۔ مسجدوں میں اتنی روشنی کی گئی کہ بار بار اس کی بتیوں کی فلمیں نظر آئیں، کئی بار تو پیچھے سے ٹوکنے پر بھی حافظ صاحب نہیں رُکے، غلط پڑھتے چلے گئے، اس مبارک اور متبرک مہینے میں، جس میں ثواب نفلوں کا فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے، ایسی رات ملی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہے، اتنا ثواب دیا گیا، لیکن اس اُمت میں یہ نظر آتا ہے کہ گیارہ ماہ کے گناہ، بلکہ اس سے بھی زیادہ اس ماہ میں کرتے ہیں۔ کیونکہ رمضان المبارک

میں ثواب دُگنا ہوجاتا ہے، اگر کوئی گناہ والا کام کرے تو اس کا گناہ بھی دُگنا ہوجاتا ہے۔ ان باتوں کو سوچ کر کبھی کبھی میرے دِل میں یہ خیال آتا ہے، اور میں بہت خدا سے معافی مانگتا ہوں کہ ایسی بات دِل میں نہ آئے، لیکن ہر دفعہ دِل سے نکلتا ہے کہ ٹیلیویژن پر ایسی ایسی باتیں شروع ہوگئی ہیں جو پہلے نہ تھیں، اب ان کو ثواب سمجھ کر کیا جارہا ہے، اس سے بہتر ہے کہ رمضان شریف ہی نہ آئیں، میں ایک دفعہ پھر خدا کے حضور معافی کا طالب ہوں کہ ایسی بات کہی۔ کیا ایسا سوچنا بُرا ہے؟

ج…… آج کل اکثر شبینے بہت سی قباحتوں کے ساتھ ملوّث ہیں، ان کی تفصیل حکیم الاُمت تھانویؒ کی کتاب ''اصلاح الرسوم'' میں دیکھ لی جائے۔ اور شبینہ کا جو نقشہ آپ نے کھینچا ہے وہ تو سراسر ریاکاری ہے، اور پھر ٹیلیویژن پر ان کی نمائش کرنا تو موجبِ لعنت ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل و ایمان نصیب فرمائے۔

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ، دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

س……زکوٰۃ سے عوام کو کیا فوائد ہیں؟ یہ بھی ایک قسم کا ٹیکس ہے جس کو رفاہِ عامہ پر خرچ کرنا چاہئے، اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

ج……میں آپ کے مجمل سوال کو پانچ عنوانات پر تقسیم کرتا ہوں، زکوٰۃ کی فرضیت، زکوٰۃ کے فوائد، زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے، زکوٰۃ کے ضروری مسائل اور زکوٰۃ کے مصارف۔

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ، اسلام کا اہم ترین رُکن ہے، قرآنِ کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں ہے:

”والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم. یوم یحمٰی علیها فی نار جهنم فتکویٰ بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هٰذا ما کنزتم لأنفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون.“ (التوبہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ:……”جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ جس دن ان سونے، چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں، ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا، (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تھا تمہارا مال

جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔“

حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ۱: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲: نماز قائم کرنا۔ ۳: زکوٰۃ ادا کرنا۔ ۴: بیت اللہ کا حج کرنا۔ ۵: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

”قال عبداللہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بنی الاسلام علیٰ خمس: شهادة ان لا الٰه الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله، واقام الصلٰوة وایتاء الزکٰوة وحج البیت وصوم رمضان.“ (رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ج:۱ ص:۳۲)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اس کے شر کو دُور کردیا۔“

”من ادّی زکٰوة ماله فقد ذهب عنه شره.“

(کنز العمال حدیث:۱۵۷۷۸، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۶۳، وقال الهیثمی رواه الطبرانی فی الاوسط واسناده حسن وان کان فی بعض رجاله کلام)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی، اس سے تم سبکدوش ہوگئے۔“

”عن ابی هریرة رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم قال: اذا ادّیت زکٰوة مالک فقد قضیت ما علیک.“

(ترمذی ج:۱ ص:۷۸، ابنِ ماجہ ص:۱۲۸، مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ”اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقے سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفانوں کا دُعا و تضرع سے مقابلہ کرو۔“ (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ: ”جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت میں

اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا، اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔''

''عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: ما من احد لا یؤدّی زکٰوة ماله الا مثل له یوم القیامة شجاعًا اقرع حتی یطوق عنقه.'' (سننِ نسائی ج:۱ ص:۳۳۳، وسننِ ابنِ ماجہ ص:۱۲۸، واللفظ لہٗ)

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں، جن میں زکوٰۃ نہ دینے پر قیامت کے دن ہولناک سزاؤں کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد:

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے اَحکام اپنے بندوں کے لئے مقرّر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کرسکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا فریضہ عائد کرنے میں بھی بہت سی حکمتیں رکھی ہیں، اور سچی بات یہ ہے کہ یہ نظام ایسا پاکیزہ و مقدس اور اتنا اعلیٰ وارفع ہے کہ انسانی عقل اس کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے، یہاں چند عام فہم فوائد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

۱:......آج پوری دُنیا میں سوشلزم کی بات ہو رہی ہے، جس میں غریبوں کی فلاح و بہبود کا نعرہ لگاکر انہیں متمول طبقے کے خلاف اُکسایا جاتا ہے، اس تحریک سے غریبوں کا بھلا کہاں تک ہوتا ہے؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے، مگر یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر و غریب کی یہ جنگ صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقے کے ذمہ پسماندہ طبقے کے جو حقوق عائد کئے تھے ان سے انہوں نے پہلوتہی کی، اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کردیا جائے اور یہ عمل ایک وقتی سی چیز نہ رہے، بلکہ ایک مسلسل عمل کی شکل اختیار کرلے، اور امیر طبقہ کسی ترغیب و تحریص اور کسی جبر و اکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ عرصے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ غرباء کو امیروں سے شکایت ہی نہیں رہے گی، اور امیر و غریب کی جس جنگ

فہرست

سے دُنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے، وہ اس نظام کی بدولت راحت وسکون کی جنت بن جائے گی۔
میں صرف پاکستان کی ملتِ اسلامیہ سے نہیں، بلکہ دُنیا بھر کے انسانوں اور معاشروں سے کہتا ہوں کہ وہ اسلام کے نظامِ زکوٰۃ کو نافذ کرکے اس کی برکات کا مشاہدہ کریں اور سرمایہ دار ملکوں کی جتنی دولت کمیونزم کا مقابلہ کرنے پر صَرف ہورہی ہے وہ بھی اسی مد میں شامل کرلیں۔

۲:...... مال و دولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے جو خون کی بدن میں ہے، اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہوجاتا ہے، اور بعض اوقات دِل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہوجاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو، تو معاشرے کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، اور کسی وقت بھی حرکتِ قلب بند ہوجانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں، ان میں سے ایک زکوٰۃ و صدقات کا نظام بھی ہے، اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصوّر کیا جاسکتا ہے، اور نہ معاشرہ اختلال و زوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۳:...... پورے معاشرے کو ایک اکائی تصوّر کیجئے، اور معاشرے کے افراد کو اس کے اعضاء سمجھئے، آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثے یا صدمے سے کسی عضو میں خون جمع ہوکر منجمد ہوجائے تو وہ گل سڑ کر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہ نکلتا ہے۔ اسی طرح جب معاشرے کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے تو وہ بھی سڑنے لگتا ہے، اور پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے، کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے، کبھی بیماریوں اور اسپتالوں میں لگتا ہے، کبھی اُونچی اُونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہوجاتا ہے (اور اس بربادی کا احساس آدمی کو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوجاتے ہیں اور اسے بیک بینی و دوگوش یہاں سے باہر نکال دیا جاتا ہے)۔

قدرت نے زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے، جو دولت کے انجماد کی بدولت معاشرے کے جسم پر نکل آتی ہیں۔

۴:...... اپنے بنی نوع سے ہمدردی، انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے، جس شخص کا دِل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی، غربت وافلاس، بھوک، فقر و فاقہ اور تنگ دستی و زبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا، وہ انسان نہیں جانور ہے، اور چونکہ ایسے موقعوں پر شیطان اور نفس، انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں، اس لئے بہت کم آدمی اس کا حوصلہ کرتے ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کردیا ہے، تاکہ اس فریضۂ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

۵:...... مال، جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے، بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیرانسانی حرکات پر آمادہ کردیتا ہے، اور وہ معاشرے کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوأ جیسی قبیح حرکات شروع کردیتا ہے، کبھی غربت وافلاس کے ہاتھوں تنگ آکر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا فیصلہ کرلیتا ہے، کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اپنی عزّت وعصمت کو نیلام کرتا ہے، اور کبھی فقر و فاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے، اسی بنا پر ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

”کاد الفقر أن یکون کفرًا.“

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص:۴۲۹، وعزاہ فی الدر المنثور ج:۶ ص:۴۲۰، ابن ابی شیبة والبیھقی فی شعب الایمان وذکرہ الجامع الصغیر، معزیًا الی ابی نُعیم فی الحلیة، وقال السخاوی طرفه کلھا ضعیف کما فی المقاصد الحسنة وفیض القدیر شرح جامع الصغیر ج:۴ ص:۵۴۲، وقال العزیزی (ج:۴ ص:۲) ھو حدیث ضعیف، وفی تذکرة الموضوعات للشیخ محمد طاھر الفتنی (۱۷۴) ضعیف ولٰکن صح من قول ابی سعید)

یعنی ''فقر و فاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچا دیتا ہے۔'' اور فقر و فاقہ میں اپنے منعمِ حقیقی کی ناشکری کرنا تو ایک عام بات ہے۔

یہ تمام غیرانسانی حرکات، معاشرے میں فقر و فاقہ سے جنم لیتی ہیں، اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں، ان کا مداوا ڈھونڈنا معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے، اور صدقات و زکوٰۃ کے ذریعے خالقِ کائنات نے ان بُرائیوں کا سدِ باب بھی فرمایا ہے۔

۶:...... اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال و دولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں، امیرزادوں کو جو جو چونچلے سوجھتے ہیں، اور جس قسم کی غیرانسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں، انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں، صدقات و زکوٰۃ کے ذریعے حق تعالیٰ نے مال و دولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا ہے، تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے۔

۷:...... زکوٰۃ و صدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے وہ مصائب و آفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں، اسی بنا پر بہت سی احادیثِ شریفہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ صدقہ سے رَدِّ بلا ہوتا ہے، اور انسان کی جان و مال آفات سے محفوظ رہتی ہے۔

عام لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو صدقے کا بکرا ذبح کر دیتے ہیں، وہ مسکین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید بکرے کی جان کی قربانی دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی، ان لوگوں نے صدقے کے مفہوم کو نہیں سمجھا، صدقہ صرف بکرا ذبح کر دینے کا نام نہیں، بلکہ اپنے پاک مال سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی ضرورت مند کے حوالے کر دینے کا نام ہے، جس میں ریا و تکبر اور فخر و مباہات کی کوئی آلائش نہ ہو، اس لئے جب کوئی آفت پیش آئے، صدقے سے اس کا علاج کرنا چاہئے، آپ جتنی ہمت و استطاعت رکھتے ہیں تو بازار سے اس کی قیمت معلوم کر کے اتنی قیمت کسی محتاج کو دے دیجئے، یا بکرا ہی خرید کر کسی کو صدقہ کر دیجئے، الغرض بکرے کو ذبح کرنے کو رَدِّ بلا میں کوئی

فہرست

دخل نہیں، بلکہ بلا تو صدقے سے ٹلتی ہے، اس لئے صرف شدید بیماری نہیں، بلکہ ہر آفت و مصیبت میں صدقہ کرنا چاہئے، بلکہ آفتوں اور مصیبتوں کے نازل ہونے سے پہلے صدقے سے ان کا تدارک ہونا چاہئے، ہمارا متمول طبقہ جس قدر دولت میں کھیلتا ہے، بدقسمتی سے آفات و مصائب کا شکار بھی اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا سبب بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ٹھیک ٹھیک ادا نہیں کرتے، اور جتنا اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اتنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

۸:...... زکوٰۃ و صدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال و دولت میں برکت ہوتی ہے، اور زکوٰۃ و صدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے بند کردیتا ہے، حدیث میں ہے کہ: ''جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کردیتا ہے، اور آسمان سے بارش بند ہوجاتی ہے۔'' (طبرانی، حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے:

۱:- جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دُشمنوں کو مسلط کردیا جاتا ہے۔

۲:- جب وہ ما انزل اللہ کے خلاف فیصلے کرتی ہے، تو قتل و خونریزی اور موت عام ہوجاتی ہے۔

۳:- جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے۔

۴:- جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہوجاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہوجاتا ہے۔ (طبرانی)

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظامِ زکوٰۃ و صدقات انقلابی نظام ہے، جس سے معاشرے کو راحت و سکون کی زندگی نصیب ہوسکتی ہے، اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی و بے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

۹:...... یہ تمام اُمور تو وہ تھے جن کا تعلق دُنیا کی اسی زندگی سے ہے، لیکن ایک مؤمن جو سچے دِل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو، یہ دُنیوی زندگی ہی اس کا منتہائے نظر نہیں، بلکہ اس کی زندگی کی ساری تگ و دو آخرت کی

زندگی کے لئے ہے، وہ اس دارِ فانی کی محنت سے اپنا آخرت کا گھر سجانا چاہتا ہے، وہ اس تھوڑی سی چند روزہ زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی کی راحت و سکون کا متلاشی ہے۔ عام انسانوں کی نظر صرف اس دُنیا تک محدود ہے، اور وہ جو کچھ کرتے ہیں صرف اسی دُنیا کی فلاح و بہبود کے لئے کرتے ہیں، جس منصوبے کی تشکیل کرتے ہیں، محض اس زندگی کے خاکوں اور نقشوں کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے صدقات و زکوٰۃ کے ذریعہ اہلِ ایمان کو آخرت کے بینک میں اپنی دولت منتقل کرنے کا گُر بتایا ہے، زکوٰۃ و صدقات کی شکل میں جو رقم دی جاتی ہے وہ براہِ راست آخرت کے بینک میں جمع ہوتی ہے، اور یہ آدمی کو اس دن کام آئے گی جب وہ خالی ہاتھ یہاں کی چیزیں یہیں چھوڑ کر رُخصت ہوگا:

"سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا، جب لاد چلے گا بنجارا"

اس لئے بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت یہاں سے وہاں منتقل کرنے میں پیش قدمی کرتے ہیں۔

۱۰:...... انسان دُنیا میں آتا ہے تو بہت سے تعلقات اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں، ماں باپ کا رشتہ، بہن بھائیوں کا رشتہ، عزیز و اقارب کا رشتہ، اہل و عیال کا رشتہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مؤمن کا ایک رشتہ اپنے خالق و محسن اور محبوبِ حقیقی سے بھی ہے، اور یہ رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط بھی ہے اور پائیدار بھی، دُوسرے سارے رشتے توڑے بھی جاسکتے ہیں اور جوڑے بھی جاسکتے ہیں، مگر یہ رشتہ کسی لمحے نہ توڑا جاسکتا ہے نہ اس کا چھوڑنا ممکن ہے، یہ دُنیا میں بھی قائم ہے، نزع کے وقت بھی رہے گا، قبر کی تاریک کوٹھری میں بھی رہے گا، میدانِ محشر میں بھی اور جنت میں بھی، جوں جوں زندگی کے دور گزرتے اور بدلتے رہیں گے، یہ رشتہ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا، اور اس کی ضرورت کا احساس بھی سب رشتوں پر غالب آتا جائے گا۔ اس رشتے کی راہ میں سب سے بڑھ کر انسان کی نفسانی خواہشات حائل ہوتی ہیں، اور ان خواہشات کی بجاآوری کا سب سے بڑا ذریعہ مال ہے، زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہشات کو کم سے کم کرنا چاہتے ہیں، اور بندے کا جو رشتہ اس کے ساتھ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں، اس لئے جو صدقہ کسی

فقیر و مسکین کو دیا جاتا ہے، وہ دراصل اس کو نہیں دیا جاتا، بلکہ یہ اپنی مالی قربانی کا حقیر سا نذرانہ ہے، جو بندے کی طرف سے محبوبِ حقیقی کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دستِ رضا سے قبول فرماتے ہیں اور پھر اس کی پرورش فرماتے رہتے ہیں، قیامت کے دن وہ صدقہ رائی سے پہاڑ بنا کر بندے کو واپس کر دیا جائے گا۔ پس حیف ہے! ہم بارگاہِ ربّ العزّت میں اتنی معمولی سی قربانی پیش کرنے سے بھی ہچکچائیں اور حق تعالیٰ شانہ کی بے پایاں عنایتوں اور رحمتوں سے خود کو محروم رکھیں۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں:

اُوپر کی سطور سے یہ حقیقت بھی عیاں ہوگئی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے، بعض لوگوں کے ذہن میں زکوٰۃ کا ایک نہایت گھٹیا تصوّر ہے، وہ اس کو حکومت کا ٹیکس سمجھتے ہیں، جس طرح کہ تمام حکومتوں میں مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں، حالانکہ زکوٰۃ کسی حکومت کا عائدہ ٹیکس نہیں، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کی ضروریات کے لئے اس کو عائد کیا ہے، بلکہ حدیث میں صاف طور پر ارشاد ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے متموّل طبقے سے لے کر ان کے تنگ دستوں کو لوٹا دی جائے گی۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء و مساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں، ہرگز نہیں! بلکہ خود فقراء و مساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رُقوم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہیں، اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرانے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کر رہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو غرباء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں!

پہلی اُمتوں میں جو مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانے کے طور پر پیش کیا جاتا تھا، اس کا استعمال کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں تھا، بلکہ وہ سوختنی قربانی کہلاتی تھی، اسے قربان گاہ میں رکھ دیا جاتا تھا، اب اگر آسمان سے آگ آکر اسے راکھ کر جاتی تو یہ قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی، اور اگر وہ چیز اسی طرح پڑی رہتی تو اس کے مردُود ہونے کی

نشانی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس اُمتِ مرحومہ پر یہ خاص عنایت فرمائی ہے کہ اُمراء کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جو چیز حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیں اسے ان کے فلاں فلاں بندوں (فقراء و مساکین) کے حوالے کردیں۔ اس عظیم الشان رحمت کے ذریعہ ایک طرف فقراء کی حاجات کا انتظام کردیا گیا اور دُوسری طرف اس اُمتِ مرحومہ کے لوگوں کو رُسوائی اور ذِلت سے بچالیا گیا، اب خدا ہی جانتا ہے کہ کون پاک مال سے صدقہ کرتا ہے؟ اور کون ناپاک مال سے؟ کون ایسا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے دیتا ہے؟ اور کون ہے جو نام و نمود اور شہرت و ریا کے لئے؟ الغرض زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے قرضِ حسن فرمایا ہے: ’’کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے؟ پس وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھادے۔‘‘ (البقرہ)

یہاں صدقات کو ’’قرضِ حسن‘‘ سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح قرض واجب الادا ہے، اسی طرح صدقہ کرنے والوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کا یہ صدقہ بھی ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کردیا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی احتیاج ہے، یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے، اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کر رہا، بلکہ یہ اس کی طرف سے دیا جارہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں، بلکہ خالص عبادت ہے، تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم و نسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء و مساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفّل بھی اسلامی معاشرے کی قوتِ مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے، اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات و زکوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے، فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے، اس لئے اس مد کے لئے

مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی جانب سے صدقات کی وصولی و انتظام پر مقرّر ہوں، حدیثِ پاک میں ان کو "غازی فی سبیل اللہ" کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے، اور دُوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضے کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے، اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسے کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں، جو ان کے لئے آتشِ دوزخ کا سامان ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: "جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرّر کیا، اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرّر کردیا، اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا۔" (ابوداؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل:

زکوٰۃ ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے، اس کے مسائل حضراتِ علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں، میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں، مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں، بلکہ اہلِ علم سے اچھی طرح تحقیق کرلیں۔

۱:...... اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولے (۸۷ء۵ گرام) سونا ہے، یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مالِ تجارت ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲:...... اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مالِ تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳:...... کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو، اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

۴:...... سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے، چنانچہ سونے چاندی کے زیور،

فہرست

سونے چاندی کے برتن حتیٰ کہ سچا گوٹا، ٹھپّا، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۵:...... کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جبکہ ان حصص کی مقدار بقدرِ نصاب ہو یا دُوسری قابلِ زکوٰۃ چیزوں کو ملاکر نصاب بن جاتا ہو، البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی، اس لئے ہر حصے دار کے حصے میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے، اس کو مستثنیٰ کرکے باقی کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶:...... سونا چاندی، مالِ تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہوگی، اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۷:...... سال کے اوّل و آخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے، اگر درمیان سال میں رقم کم ہوجائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

مثلاً: ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس پندرہ سو روپے رہ گئے، چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہوگئے، اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا، تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی، درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی، اس کا اعتبار نہیں۔

(نوٹ: آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت پونے تین ہزار روپے ہے)

۸:...... پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوٰۃ فرض ہے، وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔

۹:...... صاحبِ نصاب اگر پیشگی زکوٰۃ ادا کردے، تب بھی جائز ہے، لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کردے۔

زکوٰۃ کے مصارف:

۱:...... زکوٰۃ صرف غرباء و مساکین کا حق ہے، حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کرسکتی۔

فہرست

۲:......کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضے میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی، لیکن زکوٰۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرّر ہو، ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔

۳:......حکومت صرف اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی، اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ ہر شخص اپنی صوابدید کے مطابق ادا کرسکتا ہے۔

(کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ ''اموالِ ظاہرہ'' ہیں، اور جو سونا، چاندی، نقدی گھروں میں رہتی ہے، ان کو ''اموالِ باطنہ'' کہا جاتا ہے۔)

۴:......کسی ضرورت مند کو اتنا روپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے، لیکن زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل اور نہ دینے کا وبال

س......زکوٰۃ دینے پر کیا خوشخبری اور نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

ج......زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے، اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے، اور نہ دینے سے مال ناپاک رہتا ہے، اور خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور حدیثِ نبویؐ میں زکوٰۃ نہ دینے کے بہت سے وبال بیان فرمائے گئے ہیں، ایسا مال سانپ کی شکل میں مال دار کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جس کو تو جمع کرتا تھا اور خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتا تھا۔

قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں زکوٰۃ و صدقات کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں، اور زکوٰۃ نہ دینے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں، ان کی تفصیل حضرت شیخ سیّدی و مرشدی مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجرِ مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ کی کتاب ''فضائلِ صدقات'' میں دیکھ لی جائے، یہاں اختصار کے پیشِ نظر ایک ایک آیت اور حدیث فضائل میں، اور ایک ایک آیت اور حدیث وعید میں نقل کرتا ہوں۔

فہرست

زکوٰۃ وصدقات کی فضیلت:

”مثل الذین ینفقون اموٰلھم فی سبیل اللہ کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة واللہ یضٰعف لمن یشاء واللہ واسع علیم. الذین ینفقون اموٰلھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منًّا ولا اذًی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون.“ (البقرہ:۲۶۱،۲۶۲)

ترجمہ:...... ”جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانے کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) اِحسان جتاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں، ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس، اور نہ ان پر کوئی خطر ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حدیث:...... ”عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب، ولا یقبل اللہ الا الطیب، فان اللہ یتقبلھا بیمینه ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل. متفق علیه.“ (مشکوٰۃ ص:۱۶۷ باب فضل الصدقہ)

ترجمہ:...... ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص ایک کھجور

فہرست

کے دانے کے برابر پاک کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ صرف پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دست میں لے کر قبول فرماتے ہیں، پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش فرماتے ہیں، جس طرح کہ تم میں سے ایک شخص اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور کے دانے کا صدقہ قیامت کے دن) پہاڑ کے برابر ہوجائے گا۔“

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید:

”والذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل الله فبشرھم بعذاب الیم. یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لأنفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون.“ (التوبہ:۳۴، ۳۵)

ترجمہ:......”جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، سو آپؐ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنادیجئے۔ کہ اس روز واقع ہوگی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں (اوّل) تپایا جاوے گا، پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا، یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، سو اَب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

حدیث:......”عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما من رجل لا یؤدّی زکٰوة ماله الا جعله الله یوم القیامة فی عنقه شجاعًا. ثم قرأ علینا مصداقه من کتاب الله: ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم الله من فضله. الأیة.“ (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۱۵۷، کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ:......”حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ، آنحضرت

فہرست

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی آیت ہمیں پڑھ کر سنائی۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لئے اچھی ہوگی، بلکہ یہ بات ان کی بہت بُری ہے، وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔“

(آل عمران:۱۸۰، ترجمہ حضرت تھانویؒ)

زکوٰۃ کے ڈَر سے غیرمسلم لکھوانا

س...... ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو غیرمسلم لکھوادیں تو زکوٰۃ نہیں کٹے گی، کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟

ج...... کسی شخص کا اپنے آپ کو غیرمسلم لکھوانا کفر ہے، اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے، اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ پس جس شخص نے بیوہ کو غیرمسلم لکھوانے کا مشورہ دیا اس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے، اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کرلیا ہو تو اس کو بھی ازسرِنو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

اسی کے ساتھ حکومت کو بھی اپنے اس نظامِ زکوٰۃ پر نظرِ ثانی کرنی چاہئے جو لوگوں کو مرتد کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مال سے جتنی مقدار ”زکوٰۃ“ کے نام سے وصول کرتی ہے (یعنی اڑھائی فیصد) اتنی ہی مقدار غیرمسلموں کے مال سے ”رفاہی ٹیکس“ کے نام سے وصول کرلیا کرے، اس صورت میں کسی کو زکوٰۃ سے فرار کی راہ نہیں ملے گی اور غیرمسلموں پر رفاہی ٹیکس کا عائد کرنا کوئی ظلم و زیادتی نہیں، کیونکہ حکومت کے رفاہی کاموں سے استفادے میں غیرمسلم برادری بھی برابر کی شریک ہے، اور اس فنڈ کو غیرمسلم معذوروں کی مدد و اعانت اور خبرگیری میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

بالغ پر زکوٰۃ

س......زکوٰۃ کتنی عمر کے لوگوں پر واجب ہے؟

ج......زکوٰۃ بالغ پر واجب ہے، اور بلوغ کی خاص علامتیں مشہور ہیں، اگر لڑکا لڑکی پندرہ سال کے ہوجائیں مگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ تصوّر کئے جائیں گے۔

نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ

س......حکومت نے بینک اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ منہا کرنے کے اَحکامات صادر فرمائے ہیں، تو یہ فرمائیں کہ چھوٹے بچوں کے نام سے ان کے مستقبل کے لئے جو رقم بینک میں جمع کرائی جاتی ہے یا مختلف تقریبات میں ان کو ملتی ہے، اور وہ بھی بینک میں جمع ہوتی ہے، تو اس پر زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں؟

ج......نابالغ بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں، حکومت اگر نابالغ بچوں کے مال سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو یہ صحیح نہیں۔

نابالغ کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں

س......میں اپنی بچی کے لئے کچھ رقم پس انداز کرتا ہوں جو کہ اس کی ملکیت تصوّر کی جارہی ہے، مگر وہ ابھی تک نابالغ ہے، زکوٰۃ ادا کرنا مجھ پر فرض ہے یا نہیں؟

ج...... جو رقم نابالغ بچی بچے کی ملکیت ہو اس پر اس کے بالغ ہونے تک زکوٰۃ نہیں دی جائے گی، بالغ ہونے کے بعد جب سال گزر جائے تب اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کردیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

س......میری تین بیٹیاں ہیں، عمر ۱۲ سال، ۱۰ سال اور ۸ سال۔ میں نے ان کی شادی کے

لئے ۲۰ تولے سونا لے رکھا ہے، اس کے علاوہ اور دُوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کر رہے ہیں، کیا ان چیزوں پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی؟ بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

ج…… اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنادیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوٰۃ نہیں، جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحبِ نصاب ہوں ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا، ملکیت آپ ہی کی ہے، تو اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے، برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لئے رکھی ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں۔

یتیم نابالغ بچے پر زکوٰۃ نہیں

س…… بچے عمر اور زینب جو بالغ نہیں، اب زید کے انتقال کے بعد ان کے ولی مثلاً بکر کو شریعت یہ اجازت دیتی ہے کہ عمر اور زینب کے مال سے زکوٰۃ عید وغیرہ ادا کرے ان کے لئے یا کوئی اور صدقہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

ج…… نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ صدقۂ فطر یتیم نابالغ کی طرف سے ادا کرنا بھی ضروری ہے، جبکہ وہ نابالغ صاحبِ مال ہو، اس کے علاوہ کوئی اور صدقہ یتیم کے مال میں سے کرنا جائز نہیں۔

مجنون پر زکوٰۃ نہیں ہے

س…… مجنون شخص پر نماز فرض نہیں، اگر کوئی مجنون بہت سی دولت کا مالک ہو تو کیا اس کے مال سے زکوٰۃ کی رقم کاٹنا جائز ہے؟

ج…… مجنون کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ

س…… جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہئے یا بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر؟ اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگرچہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس روپیہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا؟

ج…… زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے، اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہگار ہوگی۔ شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں، بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچاکر زکوٰۃ ادا کرے یا زیوارت کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔

عورت پر زیور کی زکوٰۃ

س…… آپ نے اپنے کالم میں ایک صاحب کو ان کی بیوی کے زیورات پر زکوٰۃ کی ادائیگی ان کی بیوی کی ذمہ داری بتائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عورت تو شوہر پر انحصار کرتی ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر ہوتی ہے، عورت کی کفالت تو مرد کرتا ہے، تو کیا ان زیورات پر جو عورت کو جہیز میں یا تحفے میں ملے ہیں، ان پر زکوٰۃ کی ذمہ داری شوہر پر نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر عورت کو کیا کرنا چاہئے کہ عورت زکوٰۃ ادا کرسکے؟

ج…… زکوٰۃ جن زیورات پر فرض ہو، وہ اگر عورت کی ملکیت ہے تو ظاہر ہے کہ زکوٰۃ مالک ہی پر فرض ہوگی، اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالک ہی پر ہوگی۔ شوہر اگر اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو ادا ہوجائے گی، ورنہ عورت پر لازم ہے کہ زکوٰۃ میں ان زیورات کا حصہ بقدرِ زکوٰۃ نکال دیا کرے۔

بیوی کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں

س…… ایک قلیل آمدنی والے شخص کی بیوی شادی کے موقع پر دس تولے سونا زیورات کی شکل میں لاتی ہے، کیا شوہر کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں اس پر زکوٰۃ ادا کرے؟

ج…… چونکہ یہ زیورات بیگم صاحبہ کی ملکیت ہیں، اس لئے اس زیور کی زکوٰۃ بیگم صاحبہ کے ذمہ ہے، غریب شوہر کے ذمہ نہیں۔ عورت کو چاہئے کہ ان زیورات کا بقدرِ واجب حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے، اپنی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہ ڈالے۔

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہوگا؟

س…… اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی زیور ایسا نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو، لیکن جب اس کی بیوی شادی ہوکر اس کے گھر آئے تو اتنا زیور لے آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب

الا دا ہو، اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ وہ مقروض ہے اور اس کی اتنی تنخواہ بہر حال نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے، تو کیا شوہر پر بغیر بیوی کی طرف سے کسی قربانی کے زکوٰۃ و قربانی واجب رہے گی اور اللہ میاں شوہر ہی کا گریبان پکڑیں گے؟ اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال و جواب کئے جائیں؟

ج…… چونکہ زیور بیوی کی ملکیت ہے، اس لئے قربانی و زکوٰۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا، اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گناہگار بھی وہی ہوگی، شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

شوہر اور بیوی کی زکوٰۃ کا حساب الگ الگ ہے

س……شادی پر لڑکیوں کو جو زیورات ملتے ہیں وہ ان کی ملکیت ہوتے ہیں، لیکن وہ زکوٰۃ اپنے شوہروں کی کمائی ہوئی رقم سے ادا کرتی ہیں، تو کیا اس صورت میں اگر شوہروں کے پاس بھی کچھ رقم ہو، لیکن نصاب سے وہ کم ہو تو کیا اس رقم کو بیویوں کے زیورات کی مالیت میں شامل کر کے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا دونوں کا حساب الگ الگ ہوگا؟

ج……دونوں کا الگ الگ حساب ہوگا۔

شوہر بیوی کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے

س…… میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں ۱۳ تولے سونا دیا تھا، کیا یہ جائز ہے؟ اور ۳ تولے سونا وہ اپنے میکے سے لائی تھیں، چونکہ کل سونا ۱۶ تولے پڑا، اب میری بیوی اگر زکوٰۃ ۱۶ تولے پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوٰۃ میں اپنے خرچ سے دے سکتا ہوں؟ اور پھر یاد رہے کہ یہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا؟

ج…… چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے، اس لئے اس کی زکوٰۃ تو اسی کے ذمہ ہے، لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی۔

زیور کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

س…… میرے پاس آٹھ تولے سونا ہے جو کہ پچھلے سال شادی پر ملا تھا، اور وہ میری بیوی کی

ملکیت میں ہے، اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر قرضہ بھی ہے، اس صورت میں ان زیورات کی زکوٰۃ مجھ پر ہوگی یا بیوی پر؟ ۲: زیورات پر زکوٰۃ جبکہ آمدنی کا ذریعہ میں ہی ہوں قرض کی رقم نکال کر ادا کی جائے یا صرف زیورات کی رقم پر ادا کی جائے؟

ج…… ۱: جب زیورات آپ کی بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ ۲: زیور آپ کی بیوی کا ہے اور قرض آپ کے ذمہ ہے، اس لئے زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس قرض کو منہا نہیں کیا جائے گا، بلکہ پورے زیور کی زکوٰۃ ادا کرے گی، البتہ اگر آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہو تو قرض منہا کیا جائے گا۔

مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوی پر فرض نہیں

س…… اگر کسی کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور میاں بیوی نے اپنی زندگی میں کبھی زکوٰۃ نہ دی ہو، مگر خیرات برابر کرتے رہے ہوں، تو کیا اب اس بیوہ کا فرض ہے کہ وہ گزرے دنوں کی زکوٰۃ ادا کرے؟

ج…… مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوہ کے ذمہ فرض نہیں، اس کے مرحوم شوہر کے ذمہ ہے، وہی گناہگار ہوگا، اس کی طرف سے وارث ادا کردیں تو اچھا ہے۔

س…… اور کیا اپنی بھی زکوٰۃ وہ مرنے تک دیتی رہے، جبکہ اس کا ذریعہ آمدنی کوئی نہیں ہے؟

ج…… اگر اس کی اپنی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت ہے، اس پر زکوٰۃ فرض ہے، یعنی اس کے اپنے حصے کی مالیت اتنی ہو، (اگر مرحوم کے بچے یتیم ہوں تو ان کے مال کی زکوٰۃ نہیں)۔

زیور کی زکوٰۃ اور اس پر حقِ وراثت

س…… زیور کی زکوٰۃ کس کو دینا ہوگی؟ میری بیوی اپنے جہیز میں دس تولے سونے کے زیورات لائی تھی، جو اَب تک وہ استعمال کر رہی ہے، میری شادی کو پانچ سال گزر چکے ہیں، میرے گھر جب سے آئی ہے ایک پیسہ بھی اس نے زکوٰۃ نہیں دیا ہے، زیور پہنتی ضرور ہے، لیکن میں اس کا حق دار نہیں ہوں، اور نہ ہی میں اس پر اپنا کوئی حق سمجھتا ہوں، مرنے

کے بعد یہ حق اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے، وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے، میرے بیٹے کی عمر اس وقت چار سال ہے، اب آپ مجھے تفصیل سے یہ بتائیں کہ اس زیور کی زکوٰۃ کس کو ادا کرنا چاہئے؟

ج…… اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے، ان سے کہئے کہ اگر ان کے پاس پیسے نہیں تو زیور بیچ کر پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کریں، اور مرنے کے بعد بیٹے کو حق دار بنانا بھی شرعاً غلط ہے، اس کے مرنے کے وقت جتنے وارث ہوں گے، حصہ اس میں سب کا ہوگا۔

بیٹی کے لئے زیور پر زکوٰۃ

س…… میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں، اس لئے اس فرض کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں، تو قبلہ! میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ ''ماں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لئے اُٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لاکر زکوٰۃ ادا کرے'' آپ یہ وضاحت کریں کہ لڑکی کے لئے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

ج…… اگر لڑکی کو زیور کی مالک بنادیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی، جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے، صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا، زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جاسکتا، جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنادیا جائے، اور لڑکی کو مالک بنادینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہوگا۔

گزشتہ سالوں کی زیور کی زکوٰۃ

س…… میری شادی کو نو سال ہوگئے ہیں، میری بیگم کے پاس جب سے اب تک تقریباً ۸۰ تولے سونا ہے، اور ہم نے ابھی تک اس پر زکوٰۃ ادا نہیں کی، کیونکہ میری آمدنی اتنی نہیں کہ کچھ بچ جائے تو زکوٰۃ ادا کروں۔ میری دو بچیاں بھی ہیں، وہ سونا میری بیوی کو جہیز میں ملا تھا، اور اگر اب میں زکوٰۃ ادا کرنا چاہوں تو کیسے ادا کروں؟ اور مجھ پر یا میری بیگم پر زکوٰۃ

فہرست

ضروری ہے جبکہ اتنی آمدنی نہیں؟

ج……اس اَسّی تولے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ نہیں، بلکہ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے، اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے پیسے نہ ہوں تو اتنا حصہ زیور کا دے دیا جائے، بہرحال گزشتہ نو سالوں کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ لازم ہے، ہر سال کا حساب کرکے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے ادا کی جائے۔

نصاب میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے

س……کسی گھر میں تین بھائی اکٹھے رہتے ہوں، ایک ہی جگہ کھاتے ہوں، لیکن کماتے الگ ہوں، ہر ایک کی بیوی کے پاس اڑھائی یا تین تولے سونا ہو اور سب کا ملا کر تقریباً ساڑھے آٹھ تولے سونا بنتا ہو تو کیا ان کو اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

ج……اگر ان کے پاس اور کوئی مال نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ نصاب کی حد کو پہنچتا ہو تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں، کیونکہ نصابِ زکوٰۃ میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے، اور یہاں کسی کی انفرادی ملکیت بقدرِ نصاب نہیں۔

خاندان کی اجتماعی زکوٰۃ

س……ایک خاندان کے چند افراد جو سب برسرِ روزگار ہیں، ان کی اپنی ملکیت میں اتنا مال نہیں کہ جس پر زکوٰۃ دیں، لیکن اگر سب اپنا مال جمع کرلیں تو وہ نصاب کے مطابق قابلِ زکوٰۃ بن جاتا ہے، تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟ زکوٰۃ کس حساب سے نکالی جائے؟

ج……ہر شخص کا الگ الگ صاحبِ نصاب ہونا شرط ہے، ورنہ زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، اس لئے آپ نے جو صورت لکھی ہے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ البتہ اگر عرفاً ساری ملکیت خاندان کے سربراہ کی سمجھی جاتی ہے، چونکہ یہ فردِ واحد کی ملکیت ہوئی اور بقدرِ نصاب بھی ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی، یہ اس صورت میں ہے کہ خاندان کے سربراہ کو واقعتاً مالک سمجھا بھی جاتا ہو۔

مشترکہ گھرداری میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟

س……ہمارے گھر میں یہ طریقہ ہے کہ سب بھائی تنخواہ لاکر والدہ کو دیتے ہیں، جو گھر کا خرچہ چلاتی ہیں، جبکہ زیور اور کچھ بچت کی رقم ہمارے پاس ہوتی ہے آیا زکوٰۃ دینی ہمارے

ذمہ ہے یا والدہ محترمہ کے؟

ج…… اگر وہ سونا اور بچت کی رقم اتنی ہو کہ اگر اس کو تقسیم کیا جائے تو سب بھائی صاحبِ نصاب ہوسکتے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے، ورنہ نہیں۔

مشترکہ خاندان میں بیوی، بیٹی، بہوؤں کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے؟

س…… میں گھر کا سربراہ ہوں، میرے دونوں لڑکے صاحبِ روزگار ہیں، اور میری دونوں بہوؤں کے ہاں کم سے کم ۱۲، ۱۲ تولے فی کس زیورات ہیں، اور بیوی کے ہاں ۵ تولے کے زیور اور کنواری لڑکی کی شادی کے لئے ۳ تولے کے زیورات ہیں، جس کو ایک سال سے خرید کر رکھا ہوا ہے، دُوسرے آج کل مشترکہ خاندان میں بھی زیور ہر متعلقہ عورت کی ذاتی ملکیت ہی شمار ہوتا ہے، ایک عورت کا زیور دُوسری عورت مستقل طور سے نہیں لے سکتی، حتیٰ کہ ساس اپنی بہو کا زیور اپنی لڑکی کو نہیں دے سکتی، کیا ایسی صورت میں مجھے گھر کے تمام زیور کی مالیت کے مطابق زکوٰۃ نکالنا چاہئے یا فرداً فرداً کے حساب سے؟

ج…… زکوٰۃ کے واجب ہونے میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے، اب آپ کی بہوؤں کے پاس جو زیور ہے، دیکھنا یہ ہے کہ اس کا مالک کون ہے؟ آپ کی بہوؤں کا زیور اگر ان کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے، اور اگر لڑکوں کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے، اور اگر کچھ زیور بہوؤں کی ملکیت ہے، مثلاً: جو زیور ان کے میکے سے ملا ہے، اور کچھ لڑکوں کی طرف سے، تو اگر ہر ایک کی ملکیت نصاب کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے، ورنہ نہیں۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ کے پاس جو سونا ہے وہ اگر اس کی مالک ہیں اور اس کے سوا ان کی ملکیت میں کوئی روپیہ پیسہ نہیں تو ان کے ذمہ زکوٰۃ نہیں، اور اگر وہ سونا آپ کی ملکیت ہے تو دُوسرے اموالِ زکوٰۃ کے ساتھ اس زیور کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ ہوگی۔

آپ نے لڑکی کے لئے جو سونا خرید کر رکھا ہوا ہے، اس کے بارے میں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ آپ نے وہ سونا لڑکی کی ملکیت کردیا ہے یا نہیں؟ اگر لڑکی کی ملکیت نہیں تو اس کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے، اور اگر لڑکی کی ملکیت ہے اور اس کے پاس کوئی نقد روپیہ پیسہ نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اور اگر کچھ روپیہ پیسہ بھی اس کے پاس ہے تو زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہے۔

شراکت والے کاروبار کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے گی؟

س…… میرا ایک بھائی ہے، اس کو اس کے بھائی نے چھ ہزار روپے میں کھلونوں کی دُکان کھول دی ہے، اب اس کی زکوٰۃ کون ادا کرے، جبکہ یہ کاروبار شراکت میں ہوگیا، یعنی رقم ایک بھائی کی ہے اور چلاتا دُوسرا بھائی ہے، نفع برابر ہے۔ اس آدمی نے جس نے یہ دُکان کھولی ہے ایک قطعہ زمین برائے دُکان دس ہزار روپے میں خریدی ہے، اب اس کی زکوٰۃ کی کیا شکل ہوگی؟

ج…… پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ جب کسی کو کاروبار کے لئے مال دیا جائے اور نفع میں حصہ رکھا جائے تو شرعی اصطلاح میں اس کو ''مضاربت'' کہتے ہیں، اور ہمارے یہاں عام طور سے اس کو ''شراکت'' کہہ دیا جاتا ہے، جبکہ آپ نے بھی یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کاروبار میں ایک اصل رقم ہوتی ہے اور ایک اس کا منافع۔ اصل رقم کی زکوٰۃ اس کے اصل مالک کے ذمہ ہے، اور اس کے ذمہ منافع کے اس حصے کی زکوٰۃ بھی واجب ہے جو اُسے ملے گا، اور جو نفع پر کام کرتا ہے اگر اس کا نفع نصاب کی مقدار کو پہنچے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اپنے حصے کی زکوٰۃ اس پر بھی ہوگی۔ جو قطعہ زمین دُکان کے لئے خریدا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ کھلونے اگر مجسّموں کی شکل کے ہوں تو ان کا کاروبار دُرست نہیں۔

قرض کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

س…… دس ماہ پیشتر زید نے بکر کو ۲۰,۰۰۰ روپے قرضِ حسنہ دیا، ادائیگی کی مدّت لامحدود ہے، بکر نے ۱۰,۰۰۰ روپے مکان خریدنے میں اور ۱۰,۰۰۰ روپے کاروبار میں لگائے۔ رقم منافع کے ساتھ اب ۱۰,۰۰۰ روپے سے بڑھ کر ۱۳,۰۰۰ روپے ہوگئی ہے، کیا اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگئی؟ اور اگر ہوگئی تو کس صورت میں؟

ج…… اُصول یہ ہے کہ جو رقم کسی کو قرض کے طور پر دی جائے، اس کی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے، قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی، پس زید نے جو بیس ہزار کی رقم بکر کو قرض دے رکھی ہے، اس کی زکوٰۃ زید کے ذمہ ہے۔

بکر کے پاس جو سرمایہ ہے خواہ وہ کاروبار میں لگا ہوا ہو یا سونے چاندی اور نقدی

فہرست

کی شکل میں اس کے پاس موجود ہو، اس تمام سرمایہ کی مجموعی رقم میں سے بیس ہزار روپے منہا کردیا جائے، جو اس کے ذمہ قرض ہے، باقی سرمایہ اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہے تو اس کے ذمہ اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔

س…… اگر کچھ رقم کسی کو قرض دی ہوئی ہو تو کیا اس رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟

ج…… جی ہاں! اس رقم پر بھی ہر سال زکوٰۃ واجب ہے، البتہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ ہر سال جب دُوسرے مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اسی کے ساتھ قرض پر دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ دے دیا کریں، اور یہ بھی اختیار ہے کہ جب قرض وصول ہوجائے تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ، جو اس قرض کی رقم پر واجب ہوئی تھی، وہ یک مشت ادا کردیں۔

س…… میرے والدین نے اپنے مکان کی تعمیر کے سلسلے میں ۲۰,۰۰۰ روپے قرض لیا تھا، جو ابھی لوٹایا نہیں گیا ہے، اگرچہ وہ رقم ہمارے پاس جمع شدہ نہیں ہے، بلکہ مکان کی تعمیر وغیرہ کے سلسلے میں خرچ ہوگئی، تو کیا ہم پر اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہوگی؟ کیونکہ اس سلسلے میں معلوم کرنے پر ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ جس شخص کی رقم ہوگی وہی زکوٰۃ کا ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اس سلسلے میں ہم نے اس شخص سے بھی معلوم کیا جس کی یہ رقم ہے، تو انہوں نے صاف طور پر زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا، اور کہا کہ زکوٰۃ آپ خود ادا کریں کیونکہ یہ رقم آپ کے کام آئی ہے۔

ج…… قرض کی رقم کی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے، قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی، اس لئے اس رقم کی زکوٰۃ آپ لوگوں کے ذمہ نہیں، قرض دینے والے کو چاہئے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

نادہند قرض دار کو دی گئی قرض کی رقم پر زکوٰۃ

س…… سائل سے عرصہ چار پانچ سال ہوئے اپنے ہی دوستوں یا رشتہ داروں نے کچھ رقم اُدھار لی تھی، جن کے واپس دینے کی کوئی مدّت طے ہوئی اور نہ کوئی تحریر لکھی گئی تھی۔ سائل نے اس عرصے میں کتنی ہی بار پیسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تو جواب ملا کہ کیا ہوا دے دیں گے ایسے ہی ہوتے ہوتے پانچ سال گزر گئے ہیں، لیکن پیسے واپس ملنے کی کوئی اُمید پختہ نظر

نہیں آتی ہے، ہوسکتا ہے کہ مزید اور زیادہ عرصہ گزر جائے، نااُمید ہوکر میں نے بھی پیسے مانگنے چھوڑ دیئے ہیں۔ برائے مہربانی آگاہ فرمائیں کہ اس رقم کی زکوٰۃ جو عرصہ پانچ سال سے میرے پاس نہیں، دینی ہوگی یا نہیں؟

ج…… جو رقم کسی کو قرض دی ہو اس پر زکوٰۃ لازم ہے، البتہ یہ اختیار ہے کہ چاہے تو ہر سال ادا کردیا کرے، یا وصول ہونے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کردے، البتہ اگر مقروض قرضہ سے منکر ہو اور قرض دہندہ کے پاس گواہ بھی نہ ہوں تو وصول ہونے سے پہلے اس کی زکوٰۃ لازم نہیں اور وصول ہونے کے بعد بھی گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ نہیں۔

س…… میرے ایک دوست نے آج سے پانچ سال پہلے ڈیڑھ لاکھ روپیہ تجارت میں لگانے کے لئے لیا تھا، اس نے وہ تمام روپیہ خردبُرد کردیا، آج پانچ سال کے بعد اس نے مجھے پندرہ ہزار روپیہ واپس کیا ہے، کیا ان پندرہ ہزار روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے؟ کیا پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے یا صرف اسی سال کی؟ اور جو باقی کا روپیہ اس نے ادا نہیں کیا، اس پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے؟

ج…… اس پندرہ ہزار روپے پر گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہے، اسی طرح جو روپیہ آپ کے دوست سے ملتا جائے اس کی گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے رہئے۔

امانت کی رقم پر زکوٰۃ

س…… میرے پاس کسی کی امانت ہے، تو اس پر زکوٰۃ دینا میرا فرض ہے یا جس کی رقم ہے وہ زکوٰۃ دے گا؟ دُوسری بات عرض خدمت یہ ہے کہ مجھ سے کسی نے قرض مانگا اور وہ اپنے وقت پر نہ دے اور اُمید بھی کم ہے تو اس رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

ج…… جس شخص کی امانت آپ کے پاس ہے، آپ کے ذمہ اس کی زکوٰۃ نہیں، بلکہ اس کی زکوٰۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے۔ اگر اس نے آپ کو زکوٰۃ دینے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم میں سے ادا کرسکتے ہیں۔ کسی کے ذمہ جو آپ کا قرض ہے اگر وہ تسلیم کرتا ہے کہ مجھے قرض دینا ہے تو آپ کے ذمہ اس کی زکوٰۃ لازم ہے، خواہ ہر سال ادا کرتے رہیں یا جب وصول ہوجائے تب گزشتہ تمام سالوں کی ادا کردیں۔

فہرست

اگر امانت کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹ لے؟

س……دُوسرے شہروں کے لوگ اپنی تجارت اور امانت کے طور پر کسی کے پاس جو رقم جمع کراتے ہیں تو حفاظت کے خیال سے وہ شخص اپنے نام سے اس کو بینک میں رکھ دیتا ہے، اور وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی ہدایت کے پیشِ نظر رقم نکالتا بھی رہتا ہے، تو حکومت کیا ان رقوم پر زکوٰۃ منہا کرنے کی حق دار ہے یا نہیں؟

ج……جس شخص کی امانت ہے، اس کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہوگی، مگر چونکہ حکومت آپ کے اکاؤنٹ سے زبردستی زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے، اس لئے امانت رکھوانے والوں کو چاہئے کہ آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار دے دیں، اس اختیار دینے کے بعد ان کی رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ ان کی طرف سے ہوگی، اور آپ (زکوٰۃ کی رقم جو کاٹ لی گئی) اس کو منہا کرکے باقی رقم ان کو واپس کریں گے۔

زرِ ضمانت کی زکوٰۃ

س……جو رقم ہمارے پاس امانتاً رکھی ہو، اس پر زکوٰۃ کون ادا کرے گا؟ ہم ادا کریں گے یا اصلی مالک؟ مکان کے کرایہ پر جو رقم بطور زرِ ضمانت پیشگی کرایہ دار سے لی جاتی ہے، وہ قابلِ واپسی ہے، اور کئی سال مالکِ مکان کے پاس امانت رہتی ہے، اس پر کون زکوٰۃ ادا کرے گا؟

ج……جو شخص رقم کا مالک ہو اس کے ذمہ زکوٰۃ ہے، پس امانت کی رقم کی زکوٰۃ امین پر نہیں، بلکہ امانت رکھوانے والے مالک کے ذمہ ہے، اور زرِ ضمانت کا مالک کرایہ دار ہے، اس کی زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب اور شرائط

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے؟

س……زکوٰۃ کس کس چیز پر فرض ہے؟

ج……زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے:

۱:……سونا، جبکہ ساڑھے سات تولہ (۸۷ء۴۷۹ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۲:……چاندی جبکہ ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ء۳۵ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۳:……روپیہ، پیسہ اور مالِ تجارت، جبکہ اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲ء۳۵ گرام) کے برابر ہو۔

نوٹ:……اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے، کچھ چاندی ہے، کچھ نقد روپے ہیں، کچھ مالِ تجارت ہے، اور ان کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح اگر کچھ سونا ہے، کچھ چاندی ہے، یا کچھ سونا ہے، کچھ نقد روپیہ ہے، یا کچھ چاندی ہے، کچھ مالِ تجارت ہے، تب بھی ان کو ملاکر دیکھا جائے گا کہ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت بنتی ہے یا نہیں؟ اگر بنتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے، ورنہ نہیں۔ الغرض سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۴:……ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، اور بھیڑ بکری، گائے، بھینس اور اُونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں، ان میں چونکہ تفصیل زیادہ ہے، اس لئے نہیں لکھتا، جو لوگ ایسے مویشی رکھتے ہوں وہ اہلِ علم سے دریافت کریں۔

۵:……عشری زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، جس کو "عشر" کہا جاتا ہے، اس کی تفصیلات آگے ملاحظہ کریں۔

فہرست

نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

س……عام طور سے زکوٰۃ کے لئے شرطِ نصاب جو سننے میں آتا ہے، وہ ہے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان کی مالیت۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس نہ سونا ہے، نہ چاندی، بلکہ پانچ ہزار روپے نقد ہیں، اسے کس نصاب پر عمل کرنا چاہئے، سونے پر یا چاندی پر؟ اور مالیت کا حساب لگائے تو کس چیز کے مطابق؟ اگر چاندی کی شرط پر عمل کرتا ہے تو وہ صاحبِ نصاب ٹھہرے گا، لیکن اگر سونے کی شرط پر عمل کرتا ہے تو ہرگز صاحبِ زکوٰۃ نہیں ٹھہرتا، لہٰذا وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ وضاحت فرمائیں کہ ایسے شخص کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہئے؟

آج کل نصاب کے دو معیار کیوں چل رہے ہیں؟ جبکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ایک ہی معیار تھا، یعنی دو سو درہم (چاندی) کی مالیت بیس دینار (سونے) کی مالیت کے برابر تھے، آج ان کی مالیتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، لہٰذا کس شرط پر عمل کرنا لازمی ہے؟ نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

ج……آپ کے سوال کے سلسلے میں چند باتیں سمجھ لینا ضروری ہے:

اوّل:……کس مال میں کتنی مقدار واجب الادا ہے؟ کس مال میں کتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ یہ بات محض عقل و قیاس سے معلوم نہیں ہوسکتی، بلکہ اس کے لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی طرف رُجوع کرنا ناگزیر ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مال کا جو نصاب مقرّر فرمایا ہے اس کو قائم رکھنا ضروری ہے، اور اس میں رَدّوبدل کی گنجائش نہیں، ٹھیک اسی طرح، جس طرح کہ نماز کی رکعات میں رَدّوبدل کی گنجائش نہیں۔

دوم:……آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کا نصاب دو سو درہم (یعنی ساڑھے باون تولے یعنی تقریباً ۶۱۲٫۳۵ گرام) اور سونے کا نصاب بیس مثقال (ساڑھے سات تولے یعنی تقریباً ۸۷٫۴۸ گرام) مقرّر فرمایا ہے، اب خواہ سونے چاندی کی قیمتوں کے

فہرست

درمیان وہ تناسب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا قائم رہے یا نہ رہے، سونے چاندی کے ان نصابوں میں تبدیلی کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں، جس طرح فجر کی نماز میں دو کے بجائے چار رکعتیں اور مغرب کی نماز میں تین کے بجائے دو یا چار رکعتیں پڑھنے کا کوئی اختیار نہیں۔

سوم:......جس کے پاس نقد روپیہ پیسہ ہو یا مالِ تجارت ہو تو یہ ظاہر ہے کہ اس کے لئے سونے چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو معیار بنانا ہوگا، رہا یہ کہ چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے یا سونے کے نصاب کو؟ اس کے لئے فقہائے اُمت نے، جو درحقیقت حکمائے اُمت ہیں، یہ فیصلہ دیا ہے کہ ان دونوں میں سے جس کے ساتھ بھی نصاب پورا ہو جائے اسی کو معیار بنایا جائے گا، مثلاً: چاندی کی قیمت سے نصاب پورا ہو جاتا ہے، مگر سونے سے نصاب پورا نہیں ہوتا (اور یہی آپ کے سوال کا بنیادی نکتہ ہے)، تو چاندی کی قیمت سے حساب لگایا جائے گا، اور اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ زکوٰۃ فقراء کے نفع کے لئے ہے، اور اس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے، دوم یہ کہ اس میں احتیاط بھی زیادہ ہے کہ جب ایک نقدی (یعنی چاندی) کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اور دُوسری نقدی (یعنی سونے) کے ساتھ پورا نہیں ہوتا تو احتیاط کا تقاضا یہ ہوگا کہ جس نقدی کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اسی کا اعتبار کیا جائے۔

زکوٰۃ کب واجب ہوئی؟

س......میرے پاس سال بھر سے کچھ رقم تھی، جسے میں خرچ بھی کرتی رہی، شوال کے مہینے سے رجب تک میرے پاس دس ہزار روپے بچے، اور رجب میں ہی ۳۵ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی، اب یہ بتائیں کہ رمضان میں صرف دس ہزار کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی یا ۳۵ ہزار بھی اس میں شامل کئے جائیں گے جبکہ ۳۵ ہزار پر رمضان تک صرف تین ماہ کا عرصہ گزرا ہوگا؟

ج......جو آدمی ایک بار نصاب کا مالک ہو جائے تو جب اس نصاب پر ایک سال گزرے گا تو سال کے دوران حاصل ہونے والے کل سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہوگی، ہر رقم پر الگ الگ

سال گزرنا شرط نہیں، اس لئے رمضان المبارک میں آپ پر کل رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی جو اس وقت آپ کے پاس ہو۔

س……اگر کسی کے پاس ۶۸ ہزار روپیہ اور ۶ تولہ سونا ہے تو اس سونے پر بھی زکوٰۃ دی جائے گی یا صرف روپے کی ہی زکوٰۃ نکالنی ہوگی؟

ج……اس صورت میں زکوٰۃ سونے پر بھی واجب ہے، سال پورا ہونے کے دن سونے کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے ۶ تولے سونے کی مالیت کو بھی رقم میں شامل کرکے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

نقد اور مالِ تجارت کے لئے چاندی کا نصاب معیار ہے

س……نصاب ساڑھے سات تولہ سونا، ساڑھے باون تولہ چاندی کا ہے، اس سلسلے میں جاننا چاہوں گا کہ نقدی اور مال کا حساب کس کے معیار پر کیا جائے چاندی یا سونا؟

ج……چاندی کے نصاب کا اعتبار کیا جائے۔

نوٹ:…… ساڑھے سات تولہ سونا مساوی ہے ۸۷٫۴۷۹ گرام کے، اور ساڑھے باون تولے چاندی ۶۱۲٫۳۵ گرام کے برابر ہے۔

س……آج کل کم سے کم کتنی رقم کی ملکیت پر زکوٰۃ فرض ہوگی؟

ج……ساڑھے باون تولے چاندی کی بازار میں جتنی قیمت ہو اتنی مالیت پر، چونکہ چاندی کا بھاؤ بدلتا رہتا ہے اس لئے اس کی مالیت کا لکھنا بے سود ہے، جس دن زکوٰۃ واجب ہو اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے۔

نصاب سے کم اگر فقط سونا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں

س……اگر کسی عورت کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا اور ساڑھے باون تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اگر کسی عورت کے پاس ۶، ۵ تولہ سونا ہو چاندی اور نقدی وغیرہ کچھ نہ ہو اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتی، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج……اگر صرف سونا ہو، اس کے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ اور دیگر کوئی چیز قابلِ زکوٰۃ نہ ہو تو

ساڑھے سات تولے (۵ء۸۷گرام) سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں۔

ساڑھے سات تولے سونے سے کم پر نقدی ملاکر زکوٰۃ واجب ہے

س...... میری چار لڑکیاں بالغ ہیں، ہر ایک کے پاس ۴ تولہ سونا زائد یا کم ہے، میں نے ہمیشہ کے لئے دے دیا تھا، اور ہر ایک کے پاس روپیہ چار سو ریال، چھ سو، ایک ہزار ریال جمع رہتا ہے، کیا ان سب پر زکوٰۃ، قربانی، فطرہ علیحدہ ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج...... آپ نے جو صورت لکھی ہے اس میں آپ کی سب لڑکیوں پر الگ الگ زکوٰۃ، قربانی، صدقۂ فطر لازم ہے، کیونکہ سونا اگرچہ نصاب سے کم ہے، مگر نقدی کے ساتھ سونے کی قیمت ملائی جائے تو ساڑھے باون تولے (۳۵ء۶۱۲ گرام) چاندی کی قیمت بن جاتی ہے۔

کیا نصاب سے زائد میں، نصاب کے پانچویں حصے تک چھوٹ ہے؟

س...... میرے پاس صرف سونے کے تین زیورات ہیں، ایک کا وزن ۷۸ تولہ، دُوسرے کا ۲ تولہ، تیسرے کا ایک تولہ ۵ ماشہ۔ کل ۸۱ تولہ ۵ ماشہ کے زیورات ہیں، میں چاہتا ہوں کہ صرف چالیسواں کی شرح سے دو تولہ کی زکوٰۃ نکال دوں، اور وہ اس طرح کہ دو تولہ کا ایک زیور ہی اپنی غریب پھوپھی کو دے دوں، کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ۱۷ ماشہ پر زکوٰۃ معاف ہے، کیونکہ نصاب کے پانچواں حصہ سے کم ہے، مگر ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دورِ حاضر میں ڈھائی فیصد کی شرح زکوٰۃ کی ہوگئی ہے، چالیسواں کی اصطلاح منسوخ ہوگئی، اب مجھ کو ڈھائی فیصد کے حساب سے کل نو سو ستتر ماشے کا ڈھائی فیصد یعنی ۴۲۵ء۲۴ ماشہ دینا ہوگا نہ کہ صرف ۲۴ ماشہ یعنی ۲ تولہ؟ خلش دُور کریں۔

ج...... ڈھائی فیصد اور چالیسواں حصہ تو ایک ہی چیز ہے، اصطلاحیں بدلتی تو رہتی ہیں، منسوخ نہیں ہوا کرتیں، دراصل اس مسئلے میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور صاحبین (امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) کا اختلاف ہے کہ نصاب سے رقم کچھ زیادہ ہو تو زائد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ حضرت امامؒ کے نزدیک نصاب سے زائد جب پانچواں حصہ ہوجائے تو اس پر زکوٰۃ ہے، نصاب اور

پانچویں حصے کے درمیان کی مالیت پر ''چھوٹ'' ہے، اسی طرح پانچویں حصے سے پانچویں حصے تک ''چھوٹ'' ہے، جب مزید پانچواں حصہ ہوجائے گا تب اس پر زکوٰۃ آئے گی۔

صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نصاب سے زائد جتنی بھی مالیت ہو، خواہ کم یا زیادہ اس پر زکوٰۃ ہے۔ پس حضرت امامؒ کے قول کے مطابق آپ کے ذمہ صرف اَسّی تولہ پر زکوٰۃ ہے اور زائد مقدار جو سترہ ماشے کی ہے، وہ چونکہ نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں، جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اس زائد سترہ ماشے پر بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ ہے۔

عوام کے لئے زیادہ باریکی میں جانا مشکل ہے، ان کے لئے سیدھی سی بات یہ ہے کہ کل مالیت کا چالیسواں حصہ (یا اڑھائی فیصد) ادا کردیا کریں، لہٰذا آپ دو تولے اپنی پھوپھی صاحبہ کو دے دیں، یہ اَسّی تولے کی زکوٰۃ ہوگئی، اور ایک تولہ ۱۵ ماشے جو زائد ہیں، ان کی قیمت لگاکر اس کا چالیسواں حصہ ادا کردیں۔

ایضاً

س…… میں بزرگوں سے سنتا چلا آرہا ہوں اور کتابوں میں پڑھتا ہوں کہ زکوٰۃ چاندی سونا پر ہے، اگر کسی کے پاس روپے ہوں یا نوٹ ہوں، تو ان کو بھی چاندی سونا میں حساب کرلو، اب پھر دیکھو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہوئے کہ نہیں؟ اگر ہوگئے تو صاحبِ نصاب ہوگئے اور اب اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو، یعنی چالیس سے تقسیم کردو اور اگر باقی کچھ بچ جائے تو اگر وہ نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے تو اس کو چھوڑ دو اس پر زکوٰۃ معاف ہے۔ میرے پاس مثلاً: ۱۲۰ تولہ چاندی کے زیورات ہیں، اور ۴۵۰ روپے بینک میں ہیں، جن پر ایک سال مکمل گزر گیا، اب ۴۵۰ روپے کا میں نے نو تولہ چاندی بشرح ۵۰ روپے فی تولہ بنالیا، گویا میرے پاس کل ایک سو انتیس تولے چاندی یا کل چھ ہزار چار سو پچاس روپے نقدی ہیں، اگر میں صرف ان کو چاندی سمجھ کر چالیسواں حصہ نکالتا ہوں تو صرف تین تولہ چاندی یعنی ایک سو پچاس روپے زکوٰۃ واجب ہے، ۹ تولہ بڑھتری پر جو نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے زکوٰۃ واجب نہیں، اگر میں دُوسرے

طریقے سے یعنی ۶۴۵۰ روپے پر اڑھائی فیصد کے حساب سے نکالتا ہوں تو اس پر ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے زکوٰۃ آئے گی، بتایئے کون سی رقم ۱۵۰ روپے یا ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے صحیح ہیں؟ شکوک رفع فرمائیں۔

ج…… جو سونا چاندی نصاب سے زائد ہو مگر نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے، احتیاط کی بات یہی ہے کہ اس کو بھی واجب سمجھ کر ادا کیا جائے، اس لئے آپ کی ذکر کردہ مثال میں ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے ہی ادا کرنا چاہئے۔

نصاب سے زیادہ سونے کی زکوٰۃ

س…… اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہے، تو اس صورت میں کیا زکوٰۃ پوری مقدار پر فرض ہے یا نصاب سے زائد مقدار پر؟

ج…… پوری مقدار پر۔ بعض لوگ زکوٰۃ کو انکم ٹیکس پر قیاس کرکے یہ سمجھتے ہیں کہ نصاب سے کم مقدار پر چونکہ زکوٰۃ نہیں، اس لئے جب نصاب سے زیادہ ہوجائے تو صرف زائد پر زکوٰۃ ہے اور نصاب کی مقدار ''چھوٹ'' میں داخل ہے، مگر یہ خیال صحیح نہیں، بلکہ جتنا بھی سونا، چاندی یا روپیہ پیسہ ہو اس سب کی زکوٰۃ لازم ہے، جبکہ نصاب کو پہنچ جائے۔

نوٹ پر زکوٰۃ

س…… فی زمانہ تمام ممالک میں سکہ کے بجائے کاغذی نوٹ رائج ہیں، جن کی حیثیت وعدے یا اقرارنامے کی ہے، کیا یہ کاغذی نوٹ سکہ میں شمار ہوسکتا ہے؟ اگر سکے میں شمار نہیں ہوسکتا تو اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فلزی سکہ رائج الوقت پر زکوٰۃ لازم کی ہے۔

ج…… نوٹ یا تو خود سکہ ہے یا مالیت کی رسید ہے، اس لئے زکوٰۃ تو نوٹوں پر ہر حال میں لازم ہے، البتہ نوٹ سے زکوٰۃ کے ادا ہونے کا مسئلہ محلِ نظر رہا ہے، بہت سے اکابر کی رائے میں یہ خود سکہ نہیں، بلکہ رسید ہے، اس لئے زکوٰۃ اس سے ادا نہیں ہوتی، اور بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کو دورِ جدید میں سکہ کی حیثیت حاصل ہے، اس لئے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، پہلے قول پر احتیاط زیادہ ہے اور دُوسرے قول میں سہولت زیادہ ہے۔

زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے تنخواہ پر نہیں

س ...... فوجی سپاہی کو تنخواہ ملتی ہے، اس کے ساتھ مکان کا کرایہ، ٹرانسپورٹ کا کرایہ وغیرہ ملتا ہے، ۱۳۰۰ روپے تک نقد لے لیتے ہیں، کیا اس رقم پر زکوٰۃ ہوتی ہے؟ جبکہ روپے اکٹھے اس کے پاس آتے ہیں، لیکن بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج ...... زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے، جبکہ بچت کی رقم ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲٫۳۵ گرام چاندی کی مالیت کو پہنچ جائے، جب کچھ بچتا ہی نہیں تو اس پر زکوٰۃ کیا ہوگی؟

زکوٰۃ ماہانہ تنخواہ پر نہیں، بلکہ بچت پر سال گزر جانے پر ہے

س ...... اپنی تنخواہ کی کتنی فیصد رقم زکوٰۃ میں دینی چاہئے؟ ہماری کل تنخواہ صرف پانچ سو ہے۔

ج ...... اگر بچت نصاب کے برابر ہوجائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو ۲½ فیصد زکوٰۃ واجب ہے، ورنہ نہیں۔

تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو، اس پر زکوٰۃ نہیں

س ...... میں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں، اس کمپنی پر میری کچھ رقم (تنخواہ کی مد) میں واجب ہے، موجودہ ظاہری صورتِ حال کے مطابق اس کے ملنے کی کوئی خاص اُمید نہیں، لیکن اگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے یہ رقم مل جاتی ہے تو احقر کا ارادہ ہے کہ اس سے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے ایک مکان یا فلیٹ خرید لے (میرے پاس اپنا ذاتی مکان نہیں ہے)، کیا مجھے اس رقم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے؟ واضح رہے کہ یہ رقم کمپنی پر ایک سال سے زیادہ کے عرصے سے واجب الادا ہے۔

ج ...... تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو، اس پر زکوٰۃ نہیں، تنخواہ کی رقم ملنے کے بعد اس پر سال پورا ہوگا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر آپ پہلے سے صاحبِ نصاب ہیں تو جب نصاب پر سال پورا ہوگا اس کے ساتھ اس تنخواہ کی وصول شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہوجائے گی۔

فہرست

زکوٰۃ کس حساب سے ادا کریں؟

س…… یہ فرمائیں کہ زکوٰۃ جمع شدہ رقم پر ادا کی جاتی ہے، مثلاً: کسی ماہ ایک شخص کے پاس ۲ ہزار روپے ہیں، تیسرے یا چوتھے ماہ میں وہ پندرہ سو روپے رہ جاتے ہیں، اور جب سال مکمل ہوتا ہے تو وہ رقم دو ہزار پانچ سو ہوتی ہے، تو اب کس حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی؟ تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

ج…… پہلے یہ اُصول سمجھ لیجئے کہ جس شخص کے پاس تھوڑی تھوڑی بچت ہوتی رہی، جب تک اس کی جمع شدہ پونجی ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کو نہ پہنچے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اور جب اس کی جمع شدہ پونجی اتنی مالیت کو پہنچ جائے (اور وہ قرض سے بھی فارغ ہو) تو اس تاریخ کو وہ "صاحبِ نصاب" کہلائے گا، اب سال کے بعد اسی قمری تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی، اس وقت اس کے پاس جتنی جمع شدہ پونجی ہو (بشرطیکہ نصاب کے برابر ہو) اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، سال کے دوران اگر وہ رقم کم وبیش ہوتی رہی اس کا اعتبار نہیں، بس سال کے اوّل وآخر میں نصاب کا ہونا شرط ہے۔

کاروبار میں لگائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س…… میں خود ایک کمپنی میں نوکری کرتا ہوں، اس کے ساتھ میں نے کچھ پیسہ شراکت میں کاروبار میں لگایا ہوا ہے، جس سے کچھ آمدنی ہوجاتی ہے، جس سے ہمارا خرچ چلتا ہے، اور کچھ بچت (زیادہ سے زیادہ ۱۰، ۱۲ ہزار روپے سالانہ) ہوجاتی ہے، کیا کاروبار میں لگائے ہوئے پیسے پر زکوٰۃ دینا ہوگی جبکہ ہم بچت کی ہوئی رقم پر پورے سال کی زکوٰۃ دیتے ہیں؟

ج…… کاروبار میں لگے ہوئے روپے پر بھی زکوٰۃ ہے۔

اصل رقم اور منافع پر زکوٰۃ

س…… زید نے ۵ ہزار روپے ایک جائز تجارت میں لگائے ہیں، سال گزرنے کے بعد زید کتنی رقم زکوٰۃ میں دے گا؟ اصل رقم پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اس کل منافع پر جو سال بھر کمایا؟

ج…… سال گزرنے پر اصل رقم مع منافع کے جتنی رقم بنتی ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

قابلِ فروخت مال اور نفع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے

س…… مجھے دُکان چلاتے ہوئے تقریباً ۳ سال ہوگئے ہیں، دُکان کھولے تو زیادہ عرصہ ہوگیا ہے، لیکن پہلے بچوں کا سامان وغیرہ تھا، میرا سوال یہ ہے میں نے زکوٰۃ کبھی نہیں دی، آپ مجھے بتلائیے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ دوں؟ دُکان کے پورے مال پر زکوٰۃ ہے یا اس سے جو سالانہ منافع ہوتا ہے؟ اور اس سے پہلے جو میں نے زکوٰۃ نہیں دی، اس کا کیا کروں؟ کیونکہ میرے والد صاحب کا حج کا بھی فارم بھروادیا ہے، اس میں میں نے بھی کچھ رقم دی ہے۔

ج…… آپ کی دُکان میں جتنا قابلِ فروخت سامان ہے، اس کا حساب لگاکر اور منافع جوڑ کر سال کے سال زکوٰۃ دیا کیجئے، اور اس کے ساتھ گھر میں جو قابلِ زکوٰۃ چیز ہو اس کی زکوٰۃ بھی اس کے ساتھ ادا کردیا کیجئے، گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے، اس کو بھی حساب کرکے ادا کیجئے، سال کے اندر جو رقم گھر کے مصارف اور دیگر ضروریات میں خرچ ہوجاتی ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں۔

کاروبار میں قرضہ کو منہا کرکے زکوٰۃ دیں

س…… صورتِ حال یہ ہے کہ میں اسپیئر پارٹس کا کاروبار کرتا ہوں، میں کراچی سے مال لے کر آتا ہوں، اور آگے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں سپلائی کرتا ہوں، میں جن سے مال لیتا ہوں ان کا قرضہ میرے اُوپر تقریباً ۳۰،۰۰۰ روپے ہے، اور دُوسروں کے اُوپر میرا قرضہ تقریباً ۱۸،۰۰۰ روپے ہے، اور میرے پاس تقریباً ۸۰،۰۰۰ روپے کا مال موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ نکالوں؟ ایک جگہ میں نے پڑھا ہے کہ کل رقم میں سے قرض نکال کر جو بچے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے، لیکن وہ رقم جو کہ دُوسروں پر قرضہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور وہ رقم جو میں نے قرضہ دے رکھی ہو؟

ج…… جتنی مالیت آپ کے پاس موجود ہے، خواہ نقدی کی شکل میں ہو یا مالِ تجارت کی شکل میں، نیز آپ کے وہ قرضے جو لوگوں کے ذمہ ہیں، ان سب کو جمع کرلیا جائے، اس مجموعی رقم

میں سے وہ قرضہ جات منہا کردیئے جائیں جو آپ کے ذمہ ہیں، منہا کرنے کے بعد جتنی مالیت باقی رہے اس کی زکوٰۃ ادا کردیا کریں، صورتِ مسئولہ میں ۶۸ ہزار روپے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب ہے۔

قابلِ فروخت مال کی قیمت سے قرض منہا کرکے زکوٰۃ دی جائے

س…… زید نے قرض کے پیسوں سے ایک دُکان کھولی، سال پورا ہونے پر حساب کرکے ۹۵,۰۰۰ روپے کا مال موجود ہے، جبکہ شروع میں ۱,۱۰,۰۰۰ کا مال ڈالا تھا، اور قرض جو دُکان پر ۶۰,۰۰۰ روپے کا بقایا ہے، اور نقد دو ہزار روپے پڑے ہوئے ہیں، تو کیا ان پر زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوسکتی ہے تو کتنی؟

ج…… جتنی مالیت کا سامان قابلِ فروخت ہے، اس کی قیمت میں سے قرض کی رقم منہا کرکے باقی ماندہ رقم میں دو ہزار روپے جمع کرکے اس کی زکوٰۃ ادا کردیجئے۔

صنعت کا ہر قابلِ فروخت مال بھی مالِ زکوٰۃ ہے

س…… صنعت کے سلسلے میں کون سا مال زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے اور کون سے مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟

ج…… صنعت کار کے پاس دو قسم کا مال ہوتا ہے، ایک خام مال، جو چیزوں کی تیاری میں کام آتا ہے، اور دُوسرا تیار شدہ مال، ان دونوں قسم کے مالوں پر زکوٰۃ ہے، البتہ مشینری اور دیگر وہ چیزیں جن کے ذریعہ مال تیار کیا جاتا ہے، ان پر زکوٰۃ نہیں۔

سال کے دوران جتنی بھی رقم آتی رہے، لیکن زکوٰۃ اختتامِ سال پر موجود رقم پر ہوگی

س…… زکوٰۃ کے لئے رقم یا مال پر پورا سال گزر جانا ضروری ہے، جبکہ مالِ تجارت میں فائدہ سے جو اضافہ ہوتا ہے اس تمام پر بارہ ماہ کا پورا عرصہ نہیں گزرتا، مثلاً: ایک شخص کے پاس جنوری ۸۴ء تک کل سرمایہ ۲۰ ہزار روپے تھا، جو تین ماہ تک اندازاً ۲۲ ہزار ہوگیا، چھ ماہ گزرنے پر ۲۵ ہزار روپے ہوگیا، نو ماہ گزرنے پر ۲۸ ہزار ہوگیا، اور بارہویں مہینے کے اختتام

تک اس کی رقم بڑھ کر ۳۰ ہزار روپے ہوگئی، اب زکوٰۃ کس رقم پر واجب ہوگی؟ جبکہ وہ شخص ہمیشہ اپنی زکوٰۃ و دیگر آمدنی کے لئے حساب شمسی سال کے اختتام پر کرتا ہے۔

ج…… یہاں دو مسئلے ہیں، ایک یہ کہ زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے، شمسی سال کا اعتبار نہیں۔ اب یا تو حساب قمری سال کے اعتبار سے کرنا چاہئے، اور اگر شمسی سال کے اعتبار سے حساب کرنا ہی ناگزیر ہو تو دس دن کی زکوٰۃ مزید ادا کردینی چاہئے۔

دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قمری سال کے ختم ہونے پر اس کے پاس جتنا مال ہو اس سب پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی۔ مثلاً: کسی کا سالِ زکوٰۃ یکم محرّم سے شروع ہوتا ہے، تو اگلے سال یکم محرّم کو اس کے پاس جتنا مال ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرے، خواہ اس میں سے کچھ حصہ دو مہینے پہلے ملا ہو یا دو دن پہلے۔ الغرض سال کے دوران جو مال آتا رہے اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا، بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہو، اس پورے سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی، خواہ اس کے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

جب نصاب کے برابر مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی

س…… عمر کا ایسا کاروبار ہے کہ اسے روزانہ سو روپے بچت ہوتی ہے، وہ یہ سو روپے بینک میں رکھتا ہے، مثلاً: دس رجب سے عمر نے یہ پیسے جمع کرنے شروع کئے، اور دُوسرے سال دس رجب کو اس نے حساب کیا تو تقریباً ۳۶,۰۰۰ روپے تھے، اب ان پیسوں میں رمضان، شوال وغیرہ کے پیسے بھی ہیں، جن پر ابھی سال نہیں گزرا، اب سوال یہ ہے کہ آیا عمر دس رجب کو ۳۶ ہزار روپے کی زکوٰۃ اکٹھی نکالے گا یا دس رجب سے اڑھائی روپے روزانہ نکالے گا؟ کیونکہ اس کی روزانہ بچت سو روپیہ ہے، کیا اکٹھی زکوٰۃ نکالنے سے وہ دُوسرے رجب تک زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوجائے گا اور یوں اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، جب کہ مالِ زکوٰۃ پر سال گزرنا شرط ہے؟

ج…… جب نصاب پر سال پورا ہوجائے تو سال کے بعد جتنا روپیہ ہو سب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، خواہ کچھ روپیہ درمیان سال میں حاصل ہوا ہو۔ پورے سال کی زکوٰۃ کا حساب ایک ہی وقت کیا جاتا ہے، الگ الگ دنوں کا حساب نہیں کیا جاتا۔ مثلاً: آپ نے جو صورت لکھی ہے ایک شخص نے دس رجب کو سو روپے روزانہ جمع کرنے شروع کئے، اگلے سال دس رجب کو اس کے پاس ۳۶,۰۰۰ روپے ہوگئے، اس کا سال اس وقت سے شروع ہوگا جب اس کی اتنی رقم جمع ہوجائے جو ساڑھے باون تولے (۶۱۲ء۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کے برابر ہو، جس تاریخ کو اتنی مالیت جمع ہوگی اس سے اگلے سال اسی تاریخ کو جمع شدہ پوری رقم کی زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہوجائے گی۔

زکوٰۃ اندازاً دینا صحیح نہیں ہے

س…… دُکان کی زکوٰۃ اندازاً ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی اگر کپڑا ہے تو اس کو پورا ناپنا چاہئے یا اندازاً ادا کردیا جائے؟

ج…… زکوٰۃ پورا حساب کرکے دینی چاہئے، اگر اندازہ کم رہا تو زکوٰۃ کا فرض ذمہ رہے گا، اگر پورے طور پر حساب کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگانا چاہئے۔

کسی خاص مقصد کے لئے بقدرِ نصاب مال پر زکوٰۃ

س…… اگر میں نے نصاب کے بقدر رقم کسی خاص مقصد، مثلاً: بہن وغیرہ کی شادی کے لئے جمع کر رکھی ہو تو بھی کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

ج……جی ہاں! واجب ہے۔

اگر پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو زکوٰۃ کا حکم

س…… زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ اگر کسی شخص کے پاس پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی؟ اگر ہاں تو کتنی؟

ج…… چونکہ پانچ ہزار روپے اور سونا دونوں مل کر ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲ء۳۵ گرام چاندی کی مالیت سے بہت زیادہ ہیں، اس لئے اس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے، اس کو چاہئے کہ

فہرست

سونے کی ''آج کے بھاؤ'' سے قیمت لگالے اوراس کو پانچ ہزار میں جمع کر کے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کردے۔

زیور کی زکوٰۃ قیمتِ فروخت پر

س...... واجب زکوٰۃ سونے کی قیمت پر کیسے لگائی جائے؟ آیا بازار کی موجودہ قیمتِ فروخت (جس پر سنار بیچتے ہیں) یا وہ قیمت لگائی جائے جو اگر ہم بیچنا چاہیں تو ملے (جو سنار ادا کریں)؟

ج......جس قیمت پر زیور فروخت ہوسکتا ہے، اتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زیورات کی زکوٰۃ کی شرح

س......١:عورتوں کے پہننے کے زیور پر زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟

٢:......زیورات کی قیمت موجودہ بازار کے نرخ پر لگائی جائے گی یا جس قیمت پر خریدے گئے ہیں؟

٣:......سات تولہ سے زائد اگر سونے کے زیورات ہوں تو پورے زیورات پر زکوٰۃ لگے گی یا سات تولہ اس میں سے کم کردیئے جائیں گے؟

ج......سونے چاندی کے زیورات کی قیمت لگا کر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے، قیمت کا حساب زکوٰۃ واجب ہونے کے دن بازار کی قیمت سے ہوگا، پورے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی، سات تولے کم کرکے نہیں۔

استعمال والے زیورات پر زکوٰۃ

س...... زیورات جو عموماً عورت کے استعمال میں رہتے ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ کیونکہ استعمال میں رہنے والی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں ہے، میرے ایک عزیز جدہ میں رہتے ہیں اس کا بیان ہے کہ جدہ کے عرب لوگ زیور پر زکوٰۃ نہیں دیتے، اور کہتے ہیں کہ یہ روزمرّہ استعمال کی چیز ہے، وغیرہ۔

ج......امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے جو استعمال میں رہتے ہوں،

عربوں کے مسلک میں نہیں ہوگی۔

زیورات اور اشرفی پر زکوٰۃ واجب ہے

س……میرے پاس سونا چاندی کے زیورات ہیں، جو کہ زیرِ استعمال ہیں، اور کچھ سونا و چاندی اپنی اصل حالت پر یعنی اشرفی کی صورت میں ہے، اب آیا زکوٰۃ دونوں اقسام کے سونا، چاندی پر ہے یا صرف اشرفی کی شکل کے سونے اور چاندی پر؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیرِ استعمال زیورات پر زکوٰۃ نہیں، اصل صورتِ حال سے مطلع فرمائیں۔

ج……زیرِ استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے، لہٰذا صورتِ مذکورہ میں زکوٰۃ دونوں پر واجب ہے، یعنی زیورات اور اشرفی دونوں پر۔

زیور کے نگ پر زکوٰۃ نہیں، لیکن کھوٹ سونے میں شمار ہوگا

س……کیا زکوٰۃ خالص سونے پر لگائیں گے یا زیورات جس میں نگ وغیرہ بھی شامل ہوں اس نگ کے وزن کو شامل کرتے ہوئے زکوٰۃ لازم ہوگی؟ اور اس طرح سے کھوٹ کا کیا مسئلہ ہے؟

ج……سونے میں جو نگ وغیرہ لگاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں، کیونکہ ان کو الگ کیا جاسکتا ہے، البتہ جو کھوٹ ملادیتے ہیں وہ سونے کے وزن ہی میں شمار ہوگا، اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سونے کی زکوٰۃ

س……زکوٰۃ جو مال کے چالیسویں حصے کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، اگلے سال اگر مال میں اضافہ نہیں ہوا تو کیا ادا کردہ مال کم کرکے دی جائے گی؟ مثلاً: ساڑھے سات تولہ سونا پر زکوٰۃ واجب ہے، موجودہ ریٹ کے حساب سے رقم کا اڑھائی فیصد ادا کردیتی ہوں۔ فرض کریں سونے کی مالیت ۱۵,۰۰۰ ہے، اور اڑھائی فیصد کے حساب سے ۳۲۵ روپے بنتی ہے، اب اگلے سال جبکہ میرے پاس سونا ساڑھے سات تولے سے زیادہ نہیں ہوا، کیا اس سونے پر زکوٰۃ ہوگی جو میں ۳۲۵ روپے کی صورت میں گزشتہ سال ادا کرچکی ہوں (کیونکہ مال کا

چالیسواں حصہ تو نکل چکا ہے) یا اس سال بھی ساڑھے سات تولہ پر دوں گی؟ میری خالہ بیوہ ہے، اس کے پاس ساڑھے سات تولے سے زائد سونا ہے، کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ وہ زکوٰۃ کی رقم لے سکتی ہیں؟ کیا ان کی یتیم بیٹی (نابالغ) کو رقم دینا صحیح ہے؟

ج…… سال پورا ہونے کے بعد آدمی کے پاس جتنی مالیت ہے، اس پر زکوٰۃ لازم آتی ہے، آپ کی تحریر کردہ صورت میں آپ نے ساڑھے سات تولے سونے پر ۳۲۵ روپے زکوٰۃ کے اس سال ادا کردیئے، لیکن سونے کی یہ مقدار تو آپ کے پاس محفوظ ہے اور سال پورا ہونے تک محفوظ رہے گی، اس لئے آئندہ سال بھی اس پوری مالیت پر زکوٰۃ لازم ہوگی، البتہ اگر آپ سونے ہی کا کچھ حصہ زکوٰۃ میں ادا کردیتیں اور باقی ماندہ سونا بقدرِ نصاب نہ رہتا ہو تو اس صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس سونے کے علاوہ آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہے، مثلاً: نقد روپیہ یا تجارتی مال یا کسی کمپنی کے حصص وغیرہ، پس اگر سونے کے علاوہ کوئی اور چیز بھی موجود ہو جس پر زکوٰۃ آتی ہے اور وہ سونے کے ساتھ مل کر نصاب کی مقدار کو پہنچ جاتی ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ آپ کی خالہ کے پاس اگر ساڑھے سات تولہ سونا موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ یتیم نابالغ لڑکی اگر نصاب کی مالک نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سونے کی زکوٰۃ کی سال بہ سال شرح

س…… فرض کریں میرے پاس نصاب کا سونا ۸ تولہ ہے، میں نے آٹھ تولے کی زکوٰۃ ادا کی، آئندہ سال تک میں نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا، اور پچھلے سال کی زکوٰۃ نکال کر اب یہ سونا نصاب سے کم ہے، یعنی موجودہ تو آٹھ تولے ہی ہے، لیکن چونکہ میں آٹھ تولے کا چالیسواں حصہ ادا کرچکا ہوں تو وہ چالیسواں حصہ نکال کر پھر نصاب بنے گا یا ہر سال آٹھ تولے پر ہی زکوٰۃ دینا ہوگی؟ وضاحت کردیں۔

ج…… پہلے سال آپ کے پاس آٹھ تولے سونا تھا، آپ نے اس کی زکوٰۃ اپنے پاس کے

پیسوں سے ادا کردی، اور وہ سونا جوں کا توں آٹھ تولے محفوظ رہا، تو آئندہ سال بھی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہاں! اگر آپ نے سونا ہی زکوٰۃ میں دے دیا ہوتا اور سونے کی مقدار ساڑھے سات تولے سے کم ہوگئی ہوتی اور آپ کے پاس کوئی اور اثاثہ بھی نہ ہوتا، جس پر زکوٰۃ آتی ہو تو اس صورت میں آپ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی۔

زیورات پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س...... میرے پاس دس تولہ سونے کا زیور ہے، جو مجھے جہیز میں ملا تھا، اب ہمارے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کی زکوٰۃ ادا کریں، ہماری شادی کو بھی تقریباً بیس سال ہوگئے ہیں، اسی عرصے میں کسی سال ہم نے زکوٰۃ ادا کی اور کسی سال نہیں، اب میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ سونا اپنے دونوں لڑکوں کے نام پر پانچ پانچ تولہ تقسیم کردوں، اس طرح پانچ تولے پر زکوٰۃ ادا نہیں کرنی پڑے گی، اب اس بارے میں تفصیل سے جواب عنایت کریں کہ یہ جائز ہے کہ نہیں؟

ج...... گزشتہ جتنے سالوں کی زکوٰۃ آپ نے نہیں دی، وہ تو سونا فروخت کرکے ادا کردیجئے، آئندہ اگر آپ اپنے بیٹوں کو ہبہ کردیں گی تو آپ پر زکوٰۃ نہیں ہوگی، بیٹے اگر صاحبِ نصاب ہوئے تو ان پر ہوگی، ورنہ ان پر بھی نہیں ہوگی۔ لیکن بیٹوں کو ہبہ کرنے کے بعد اس زیور سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

بچیوں کے نام پانچ پانچ تولہ سونا کردیا، اور ان کے پاس چاندی اور رقم نہیں، تو کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں

س...... اگر کوئی شخص اپنی بچیوں کے نام الگ الگ پانچ پانچ تولے سونا رکھ دے تاکہ ان کے بیاہ شادی میں کام آسکے تو یہ شرعاً کیسا ہے؟ کیا مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا یہ الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب نہ ہوگی؟

ج...... چونکہ زیور بچیوں کے نام کردیا گیا ہے، اس لئے وہ اس کی مالک بن گئیں، اس لئے

اس شخص کے ذمہ اس کی زکوٰۃ نہیں، اور ہر ایک بچی کی ملکیت چونکہ حدِ نصاب سے کم ہے، اس لئے ان کے ذمہ بھی زکوٰۃ نہیں۔ البتہ جو لڑکی بالغ ہو اور اس کے پاس اس زیور کے علاوہ بھی کچھ نقد روپیہ پیسہ خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کم ہو، اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس لڑکی پر زکوٰۃ لازم ہوگی، کیونکہ جب سونے چاندی کے ساتھ کچھ نقدی مل جائے اور مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جو لڑکی نابالغ ہے اس کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں، جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتی۔

سابقہ زکوٰۃ معلوم نہ ہو تو اندازہ سے ادا کرنا جائز ہے

س...... اگر زکوٰۃ واجب الادا تھی، لیکن کم علمی کی بنا پر ادا نہ کی جاسکی، زکوٰۃ کے واجب الادا ہونے کی مدّت کا تو شمار ہے، جبکہ زکوٰۃ کی رقم کا ٹھیک ٹھیک حساب کرنا دُشوار ہے، کیونکہ اس مدّت کے سونے کا بھاؤ حاصل کرنا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے، تو پھر زکوٰۃ کیونکر اور کس طرح ادا کی جائے؟ اگر یہ مدّت ۱۹۷۰ء سے ہو تو۔

ج...... اس صورت میں تخمینہ اور اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے کہ قریباً اتنی رقم واجب الادا ہوگی، احتیاطاً اندازے سے کچھ زیادہ دیں۔

زکوٰۃ کا سال شمار کرنے کا اُصول

س...... زکوٰۃ کب تک ادا کی جاتی ہے؟ یعنی عید کی نماز سے پہلے یا پھر بعد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے؟

ج...... جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال آجائے، اس تاریخ سے چاند کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت ہو، اس کی زکوٰۃ واجب ہے، زکوٰۃ میں عید سے قبل و بعد کا سوال نہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

س...... زکوٰۃ کیا صرف ماہِ رمضان ہی میں نکالنا چاہئے یا اگر کسی ضرورت مند کو ہم زکوٰۃ کی

مقرّرہ رقم ماہِ شعبان میں دینا چاہیں تو کیا نہیں دے سکتے؟ یہ اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کچھ لوگوں کو جن کو میں یہ رقم دیتی ہوں وہ کہتے ہیں کہ رمضان میں تقریباً ہر چیز مہنگی ہوجاتی ہے، اس لئے اگر رمضان سے پہلے مل جائے تو بچوں وغیرہ کے لئے چیزیں بآسانی خریدی جاسکتی ہیں۔

ج...... زکوٰۃ کے لئے کوئی مہینہ مقرّر نہیں، اس لئے شعبان میں یا کسی اور مہینے میں زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اور زکوٰۃ کا جو مہینہ مقرّر ہو اس سے پہلے زکوٰۃ دینا بھی صحیح ہے۔

س...... کاروباری آدمی زکوٰۃ کس طرح نکالے؟ فرض کرلیا کہ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ میں ہمارے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے، ۲۵۰۰ روپے زکوٰۃ دے دی، اب رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ آنے والا ہے، ہمارے پاس ایک لاکھ بیس ہزار روپے ہوگئے، ایک سال میں بیس ہزار روپیہ نفع ہوگیا، تقریباً شوال کے ماہ میں پانچ ہزار، ذی الحجہ میں دس ہزار، اسی طرح ہر ماہ میں نفع ہوا اور سال کے آخر میں بیس ہزار روپے خالص نفع ہوگیا، اب زکوٰۃ کتنی رقم پر نکالیں اور کس طرح نکالیں؟ سنا ہے کہ رقم کو ایک سال پورا ہونا چاہئے۔

ج......سال کے ختم ہونے پر جتنی رقم ہو اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے، خواہ کچھ رقم چند روز پہلے ہی حاصل ہوئی ہو، عوام کا خیال ہے کہ زکوٰۃ کا سال رمضان مبارک ہی سے شروع ہوتا ہے، اور بعض رجب کے مہینے کو ''زکوٰۃ کا مہینہ'' سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سال کے کسی مہینے بھی جس تاریخ کو کوئی شخص نصاب کا مالک ہوا ہو، ایک سال گزرنے کے بعد اسی تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی، خواہ محرّم کا مہینہ ہو یا کوئی اور، اور اس شخص کو سال پورا ہونے کے بعد اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے، اور سال کے دوران جو رقم اس کو حاصل ہوئی، سال پورا ہونے کے بعد جب اصل نصاب کی زکوٰۃ فرض ہوگی اس کے ساتھ ہی دورانِ سال حاصل ہونے والی رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س...... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے سال کی ایک تاریخ کا تعین ضروری ہے یا اس مہینے کی کسی تاریخ کو حساب کرلینا چاہئے؟

ج……اصل حکم یہ ہے کہ جس تاریخ سے آپ صاحبِ نصاب ہوئے، سال کے بعد اسی تاریخ کو آپ پر زکوٰۃ فرض ہوگی، تاہم زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا بھی جائز ہے، اور اس میں تأخیر کی بھی گنجائش ہے، اس لئے کوئی تاریخ مقرّر کرلی جائے، اگر کچھ آگے پیچھے ہوجائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

س……زکوٰۃ سن عیسوی کے سال پر یا سن ہجری کے سال پر نکالی جائے؟

ج……زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے، شمسی سال کا اعتبار نہیں، حکومت نے اگر شمسی سال مقرّر کرلیا ہے تو غلط کیا ہے۔

سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا صحیح ہے

س…… جناب ہم زکوٰۃ شبِ برأت یا رمضان المبارک میں نکالتے ہیں، شرعی نقطۂ نظر سے معلوم کرنا ہے کہ مجبوری کے تحت زکوٰۃ قبل از وقت نکالی جاسکتی ہے؟

ج…… جب آدمی نصاب کا مالک ہوجائے تو زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہوجاتی ہے، اور سال گزرنے پر اس کا ادا کرنا لازم ہوجاتا ہے، اگر سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے یا آئندہ کے کئی سالوں کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کردے تب بھی جائز ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر سال کا شمار

س……گزشتہ سال کی زکوٰۃ جو کہ فرض تھی کسی وجہ سے ادا نہ کی جاسکی، دُوسرا سال شروع ہوگیا تو نئے سال کا حساب کس طرح کیا جائے گا؟

ج……جس تاریخ کو پہلا سال ختم ہوا، اس دن جتنی مالیت تھی اس پر پہلے سال کی زکوٰۃ فرض ہوگی، اگلے دن سے دُوسرا سال شروع سمجھا جائے گا۔

درمیان سال کی آمدنی پر زکوٰۃ

س……میں نے دس ہزار روپے تجارت میں لگائے، اور ایک سال کے بعد ستمبر میں زکوٰۃ کی مطلوبہ رقم نکال دی، زکوٰۃ نکالنے کے دو ماہ بعد نومبر میں ایک پلاٹ بیچ کر مزید پندرہ ہزار

فہرست

روپے تجارت میں لگادیئے، اب میں مجموعی رقم پچیّس ہزار روپے پر آئندہ سال کس ماہ میں زکوٰۃ نکالوں؟ یا پھر الگ الگ رقم پر الگ الگ مہینے میں زکوٰۃ ادا کروں؟

ج…… زکوٰۃ انگریزی مہینوں کے حساب سے نہیں نکالی جاتی، بلکہ اسلامی قمری مہینوں کے حساب سے نکالی جاتی ہے، جب پہلی رقم پر سال پورا ہوجائے تو پوری رقم جو درمیان سال میں حاصل ہوئی اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہوجاتی ہے، ہر ایک کے لئے الگ الگ حساب نہیں کیا جاتا، اس لئے جب آپ کے سال پورا ہونے کی تاریخ آئے تو آپ پچیّس ہزار روپے اور اس پر جو منافع حاصل ہوا اس سب کی زکوٰۃ ادا کیجئے۔

گزشتہ سال کی غیرادا شدہ زکوٰۃ کا مسئلہ

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں باقاعدگی سے ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا ہوں، اس سال بھی میری نیت بالکل صاف تھی کہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی، چونکہ زکوٰۃ دینے کے لئے اوّلین شرط ہے کہ زکوٰۃ کے مہینے میں حساب ہر حال میں کرلیا جائے، مگر زکوٰۃ کے آخری دنوں میں یعنی مہینے کے آخری دس پندرہ دنوں میں ایک پولیس کیس مجھ پر ہوگیا، جس کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے زکوٰۃ کے مہینے میں حساب نہ کرسکا، اب آپ سے دریافت کرنا ہے کہ اب جبکہ زکوٰۃ کا مہینہ ختم ہوچکا ہے، اب حساب ان دنوں میں کرکے زکوٰۃ ادا کرسکتا ہوں یا نہیں؟ اور وہ زکوٰۃ قابلِ قبول ہوگی یا نہیں؟ میں چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ بہرحال ادا ہونی چاہئے یا اس کے علاوہ اگر دُوسرا طریقہ کار قرآن اور سنت کی روشنی میں ہو ویسا کیا جائے۔

ج…… جب بھی موقع ملے حساب کرکے زکوٰۃ ادا کردیجئے، ادا ہوجائے گی، اور زکوٰۃ کا کوئی معین مہینہ نہیں ہوتا، بلکہ قمری سال کے جس مہینے کی جس تاریخ کو آدمی صاحبِ نصاب ہوا ہو، آئندہ سال اسی تاریخ کو اس کا نیا سال شروع ہوگا، اور گزشتہ سال کی زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم ہوگی، خواہ کوئی مہینہ ہو، بعض لوگ رمضان کو اور بعض لوگ رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔

مال کی نکالی ہوئی زکوٰۃ پر اگر سال گزر گیا تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ آئے گی؟

س…… کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی، لیکن اسے کسی مستحق کے حوالے نہیں کیا، اور ایک سال پڑی رہی، تو کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی؟ یعنی زکوٰۃ پر زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

ج…… زکوٰۃ پر زکوٰۃ نہیں، اس رقم کو تو زکوٰۃ میں ادا کردے، اس کے بعد جو رقم باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کردے۔

کس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب، کس پر نہیں؟

س…… اگر خالی پلاٹ پڑا ہے اور وہ زیرِ استعمال نہیں ہے، تو زکوٰۃ اس پر عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

ج…… اگر پلاٹ کے خریدنے کے وقت یہ نیت تھی کہ مناسب موقع پر اس کو فروخت کردیں گے تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے، اور اگر ذاتی استعمال کی نیت سے خریدا تھا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

خریدشدہ پلاٹ پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟

س…… اگر ایک پلاٹ (زمین) لیا گیا ہو اور اس کے لئے کچھ ارادہ نہیں کیا کہ آیا اس میں ہم رہیں گے یا نہیں تو اس سلسلے میں زکوٰۃ کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… پلاٹ اگر اس نیت سے لیا گیا تھا کہ اس کو فروخت کریں گے، تب تو وہ مالِ تجارت ہے، اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر ذاتی ضرورت کے لئے لیا گیا تھا تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اور اگر خریدتے وقت تو فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی، لیکن بعد میں فروخت کرنے کا ارادہ ہوگیا تو جب تک اس کو فروخت نہ کردیا جائے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

رہائشی مکان کے لئے پلاٹ پر زکوٰۃ

س…… میرے پاس زمین کا ایک پلاٹ ۱۵۰ گز کا ہے، جو کہ مجھے چند سال قبل والدین نے خرید کردیا تھا، اس وقت پلاٹ مبلغ ۳۵,۰۰۰ روپے کا لیا تھا، مگر اب تک صرف قیمتِ فروخت چالیس ہزار سے زیادہ نہیں (جبکہ بیچنے کا ارادہ نہیں، بلکہ مکان کی تعمیر کا ارادہ ہے)، کیا اس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب الادا ہے؟ کب سے اور کس حساب سے؟

ج…… جو پلاٹ رہائشی مکان کے لئے خریدا گیا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ

س……اگر مکانات کے پلاٹوں کی خرید وفروخت کی جائے تو کیا یہ مالِ تجارت کی طرح تصوّر ہوں گے، یعنی ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے یا صرف نفع پر؟ اگر پلاٹ کئی سال بعد فروخت کیا گیا تو کیا ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی یا ایک دفعہ صرف سالِ فروخت میں؟

ج…… اگر پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کیا جائے اور فروخت کرنے کی نیت سے پلاٹ خریدا جائے تو پلاٹوں کی حیثیت تجارتی مال کی ہوگی، ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ ہر سال واجب ہوگی۔

س…… کاروباری مقصد کے لئے اور اپنی رہائشی ضرورت کے علاوہ جو زمین اور مکانات خریدے اور قیمت بڑھنے پر فروخت کردیئے، اس سلسلے میں زکوٰۃ کے کیا اَحکامات ہیں؟

ج…… جو زمین، مکان یا پلاٹ فروخت کی نیت سے خریدا ہو، اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے، ہر سال جتنی اس کی قیمت ہو اس کا چالیسواں حصہ نکال دیا کریں۔

تجارت کے لئے مکان یا پلاٹ کی مارکیٹ قیمت پر زکوٰۃ ہے

س…… جو مکان یا پلاٹ اپنے پیسوں سے یہ سوچ کر خریدا ہو کہ بعد میں سوچیں گے، اگر رہنا ہوا تو خود رہیں گے ورنہ بیچ دیں گے، ان پلاٹ اور مکان کی تعداد اگر کئی ہو تو آیا زکوٰۃ واجب ہوگئی؟ اور اگر ہاں، تو قیمتِ خرید پر مارکیٹ ویلیو پر؟

ج…… جو زمین یا پلاٹ خریدا جائے خریدتے وقت اس میں تین قسم کی نیتیں ہوتی ہیں، کبھی تو یہ نیت ہوتی ہے کہ بعد میں ان کو فروخت کردیں گے، اس صورت میں ان کی قیمت پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہوگی، اور ہر سال مارکیٹ میں جو ان کی قیمت ہو اس کا اعتبار ہوگا، مثلاً: ایک پلاٹ آپ نے پچاس ہزار کا خریدا تھا، سال کے بعد اس کی قیمت ستر ہزار ہوگئی،، تو زکوٰۃ ستر ہزار کی دینی ہوگی۔

اور دس سال بعد اس کی قیمت پانچ لاکھ ہوگئی تو اب زکوٰۃ بھی پانچ لاکھ کی دینی ہوگی، الغرض ہر سال جتنی قیمت مارکیٹ میں ہو، اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی ہوگی۔

اور کبھی یہ نیت ہوتی ہے کہ یہاں مکان بنا کر خود رہیں گے، اگر اس نیت سے پلاٹ خریدا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

اسی طرح اگر خریدتے وقت نہ تو فروخت کرنے کی نیت تھی، اور نہ خود رہنے کی، اس صورت میں بھی اس پر زکوٰۃ نہیں۔

جو مکان کرایہ پر دیا ہے، اس کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے

س...... میرے پاس دو مکان ہیں، ایک مکان میں، میں خود رہائش پذیر ہوں، اور دُوسرا کرائے پر، تو آیا زکوٰۃ مکان کی مالیت پر ہے یا اس کے کرائے پر؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم نصیب فرمائے۔

ج...... اس صورتِ میں زکوٰۃ مکان کی قیمت پر واجب نہیں، البتہ اس کے کرایہ پر جبکہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مکان کی خرید پر خرچ ہونے والی رقم پر زکوٰۃ

س...... ایک ماہ قبل مکان کا سودا کر چکے ہیں، ہم نے دو ماہ کا وقت لیا تھا جو کہ رمضان میں ختم ہو رہا ہے، بیعانہ ایڈوانس ادا کر چکے ہیں، اب ادائیگیٔ زکوٰۃ کس طرح ہوگی؟ کیونکہ رقم تو اب ہماری نہیں ہے، مالک مکان کی ہوگئی، اب ہمارا تو صرف مکان ہوگیا، کیا اس رقم سے زکوٰۃ ادا کریں جو کہ مالک کو دینی ہے؟

ج...... اگر زکوٰۃ ادا کرنے سے قبل مکان کی قیمت ادا کر دی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اور اگر سال ختم ہوگیا اب تک مکان کے پیسے ادا نہیں کئے بلکہ بعد میں وقتِ مقرّرہ پر ادا کریں گے تو اس سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی، اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

س...... ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کی کچھ رقم تھی، انہوں نے حج کرنے کے ارادے سے درخواست دی اور رقم جمع کرائی، لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں آیا، اور حکومتِ وقت کی جانب سے ان کی رقم واپس مل گئی، وہ شخص پھر آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور

درخواست بھی دینے کا ارادہ ہے، آپ یہ بتائیں کہ حج کرنے کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے، اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے یا ایسی رقم سے کوئی زکوٰۃ نکالی نہیں جائے گی یا دُوسری رقم کی طرح اس پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

ج…… اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

چندہ کی زکوٰۃ

س…… ہم ایک برادری کے لوگ ایک مشترکہ مقصد کے لئے (یعنی خدانخواستہ اگر انہی لوگوں میں سے کسی کی موت واقع ہوجائے تو اس کی لاش کو اس کے ورثاء کے حوالے کرنے کے لئے جو اخراجات وغیرہ ہوتے ہیں) چندہ اکٹھا کرلیتے ہیں اور یہی چندہ کسی کا زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم، لہٰذا حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک سال اس چندہ کا گزر جائے اور مجموعی طور پر نصابِ زکوٰۃ پر پورا اُترے تو کیا زکوٰۃ واجب الادا ہوگی یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ واجب الادا ہو تو اس کا طریقۂ ادائیگی کیا ہوگا؟

ج…… جو رقم کسی کارِ خیر کے چندے میں دے دی جائے، اس کی حیثیت مالِ وقف کی ہوجاتی ہے، اور وہ چندہ دینے والوں کی مِلک سے خارج ہوجاتی ہے، اس لئے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

زیورات کے علاوہ جو چیزیں زیرِ استعمال ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں

س…… ایک آدمی کے پاس کچھ بھینسیں ہیں، کچھ کشتیاں ہیں جن میں وہ مچھلی کا شکار کرتا ہے، اور جال بھی ہے، جال کی قیمت ساٹھ ستر ہزار روپے ہے، اور تمام چیزوں کی مالیت تقریباً ۴ لاکھ بنتی ہے، ان پر زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں؟

ج…… یہ چیزیں استعمال کی ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں، البتہ زیورات پر زکوٰۃ ہے، خواہ وہ پہنے ہوئے رہتے ہوں۔

زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

س…… زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے؟ کیا آرام و آسائش کی چیزوں (مثلاً: ریڈیو، ٹی

فہرست

وی، فریج، واشنگ مشین، موٹر سائیکل، وغیرہ) پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے؟

ج…… زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں۔

استعمال کے برتنوں پر زکوٰۃ

س…… ایسے برتن (مثلاً: دیگ، بڑے دیگچے وغیرہ) جو سال میں دو تین بار استعمال ہوں، ان کی بھی زکوٰۃ قیمتِ خرید موجودہ پر ہوگی (تانبے کی)، یا اس قیمت پر جس پر کہ دُکاندار پُرانے (غیر شکستہ) برتن خرید کر ادا کرتے ہیں؟

ج…… ایسے برتن جو استعمال کے لئے رکھے ہوں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

ادویات پر زکوٰۃ

س…… دُکان میں پڑی ادویات پر زکوٰۃ لازم ہے یا صرف اس کی آمدنی پر؟

ج…… ادویات کی قیمت پر بھی لازم ہے۔

واجب الوصول رقم کی زکوٰۃ

س…… میں ایک ایسا کام کرتا ہوں کہ خدمات کی انجام دہی کی رقوم کافی لوگوں کی طرف واجب الوصول رہتی ہیں، اور وصولی بھی پانچ چھ مہینے بعد ہوتی ہے، کچھ لوگوں سے وصولی کی بہت کم اُمید ہوتی ہے، کیا ان واجب وصول رقوم پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا جب وصول ہوجائیں اس کے بعد؟

ج…… کاریگر کو کام کرنے کے بعد جب اس کا حق الخدمت (اُجرت، مزدوری) وصول ہوجائے تب اس کا مالک ہوتا ہے، پس اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں تو جب آپ کا زکوٰۃ کا سال پورا ہو، اس وقت تک جتنی رقوم وصول ہوجائیں ان کی زکوٰۃ ادا کردیا کیجئے، اور جو آئندہ سال وصول ہوں گی ان کی زکوٰۃ بھی آئندہ سال دی جائے گی۔

حصص پر زکوٰۃ

س…… میرے پاس ایک کمپنی کے سات سو حصص ہیں، جن کی اصلی قیمت دس روپیہ فی

حصص ہے، جبکہ موجودہ قیمت ۳۰ روپے فی حصص ہے، زکوٰۃ کون سی قیمت پر واجب ہوگی؟

ج…… حصص کی اس قیمت پر جو وجوبِ زکوٰۃ کے دن ہو۔

س…… جمعہ کی اشاعت میں حصص پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں مسئلہ پڑھا، لیکن سوال یہ ہے کہ تمام محدود کمپنیاں زکوٰۃ وعشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت کمپنی کے اثاثہ جات پر زکوٰۃ منہا کرتی ہیں، اور یہ رقم اس آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے مطابق قائم شدہ سنٹرل زکوٰۃ فنڈ کو منتقل کردی جاتی ہیں، نیز یہ اداشدہ زکوٰۃ حصص داران کے حصص کے تناسب کے حساب سے ان کے حاصل شدہ منافع میں سے کاٹ لی جاتی ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ ایک مرتبہ اجتماعی کاروبار سے زکوٰۃ منہا ہوجانے کے بعد بھی دوبارہ ہر حصہ دار کو اپنے ان حصص پر انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

ج…… اگر حصہ داروں کے حصص سے زکوٰۃ وصول کرلی گئی تو ان کو انفرادی طور پر اپنے حصوں کی زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں، البتہ اس میں گفتگو ہوسکتی ہے کہ حکومت جس انداز سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس سے زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟ بہت سے علماء، حکومت کے طریقِ کار کی تصویب کرتے ہیں، اور اس سے زکوٰۃ ادا ہوجانے کا فتویٰ دیتے ہیں، جبکہ بہت سے علماء کی رائے اس کے خلاف ہے، اور وہ حکومت کی کاٹی ہوئی زکوٰۃ کو اداشدہ نہیں سمجھتے، ان حضرات کے نزدیک ان تمام رقوم کی زکوٰۃ مالکان کو خود ادا کرنی چاہئے جو حکومت نے وضع کرلی ہو۔

خریدکردہ بیج یا کھاد پر زکوٰۃ نہیں

س…… زمین کے لئے جن پیسوں سے بیج اور کھاد خرید کر رکھا ہے، کیا ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے؟

ج…… جو کھاد اور بیج خرید کر رکھ لیا ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

س…… میں ایک مقامی بینک میں ملازم ہوں، جہاں میرا فنڈ مبلغ ۲۹ ہزار روپے جمع ہوگیا

فہرست

ہے، اور اس میں سے میں نے کل ۲۷ ہزار روپے بطور لون لیا ہے، کیا اس پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی؟ اگر دینی ہوگی تو کب سے اور کتنی؟

ج...... پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ وصول ہوجائے، جب تک وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، اس مسئلے پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا رسالہ لائقِ مطالعہ ہے۔

کمپنی میں نصاب کے برابر جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س...... میں نے پیسے کسی کمپنی کو دیئے ہیں، جو کہ منافع ونقصان کی بنیاد پر ہر ماہ منافع ادا کرتی ہے، جس سے ہمارے گھر کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ میری آمدنی کبھی اتنی نہیں ہوتی کہ بہت ہی ضروری گھر کے اخراجات کے بعد کچھ پس انداز کرلیا جائے، کیونکہ ہم کثیرالاولاد ہیں۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ زکوٰۃ کس طرح سے ادا ہو؟ اگر ماہانہ آمدنی سے ادا کرتے ہیں تو فاقہ کی صورت پیش آتی ہے، اور اگر اصل مال سے نکلواتے ہیں تو بھی آمدن مزید کم ہوجاتی ہے، اور ہاتھ تو پہلے ہی تنگ رہتا ہے، پھر قرض اُٹھانے کی ضرورت پیش آئے گی، جس سے ہمیشہ بچتا ہوں، اور قرض کبھی نہیں لیتا، رہنمائی فرمائیں۔

ج...... جو رقم آپ نے کمپنی میں جمع کر رکھی ہے اگر وہ مالیتِ نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی) کے برابر ہے، تو اس کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کی جو صورت بھی آپ اختیار کریں۔

بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے اس کا انکم ٹیکس سے کوئی تعلق نہیں

س...... ایک شخص کے پاس گھر میں دس ہزار ہیں، بینک میں بھی دس ہزار ہیں، بینک کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹتی ہے، اور وہ شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے، تو کیا وہ رقم جو بینک میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ دوبارہ دے گا جبکہ انکم ٹیکس بھی حکومت کو دینا ہے یا صرف وہ رقم جو اس کے گھر میں موجود ہے، صرف اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

ج...... بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے، بعض اہلِ علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے، اور حکومت کو

انکم ٹیکس دینا ہے اتنی مقدار کو چھوڑ کر باقی رقم کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

مقروض کو دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے، اور زکوٰۃ میں قیمتی کپڑے دے سکتے ہیں

س…… میرا سوال یہ ہے کہ میں نے گھر خرچ میں سے بچا بچا کر پانچ ہزار روپے جمع کئے ہیں، اور ان میں سے چھ سو روپے تو ایک کو قرض دے دیئے، دو سال ہوگئے اس نے آج تک واپس نہیں کئے ہیں، اور نہ ہی ابھی واپس کرنے کا کوئی ارادہ ہے، باقی رقم بھی کسی ضرورت مند نے مانگی تو میں نے اسے دے دی، اسے بھی ایک سال ہوگیا ہے، اس نے بھی واپس نہیں دی۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں؟ جواب ضرور دیں۔ اور جو کپڑے میں نے اپنے پہننے کے لئے بنائے ہیں، وہ کپڑے زکوٰۃ میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… جو رقم کسی کو قرض دے رکھی ہو اس کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے، خواہ رقم کی واپسی سے پہلے ہر سال دیتے رہیں یا رقم وصول ہونے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کریں۔ کپڑوں کی قیمت لگا کر ان کو زکوٰۃ میں دے سکتے ہیں، لیکن ایسا نہ ہو کہ وہ کپڑے لائقِ استعمال نہ رہنے کی وجہ سے آپ کے دِل سے اُتر گئے ہوں اور آپ سوچیں کہ چلو ان کو زکوٰۃ ہی میں دے ڈالو۔

ٹیکسی کے ذریعہ کرایہ کی کمائی پر زکوٰۃ ہے، ٹیکسی پر نہیں

س…… ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے، اس سے وہ ایک ٹیکسی خریدتا ہے، ایک سال بعد چالیس ہزار روپیہ کمائی ہوگئی، اب زکوٰۃ کتنی رقم پر دے؟

ج…… اگر گاڑی فروخت کی نیت سے نہیں خریدی، بلکہ کمائی کے لئے خریدی ہے تو سال کے بعد صرف چالیس ہزار کی زکوٰۃ دیں گے، گاڑی کمانے کا ذریعہ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اور اگر اس شخص کے پاس گاڑی کی کمائی کے علاوہ کچھ روپیہ پیسہ یا زیور نہ ہو تو اس کی زکوٰۃ کا سال اس دن سے شروع ہوگا جس دن گاڑی کی کمائی ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو

پہنچ گئی تھی۔

س......ایک ٹیکسی ہم نے ۴۸ ہزار کی لی تھی، مالک کو قسطوں کے ذریعہ ہم روپے دے چکے ہیں، پھر یہ ٹیکسی ہم نے ۵۵ ہزار روپے میں فروخت کردی، جس میں ہم نے دس ہزار روپے نقد لئے اور ڈیڑھ ہزار روپے قسط ہم ان سے لے رہے ہیں، تقریباً ۳۲ ہزار روپے ہم وصول کرچکے ہیں اور ۱۳ ہزار روپے باقی ہیں۔ اس پہلے والی ٹیکسی کو فروخت کرکے ویسی ہی دُوسری ٹیکسی اٹھانوے ہزار پانچ سو (۹۸۵۰۰) روپے کی اُدھار لی، تین ہزار روپے قسط وار دیتے ہیں، ڈیڑھ ہزار روپے پہلے والی ٹیکسی کے اور ڈیڑھ ہزار اس نئی ٹیکسی پر کماتے ہیں اور قسط دیتے ہیں، اس ٹیکسی کے ۷۰ ہزار روپے کا حساب یعنی زکوٰۃ ہم کس طرح ادا کریں اور یہ کہ کتنے روپے ہمیں زکوٰۃ کے دینے ہوں گے؟

ج......ان گاڑیوں سے جو منافع حاصل ہوجائے اور حدِ نصاب تک پہنچ جائے، تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ آئے گی، صرف گاڑیوں پر زکوٰۃ نہیں آئے گی، کیونکہ یہ حصولِ نفع کے آلات ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں آتی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ بعض لوگ گاڑی اسی نیت سے خریدتے ہیں کہ جونہی اس کے اچھے دام ملیں گے اس کو فروخت کردیں گے، اور یہ ان کا گویا باقاعدہ کاروبار ہے، ایسی گاڑی درحقیقت مالِ تجارت ہے، اور اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

یک مشت کسی ایک کو زکوٰۃ بقدرِ نصاب دینا

س...... ایک مسئلہ آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میں زکوٰۃ کسی ایک شخص کو دے دیتا ہوں، اور اس کی رقم تقریباً ہزاروں روپے ہوتی ہے، یہ میں اس وجہ سے کرتا ہوں کہ کسی مستحق کا کوئی کام پورا ہو جائے، کیا ایسی صورت میں یہ زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

ج...... زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، مگر کسی کو یک مشت اتنی زکوٰۃ دے دینا کہ وہ صاحبِ نصاب ہو جائے، مکروہ ہے۔

بغیر بتائے زکوٰۃ دینا

س...... معاشرے میں بہت اصحاب ایسے ہیں جو زکوٰۃ لینا باعثِ شرم سمجھتے ہیں، اگرچہ یہ نظریہ غلط ہے، تو کیا ایسے اصحاب کو بغیر بتائے اس مد میں سے کسی دُوسرے طریقے سے ادا کی جاسکتی ہے؟ مثلاً: ان کے بچوں کے کپڑے بنوا دیئے جائیں، ان کے بچوں کی تعلیم میں امداد کی جائے، اس صورت میں جبکہ زکوٰۃ دینے والے پر اور رقم ممکن نہ ہو۔

ج...... زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، ہدیہ یا تحفہ کے عنوان سے ادا کی جائے اور ادا کرتے وقت نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س...... کسی دوست احباب کی ہم زکوٰۃ کی رقم سے مدد کریں اور اس کو احساس ہو جانے کی وجہ سے ہم بتائیں نہیں، تو زکوٰۃ ہو جائے گی؟

ج...... مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، اسے کسی بھی عنوان سے زکوٰۃ دے دی جائے اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

فہرست

ادائے زکوٰۃ کی ایک صورت

س...... اگر زکوٰۃ کے روپے ہمارے پاس گھر پر رکھے ہیں، گھر کے باہر اگر کوئی ضرورت مند مل جائے، ہم جیب کے پیسوں میں سے کچھ دے دیں، اور اتنے پیسے ہم گھر آ کر زکوٰۃ کے پیسوں میں سے لے لیں تو زکوٰۃ ہو جائے گی؟

ج...... ادائیگی ہو جائے گی۔

صاحبِ مال کے حکم کے بغیر، وکیل زکوٰۃ ادا نہیں کرسکتا

س...... ایک صاحبِ زکوٰۃ نے اپنی زکوٰۃ کے پیسہ کا کسی کو وکیل نہیں بنایا اور دُوسرا کوئی صاحبِ مال کی اجازت کے بغیر ادا کردے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

ج...... اگر دُوسرا آدمی، صاحبِ مال کے حکم یا اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کردے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

زکوٰۃ کی تشہیر

س...... ''جنگ'' میں ایک فوٹو شائع ہوا ہے کہ بیواؤں میں مشینیں تقسیم کر رہے ہیں، زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ہیں، کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے کہ اس طرح زکوٰۃ کی تشہیر کی جائے؟

ج...... فوٹو چھاپنا تو آج کل نمائش اور ریاکاری کا محبوب مشغلہ ہے، جن بیواؤں کو سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں اگر وہ زکوٰۃ کی مستحق تھیں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی، ورنہ نہیں۔ زکوٰۃ کی تشہیر اس نیت سے تو دُرست ہے کہ اس سے زکوٰۃ دہندگان کو ترغیب ہو، اور ریاکاری اور نمود و نمائش کی غرض سے زکوٰۃ کی تشہیر جائز نہیں، بلکہ اس سے ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دینا

س...... اگر کوئی عورت اپنی کل رقم یا سونا جو اس کے پاس ہے اس پر سالانہ زکوٰۃ نہ نکالتی ہو، بلکہ ہر مہینہ کچھ نہ کچھ کسی ضرورت مند کو دے دیتی ہو، کبھی نقد رقم، کبھی اناج وغیرہ اور وہ اس کا حساب بھی اپنے پاس نہ رکھتی ہو تو اس کا ایسا کرنا زکوٰۃ دینے میں شمار ہوگا یا نہیں؟

ج......زکوٰۃ کی نیت سے جو کچھ دیتی ہے اتنی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، لیکن یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کی زکوٰۃ پوری ہوگئی یا نہیں؟ اس لئے حساب کرکے جتنی زکوٰۃ نکلتی ہو وہ ادا کرنی چاہئے، البتہ یہ اختیار ہے کہ اکٹھی دے دی جائے یا تھوڑی تھوڑی کرکے سال بھر میں ادا کردی جائے۔ مگر حساب رکھنا چاہئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے، جو چیز زکوٰۃ کی نیت سے نہ دی جائے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت کرکے کچھ رقم الگ رکھ لی، اور پھر اس میں سے وقتاً فوقتاً دیتے رہے، تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

س......اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سال کے آخر میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے ہر ماہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر نکالتا رہے تو کیا یہ عمل دُرست ہے؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، اس طرح صدقہ نکالنا چاہئے۔

ج......ہر مہینے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ نکالتے رہنا دُرست ہے۔

س......عرض ہے کہ میرا وسیع کاروبار ہے، لیکن میں جو سالانہ زکوٰۃ حساب کرکے آہستہ آہستہ مختلف مدارس یا غرباء میں تقریباً آٹھ نو مہینوں میں زکوٰۃ ادا کردیتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ زکوٰۃ رمضان کے ماہ میں پوری پوری ادا کردینی چاہئے۔ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں مکمل بتائیں کہ زکوٰۃ کی رقم کس ماہ میں یا پھر آہستہ آہستہ دے دیں تو کوئی حرج تو نہیں؟ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

ج......آپ جب سے صاحبِ نصاب ہوئے اس تاریخ (قمری تاریخ مراد ہے) کے آنے پر زکوٰۃ فرض ہوجاتی ہے، خواہ وہ رمضان ہو یا محرّم۔ بہتر تو یہی ہے کہ حساب کرکے زکوٰۃ کی رقم الگ کرلی جائے، لیکن اگر تھوڑی تھوڑی کرکے سال بھر میں ادا کی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، اور جب سال شروع ہو اسی وقت سے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ پیشگی ادا کرتے رہیں، تو یہ بھی دُرست ہے۔ تاکہ سال کے ختم ہونے پر زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے۔ بہرحال جتنی مقدار زکوٰۃ کی واجب ہو اس کا ادا ہوجانا ضروری ہے۔

س......اگر کوئی زکوٰۃ مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا چاہتا ہے تو دو صورتیں ہوسکتی ہیں، فرض

کریں وہ پچھلی زکوٰۃ ادا کرچکا ہے، اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ ۱: پہلی صورت میں وہ ایک سال گزرنے کے بعد حساب لگائے کہ اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے، اور اس رقم کو مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا شروع کردے، لیکن اگر اس دوران وہ مرگیا تو زکوٰۃ کا بوجھ اس پر رہ جائے گا۔ ۲: دُوسری صورت میں وہ حساب لگائے کہ سال کے آخر تک اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہوجائے گی اور قسط وار ادا کرنا شروع کردے جو کمی بیشی ہو وہ آخر مہینے میں برابر کرے، ایسی صورت میں جب وہ مرے گا تو اس پر زکوٰۃ کا بوجھ نہیں ہوگا، لیکن کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

ج…… پیشگی زکوٰۃ دینا صحیح ہے، اس لئے اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

س…… میں نے رمضان کے مہینے میں جتنی زکوٰۃ نکلتی تھی، وہ رقم الگ کرکے رکھ دی، اب ایک دو گھروں کو جن کو میں زکوٰۃ دینا چاہتا ہوں ان کو ہر مہینے اس میں سے نکال کردے دیتا ہوں، کیونکہ اگر ایک ساتھ دے دیئے جائیں تو یہ لوگ خرچ کردیتے ہیں اور پھر پریشان رہتے ہیں۔ آپ شرعی نقطۂ نظر سے بتادیجئے کہ میرا یہ فعل دُرست ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں ایڈوانس زکوٰۃ دینے کے متعلق بھی بتادیں تو عنایت ہوگی۔

ج…… آپ کا یہ فعل دُرست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم نکال کر الگ رکھے، اور حسبِ موقع نکالتا رہے، اور جو شخص صاحبِ نصاب ہو اگر وہ سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے یا کئی سال کی پیشگی زکوٰۃ ادا کردے تو یہ بھی جائز ہے۔

فہرست

مجوّزہ پیشگی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

س…… میں ہر مہینے زکوٰۃ کے روپے نکالتی ہوں، اور رمضان شریف میں دے دیتی ہوں، اگر کوئی عام دنوں میں مجھ سے یہ روپے قرض مانگے تو کیا میں دے سکتی ہوں؟

ج…… جب تک وہ رقم آپ کے پاس ہے، آپ کی ملکیت ہے، آپ اس کا جو چاہیں کرسکتی ہیں۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س…… ایک شخص پر زکوٰۃ واجب ہے، لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، کچھ عرصے کے بعد وہ خدا

کے حضور توبہ اِستغفار کرتا ہے، اور آئندہ زکوٰۃ ادا کرنے کا اپنے خدا سے وعدہ کرتا ہے، پچھلی زکوٰۃ کے بارے میں اس پر کیا حکم ہے؟ کیا وہ پچھلی زکوٰۃ بھی ادا کرے؟ مثلاً: دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کی جبکہ اس کے پاس ذاتی مکان بھی نہیں ہے، اور تنخواہ بھی صرف گزارے کی ہو، ایسے شخص کے لئے زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج…… نماز، زکوٰۃ، روزہ سب کا ایک ہی حکم ہے، اگر کوئی شخص غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے ان فرائض کو چھوڑتا رہا تو صرف توبہ، اِستغفار سے یہ فرائض معاف نہیں ہوں گے، بلکہ حساب کرکے جتنے سالوں کی نمازیں اس کے ذمہ ہیں، تھوڑی تھوڑی کرکے ادا کرنا شروع کردے، مثلاً: ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا کرلیا کرے، بلکہ نفلوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھا کرے، یہاں تک کہ گزشتہ سالوں کی ساری نمازیں پوری ہوجائیں، اسی طرح زکوٰۃ کا حساب کرکے وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہے، یہاں تک کہ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ پوری ہوجائے، اسی طرح روزے کا حکم سمجھ لیا جائے، الغرض ان قضا شدہ فرائض کا ادا کرنا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ادا فرض کا۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟

س…… میری شادی تیرہ سال پہلے ہوئی تھی، اس پر میں نے اپنی بیوی کو چھ تولہ سونا اور بیس تولہ چاندی تحفے کے طور پر دی تھی۔ الف: اس مالیت پر کتنی زکوٰۃ ہوگی؟ ب: دو سال بعد اس مالیت میں سونا ایک تولہ کم ہوگیا، یعنی بعد میں ۵ تولہ سونا اور ۲۰ تولہ چاندی رہ گئی ہے، اس کو تقریباً گیارہ سال ہوگئے ہیں، جس کی کوئی زکوٰۃ نہیں دی گئی، اب اس کی کتنی زکوٰۃ دیں حساب کرکے بتائیں، اگر سونا دیں تو کتنا دینا ہے؟

س…… میری بہن کے پاس ۹ تولہ سونا ہے اور ۲۰ تولے چاندی ہے، اور یہ سترہ سال سے ہے، آپ بتائیں کہ اس کو اب کتنی زکوٰۃ دینی ہے؟

ج…… دونوں مسئلوں کا ایک ہی جواب ہے، آپ کی بیوی اور آپ کی بہن کی ملکیت میں جس تاریخ کو سونا اور چاندی آئے، ہر سال اس قمری تاریخ کو ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی رہی،

فہرست

جوانہوں نے ادانہیں کی، اس لئے تمام گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ان کے ذمہ لازم ہے۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال سونے اور چاندی کی جو مقدار تھی اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے، پھر دُوسرے سال اس چالیسویں حصے کی مقدار منہا کرکے باقی ماندہ کا چالیسواں حصہ نکالا جائے، اسی طرح سترہ سال کا حساب لگایا جائے، اوران باقی تمام سالوں کی زکوٰۃ کا مجموعہ جتنی مقدار سونے اور چاندی کی بنے وہ زکوٰۃ میں ادا کردی جائے۔ آپ کی بہن کے پاس سترہ سال پہلے ۹ تولے سونا اور ۲۰ تولے چاندی تھی۔ میں نے سترہ سال کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو سونے کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۷ء۳۶ گرام بنی، اور چاندی کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۱۰۱ء۸۱ گرام بنی، لہٰذا ۹ تولے سونے اور ۲۰ تولے چاندی کی زکوٰۃ میں مندرجہ بالا مقدار کا ادا کرنا آپ کی بہن کے ذمہ لازم ہے، اور آپ کی بیوی کے ذمہ گیارہ سال کی زکوٰۃ میں ۷۹۵ء۱۴ گرام سونا اور ۵۰۹ء۲۵ گرام چاندی کا ادا کرنا لازم ہے۔

دُکان کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟

س...... میں ایک دُکان کا مالک ہوں، جو کہ آج سے تقریباً چار سال قبل ۲۰ ہزار روپے میں خریدی تھی، اور تقریباً ایک سال قبل میں نے اس میں ۵۰ ہزار روپے کا سامان خرید کر بھرا تھا، جس میں سے تقریباً ۲۰ ہزار روپے کا سامان قرض لیا تھا جو اَب میں نے ادا کردیا ہے، اس دُکان سے مجھ کو جو آمدنی ہوتی ہے، میں وہ پوری دُکان میں ہی لگادیتا ہوں، مارکیٹ کے حساب سے میری دُکان کی قیمت ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے، اور اس میں جو سامان ہے اس کی قیمت بھی ۶۰ یا ۶۵ ہزار روپے بنتی ہے، ماہِ رمضان آنے والا ہے، آپ سے سوال یہ ہے کہ میں اس پر زکوٰۃ کس حساب سے ادا کروں؟ دُکان کی آمدنی سے میں کچھ خرچ نہیں کرتا۔

ج...... دُکان میں جتنی مالیت کا سامان ہے اس کی قیمت لگاکر، آپ کے ذمہ اگر کچھ قرض ہو اس کو منہا کردیا جائے، اور باقی جتنی رقم بچے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کردیا کریں، دُکان کی عمارت، باردانہ اور فرنیچر وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں، صرف قابلِ فروخت مال پر زکوٰۃ ہے۔

استعمال شدہ چیز زکوٰۃ کے طور پر دینا

س......ایک شخص ایک چیز چھ ماہ استعمال کرتا ہے، چھ ماہ استعمال کے بعد وہی چیز اپنے دِل میں زکوٰۃ کی نیت کرکے آدھی قیمت پر بغیر بتائے مستحقِ زکوٰۃ کو دے دیتا ہے، تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی یا نہیں؟

ج......اگر بازار میں فروخت کی جائے اور اتنی قیمت مل جائے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

نہ فروخت ہونے والی چیز زکوٰۃ میں دینا

س......ایک دُکان دار سے ایک چیز نہیں بکتی، وہ چیز زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور قبول ہوگی بھی یا نہیں؟

ج......ردّی چیز زکوٰۃ میں دینا اِخلاص کے خلاف ہے، تاہم اس چیز کی جتنی مالیت بازار میں ہو، اس کے دینے سے اتنی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ کی ادائیگی

س......کیا زکوٰۃ کی رقم مستحقین کو اشیاء کی شکل میں بھی دی جاسکتی ہے؟

ج......دی جاسکتی ہے، لیکن اس میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ردّی قسم کی چیزیں زکوٰۃ میں نہ دی جائیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مستحقین کے لئے کاروبار کرنا

س......زکوٰۃ کی امداد کی تقسیم کے بارے میں ایک نظریہ یہ سامنے آیا ہے کہ یہ رقم مستحقین کو دینے کے بجائے اس سے مستحقین کے حق میں کسی ذمہ دار فرد کی نگرانی میں صنعتی نوعیت کا کوئی کاروبار کردیا جائے تاکہ اس سے منافع حاصل ہو اور غرباء کو روزگار بھی فراہم کرکے مستحقین کو جلد یا بدیر انہیں صاحبِ نصاب لوگوں کے برابر لا کھڑا کیا جائے۔ جبکہ میں نے ایک دینی اور دُنیوی دونوں علوم میں کافی دسترس رکھنے والے گوشہ نشین بزرگ سے یہ سنا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مخیرّ افراد سے مستحقین کو براہِ راست ملنی چاہئے، کسی تیسرے فرد کو ان دونوں

فہرست

کے درمیان نہ تو حائل ہونے کی اجازت ہے اور نہ اس رقم کو مستحق آدمی کے پاس پہنچنے سے پہلے اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا اختیار ہے، خواہ وہ مستحقین کے حق میں ہی کیوں نہ ہو؟ ان دونوں نظریوں کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں ضروری وضاحت فرمائیں۔

ج…… اس بزرگ کی یہ بات صحیح ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا جب تک کسی فقیر محتاج کو مالک نہیں بنادیا جائے گا، زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، ان کو اس کا مالک بنادینے کے بعد اگر ان کی اجازت سے وتوکیل سے ایسا کوئی انتظام کیا جائے جو آپ نے لکھا ہے، تو دُرست ہے۔

زکوٰۃ کی رقم سے غرباء کے لئے صنعت لگانا

س…… کیا زکوٰۃ کی رقم سے مل اور صنعتی کارخانے لگائے جاسکتے ہیں؟ تاکہ غرباء و نادار مستحقینِ زکوٰۃ کو بہترین اور مستقل طور پر مدد کی جاسکے۔

ج…… زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے فقیر کو مالک بنانا شرط ہے، صنعتی کارخانے لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، ہاں! اگر کارخانہ لگاکر ایک فقیر کو یا چند فقراء کو آپ اس کا مالک بنادیتے ہیں، جتنی مالیت کا وہ کارخانہ ہے اتنی مالیت کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

قرض دی ہوئی رقم میں زکوٰۃ کی نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س…… ہم نے کسی غریب اور پریشان حال وضرورت مند کی مالی مدد کی، اس نے اُدھار رقم مانگی تھی، اس کی خستہ حالی کے پیشِ نظر ہم نے مالی اعانت کی، اب وہ مقرّرہ میعاد میں قرض لی ہوئی رقم کو آج تک واپس نہیں کرسکا، نہ ہی صورت دِکھائی، اب کیا ہم اس کو قرض دی ہوئی رقم کو زکوٰۃ کی نیت کرکے چھوڑ دیں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟ جبکہ ہم نے اسے رقم اُدھار دی تھی، تو زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی، نہ ہی یہ خیال تھا کہ وہ رقم ہم کو واپس نہیں کرے گا اور ہضم کرجائے گا۔

ج…… جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا شرط ہے۔

قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ سالانہ دیں، چاہے قرض کی وصولی پر یک مشت

س…… میں نے کچھ رقم ایک دوست کو قرضِ حسنہ کے طور پر دی ہوئی ہے، کیا میں اس پر ہر سال زکوٰۃ دوں یا جب وہ وصول ہوجائے تب دوں؟ واضح ہو کہ رقم کو دیئے ہوئے کئی سال ہوگئے ہیں، اور اب اس دوست کا کاروبار اچھا چل رہا ہے، میرے دو چار دفعہ مانگنے پر بھی اس نے رقم واپس نہیں کی، ٹال دیتا ہے کہ ابھی نہیں ہے، ایک بل پھنسا ہوا ہے جب مل گیا تو فوراً ادا کردوں گا۔

ج……اس قرض کی رقم پر زکوٰۃ تو آپ کے ذمہ ہر سال واجب ہے، البتہ یہ آپ کو اختیار ہے کہ سال کے سال ادا کردیا کریں یا جب وہ قرض وصول ہو تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ وقت پر ادا کریں۔

مقروض سونے کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے؟

س…… میرے پاس زیور ۹ تولے ہے، اس کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں، زکوٰۃ کتنے تولے پر لاگو ہوتی ہے اور کتنے تولے کے بعد زکوٰۃ دینی پڑتی ہے؟ فرض کرو کہ ۵ تولے پر زکوٰۃ ہے تو مجھے بقایا ۴ تولے کی زکوٰۃ دینی پڑے گی یا ٹوٹل ۹ تولے کی دینی ہوگی؟ میں سرکاری ادارے میں ملازم ہوں اور میں نے کافی قرضہ بھی دینا ہے، اس صورت میں زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے؟ جبکہ میری تنخواہ بھی زیادہ نہیں ہے، مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج…… آپ کے ذمہ جو قرض ہے اس کو منہا کرنے کے بعد اگر آپ کے پاس ساڑھے سات تولے سونا باقی رہ جاتا ہے تو آپ پر اس باقی ماندہ کی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ سے ملازم کو تنخواہ دینا جائز نہیں، امداد کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے

س…… میرے ہاں ایک ملازم ہے جس نے تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ کیا، تو میں نے زکوٰۃ کی نیت سے اضافہ کردیا، اب وہ یہ سمجھتا ہے کہ تنخواہ میں اضافہ ہوا، اسی کے بدلے میں کام کررہا ہوں، کیا اس طرح دی ہوئی میری زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج…… ملازم کی تنخواہ تو اس کے کام کا معاوضہ ہے، اور جب آپ نے تنخواہ بڑھانے کے نام

پر اضافہ کیا تو وہ بھی کام کے معاوضے میں ہوا، اس لئے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ جو تنخواہ اس کے ساتھ طے ہو وہ ادا کرنے کے علاوہ اگر اس کو ضرورت مند اور محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

ملازم کو ایڈوانس دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کی نیت دُرست نہیں

س…… میں نے اپنے ملازم کو کچھ رقم بطور ایڈوانس واپسی کی شرط پر دی، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ رقم ادا نہیں کرسکے گا، اگر میں زکوٰۃ کی نیت کرلوں تو کیا ادا ہوجائے گی؟

ج…… زکوٰۃ کی نیت دیتے وقت کرنی ضروری ہے، بعد میں کی ہوئی نیت کافی نہیں، اس لئے آپ رقم کو زکوٰۃ کی مد میں منہا نہیں کرسکتے۔ ہاں! یہ کرسکتے ہیں کہ زکوٰۃ کی نیت سے اس کو اتنی رقم دے کر پھر خواہ اسی وقت اپنا قرض وصول کریں۔

آئندہ کے مزدوری کے مصارف زکوٰۃ سے منہا کرنا دُرست نہیں

س…… ایک شخص مکان بنوا رہا ہے، مزدور کام کر رہے ہیں، اس دوران زکوٰۃ دینے کا وقت آتا ہے، کیا وہ ان مزدوروں کی اُجرت الگ رکھ کر زکوٰۃ نکالے گا؟ یعنی اگر فرض کیا ۵۰ ہزار بننے کا اندازہ ہے، تو ۵۰ ہزار الگ رہنے دے اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالے، کیونکہ میں نے پڑھا ہے کہ اگر نوکر ہیں کسی کے تو وہ ان کی تنخواہ انہیں دے کر پھر زکوٰۃ دے۔

ج…… جتنا خرچ مکان پر اُٹھ چکا ہے، اور اس کے ذمہ مزدوروں کی مزدوری واجب الادا ہوگئی ہے، اس کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرسکتا ہے، لیکن آئندہ جو مصارف اُٹھیں گے یا مزدوری واجب ہوگی اس کو منہا کرنا دُرست نہیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خریدنا جائز نہیں

س…… ایک آدمی اپنی زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خرید سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر نہیں خریدا جاسکتا، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی غریب آدمی قرض لے کر جنریٹر خرید کر مسجد کو دے دے اور زکوٰۃ کی رقم اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے دے دی جائے۔

پیسے نہ ہوں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے

س…… زکوٰۃ دینا صرف بیوی پر فرض ہے، وہ تو کما کر نہیں لاتی، پھر وہ کس طرح زکوٰۃ دے؟ جبکہ شوہر اس کو صرف اتنی ہی رقم دیتا ہے جو گھر کی ضروریات کے لئے ہوتی ہے۔

ج…… اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دیا کرے، یا زیور ہی کا چالیسواں حصہ دینا ممکن ہو تو وہ دے دیا کرے۔

س…… زید کی بیوی کے پاس سونے کے زیورات ہیں جس کا وزن نہیں کرایا ہے، کیا اس کی زکوٰۃ بیوی کو دینی ہے یا شوہر کو؟ جبکہ شوہر تمام ضروریات خود پوری کرتا ہے، اور بیوی کو بہت کم رقم جیب خرچ کے لئے دیتا ہے۔ بعض اوقات شوہر کے پاس سال کے آخر میں اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے، شوہر کی آمدنی اسکول کے اُستاد کی تنخواہ اور ٹیوشن وغیرہ پر ہے، شوہر کی کچھ رقم نفع و نقصان کے کاروبار میں لگی ہوئی ہے، جس پر زکوٰۃ دی جاتی ہے، کیا پھر بھی سونے کے زیورات پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟

ج…… سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے، اگر زید کی بیوی کے پاس اتنا سونا ہے جس کی وہ خود مالک ہے تو زکوٰۃ اس پر فرض ہے، اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دی جائے۔

بیوی خود زکوٰۃ ادا کرے چاہے زیور بیچنا پڑے

س…… میرے تمام زیورات کی تعداد تقریباً آٹھ تولہ سونا ہے، لیکن اس کے علاوہ میرے پاس نہ تو قربانی کے لئے اور نہ ہی زکوٰۃ کے لئے کچھ رقم ہے، لہٰذا میں نے ایک سیٹ اپنی بچی کے نام رکھ چھوڑا ہے، وہ اب زیرِ استعمال بھی نہیں، اور شوہر زکوٰۃ دینے پر راضی نہیں، اور کہتا ہے تمہارا زیور ہے تم جانو، مگر اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی، اب بچی والے زیور کی زکوٰۃ کون دے گا؟ بھائی کے دیئے ہوئے ڈھائی ہزار روپے پر زکوٰۃ نکال دیتی ہوں۔

ج…… جو زیور آپ نے بچی کی مِلک کر دیا ہے، وہ جب تک نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، لیکن اس کی ملکیت کر دینے کے بعد آپ کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ باقی زیور اگر

نقدی ملاکر حدِ زکوٰۃ تک پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر نقد روپیہ نہ ہو تو زیور فروخت کرکے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ اگر شوہر آپ کے کہنے پر آپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کردیا کرے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، مگر اس کے ذمہ فرض نہیں۔ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اتنا زیور ہی نہ رکھا جائے جس پر زکوٰۃ فرض ہو، یہ جواب تو اس صورت میں ہے کہ یہ زیور آپ کی ملکیت ہو، لیکن آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ: ''اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں، تبدیل یا فروخت بھی نہیں کرسکتی'' اس فقرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیور دراصل شوہر کی ملکیت ہے، اور آپ کو صرف پہننے کے لئے دیا گیا ہے، اگر یہی مطلب ہے تو اس زیور کی زکوٰۃ آپ کے شوہر پر فرض ہے، آپ پر نہیں۔

غریب والدہ نصاب بھر سونے کی زکوٰۃ زیور بیچ کر دے

س…… والدہ صاحبہ کے پاس قابلِ زکوٰۃ زیور ہے، ان کی اپنی کوئی آمدنی نہیں، بلکہ اولاد پر گزراوقات ہے، اس صورت میں زکوٰۃ ان کے زیور پر واجب ہے یا نہیں؟

ج…… زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ یہ زیور نصاب کی مالیت کو پہنچتا ہو، زیور بیچ کر زکوٰۃ دی جائے۔

شوہر کے فوت ہونے پر زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟

س…… ہماری ایک عزیزہ ہیں، ان کے شوہر فوت ہوگئے ہیں، اور ان پر بارہ ہزار کا قرضہ ہے، جبکہ ان کے پاس تھوڑا بہت سونا ہے، آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے؟ اگر دینی ہے تو کتنی؟

ج…… شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ صرف اس کی اہلیہ کا نہیں، بلکہ سب سے پہلے اس کے شوہر کا قرضہ ادا کیا جائے، پھر اسے شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے اور پھر ان وارثوں میں سے جو بالغ ہوں ان کا حصہ نصاب کو پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

اگر نقدی نہ ہو تو سابقہ اور آئندہ سالوں کی زکوٰۃ میں زیور دے سکتے ہیں

س…… اگر کوئی لڑکی جہیز میں اپنے ساتھ اتنا زیور لائے جس کی زکوٰۃ کی رقم اچھی خاصی بنتی

فہرست

ہواور شوہر کی آمدنی سے سال میں اتنی رقم پس انداز نہ ہوسکتی ہو تو بتایا جائے زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟

ج……ان زیورات کا کچھ حصہ فروخت کردیا جائے یا کئی سال کی زکوٰۃ میں دے دیا جائے، یعنی اس کی قیمت لگالی جائے، اور زیورات کی زکوٰۃ جتنے سال کی اس کے برابر ہو اتنے سال کی نیت کرکے وہ زیور زکوٰۃ میں دے دیا جائے۔

دُکان میں مالِ تجارت پر زکوٰۃ اور طریقۂ ادائیگی

س……میں کتابوں اور اسٹیشنری کی دُکان کرتا ہوں، سامان کی مالیت تقریباً بارہ تا پندرہ ہزار ہوگی، دُکان کرایہ کی ہے، آیا یہ دُکان کا سامان قابلِ ادائیگیٔ زکوٰۃ ہے؟ یعنی اس مالِ تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج……دُکان کا جو بھی مال فروخت کیا جاتا ہے، اگر اس مال کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کو پہنچتی ہو تو اس مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س……اگر اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے تو چونکہ اسٹیشنری کا سامان بہت ساری اشیاء پر مشتمل ہے اور میں روزانہ خریداری اور فروخت بھی کرتا ہوں، اس لئے اس کا حساب کتاب ناممکن سا ہوجاتا ہے، تو کیا اندازاً اس کی قیمت لگاکر زکوٰۃ ادا کرسکتا ہوں؟

ج……روزانہ کا حساب رکھنے کی ضرورت نہیں، سال میں ایک تاریخ مقرّر کرلیجئے، مثلاً: یکم رمضان کو پوری دُکان کے قابلِ فروخت سامان کا جائزہ لے کر اس کی مالیت کا تعین کرلیا جائے، اور اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کردیا کیجئے۔ جس تاریخ کو آپ نے دُکان شروع کی تھی، ہر سال اس تاریخ کو حساب کرلیا کیجئے۔

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س……ایک شخص صاحبِ نصاب ہے، اگر وہ شرع کے مطابق اپنی جائیداد، رقم وغیرہ سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو کیا شرعاً وہ ملکی نظامِ دولت کا وضع کردہ انکم ٹیکس ادا کرنے سے بری ہوجاتا ہے؟ اگر وہ صرف انکم ٹیکس ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں دیتا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نیز

موجودہ نظام میں وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟

ج...... انکم ٹیکس ملکی ضروریات کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرّر ہے، جبکہ زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے فریضۂ خداوندی اور عبادت ہے، انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، بلکہ زکوٰۃ کا الگ ادا کرنا فرض ہے۔

مالک بنائے بغیر فلیٹ رہائش کے لئے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س...... دریافت طلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کی مد سے تعمیر کئے گئے فلیٹ حسبِ ذیل شرائط پر مستحقینِ زکوٰۃ کو دیئے گئے ہیں، تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے یا نہیں؟

شرائط:

۱:...... یہ فلیٹ کم ازکم پانچ سال تک آپ کسی کے ہاتھ بیچ نہیں سکیں گے (زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں)۔

۲:...... متعلقہ فلیٹ آپ کو اپنے استعمال کے لئے دیا جارہا ہے، اس میں آپ کرایہ دار نہیں رکھیں گے، پگڑی پر نہیں دے سکیں گے، اور کسی دُوسرے شخص کو استعمال کے لئے بھی نہیں دے سکیں گے۔

۳:...... آپ نے فلیٹ اگر کسی کو پگڑی پر دیا یا کرایہ دار رکھا تو اس کی اطلاع جماعت کو ملنے پر آپ کے فلیٹ کا حق منسوخ کردیا جائے گا۔

۴:...... فلیٹ کے مینٹیننس کی رقم جو جماعت مقرّر کرے وہ ہر ماہ ادا کرکے اس سے رسید حاصل کرنی پڑے گی۔

۵:...... فلیٹ کی وساطت کسی دُوسرے فلیٹ کے قبضہ دار سے بدلی نہیں کیا جاسکے گا۔

۶:...... اس عمارت کی چھت جماعت کے قبضے میں رہے گی۔

۷:...... مستقبل میں فلیٹ بیچنے یا چھوڑنے کی صورت میں جماعت سے نوآبجکشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد مزید کارروائی ہوسکے گی۔

۸:...... اُوپر بیان کی گئی شرائط کے علاوہ جماعت کی جانب سے عمل میں آنے

والے نئے اَحکامات اور شرائط کو مان کر ان پر عمل کرنا ہوگا، ان بیان کی گئی شرائط اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والے ممبر سے جماعت فلیٹ خالی کراسکے گی اور فلیٹ میں رہنے والے کو اس پر عمل کرنا اور قانونی حق چھوڑنا ہوگا۔

(مذکورہ بالا اقرارنامہ کی تمام شرائط اور ہدایت پڑھ کر سمجھ کر منظور کرتا اور راضی خوشی سے اس پر اپنے دستخط کردیتا ہوں)

براہِ مہربانی جواب بذریعہ اخبار جنگ عنایت فرمائیں، تاکہ سب جماعتوں کو پتہ چل جائے، کیونکہ یہ سلسلہ سکھر، حیدرآباد اور کراچی کی میمن برادری میں عام چل پڑا ہے، اور اس میں کروڑوں روپے زکوٰۃ کی مد میں لوگوں سے وصول کرکے لگائے جارہے ہیں۔

ج…… زکوٰۃ تب ادا ہوتی ہے جب محتاج کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنادیا جائے، اور زکوٰۃ دینے والے کا اس سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہے، آپ کے ذکرکردہ شرائط نامے میں جو شرطیں ذکر کی گئی ہیں وہ عاریت کی ہیں، تملیک کی نہیں، لہٰذا ان شرائط کے ساتھ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم سے فلیٹ بناکر دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کے ادا ہونے کی صورت یہی ہے کہ جن کو یہ فلیٹ دیئے جائیں ان کو مالک بنادیا جائے، اور ملکیت کے کاغذات سمیت ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں کہ یہ لوگ ان فلیٹس میں جیسے چاہیں مالکانہ تصرف کریں، اور جماعت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی نہ ہو۔ اگر ان کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور ان پر لازم ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

فہرست

کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

(مصارفِ زکوٰۃ)

زکوٰۃ کے مستحقین

س……کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور کن کن کو نا جائز؟

ج……اپنے ماں باپ، اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اسی طرح شوہر بیوی ایک دُوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے، جو لوگ خود صاحبِ نصاب ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (ہاشمی حضرات) کو زکوٰۃ دینے کا حکم نہیں، بلکہ اگر وہ ضرورت مند ہوں تو ان کی مدد غیرزکوٰۃ سے لازم ہے۔ اپنے بھائی، بہن، چچا، بھتیجے، ماموں، بھانجے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، مزید تفصیل خود پوچھئے یا کسی کتاب میں پڑھ لیجئے۔

ایضاً

س……زکوٰۃ کی تقسیم کن کن قوموں پر حرام ہے؟ جبکہ ہمارے علاقے تحصیل پلندری بلکہ پورے آزاد کشمیر میں سیّد، ملک، اعوان اور لوہار، ترکھان، قریشی وغیرہ ان کے لئے زکوٰۃ حرام قرار دے کر بند کردی گئی، البتہ سیّد حضرات کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں، دیگر دو قومیں جن میں قریشی کہلانے والے ترکھان، لوہار اور اعوان، ملک شامل ہیں زکوٰۃ کے حق دار ہیں یا نہیں؟ براہِ کرم اس کی بھی وضاحت کریں کہ سیّد گھرانے کے علاوہ حاجت مند لوگ مثلاً: یتیم، بیوہ، معذور زکوٰۃ لینے کے حق دار ہیں؟

ج……زکوٰۃ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لئے حلال نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں: آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر، آلِ عباس اور آلِ حارث بن عبدالمطلب۔ پس جو شخص ان پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اس کو زکوٰۃ نہیں دی

جاسکتی، اگر وہ غریب اور ضرورت مند ہو تو دُوسرے فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

سیّد اور ہاشمیوں کی اعانت غیرِ زکوٰۃ سے کی جائے

س…… اسلام دینِ مساوات ہے اور دینِ عدل و حکمت ہے، اسلام غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرتا ہے تو انہیں اپنے زیرِ سایہ تحفظ فراہم کرتا ہے، اسلام زکوٰۃ دینے کا حکم دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ انہیں اُمت (ہاشمی کے علاوہ) کے غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کیا جائے، یہ اسلام کا ایک حکم ہے، جس پر عمل کرنا واجب ہے۔ لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہاشمی اُمت کے غریبوں، بیواؤں، یتیموں، ناداروں، مسکینوں اور محتاجوں، غریب طالب علموں کے لئے کیا مالی تحفظ فراہم کرتا ہے؟

ج…… ہاشمی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے زکوٰۃ کو ممنوع قرار دیا ہے، یہ حضرات اگر ضرورت مند ہوں تو غیرزکوٰۃ فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا بڑے اجر کا موجب ہے۔

سادات کو زکوٰۃ کیوں نہیں دی جاتی؟

س…… مولانا صاحب! میں نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہے اور سنا بھی ہے کہ سادات لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دینا چاہئے، ایسا کیوں ہے؟

ج…… زکوٰۃ، لوگوں کے مال کا میل ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اس سے ملوّث کرنا مناسب نہ تھا، وہ اگر ضرورت مند ہوں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے، نیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ ہوسکتا تھا کہ یہ خوبصورت نظام اپنی اولاد ہی کے لئے تو… معاذ اللہ… جاری نہیں فرما گئے؟ نیز اس کا ایک نفسیاتی پہلو بھی ہے، اور وہ یہ کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی بنا پر انہی کو ترجیح دیتے، غیرسیّد کو زکوٰۃ دینے پر ان کا دِل مطمئن نہ ہوتا، اس سے دُوسرے فقراء کو شکایت پیدا ہوتی۔

ایضاً

س...... سنی فقہ میں سیّدوں پر زکوٰۃ، خیرات اور صدقہ کے استعمال کی ممانعت ہے، سوال یہ ہے کہ آیا اس فقہ میں غریب سیّد نہیں ہوتے؟ اور اگر ہوتے ہیں تو ان کی حاجت روائی کے لئے فقہِ سنی میں کون سا طریقہ ہے؟ اور اس سلسلے میں حکومتِ پاکستان کے زکوٰۃ وعشر میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟

ج...... یہ مسئلہ سنی فقہ کا نہیں، بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمودہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے زکوٰۃ اور صدقہ حلال نہیں، کیونکہ یہ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اللہ تعالیٰ نے اس کثافت سے پاک رکھا ہے۔ سیّد اگر غریب ہوں تو ان کی خدمت میں عزّت واحترام سے ہدیہ پیش کرنا چاہئے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ سیّدوں کی کفالت غیرصدقاتی فنڈ سے کرے۔

سیّد کی بیوی کو زکوٰۃ

س...... ہمارے ایک عزیز جو کہ سیّد ہیں، جسمانی طور پر بالکل معذور ہونے کے باعث کمانے کے قابل نہیں ہیں، ان کے گھر کا خرچہ ان بیوی جو کہ غیر سیّد ہیں، بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اور کچھ قریبی عزیزوں کی مدد سے چلاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چونکہ ان کی بیوی غیر سیّد ہیں اور گھر کی کفیل ہیں تو باوجود اس کے شوہر اور بچے سیّد ہیں، ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

ج...... بیوی اگر غیر سیّد ہے اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اس زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کرسکتی ہے۔

سادات لڑکی کی اولاد کو زکوٰۃ

س...... ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی، جس سے اس کے دو بچے ہیں، کچھ عرصہ بعد

زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، بچے ہندہ کے پاس ہیں جو محنت کرکے ان کی پرورش کرتی ہے، زید بچوں کی پرورش کے لئے اس کو کچھ نہیں دیتا، ہندہ خاندانِ سادات سے تعلق رکھتی ہے، اور اس کے یہ بچے صدیقی ہیں، ہندہ کے عزیز، اقربا، بہن بھائی یا ماں باپ ان بچوں کی پرورش وغیرہ کے لئے زکوٰۃ کا پیسہ ہندہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ کہ وہ صرف بچوں کے صرف میں لائے، کیونکہ ہندہ کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے، شرعی اعتبار سے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔

ج…… یہ بچے سیّد نہیں، بلکہ صدیقی ہیں، اس لئے ان بچوں کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے، اور ہندہ اپنے ان بچوں کے لئے زکوٰۃ وصول کرسکتی ہے، اپنے لئے نہیں۔

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

س…… کیا زکوٰۃ اور عشر کی رقوم کو ملکی دفاع پر یا انڈسٹری لگانے پر خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ آج تک ہم لوگ یہی سنتے آئے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر کی رقوم کو ان چیزوں پر نہیں خرچ کیا جاسکتا، لیکن میاں ..... صاحب کے ایک اخباری بیان نے ہمیں حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی کردیا، میاں صاحب فرماتے ہیں: ”شرعی نقطۂ نگاہ سے حکومت زکوٰۃ و عشر کی رقومات کو ملکی دفاع پر خرچ کرنے کا حق رکھتی ہے، زکوٰۃ و عشر کے مصارف کے متعلق نمائندہ جنگ کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے ملکی دفاع کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اگر وسائل موجود نہ ہوں یا کم ہوں تو پھر اس مقصد کے لئے زکوٰۃ و عشر کو استعمال کیا جاسکتا ہے، اسی طرح تبلیغِ دین اور اشاعتِ دین کے لئے زکوٰۃ و عشر کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سلسلے میں ”فی سبیل اللہ“ کی مد موجود ہے، انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ کی رقوم سے ملک میں انڈسٹری بھی لگائی جاسکتی ہے، جس میں غریبوں، یتیموں اور مستحق افراد کو ملازمتیں ملنی چاہئیں، لیکن اس انڈسٹری کے قیام کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ضروری ہے، اور وہ یہ کہ کھاتے پیتے افراد کو اس میں ملازمت نہ دی جائے۔“ بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی ۱۰؍دسمبر ۱۹۸۴ء۔ کیا میاں صاحب کا یہ نقطۂ نظر قرآن و سنت اور فقہِ حنفی کے مطابق

ہے؟ دلائل سے اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج…… زکوٰۃ، فقراء و مساکین کے لئے ہے، قرآنِ کریم نے ”فی سبیل اللہ“ کی جو مد ذکر کی ہے اس میں ”فقر“ بطورِ شرط ملحوظ ہے، یعنی جو مجاہد نادار ہو اس کو اس کی ضروریات زکوٰۃ کی مد میں سے دی جاسکتی ہیں، جن کا وہ مالک ہوجائے، مطلقاً ملکی دفاع، تعلیم، صحت اور رفاہِ عامہ کی مدات پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کرنا صحیح نہیں، جو لوگ اس قسم کے فتوے صادر کرتے ہیں ان کے مطابق زکوٰۃ اور ٹیکس میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

زکوٰۃ لینے والے کے ظاہر کا اعتبار ہوگا

س…… اعزّہ، احباب و اقارب جو بظاہر مستحقِ زکوٰۃ نظر آتے ہیں، یہ کس طرح تصدیق کی جائے کہ یہ صاحبِ نصاب ہیں؟

ج…… ظاہر کا اعتبار ہے، پس اگر ظاہر حال کے مطابق دِل مانتا ہے کہ یہ مستحق ہوگا، اس کو دے دی جائے۔

معمولی آمدنی والے رشتہ دار کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

س…… میری ایک قریبی عزیزہ ہیں، ان کے شوہر ایک معمولی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، آمدنی اتنی نہیں کہ گھر کے اخراجات بہ احسن چل سکیں، رہائشی مکان بھی کرایہ کا ہے، جواب طلب امر یہ ہے کہ ان حالات میں، میں زکوٰۃ و صدقات کی رقم انہیں دے سکتا ہوں؟

ج…… اگر وہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں، تو زکوٰۃ کی مد سے ان کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔

بھائی کو زکوٰۃ دینا

س…… علمائے دین بیچ اس مسئلے کے کیا فرماتے ہیں کہ اگر اپنا حقیقی بھائی معذور اور بیمار ہو اور ذریعہ آمدنی بھی نہ ہو تو کیا اس کو دُوسرا بھائی زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

ج…… بہن، بھائی اور چچا، ماموں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

بھائی اور والد کو زکوٰۃ دینا

س…… اگر کوئی شخص حساب کتاب میں اپنے والد اور بھائیوں سے الگ ہو اور صاحبِ

حیثیت بھی ہو، اب اگر یہ بیٹا والد صاحب کو زکوٰۃ اس طرح دینا چاہے کہ پہلے اپنے غریب مستحق بھائی کو دے دے اور بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم آپ اور والد دونوں استعمال میں لائیں یا بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم قبول کرکے والد کو دینا، جبکہ والد مستحق بھی ہو، کیا یہ صحیح ہے یا ایسی کوئی صورت ہے کہ یہ رقم والد کو دے دی جائے اور زکوٰۃ ادا ہوجائے؟

ج…… بھائی کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے، مگر اس سے یہ فرمائش کرنا کہ وہ فلاں شخص (مثلاً: والد صاحب) پر خرچ کرے، غلط ہے۔ جب اس نے بھائی کو زکوٰۃ دے دی تو وہ اس کی ملکیت ہوگئی، اب وہ اس کا جو چاہے کرے۔ اور اگر بھائی کو زکوٰۃ دینا مقصود نہیں، بلکہ والد کو دینا مقصود ہے اور بھائی محض وکیل ہے، تو بھائی کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

نادار بہن بھائیوں کو زکوٰۃ دینا

س…… میرے والد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے فوت ہوچکے ہیں، اور میں گھر میں بڑا ہوں، اور شادی شدہ ہوں، فی الحال سارے گھر کی کفالت بھی خود کر رہا ہوں، گھر کے افراد کچھ یوں ہیں: ایک والدہ ماجدہ صاحبہ، ایک ہمشیرہ صاحبہ اور تین عدد چھوٹے بھائی ہیں، جن میں ایک برسرِ روزگار ہے، اور دو ابھی پڑھ رہے ہیں، میرے ذمہ زکوٰۃ بھی واجب ہے، کیا میں وہ زکوٰۃ اپنے بھائیوں کو دے سکتا ہوں اور ہمشیرہ صاحبہ کو؟ کیونکہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ رہا مسئلہ والدہ صاحبہ والا تو وہ میرا فرض ہے، اور سب ذمہ داری میں قبول کروں گا۔

ج……زکوٰۃ بہن بھائیوں کو دینا جائز ہے۔

چچا کو زکوٰۃ

س…… ہمارے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ہے، اور ہم سات بھائی بہنیں ہیں، والدہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے زکوٰۃ ہم پر فرض ہے، اور ہم زکوٰۃ نکالنا چاہتے ہیں، کیا زکوٰۃ کی کچھ رقم اپنے چچا کو دے دیں، چچا کے مالی حالات صحیح نہیں ہیں،، ہم زکوٰۃ چچا کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا چچا کو علم بھی نہ ہو۔

فہرست

ج…… چچا کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے، صرف زکوٰۃ کی نیت کرلینا کافی ہے۔

بھتیجی یا بیٹے کو زکوٰۃ دینا

س…… میرے پاس میری یتیم بھتیجی رہتی ہے، کیا میں زکوٰۃ کی رقم اس پر خرچ کرسکتی ہوں؟ دُوسرا سوال یہ کہ میں اپنے بیٹے کو بھی زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟ وہ معمولی ملازم ہے۔

ج…… بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، اور نواسی نواسے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، بھتیجا بھتیجی کو دینا دُرست ہے۔

بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س…… ۱: عام طور پر بیوی کی کل کفالت شوہر کے ذمہ ہے، اگر بدنصیبی سے شوہر غریب ہوجائے اور بیوی مال دار ہو تو شرعاً شوہر کے بیوی پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں؟

۲:…… مذکورہ شوہر کو بیوی سے زکوٰۃ لے کر کھانا کیا دُرست ہوگا؟

ج…… ۱: عورت پر شوہر کے لئے جو حقوق ہیں، وہ شوہر کی غربت اور مال داری دونوں میں یکساں ہیں، شوہر کے غریب ہونے پر بیوی پر شرعاً یہ حق ہے کہ شوہر کی غربت کے پیشِ نظر صرف اس قدر نان و نفقہ کا مطالبہ کرے جس کا شوہر متحمل ہوسکے، البتہ اخلاقاً بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دے۔

۲:…… چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادۃً مشترک ہیں، اور وہ دونوں ایک دُوسرے کی چیزوں سے عموماً استفادہ کرتے رہتے ہیں، اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں ایک دُوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مال دار بیوی کے غریب شوہر کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے

س…… زید کی بیوی کے پاس چار ہزار روپے کا سونا اور چاندی ہے، جبکہ مقروض اس سے زائد ہے، (یاد رہے سونا چاندی زید کی بیوی کی ملکیت ہیں) اور زید کے والدین نے اسے گھر سے حصہ دینے سے انکار کردیا ہے، تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں کہ زید زکوٰۃ لے سکتا

فہرست

ہے یا نہیں؟ مقروض خود زید ہے، مال زید کی بیوی کے پاس ہے۔

ج…… زید دُوسروں سے زکوٰۃ لے سکتا ہے، مگر اس کی بیوی اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی، بہرحال شوہر اگر غریب ہے تو وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے، بیوی کے مال دار ہونے کی وجہ سے وہ مال دار نہیں کہلائے گا۔

شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا

س…… ایک عورت جس کا خاوند زندہ ہے، لیکن وہ لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں، کیا ان کو خیرات صدقہ یا زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

ج…… اگر وہ غریب اور مستحق ہیں تو جائز ہے۔

مال دار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ

س…… ایک عورت جو کہ بیوہ ہے، لیکن اس کے چار پانچ لڑکے برسرِ روزگار ہیں، اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے، اگر وہ لڑکے ماں کی بالکل امداد نہیں کرتے تو کیا اس عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟ اگر بالفرض اولاد تھوڑی بہت امداد دیتی ہے جو اس کے لئے ناکافی ہے، تب اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… اس خاتون کے اخراجات اس کے صاحب زادوں کے ذمہ ہیں، لیکن اگر وہ نادار ہے اور لڑکے اس کی مالی مدد اتنی نہیں کرتے جو اس کی روزمرّہ ضروریات کے لئے کافی ہو، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ کی مستحق

س…… میری بیوہ بھاوج ہیں ان کے پاس تقریباً ۱۵ تولے سونا کا زیور ہے، جبکہ ان کی کوئی آمدنی نہیں ہے، نہ کوئی مکان ہے، نہ کوئی ذریعہ آمدنی ہے، ان کو کیا زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟ یہ واضح رہے کہ یہ زیور ان کے پاس وہ ان کے شوہر اور ان کے والدین نے دیا تھا، ہمارے ساتھ رہتی ہیں، ان کا ایک بیٹا ہے جو ابھی پڑھ رہا ہے، اور کمانے کے قابل نہیں ہے۔

ج…… آپ کی بھاوج کے پاس اگر ۱۵ تولے سونا ان کی اپنی ملکیت ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا

جائز نہیں، بلکہ خود ان پر زکوٰۃ فرض ہے، ہاں! ان کے بیٹے کے پاس اگر کچھ نہیں تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

بیوہ اور بچوں کو ترکہ ملنے پر زکوٰۃ

س...... ایک بیوہ عورت ہے جس کی اولاد نرینہ تین ہیں، اسے اپنے شوہر کے ترکہ میں تقریباً چالیس ہزار روپے ملے، اس نے وہ رقم بینک میں فکسڈ ڈیپازٹ رکھوادی، اور اس پر جو سود یا اب منافع جو بھی ملتا ہے اس سے اس کا گزر اوقات ہوتا ہے، کیا اس کے اُوپر زکوٰۃ واجب ہے؟ (یاد رہے کہ اس کے علاوہ ان کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں)۔

ج...... اس رقم کو شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے، ہر ایک کے حصے میں جو رقم آئے اگر وہ نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کو پہنچتی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، نابالغ بچوں کے حصے پر نہیں۔

س...... جب حکومتِ پاکستان نے زکوٰۃ آرڈیننس نافذ کیا اور زکوٰۃ کاٹ لی اس کے بعد اعلیٰ افسران سے رُجوع کیا گیا تو جواب میں انہوں نے محلّہ کمیٹی کو زکوٰۃ فنڈ سے زکوٰۃ وظیفہ دینے کے لئے کہا، کیا وہ زکوٰۃ لینے کی حقدار ہے، جبکہ وہ اپنی آمدنی سے گزارہ کر رہی ہے اور زکوٰۃ لینا نہیں چاہتی؟

ج...... صاحبِ نصاب زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

ضرورت مند لیکن صاحبِ نصاب بیوہ کی زکوٰۃ سے امداد کیسے؟

س...... ایک ضرورت مند خاتون جو اَب بیوہ ہیں، ان کے شوہر کا ایک ہفتہ قبل انتقال ہوگیا، ان خاتون کا کوئی ذریعہ معاش نہیں، مرحوم کی ایک بچی کی عمر ۹ سال ہے، کرایہ کے مکان میں رہتی ہیں، ماہانہ کرایہ ۵۰۰ روپے ہے، ان بیوہ خاتون کے پاس ایک سیٹ سونے کا شادی کے وقت کا ہے، وزن تقریباً دس تولے ہے، موجود ہے، بیوہ اس کو بیٹی کے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں، یعنی اس زیور کی ملکیت ۹ سال کی بچی کے نام کرنا چاہتی ہیں، ان حالات میں کیا مذکورہ بیوہ کو شرع مستحقِ زکوٰۃ قرار دیتی ہے؟ یعنی ان کی ضرورت بمدِ زکوٰۃ

فہرست

ماہانہ وظیفہ کی شکل میں پوری کی جاسکتی ہے؟

ج…… اگر سونے کا سیٹ اپنی لڑکی کے نام ہبہ کردیا تو بیوہ مذکورہ زکوٰۃ کی مستحق ہے، اور اس کی امداد زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

مفلوک الحال بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س…… ہمارے محلے میں ایک بیوہ عورت رہتی ہے، اس کی ایک نوجوان بیٹی بھی ہے، جو کہ مقامی کالج میں پڑھتی ہے، اس بیوہ عورت کا ایک بھائی ہے جو اناج کی دلالی کرتا ہے، اور مہینے کے دو ہزار روپے کماتا ہے، لیکن اپنی بیوہ بہن اور ماں کو کچھ بھی نہیں دیتا، اس بیوہ عورت کی ماں بالکل ضعیف اور بیمار ہے، ان سب کا خرچ عورت کا بھتیجا اُٹھاتا ہے، اور اس بھتیجے کی بھی شادی ہوگئی ہے، اور اس کی ایک بچی بھی ہے، اب وہ بھتیجا یہ کہتا ہے کہ میں سب کا خرچ نہیں اُٹھاسکتا، اب وہ بیوہ عورت بالکل اکیلی ہوگئی ہے، اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں، تو کیا اس صورتِ حال میں اس کا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟ اور کیا ہم سب برادری والے مل کر بیوہ عورت کے بھائی کو روپے نہ دینے پر اس سے زبردستی کرسکتے ہیں؟

ج…… بھائی کو اگر مقدور ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی بہن کے اخراجات برداشت کرے، اگر وہ نہیں کرتا یا استطاعت نہیں رکھتا اور بیوہ کے پاس بھی نصاب کی مقدار سونا چاندی یا روپیہ پیسہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ وہ نادار بھی ہے اور بے سہارا بھی، اس صورت میں اس کو زکوٰۃ و صدقات دینا ضروری ہے۔

برسرِ روزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س…… ہمارے علاقے میں ایک بیوہ عورت ہے، جو محکمۂ تعلیم حکومتِ پاکستان میں ملازم ہے، تنخواہ ماہانہ پانچ سو روپے ہے، ان کا ایک جوان لڑکا بھی سرکاری ملازم ہے، دونوں ایک ساتھ حکومت کے فراہم کردہ سرکاری کوارٹر میں رہتے ہیں، ہمارے علاقے کی زکوٰۃ کمیٹی نے اس بیوہ عورت کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ مقرّر کیا ہے اور ہر ماہ ادا کیا جاتا ہے، کیا بیوہ ہونے کی وجہ سے جبکہ سرکاری ملازمہ ہو تو زکوٰۃ کی مستحق ہے؟

ج…… اگر وہ مقروض نہیں برسرِ روزگار ہے، تو اس کو زکوٰۃ نہیں لینی چاہئے، تاہم اگر وہ

صاحبِ نصاب نہیں تو اس کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

شوہر کے بھائیوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دینا

س...... میرے شوہر کے چار بھائی ایک بہن ہے، جو سابقہ خاوند سے طلاق لینے کے بعد دُوسری جگہ شادی شدہ ہے، مگر سابقہ خاوند سے تین بچے ہیں، جو میرے دُوسرے دیور کے ہاں رہتے ہیں، اور زیرِ تعلیم ہیں، اتنی مہنگائی میں جہاں گھر کا خرچہ پورا نہیں ہوتا وہاں ان کو خرچہ دینا بھی ایک مسئلہ ہے، علاوہ ازیں میرے بڑے دیور کا انتقال ہوچکا ہے، اور ان کے بچے بھی زیرِ تعلیم ہیں۔ دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ہم ان بچوں کی تعلیم یا شادی بیاہ پر زکوٰۃ کی مد میں خرچ کرسکتے ہیں اور ہماری زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، لیکن ان بچوں کو علم نہ ہو کہ زکوٰۃ ہے؟

ج...... آپ اپنے شوہر کے بھانجوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دے سکتی ہیں، آپ کے شوہر بھی دے سکتے ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ان کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے، خود نیت کرلینا کافی ہے، ان کو خواہ ہدیے، تحفے کے نام سے دی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

غیر مستحق کو زکوٰۃ کی ادائیگی

س...... صدقہ خیرات یا زکوٰۃ کسی شخص کو مستحق سمجھ کر دی جائے، حقیقتاً وہ مستحق نہ ہو، بلکہ اپنے آپ کو مسکین ظاہر کرتا ہو، جیسے آج کل کے اکثر گداگر، تو صدقہ، خیرات یا زکوٰۃ دینے والا ثواب پائے گا؟

ج...... زکوٰۃ ادا کرتے وقت اگر گمان غالب تھا کہ یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے، تو زکوٰۃ ادا ہوگئی، مگر بھیک منگوں کو نہیں دینا چاہئے۔

کام کاج نہ کرنے والے آدمی کی کفالت زکوٰۃ سے کرنا جائز ہے

س...... ایک شخص جان بوجھ کر کام نہیں کرتا، ہڈ حرام ہے، رشتہ داروں سے دھوکا دہی کرتا ہے، وہ مجبوراً اس کی کفالت کرتے ہیں، کیا زکوٰۃ سے اس کی کفالت جائز ہے اور زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

ج...... زکوٰۃ تو ادا ہوجائے گی۔

صاحبِ نصاب مقروض پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

س……اگر صاحبِ نصاب مقروض ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ قرض دار پر کسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کردے، چاہے اس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ وہ قرض ادا کرسکتا ہے، مگر نادہند ہے۔

ج……اُصول یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال بھی ہو اور وہ مقروض بھی ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ قرض وضع کرنے کے بعد اس کے پاس نصاب کے برابر مالیت بچتی ہے یا نہیں؟ اگر قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت بچ رہتی ہو تو اس پر اس بچت کی زکوٰۃ واجب ہے، خواہ وہ قرض ادا کرے یا نہ کرے، اور قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت نہیں بچتی تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس اُصول کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

ایضاً

س……زید و بکر دو بھائی ہیں، زید نے بکر کو بغرضِ کاروبار مختلف اوقات میں اچھی خاصی رقم بطور قرض دی، ناگزیر وجوہات کی بنا پر کاروبار میں گھاٹا ہوتا چلا گیا، زید کافی عرصے سے اپنی رقم کا طلب گار ہے، لیکن بکر کے لئے رقم کی فراہمی ممکن نظر نہیں آتی، اور کاروبار بھی صرف نام کا ہے، تو کیا اب اس کے لئے زکوٰۃ لے کر قرض کی مد میں ادا کرنا شرعاً مناسب ہے؟ نیز اپنوں میں سے کسی کو اتنی یا تھوڑی سی رقم زکوٰۃ کی نکال کر بکر کو دینی چاہئے تاکہ وہ اپنا قرض چکا سکے تو آیا ان کے لئے بھی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

ج……اگر بکر کا اثاثہ اتنا نہیں کہ وہ قرضہ ادا کرسکے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

مقروض کو زکوٰۃ دے کر قرض وصول کرنا

س……ایک شخص پر ہمارے ۳۳۰۰ روپے قرض تھے، وہ شخص بہت غریب ہے، ہم نے اس شخص کو اتنی رقم بطور زکوٰۃ ادا کردی اور اس نے وہ رقم ہمیں قرضے میں واپس کردی، کیا اس طرح ہماری زکوٰۃ ادا ہوگئی؟

ج……آپ کی زکوٰۃ ادا ہوگئی، اور اس کا قرض ادا ہوگیا۔

فہرست

مستحق کو زکوٰۃ میں مکان بنا کر دینا اور واپسی کی توقع کرنا

س…… بحمد اللہ! آج کل زکوٰۃ و عشر کے نفاذ اور سود کے خاتمے پر عمل درآمد کیا جارہا ہے، اور اس سلسلے میں قوانینِ شرعی کا نفاذ عمل میں لایا جارہا ہے۔

بسلسلہ زکوٰۃ و عشر کی تقسیم، مستحقین کے ضمن میں صاحب صدر و وزیرِ خزانہ نے گزشتہ دنوں مختلف موقعوں پر فرمایا تھا کہ زکوٰۃ کی تقسیم کا بہترین طریقِ کار یہ ہے کہ یہ مستحق کی عزّتِ نفس مجروح نہ ہو اور اس کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مستقبل میں وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہ رہے، یعنی قلیل صورت میں نہیں، بلکہ ایسی معاونت ہو کہ مستحق کا مستقبل سنور جائے۔

لہٰذا کیا ایسے افراد میں بھی زکوٰۃ تقسیم کی جاسکتی ہے جو ''غریب الوطنی'' کی زندگی گزر رہے ہیں؟ یعنی جن کے پاس ابھی تک مستقل رہائش کا کوئی مکان ذاتی نہیں، قطعہ زمین ہے، لیکن ملازمانہ زندگی کی نہایت قلیل آمدنی میں صرف کھانے پہننے کے لئے ہی مشکل سے ہوتا ہو، یا اور کسی وجہ سے نہایت مفلوک الحالی کے سبب ذاتی رہائش مکان اپنے حاصل کردہ قطعہ زمین میں موجودہ دور کی شدید گرانی میں تعمیر کرانے کا عملاً تصوّر بھی نہ کرسکتے ہوں۔

کیا ایسی صورت میں تعمیرِ مکان کے لئے تعمیراتی تخمینے کے مطابق یک مشت رقم زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہے تاکہ ایک کنبہ اور خاندان کا سر چھپ جائے؟ علاوہ ازیں کیا زکوٰۃ لینے والا ایسا مستحق، تعمیراتی مراحل مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ کی رقم واپس اقساط میں رضاکارانہ طور پر ادا کرسکتا ہے؟

ج…… ایسے غریب اور نادار لوگ جو نصاب کے بقدر اثاثہ نہ رکھتے ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور اس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنواکر ان کو مکان کا مالک بنادیا جائے، ایسے غریب و ناداروں سے رقم کی واپسی کی توقع رکھنا عبث ہے، اس لئے رضاکارانہ واپسی کا سوال خارج از بحث ہے۔

صاحبِ نصاب کے لئے زکوٰۃ کی مد سے کھانا

س…… میں مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کر رہا ہوں، اور میری عمر تقریباً بیس سال ہو چکی ہے، اور ہمارے گھریلو حالات بھی بہت اچھے ہیں، اور گھر کی ساری آمدنی اور اخراجات مجھ سے تین بڑے بھائیوں کے ہاتھوں میں ہے، جبکہ میرا مدرسہ میں کھانا پینا اور رہنا سہنا ہوتا ہے، اور آپ کو معلوم ہوگا کہ دینی مدارس کا گزارہ اکثر زکوٰۃ، خیرات اور چرمِ قربانی سے ہوتا ہے، مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ مدرسہ کا یہ کھانا مجھ پر جائز ہے یا ناجائز؟

ج…… اگر والدین کی جائیداد سے آپ کو اتنا حصہ ملا ہے کہ آپ صاحبِ نصاب ہیں تو زکوٰۃ کی مد سے کھانا آپ کے لئے جائز ہی نہیں۔

معذور لڑکے کے باپ کو زکوٰۃ دینا

س…… ایک سرکاری ملازم گریڈ نمبر ا کا ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً دس سال ہے، دماغی عارضہ میں مبتلا ہے، اور اس کا باپ اس کی کفالت کرتا ہے، اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دوا علاج بھی کرتا ہے، اس لڑکے کے دماغی عارضے کی بنا پر ہماری زکوٰۃ کمیٹی نے زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ وظیفہ مقرّر کر رکھا ہے، اور ہر ماہ دیا جارہا ہے۔ مریض لڑکے کا باپ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ کوارٹر میں رہتا ہے، کیا ایسی حالت میں لڑکے کا باپ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

ج…… اگر اس لڑکے کا باپ نادار ہے تو زکوٰۃ کا مستحق ہے، بعض عیال دار ایسے ہوتے ہیں کہ وہ صاحبِ نصاب نہیں ہوتے، ان کا روزگار بھی ان کے مصارف کے لئے کافی نہیں ہوتا، ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

نادار کو زکوٰۃ دینا اور نیت

س…… ہمارے جاننے والوں میں ایک سفید پوش سے آدمی ہیں، مگر مالی اعتبار سے بہت کمزور ہیں، ریڑھی لگاتے ہیں، بیوی ٹی بی کی مریض ہے، وہ گھر سے کچھ چنے کباب وغیرہ بنا دیتی ہے، اور وہ جا کر فروخت کر آتے ہیں، دو تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کا ذاتی

مکان ہے، کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ لگ جاتی ہے؟ اور اگر وہ زکوٰۃ لینا پسند نہ کرے تو ان کو بغیر بتائے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

ج…… ذاتی مکان اور ریڑھی لگانے کے باوجود اگر وہ نادار اور ضرورت مند ہیں تو ان کی زکوٰۃ دینا صحیح ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اس کو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، تحفہ اور ہدیہ کہہ کر دے دیا جائے اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

کیا نصاب کی قیمت والی بھینس کا مالک زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

س…… اگر ایک آدمی کے پاس ایک گھڑی ہے، یا ایک گائے ہے یا بھینس ہے جس کی قیمت نصاب کے برابر ہے، اس آدمی کے لئے زکوٰۃ کی رقم، فطرانہ کی رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… یہ چیزیں جو سوال میں ذکر کی ہیں، حوائجِ اصلیہ میں شامل ہیں، اس لئے یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

امام کو زکوٰۃ دینا

س…… امامِ مسجد کے لئے زکوٰۃ جائز ہے؟

ج…… اگر وہ محتاج اور فقیر ہے تو جائز ہے، ورنہ نہیں، محض امامِ مسجد ہونے کی وجہ سے تو کوئی زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہو جاتا، امامت کی اُجرت کے طور پر زکوٰۃ دینا بھی صحیح نہیں۔

امامِ مسجد کو تنخواہ زکوٰۃ کی رقم سے دینا جائز نہیں

س…… ہمارے علاقے میں یہ دستور ہے کہ جب ایک عالم کو اپنا پیش امام بناتے ہیں تو اس کے لئے کسی قسم کی تنخواہ یا نفقہ مقرّر نہیں کرتے، بلکہ علاقے کی رسم یہ ہے کہ لوگ یعنی محلے والے اس امام کو زکوٰۃ دیتے ہیں، پہلے سے یہ طے نہیں ہوتا کہ میں امامت کروں گا تو تم مجھ کو زکوٰۃ دینا، اس لئے پیش امام کو زکوٰۃ دینا امام کو بھی معلوم ہے کہ رسم کی وجہ سے ہے اور قوم کو بھی۔ کیا اس طرح امامت کرنے سے قوم کی زکوٰۃ نکلتی ہے یا نہیں؟ اور پیش امام کے لئے اس طرح امامت کرنے میں کچھ قباحت ہے یا نہیں؟

ج…… اگرچہ امام صاحب سے یہ بات طے نہیں ہوئی کہ ان کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دی

فہرست

جائے گی، لیکن چونکہ "المعروف کالمشروط" کے اُصول کے مطابق کہ جو چیز پہلے سے ذہن میں طے شدہ ہے، وہ ایسی ہے جیسے کہ اس کی شرط لگائی جائے۔ چنانچہ جب امام صاحب اور زکوٰۃ دینے والوں کے ذہنوں میں یہ بات پہلے سے ہے کہ اس امام کی کوئی تنخواہ مقرّر نہیں کی جائے گی اور اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی رہے گی، لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے امام کو تنخواہ یا بالفاظ دیگر اس کی امامت کی اُجرت دینا جائز نہیں، البتہ اگر اس کو امامت کی اُجرت الگ دی جاتی ہو، پھر غریب محتاج ہونے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ دے دی جائے تو صحیح ہے۔

جیل میں زکوٰۃ دینا

س…… جیل کے اندر نمازِ جمعہ اور زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا جیل کے اندر مستحق قیدی کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… جیل میں نماز تو باجماعت پڑھنی چاہئے، مگر جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے، جیل کے قیدیوں میں جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہوں ان کو زکوٰۃ دینا دُرست ہے۔

بھیک مانگنے والوں کو زکوٰۃ دینا

س…… رمضان المبارک میں کراچی میں ملک کے مختلف حصوں سے بڑے پیمانے پر خانہ بدوش آتے ہیں، یہ لوگ کراچی کے علاقوں میں زکوٰۃ، خیرات مانگتے ہیں، شرعی نقطۂ نظر سے بتایئے کہ ان لوگوں کو زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… بہت سے بھیک مانگنے والے خود صاحبِ نصاب ہوتے ہیں، اس لئے جب تک یہ اطمینان نہ ہو کہ یہ واقعی محتاج ہے، اس کو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر دینا صحیح نہیں۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س…… کیا غیر مسلم یعنی عیسائی عورتیں جو گھروں میں کام کرتی ہیں، زکوٰۃ، خیرات یا صدقہ کی مستحق ہوسکتی ہیں؟ کیونکہ یہ لوگ بھی غریب ہی ہوتی ہیں، محنت سے اپنا گزارہ بمشکل کرتی ہیں۔

ج…… غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا دُرست نہیں، نفلی صدقہ دے سکتے ہیں، مگر اُجرت میں نہ دیا جائے۔

فہرست

غیر مسلم کو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر دینا دُرست نہیں

س…… عرصہ دراز سے عیدین کے قریب ترین دنوں میں قافلے کے قافلے غیر مسلم خانہ بدوشوں کے کراچی و دیگر شہروں کی طرف زکوٰۃ وفطرانہ وصول کرنے پہنچ جاتے ہیں، ان خانہ بدوشوں میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے، کیا غیر مسلموں کو زکوٰۃ وفطرانہ دیا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ مسلمان فقراء کا حق نہیں ہے؟ اور اگر یہ مسلمان مسکین وفقراء کا حق ہے تو جو لوگ ان غیر مسلموں کو زکوٰۃ وفطرانہ دیتے ہیں، کیا ان کی زکوٰۃ وفطرانہ ادا ہوجاتا ہے؟

ج…… زکوٰۃ وصدقۂ فطر صرف مسلمان فقراء کو دیا جاسکتا ہے، جن لوگوں نے غیر مسلموں کو دیا ہو، وہ دوبارہ ادا کریں۔

غیر مسلموں کو زکوٰۃ

س…… کیا غیر مسلم (ہندو، سکھ، عیسائی، قادیانی، پارسی وغیرہ) کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، جبکہ سینکڑوں مستحقین مسلمان موجود ہوں؟

س…… حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقوم سے صرف مسلمانوں کے اکاؤنٹوں سے زکوٰۃ منہا کرتی ہے، جبکہ اس زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ کالج کے طلبہ کو بطور اعانت دیا جاتا ہے، ان طلبہ میں مسلمان طلبہ کے علاوہ قادیانی، ہندو سبھی شامل ہوتے ہیں، آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا زکوٰۃ کا یہ مصرف اسلام کے عین مطابق ہے یا اس میں اختلاف ہے؟

ج…… زکوٰۃ کا مصرف صرف مسلمان ہیں، کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اگر حکومت زکوٰۃ کی رقم غیر مسلموں کو دیتی ہے اور صحیح مصرف پر خرچ نہیں کرتی تو اہلِ زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ اور کھالیں ان تنظیموں کو دیں جو ان کا صحیح مصرف کریں

س…… مختلف تنظیمیں زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں جمع کرتی ہیں، جبکہ یہ ان کے ذریعے جو رقوم حاصل ہوتی ہیں اس کا حساب بھی پیش نہیں کرتیں، نہ ہی اخراجات کا، تو کیا اس صورت میں ان کو زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں دینے سے زکوٰۃ اور قربانی ادا ہوجاتی ہے؟

ج…… زکوٰۃ اور چرمِ قربانی کی رقم کا کسی محتاج کو مالک بنانا ضروری ہے، اس کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، اور قربانی کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔ پس جن اداروں اور تنظیموں کے بارے میں پورا اطمینان ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو ٹھیک طریقے سے صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہیں، ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو ان کو دی گئی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، ان لوگوں کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

دینی مدارس کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے

س…… مدارسِ عربیہ میں زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج…… زکوٰۃ دینا جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے، کیونکہ غرباء و مساکین کی اعانت کے ساتھ ہی ساتھ علومِ دینیہ کی سرپرستی بھی ہوتی ہے۔

کیا زکوٰۃ اور چرمِ قربانی مدرسہ کو دینا جائز ہے؟

س…… مالِ زکوٰۃ اور چرمِ قربانی تعمیرِ مدارسِ عربیہ و تنخواہِ مدرّسین وغیرہ میں صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ یہاں کے کسی خطیب صاحب نے جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو کہا کہ تعمیرِ مدارس و تنخواہِ مدرّسین میں یہ مال صرف کرنا ناجائز ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا، کیونکہ عرصہ دراز سے لوگ مالِ زکوٰۃ یا چرمِ قربانی، بوجہ خدمتِ دین مدارس میں دیتے تھے، اور اب انہوں نے دُوسرے مساکین کو دینا شروع کیا، جس کی وجہ سے مدارس کو ظاہری طور پر نقصان ہوا، اس لئے براہِ کرم وضاحت فرمادیں تاکہ عوام الناس کے دِلوں سے شکوک رفع ہوجائیں، اور مہتممین حضرات بھی صحیح طریقے سے یہ مال صرف کریں۔

ج…… زکوٰۃ، چرمِ قربانی اور صدقاتِ واجبہ سے نہ مدرسہ کی تعمیر ہوسکتی ہے اور نہ مدرّسین کی تنخواہ میں دینا دُرست ہے، مگر چونکہ مدارسِ عربیہ کی زیادہ آمدنی اسی مد سے ہوتی ہے، اس لئے بذریعہ تملیک یہ رقم استعمال کی جاتی ہے، تملیک کی صحیح صورت کسی صاحبِ علم سے دریافت کرلیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ اور مطب چلانے کی صورت

س…… ہمارے ایک دوست اورنگی ٹاؤن میں ایک دینی مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں، جس میں مقام بچوں کو حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن دی جائے گی اور بعدۂ اس میں رعایتی مطب کھولنے کا ارادہ ہے، دریافت طلب اَمر یہ ہے کہ کیا مدرسہ کی توسیع اور تعمیر اور معلّم کی تنخواہ زکوٰۃ، صدقات سے ادا کی جاسکتی ہے؟ کیا مطب کی مد میں زکوٰۃ، صدقات، عطیات کی رقم لی جاسکتی ہے؟

ج…… بغیر تملیک کے زکوٰۃ کی رقم مسجد، مدرسہ اور مدرّسین کی تنخواہ میں استعمال نہیں ہوسکتی، اس کی تدبیر یہ ہے کہ کوئی محتاج آدمی قرض لے کر مدرسہ میں دے دے، اور زکوٰۃ کی رقم سے اس کا قرض ادا کردیا جائے، یعنی زکوٰۃ کی رقم اس کو دے دی جائے، جس سے وہ اپنا قرض ادا کرے۔ مطب کا بھی یہی حکم ہے۔

زکوٰۃ سے شفاخانے کا قیام

س…… ایک برادری کے لوگ زکوٰۃ وصول کرکے اس فنڈ سے ڈسپنسری قائم کرنا چاہتے ہیں، دوائیاں زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے خریدی جائیں گی، ڈاکٹروں کی فیس، جگہ کا کرایہ اور دیگر اخراجات زکوٰۃ سے خرچ کئے جائیں گے، جبکہ ڈسپنسری سے ہر شخص امیر و غریب دوائی لے سکے گا۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے، جیسا کہ ادارہ زکوٰۃ وصول کرتا ہے تو وہ زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کرنے کے بعد بچ جاتی ہے، آیا ادارہ اس زکوٰۃ کو اسی سال ختم کردے یا اسے آئندہ سال بھی تقسیم کرسکتا ہے؟ برائے کرم اس کا جواب بھی ضروری لکھیں۔

ج…… زکوٰۃ کی رقم کا مالک کسی مستحق کو بنانا ضروری ہے، اس لئے نہ تو اس سے ڈسپنسری کی تعمیر جائز ہے، نہ ڈاکٹروں کی فیس، نہ آلات کی خرید، نہ صاحبِ حیثیت لوگوں کو اس میں سے دوائیاں دینا جائز ہے، البتہ مستحق لوگوں کو دوائیاں دے سکتے ہیں۔

جہاں تک سال ختم ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی رقم خرچ کردینے کا سوال ہے، تو یہ اُصول ذہن میں رہنا چاہئے کہ جب تک آپ یہ رقم مستحقین کو نہیں دے دیں گے، تب تک

مالکان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس رقم کو جلدی خرچ کردینا چاہئے۔

مسجد میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س...... ایک مسجد ہے جو کمیٹی کے ماتحت چل رہی ہے، تو اس کمیٹی کا مالِ زکوٰۃ قبضہ کرکے اس زکوٰۃ کے مال کو مسجد میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

ج...... زکوٰۃ کا روپیہ مسجد میں لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

تبلیغ کے لئے بھی کسی کو مالک بنائے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س...... زکوٰۃ کی رقم سے تبلیغ کے کاموں میں کسی قسم کی معاونت ہوسکتی ہے؟

ج...... زکوٰۃ کی رقم میں تملیک شرط ہے، یعنی جو شخص زکوٰۃ کا مستحق ہو اسے اتنی رقم کا مالک بنادیا جائے، تملیک کے بغیر کارِ خیر میں خرچ کردینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کی رقم سے کیڑوں مکوڑوں اور پرندوں کو دانہ ڈالنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س...... کیا زکوٰۃ کی رقم سے پرندوں، چڑیوں وغیرہ کو دانہ ڈال سکتے ہیں؟ کیا کیڑے مکوڑوں کو کھانے کی چیزیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر ڈال سکتے ہیں؟ ایسا کرنے سے کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

ج...... اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا کسی محتاج مسلمان کو مالک بنادیا جائے، اگر زکوٰۃ کی رقم کا کھانا پکا کر غریبوں محتاجوں کی دعوت کردی جائے کہ جس کی جتنی خواہش ہو کھائے، مگر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں، اس سے بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

حکومت کے ذریعہ زکوٰۃ کی تقسیم

س...... موجودہ حکومت زکوٰۃ کے نام سے جو رقم تقسیم کر رہی ہے، شرعاً اس کی کیا حیثیت ہے؟ بعض اوقات صاحبِ نصاب لوگ بھی خود کو مسکین ظاہر کرکے یہ رقم حاصل کرلیتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟ جنابِ عالی! مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ یہ رقم کس کے لئے جائز

فہرست

ہے اور کس کے لئے نہیں؟

ج…… صاحبِ نصاب لوگ زکوٰۃ کا مصرف نہیں، ان کو زکوٰۃ لینا حرام ہے، اگر کسی کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دے دی گئی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

فلاحی ادارے زکوٰۃ کے وکیل ہیں، جب تک مستحق کو ادا نہ کریں

س…… کوئی ''خدمتی ادارہ'' یا کوئی ''وقف ٹرسٹ'' اور ''فاؤنڈیشن'' کو زکوٰۃ دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے؟

ج…… جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں، وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے، بلکہ زکوٰۃ دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں، جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کا پیسہ جمع رہے گا، وہ بدستور زکوٰۃ دہندگان کی مِلک ہوگا، اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگی، ورنہ نہیں۔ اس لئے جب تک کسی فلاحی ادارے کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم شریعت کے اُصولوں کے مطابق ٹھیک مصرف میں خرچ کرتا ہے، اس وقت تک اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔

س…… اس طرح زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کے خود مالک بن جاتے ہیں یا نہیں؟ اور اس طرح جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کو وہ چاہیں اس طرح لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں، مثلاً: اس رقم میں سے صاحبِ زکوٰۃ شخص کو اور درمیانی طبقے کے صاحبِ مال شخص کو مکان خریدنے یا کاروبار کرنے کے لئے بنا منافع آسان قسطوں میں واپس ہونے والے قرض کے طور پر دے سکتے ہیں؟ کیونکہ درمیانی طبقے کے صاحبِ مال زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے، اور زکوٰۃ لینا بھی نہیں چاہتے، اس کے مطابق اس کو زکوٰۃ کی رقم قرض کے طور پر دینا مناسب ہے؟

ج…… یہ ادارے اس رقم میں مالکانہ تصرف کرنے کے مجاز نہیں، بلکہ صرف فقراء اور محتاجوں کو بانٹنے کے مجاز ہیں، اس لئے اس رقم کو قرض پر اُٹھانے کے مجاز نہیں، البتہ اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو دُرست ہے۔ کسی صاحبِ نصاب کو مکان خریدنے کے لئے رقم

دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ وہ کسی شخص سے قرض لے کر مکان خرید لے، اب اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا۔

زکوٰۃ سے چندہ وصول کرنے والے کو مقرّرہ حصہ دینا جائز نہیں

س…… دینی مدارس کے چندے کے لئے بعض بچے چھوٹے چھوٹے صندوقچے لے کر دُوسرے شہروں میں جاکر چندہ مانگتے ہیں، ان میں اکثر افراد چندہ رقم سے حصہ مقرّرہ پر چندہ مانگتے ہیں، بعض کی تنخواہ ہوتی ہیں، اگر کوئی زکوٰۃ کی رقم ان کو دے تو کیا زکوٰۃ کا فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ کیونکہ چندہ مانگنے والوں میں بعض کا حصہ: $\frac{1}{2}$، $\frac{1}{3}$، $\frac{1}{4}$، ہوتا ہے، تو پوری رقم مدرسہ میں نہیں پہنچتی، اس لئے براہِ کرم تفصیل سے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔

ج…… چندہ کے حصے پر سفیر مقرّر کرنا جائز نہیں، مدارس کو جو زکوٰۃ دی جاتی ہے اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی، ورنہ نہیں، اس لئے زکوٰۃ صرف انہی مدارس کو دی جائے جن کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ ٹھیک مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔ جن مدارس کے نام پر بچے چندے مانگتے ہیں، وہ زکوٰۃ کو صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتے ہیں، اس لئے ایسے مدارس کو چندہ میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔

پیداوار کا عشر

عشر کی تعریف

س......۱:عشر کی تعریف کیا ہے؟۲: کیا زکوٰۃ کی طرح اس کا بھی نصاب ہوتا ہے؟۳: کیا عشر سب زمین داروں پر برابر ہوتا ہے؟۴: یہ کن لوگوں کو ادا کیا جاتا ہے؟۵: ایک آدمی اگر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے تو کیا عشر بھی دینا ہوگا؟۶: کیا یہ سال میں ایک مرتبہ دیا جاتا ہے یا ہر نئی فصل پر؟۷: کیا مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی عشر ہوگا؟

ج......عشر، زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ ہے، اگر زمین بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے، تو پیداوار اُٹھنے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینا واجب ہے، اور اگر زمین کو خود سیراب کیا جاتا ہے تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہے۔

۲:...... ہمارے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کا کوئی نصاب نہیں، بلکہ پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس پر عشر واجب ہے۔

۳:......جی ہاں! جو شخص بھی زمین کی فصل اُٹھائے اس کے ذمہ عشر واجب ہے۔

۴:......عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

۵:......عشر پیداوار کی زکوٰۃ ہے، اس لئے دُوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے باوجود پیداوار پر عشر واجب ہوگا۔

۶:......سال میں جتنی فصلیں آئیں ہر نئی فصل پر عشر واجب ہے۔

۷:...... جی ہاں! مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امامؒ کے نزدیک عشر واجب ہے۔

زمین کی ہر پیداوار پر عشر ہے، زکوٰۃ نہیں

س...... عشر کا نصاب کیا ہے؟ اور کن کن چیزوں کا عشر دیا جاتا ہے؟ زرعی پیداوار میں ۵ فیصد زکوٰۃ دی جاتی ہے تو کیا زرعی پیداوار میں عشر اور زکوٰۃ دونوں ادا کرنے ہوں گے؟

ج...... حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشری زمین کی ہر پیداوار پر عشر واجب ہے، خواہ کم ہو یا زیادہ، اگر زمین بارانی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ واجب ہے، اور اگر کنویں کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو، یا نہری پانی خرید کر لگایا جاتا ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے۔ حضرت امامؒ کے نزدیک پھلوں، سبزیوں، ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی، جس کو کاشت کیا جاتا ہو، عشر واجب ہے۔ زرعی پیداوار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، صرف عشر واجب ہے، جس کی تفصیل اُوپر ذکر کردی گئی۔

عشر کتنی آمدنی پر ہے؟

س...... گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ: ''جو شخص بھی زمین کی فصل اُٹھائے خواہ کم ہو یا زیادہ اس کے ذمہ عشر واجب ہے'' اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور وہ اس پر کاشت کرتا ہے، فصل اچھی نہیں ہوتی، کھاد، پانی اور کیڑے مار دوائیوں کے اخراجات بھی بمشکل پورے ہوتے ہیں، جو فصل آتی ہے وہ اس کی ضروریات سے بہت کم ہے، اس طرح وہ صاحبِ نصاب نہیں ہے اور مستحقِ زکوٰۃ ہے، تو کیا ایسی صورت میں وہ اپنی فصل کا عشر خود استعمال کرسکتا ہے؟

ج...... اس کی ذاتی پیداوار کا عشر اس کے ذمہ واجب ہے، اس کو خود استعمال نہیں کرسکتا۔

پیداوار کے عشر کے بعد اس کی رقم پر زکوٰۃ کا مسئلہ

س...... باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوٰۃ نکالنی ہے، آیا اس باغ کی رقم پر، جس کا اس نے عشر دے دیا ہے، زکوٰۃ آئے گی یا نہیں؟

فہرست

ج……اس رقم پر بھی زکوٰۃ آئے گی، جب دُوسری رقم کی زکوٰۃ دے تو اس کے ساتھ اس کی بھی دے۔

غلہ اور پھل کی پیداوار پر عشر کی ادائیگی

س……کیا غلہ یا پھل کے بدلے اس کی قیمت زکوٰۃ کی شکل میں وصول کی جاسکتی ہے یا جنس ہی وصول کرنا ضروری ہے؟ ایک صاحب فرما رہے تھے کہ اگر جنس کی قیمت دے دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی، حالانکہ عشر کے آرڈیننس میں قیمت ہی وصول کی جاتی ہے۔

دُوسری بات یہ کہ کیا زرعی پیداوار میں بھی کچھ نصاب ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں نصاب کی قید نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کم سے کم ایک وسق ہونا ضروری ہے، ایک وسق کا کیا وزن ہوتا ہے، ہم لوگوں کو معلوم نہیں، براہ کرم فقہِ حنفی کی رُو سے جواب سے سرفراز فرمائیں، تاکہ شکوک دُور ہوں۔

ج……عشری پیداوار اگر بارانی ہو تو اس پر عشر (یعنی دسواں حصہ واجب ہے) اگر اس پیداوار پر پانی وغیرہ کے مصارف آتے ہوں تو بیسواں حصہ واجب ہے، اصل واجب تو پیداوار ہی کا حصہ ہے، لیکن یہ بھی اختیار ہے کہ اتنے غلے کی قیمت دے دی جائے۔ حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر وصول کرتی ہے یہ صحیح نہیں، ہونا یہ چاہئے کہ جتنی پیداوار ہو اس کا دسواں یا بیسواں حصہ لیا جائے، پورے علاقے کے لئے عشر کا فی ایکڑ ریٹ مقرّر کردینا غلط ہے۔

عشر ادا کردینے کے بعد تا فروخت غلہ پر نہ عشر ہے، نہ زکوٰۃ

س……دھان سے بروقت عشر نکالا ہے، غلہ سال بھر رکھا رہا، یعنی نہ اپنی کسی ضرورت میں استعمال ہوتا ہے اور نہ مارکیٹ میں اس کی کھپت ہے، کیا سال گزرنے پر اس میں سے عشر دیا جائے گا یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ؟

ج……ایک بار عشر ادا کردینے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا اس پر نہ دوبارہ عشر ہے، نہ زکوٰۃ، اور جب عشر ادا کرنے کے بعد غلہ فروخت کردیا تو اس سے حاصل شدہ رقم

فہرست

پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گزر جائے گا، یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحبِ نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا، اس وقت اس رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

مزارعت کی زمین میں عشر

س...... میں ایک زمین دار کی زمین کاشت کرتا ہوں، اور اس سال کل زمین میں دس ہزار کی کپاس ہوئی ہے، اور میرے حصے میں پانچ ہزار آیا ہے، اب کیا میں پورے دس ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں یا اپنے حصے پانچ ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں؟

ج...... آپ اپنے حصے کی پیداوار کا عشر نکالئے، کیونکہ اُصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی زمین کا عشر بھی اسی کے ذمہ ہوگا، پس مزارع کے حصے میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر اس کے ذمہ ہے، اور مالک کے حصے میں جتنی جائے اس کا عشر اس پر لازم ہے۔

ٹریکٹر وغیرہ چلانے سے زراعت کا عشر بیسواں حصہ ہے

س...... پہلے زمانے میں لوگ کاشت کاری کرتے تھے، تو صرف ہل چلا کر اور پانی لگا کر پیداوار حاصل کرتے تھے، لیکن موجودہ دور میں ٹریکٹروں کے ذریعے سے ہل چلائے جاتے ہیں، اور پھر زمین میں کھاد ڈالنی پڑتی ہے، اور دُوسری گوڈی وغیرہ کرائی جاتی ہے، تو ایسی زمین کا عشر ادا کرنا ہو تو زمین پر جو خرچہ ہوتا ہے اس کو نکال کر عشر ادا کیا جائے یا کل پیداوار کا بغیر خرچہ نکالے عشر ادا کرنا ہوگا؟ نیز عشر ادا کرتے وقت بیج نکال کر عشر ادا کریں یا بیج نکالے بغیر ادا کریں؟

ج...... ایسی زمین کی پیداوار میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے، اخراجات کو وضع نہیں کیا جائے گا، بلکہ پوری پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہوگا، بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔

قابلِ نفع پھل ہونے پر باغ بیچنا جائز ہے، اس کا عشر مالک کے ذمہ ہوگا

س...... ایک شخص نے اپنا باغ ثمر قابلِ نفع ہونے کے بعد بیچ دیا، آیا وہ عشر دے یا خریدنے والے پر عشر آئے گا؟

ج…… اس صورت میں خریدنے والے پر عشر نہیں، بلکہ باغ کے فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔

عشر کی رقم رفاہِ عامہ کے لئے نہیں، بلکہ فقراء کے لئے ہے

س…… حکومتِ پاکستان نے جو زکوٰۃ وعشر کمیٹیاں بنائی ہیں، ان کے پاس عشر کی کافی رقم جمع ہے، کیا رقم عشر رفاہِ عامہ پر خرچ کی جاسکتی ہے؟ مثلاً: اسکول کی عمارت یا چار دیواری یا گلیاں وغیرہ؟

ج…… زکوٰۃ اور عشر کی رقم صرف فقراء ومساکین کو دی جاسکتی ہے، رفاہِ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

عشر کی ادائیگی سے متعلق متفرق مسائل

س…… کیا عشر کا زکوٰۃ کی طرح نصاب ہے؟ کیونکہ حکومت نے ایک مقدار مقرّر کی ہوئی ہے، اگر فصل اس مقدار سے زیادہ ہو تو عشر دینا لازمی ہے، ورنہ نہیں۔

ج…… حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عشر کا نصاب نہیں، بلکہ ہر قلیل وکثیر میں عشر واجب ہے، حکومت ایک خاص مقدار پر عشر وصول کرتی ہے، اس سے کم کا عشر مالک کو خود ادا کرنا چاہئے۔

س…… حکومت کو عشر، زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ تصرف بہت مشکوک ہے۔

ج…… اعتماد نہ ہو تو نہ دیا جائے، لیکن کیا ایسا ممکن بھی ہے کہ حکومت عشر وصول کرے اور کسان ادا نہ کرے؟

س…… بارانی زمین کی فصل پر عشر دسواں حصہ ہے، اور نہری، چاہی وغیرہ پر بیسواں حصہ، کیا بیسواں حصہ اس لئے مقرّر ہے کہ مؤخر الذکر پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو آج کل کیڑے مار اسپرے اور کیمیائی کھاد کا اضافہ خرچ کاشتکار کو برداشت کرنا پڑتا ہے، کیا اسپرے وغیرہ کا خرچ فصل کی آمدنی سے کم کرکے عشر دینا ہوگا یا کل پیداوار پر عشر دینا ہوگا؟

ج…… شریعت نے اخراجات پر نصف عشر (یعنی دسویں حصے کے بجائے بیسواں حصہ)

فہرست

کردیا ہے، اس لئے اخراجات کو منہا کرکے عشر نہیں دیا جائے گا، بلکہ تمام پیداوار کا عشر دیا جائے گا۔

س......فرض کریں ڈھائی ایکڑ زمین سے ۱۰۰ من گندم پیدا ہوتی ہے، اس گندم کی کٹائی کا خرچ تقریباً ۵ من ہوگا، گندم کی کٹائی دو من فی ایکڑ کے حساب سے کرتے ہیں، اور تھریشر (گہائی) کا خرچ تقریباً ۱۵ من ہوگا، بچت آمدنی ۸۰ من ہوگی، کیا عشر ۱۰۰ من پر دینا ہوگا یا ۸۰ من پر؟

ج......عشر سو من پر آئے گا۔

س......گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری گندم میں دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری صرف گندم کی صورت میں لیتے ہیں۔

ج......صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ دہندہ جس ملک میں ہو اسی ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا

س…… چند دوست مل کر اپنے وطن کے مستحقین کے لئے زکوٰۃ کی مد سے رقم بھیجنا چاہتے ہیں، لیکن وہاں کی کرنسی اور ہماری کرنسی میں فرق ہے، مثلاً: یہاں سے ۵۰،۰۰۰ روپے بھیجیں گے تو ان کو ۴۰،۰۰۰ روپے ملیں گے، اب یہ پوچھنا ہے کہ زکوٰۃ ۵۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۴۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی؟ کیونکہ وہاں کے اور یہاں کے دام میں یہی فرق چلتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے دیس میں زکوٰۃ بھیجیں جہاں کی کرنسی کی قیمت یہاں کی کرنسی کی قیمت سے کم ہو، یعنی اگر ہم یہاں سے ۵۰،۰۰۰ روپے بھیجیں تو وہاں ۶۰،۰۰۰ روپے ملیں، تو اس صورت میں زکوٰۃ ۵۰،۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۶۰،۰۰۰ روپے کی؟ دونوں مسئلوں کا جواب بہت ضروری ہے، کیونکہ دونوں دیس میں ہماری برادری کے کچھ آدمی بستے ہیں، اس کو اگر اخبار ''جنگ'' میں شائع کرادیں تو بہتوں کا بھلا ہوگا، کیونکہ کئی لوگ اس طرح پیسے بھیجتے رہتے ہیں تو ان کو بھی مسئلے کا پتہ چل جائے گا۔

ج…… زکوٰۃ دہندہ نے جس ملک کی کرنسی سے زکوٰۃ ادا کی ہے وہاں کی کرنسی کا اعتبار ہوگا، اس ملک کی کرنسی سے جتنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اتنے مال کی زکوٰۃ شمار ہوگی، دُوسرے ملک کی کرنسی خواہ کم ہو یا زیادہ۔

دُوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو رقم کسی محتاج یا محتاجوں کو دی گئی ہے وہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے مال کا چالیسواں حصہ ہونا چاہئے، جس کرنسی میں زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس کرنسی کے حساب سے چالیسویں حصے کا اعتبار ہوگا۔

فہرست

زکوٰۃ کے لئے نکالی ہوئی رقم یا سود کا استعمال

س……ایک شخص نے زکوٰۃ کی رقم یا سود کی رقم مستحق کو دینے کے لئے نکالی، لیکن عین وقت پر اسے کچھ رقم کی ضرورت پڑ گئی، تو کیا وہ زکوٰۃ یا سود کی رقم سے بطور قرض لے سکتا ہے؟

ج……زکوٰۃ کی رقم تو اس کی ملکیت ہے جب تک کسی کو ادا نہیں کر دیتا، اس لئے اس کا استعمال کرنا صحیح ہے۔ سود کی رقم کا استعمال صحیح نہیں۔

سود کی رقم پر زکوٰۃ

س……ایک شخص کا بینک میں اکاؤنٹ ہے، اور سال کے آخر میں اپنے اکاؤنٹ میں جتنا منافع ملتا ہے، ٹھیک اتنے ہی کا چیک کاٹ کر نکال لیتا ہے، اور پھر غریبوں میں یہ سمجھ کر بانٹ دیتا ہے کہ ثواب ملے گا یا زکوٰۃ بانٹ دیتا ہے تو کیا واقعی ثواب ملے گا یا نہیں؟ اسلامی شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج……سود کی رقم صدقے کی نیت سے کسی کو نہیں دینی چاہئے، بلکہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی محتاج کو دے دینی چاہئے، صدقہ تو پاک چیز کا دیا جاتا ہے، سود کا نہیں۔ پس سود کی رقم سے زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی۔

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کے مسائل

س......صدقۂ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

ج......صدقۂ فطر کے مسائل حسبِ ذیل ہیں:

۱:......صدقۂ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو، واجب ہے۔

۲:......جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہوجائے تو یہ شخص صاحبِ نصاب کہلائے گا، اور اس کے ذمہ صدقۂ فطر واجب ہوگا (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کرلی جائے)۔

۳:...... ہر شخص جو صاحبِ نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے، اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

۴:......جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے، صدقۂ فطر ان پر بھی واجب ہے، جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحبِ نصاب ہوں۔

۵:...... جو بچہ عید کی رات صبحِ صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا، اس کا صدقۂ فطر لازم ہے، اور اگر صبحِ صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

۶:......جو شخص عید کی رات صبحِ صادق سے پہلے مر گیا، اس کا صدقۂ فطر نہیں، اور اگر صبحِ صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقۂ فطر واجب ہے۔

۷:......عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا بہتر ہے، لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے، اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

۸:......صدقۂ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے، اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

۹:......ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک سے زیادہ فقیروں، محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے، اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا دُرست ہے۔

۱۰:......جو لوگ صاحبِ نصاب نہیں، ان کو صدقۂ فطر دینا دُرست ہے۔

۱۱:......اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقۂ فطر دینا جائز ہے، میاں بیوی ایک دُوسرے کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ، دادا دادی کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتی۔

۱۲:......صدقۂ فطر کا کسی محتاج، فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے، اس لئے صدقۂ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا دُرست نہیں۔

صدقۂ فطر غیر مسلم کو دینا جائز ہے، مسئلے کی تصحیح و تحقیق

س...... جناب مولانا صاحب! ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' ۲۱ راگست جمعہ کے ایڈیشن میں آپ سے ایک مسئلے میں خطا ہوئی ہے، کیونکہ آپ کے توسط سے عوام کو دینی مسائل سے آگاہی حاصل ہو رہی ہے، اور میں ان مسائل کی تصحیح کے لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں تا کہ عوام کو صحیح خبر حاصل ہو، اور آپ سے گزارش ہے کہ مسائل کو تحقیقِ دقیق کے بعد زیرِ قلم فرمایا کریں، ذمہ داری اور فرض پورا کریں، جس مسئلے میں خطا ہوئی ہے، وہ زیرِ ملاحظہ ہو:

''صدقۂ فطر غیر مسلم کو دینا صحیح ہے'' میں اوّلاً اس مسئلے کے لئے بہشتی زیور کا حوالہ درج کئے دیتا ہوں۔ ''زکوٰۃ کن کو دینا جائز ہے'' کے بیان میں حصہ سوم بہشتی زیور مسئلہ نمبر ۸ یوں ہے: ''مسئلہ: زکوٰۃ کا پیسہ کافر کو دینا دُرست نہیں ہے، مسلمان ہی کو دیوے، زکوٰۃ اور

عشر، صدقۂ فطر اور نذر و کفارہ کے سوا اور خیر خیرات کافر کو بھی دینا دُرست ہے۔“

ان کتب نے جو میرے پاس موجود ہیں، اسی قول کو مختار کہا ہے، درمختار، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، عمدۃ الفقہ، شامی۔

ج…… جناب کی تصحیح کا بہت بہت شکریہ، اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ میں آنجناب سے بھی اور دیگر اہلِ علم سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس ناکارہ کی تحریر میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس پر ضرور متنبہ فرمایا جائے۔ اب اس مسئلے میں اپنی تحقیق عرض کرتا ہوں، جن حضرات کو اس تحقیق سے اتفاق نہ ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل فرماسکتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری (ج:۱ ص:۱۸۸ طبع جدید کوئٹہ) میں ہے:

”ذمی کافروں کو زکوٰۃ دینا بالاتفاق جائز نہیں، نفلی صدقہ دینا بالاتفاق جائز ہے، مگر صدقۂ فطر، نذر اور کفارات میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جائز ہے، مگر فقرائے مسلمین کو دینا ہمیں زیادہ محبوب ہے۔ شرح طحاوی میں اسی طرح ہے۔“

درمختار مع شامی (ج:۲ ص:۳۵۱ طبع جدید مصر) میں ہے:

”زکوٰۃ اور عشر و خراج کے علاوہ دیگر صدقات، خواہ واجب ہوں، جیسے: نذر، کفارہ، فطرہ، ذمی کو دینا جائز ہے۔ اس میں امام ابویوسفؒ کا اختلاف ہے، اور انہی کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے، حاوی قدسی۔“

علامہ شامیؒ اس پر لکھتے ہیں:

”ہدایہ وغیرہ میں تصریح ہے کہ یہ امام ابویوسفؒ کی ایک روایت ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام ابویوسفؒ کا مشہور قول امام ابوحنیفہؒ و محمدؒ کے مطابق ہے۔“

”خیر رملی کے حاشیہ میں حاوی سے جو نقل کیا ہے، وہ یہ

ہے کہ امام ابو یوسفؒ کے قول کو لیتے ہیں (لیکن ہدایہ وغیرہ کے کلام کا مفاد یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ومحمدؒ کا قول راجح ہے اور عام متون اسی پر ہیں۔‘‘

فتاویٰ قاضی خان برحاشیہ عالمگیری (ج:۱ ص:۲۳۱) میں ہے:

’’اور جائز ہے کہ صدقۂ فطر فقراء اہل ذمہ کو دیا جائے، مگر مکروہ ہے۔‘‘

ان عبارات سے حسبِ ذیل نتائج حاصل ہوئے:

۱:...... امامِ اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صدقۂ فطر وغیرہ ذمی کافر کو دینا جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ مسلمان کو دیا جائے، ذمی کو دینا بہتر نہیں۔

۲:...... امام ابو یوسفؒ کا مشہور قول بھی یہی ہے، مگر ان سے ایک روایت یہ ہے کہ صدقاتِ واجبہ کافر کو دینا صحیح نہیں۔

۳:...... حاوی قدسی نے امام ابو یوسفؒ کی اس روایت کو لیا ہے، مگر ہدایہ اور فقہِ حنفی کے تمام متون نے امام ابوحنیفہؒ ومحمدؒ ہی کے قول کو لیا ہے۔

۴:...... جن حضرات نے عدمِ جواز کا فتویٰ دیا، انہوں نے غالباً حاوی قدسی کے قول پر اعتماد کیا ہے، بہشتی زیور کے متن میں بھی اسی کو لیا گیا ہے، اور بندہ نے بھی ’’جنگ‘‘ کی کسی گزشتہ اشاعت میں اسی کو اختیار کیا تھا، لیکن امام ابوحنیفہؒ ومحمدؒ کا فتویٰ جواز کا ہے، اور حاوی قدسی کے علاوہ تمام اکابر نے اسی کو اختیار کیا ہے، بہشتی زیور کے حاشیہ میں بھی اسی کو نقل کیا ہے، اس لئے اس ناکارہ نے اپنے پہلے مسئلہ سے رُجوع کرنا ضروری سمجھا تھا۔

منّت وصدقہ

صدقہ کی تعریف اور اقسام

س......صدقہ کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

ج...... جو مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ کی راہ میں غرباء و مساکین کو دیا جاتا ہے یا خیر کے کسی کام میں خرچ کیا جاتا ہے، اسے ''صدقہ'' کہتے ہیں، صدقہ کی تین قسمیں ہیں: ا:فرض، جیسے زکوٰۃ۔ ۲:واجب، جیسے نذر، صدقۂ فطر اور قربانی وغیرہ۔ ۳:نفلی صدقات، جیسے عام خیر خیرات۔

خیرات، صدقہ اور نذر میں فرق

س......خیرات، صدقہ اور نذر و نیاز میں کیا فرق ہے؟

ج......صدقہ و خیرات تو ایک ہی چیز ہے، یعنی جو مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی خیر کے کام میں خرچ کیا جائے وہ صدقہ و خیرات کہلاتا ہے، اور کسی کام کے ہونے پر کچھ صدقہ کرنے کی یا کسی عبادت کے بجالانے کی منّت مانی جائے تو اس کو ''نذر'' کہتے ہیں۔ نذر کا حکم زکوٰۃ کا حکم ہے، اس کو صرف غریب غرباء کھا سکتے ہیں، غنی نہیں کھا سکتے، نیاز کے معنی بھی نذر ہی کے ہیں۔

صدقہ اور منّت میں فرق

س......صدقہ اور منّت میں کیا فرق ہے؟

ج......نذر اور منّت اپنے ذمہ کسی چیز کے لازم کرنے کا نام ہے، مثلاً: کوئی شخص منّت مان لے کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں اتنا صدقہ کروں گا، کام ہونے پر منّت مانی ہوئی چیز واجب ہوجاتی ہے۔ اور کوئی آدمی بغیر لازم کئے اللہ کے راستے میں خیر خیرات کرے تو اس کو

صدقہ کہتے ہیں، گویا منّت بھی صدقہ ہی ہے، مگر وہ صدقۂ واجبہ ہے، جبکہ عام صدقات واجب نہیں ہوتے۔

نذر اور منّت کی تعریف

س...... نذر اور منّت کی تعریف کیا ہے؟ اور ان میں اگر کوئی فرق ہو تو واضح فرمائیں۔

ج...... نذر کے معنی ہیں کسی شرط پر کوئی عبادت اپنے ذمہ لے لینا، مثلاً: اگر فلاں کام ہوجائے تو میں اتنے نفل پڑھوں گا، اتنے روزے رکھوں گا، بیت اللہ کا حج کروں گا، یا اتنی رقم فقراء کو دوں گا وغیرہ، اسی کو منّت بھی کہا جاتا ہے۔

منّت اور نذر کا گوشت نہ خود استعمال کرسکتا ہے، نہ کسی غنی کو دے سکتا ہے، بلکہ اس کا گوشت فقراء پر تقسیم کرنا ضروری ہے۔

منّت کی شرائط

س...... ہمارے مذہب میں منّت ماننا کیسا ہے؟ اور اس کے الفاظ کیا ہونے چاہئیں؟ اور کن کن صورتوں میں منّت ماننی چاہئے؟

ج...... شرعاً منّت ماننا جائز ہے، مگر منّت ماننے کی چند شرطیں ہیں، اوّل یہ کہ منّت اللہ تعالیٰ کے نام کی مانی جائے، غیراللہ کے نام کی منّت جائز نہیں، بلکہ گناہ ہے۔ دوم یہ کہ منّت صرف عبادت کے کام کی صحیح ہے، جو کام عبادت نہیں اس کی منّت بھی صحیح نہیں، سوم یہ کہ عبادت بھی ایسی ہو کہ اس طرح کی عبادت کبھی فرض یا واجب ہوتی ہے، جیسے نماز، روزہ، حج، قربانی وغیرہ، ایسی عبادت کہ اس کی جنس کبھی فرض یا واجب نہیں، اس کی منّت بھی صحیح نہیں، چنانچہ قرآن خوانی کی منّت مانی ہو تو وہ لازم نہیں ہوتی۔

صرف خیال آنے سے منّت لازم نہیں ہوتی

س...... محترم! میری ایک دوست ہے غیرشادی شدہ، اس کی پھوپھی کی شادی کو کافی عرصہ گزر گیا، وہ ابھی تک اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ ایک دن میری دوست کے ذہن میں

یہ خیال آتا ہے کہ پھوپھی یہ کہیں کہ میرے ہاں (پھوپھی کے ہاں) اولاد ہوگئی تو میں بچوں کا سامان کسی کو بھی دے دوں گی۔ اس کے بعد اس کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ منّت تم نے اپنے لئے مانی ہے۔ لیکن یہ خیال آتے ہی میری دوست نے خدا سے توبہ کرلی ہے، اور اس کا ذہن اس ساری چیز کو قبول نہیں کرتا۔ میری دوست آج کل بہت پریشان ہے۔ مہربانی فرماکر مولانا صاحب! آپ یہ فرمائیں کہ اس طرح صرف ذہن میں خیال آنے سے منّت ہوجاتی ہے کہ نہیں؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ صرف خیال آنے سے منّت نہیں ہوتی۔

ج...... صرف کسی بات کا خیال آنے سے منّت نہیں ہوتی، بلکہ زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ہوتی ہے۔

حلال مال صدقہ کرنے سے بلا دُور ہوتی ہے، حرام مال سے نہیں!

س...... علماء سے شنید ہے کہ صدقہ رَدِّ بلا ہے، صدقہ ہر مرض کا علاج ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ کسی شخص کو سایہ کا دورہ پڑتا ہے، جادُو کی تکلیف ہے، تو کیا صدقہ کرنے سے اس کی تکلیف یا دورہ میں فرق پڑے گا؟ کسی تکلیف کے لئے صدقہ کس طرح کرنا چاہئے؟ کیا صدقہ کی منّت ماننی بھی جائز ہے؟ مثلاً: اے خدا! اگر فلاں تکلیف اتنے عرصے میں دُور ہوجائے تو میں اتنا صدقہ کروں گا، جائز ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ رشوت لے کر تکلیف دُور کرتا ہے، اگر صدقہ ہر مرض کا علاج ہے، صدقہ کرنے سے تکلیف پریشانی دُور ہوتی ہے، تو پھر گنجاپن بھی ایک بیماری ہے، تو کیا صدقہ کرنے سے سر پر بال اُگ آویں گے؟ صدقہ صرف غریبوں کا حق ہے یا مسجد میں بھی دیا جاسکتا ہے؟ مہربانی فرماکر صدقے کے بارے میں مندرجہ بالا سوالات کا مفصل جواب تحریر فرمادیں، صدقے سے کون سی تکلیف بیماری دُور ہوسکتی ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟

ج...... صدقہ رَدِّ بلا کا ذریعہ ہے، لیکن ''ہر مرض کا علاج ہے'' یہ میں نے نہیں سنا، جو مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیش آتی ہیں وہ صدقہ سے ٹل جاتی ہیں، کیونکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے، منّت ماننا جائز ہے، مگر آنحضرت صلی

فہرست

اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا، اس لئے بجائے منّت ماننے کے صدقہ کرنا چاہئے، غریبوں اور محتاجوں کی خدمت بھی صدقہ ہے، اور مسجد کی خدمت بھی صدقہ ہے، مگر صدقہ پاک مال سے ہونا چاہئے، ناپاک اور حرام مال میں سے کیا ہوا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا۔

غیراللہ کی نیاز کا مسئلہ

س…… کیا امام جعفر صادقؒ کی نیاز اور گیارہویں کا کھانا حرام ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کی نیاز نہیں ہوتی؟

ج…… غیراللہ کے نام جو نیاز دی جاتی ہے، اگر اس سے مقصود اس بزرگ کی رُوح کو ایصالِ ثواب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو صدقہ کیا جائے اس کا ثواب اس بزرگ کو بخش دینا مقصود ہو، تو یہ صورت تو جائز ہے، اور اگر محض اس بزرگ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کے نام کی نذر نیاز دی جائے تاکہ وہ خوش ہوکر ہمارے کام بنائے، تو یہ ناجائز اور شرک ہے۔

بکری کسی زندہ یا وفات شدہ کے نام کرنا

س…… کیا یہ صحیح ہے کہ ایک بکری کسی زندہ یا وفات شدہ کے نام کردیں اور پھر اس کو ذبح کریں تو اس کا کھانا جائز ہے؟ یا ایسا کہے کہ میرا یہ فلاں کام ہوگیا تو میں یہ بکری اس ولی اللہ کے نام پر ذبح کروں گا؟

ج…… بکری کسی بزرگ کے نام کردینے سے اگر یہ مراد ہے کہ اس صدقے کا ثواب اس بزرگ کو پہنچے تو ٹھیک ہے، اور اس بکری کا گوشت حلال ہے، جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کی گئی ہو، اور اگر اس بزرگ کے نام چڑھاوا مقصود ہے تو یہ شرک ہے، اور وہ بکری حرام ہے، اِلَّا یہ کہ نذر ماننے والا اپنے فعل سے توبہ کرکے اپنی نذر سے باز آجائے۔

خاتونِ جنت کی کہانی من گھڑت ہے اور اس کی منّت ناجائز

س…… اگر کوئی خاتون یہ منّت مانے کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہوجائے تو خاتونِ جنت کی

کہانی سنوں گی۔ میں نے بھی تین سو دفعہ خاتونِ جنت کی کہانی سننے کی منّت مان رکھی ہے، لیکن تین سو دفعہ سننا دُشوار ہو رہا ہے، آپ کوئی حل بتلائیں۔

ج...... خاتونِ جنت کی کہانی من گھڑت ہے، نہ اس کی منّت دُرست ہے، نہ اس کا پورا کرنا جائز، آپ اس منّت سے توبہ کریں، اس کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔

نہ تو مزار پر سلامی کی منّت ماننا جائز ہے اور نہ اس کا پورا کرنا

س...... میری والدہ نے نیت کی تھی کہ میری شادی ہوجائے گی تو وہ مجھے اور میری دُلہن کو لے کر لال شہباز قلندر کے مزار پر سلامی کے لئے جائیں گی، اب شادی ہوگئی ہے، لیکن میں خواتین کے مزار پر جانے کا مخالف ہوں، شریعت کی رُو سے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج...... ایسی منّت ماننا صحیح نہیں، اور اس کا پورا کرنا بھی دُرست نہیں، اس لئے آپ سلامی دینے کے لئے اپنی بیوی کو مزار پر لے کر ہرگز نہ جائیں۔

صحت کے لئے اللہ سے منّت ماننا جائز ہے

س...... اگر بیماری سے شفا کے لئے منّت اللہ سے مانی جائے، تو کیا یہ دُرست و جائز ہے؟ کیا یہ اللہ سے شرط کرنا نہیں ہوگا؟

ج...... صحت کے لئے منّت ماننا جائز ہے، مگر اس سے بہتر یہ ہے کہ بغیر منّت کے صدقہ و خیرات کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے صحت کی دُعا کی جائے۔

پرائی لکڑیوں سے پکی ہوئی چیز جائز نہیں

س...... ہم نے اللہ کے نام پر کچھ پکا کر تقسیم کرنے کا ارادہ کیا، اور وہ اللہ کے حکم سے پورا ہوگیا، پکانے کے دوران لکڑی کی کمی ہوگئی، اور کسی پریشانی یا کسی وجہ سے لکڑی نہ مل سکی، تو ہم نے کسی گراؤنڈ سے تھوڑی سی لکڑی اُٹھالی، کام پورا ہوگیا، لکڑی کے مالک کو ڈھونڈنا پریشان کن تھا، اس لئے لکڑی کے وزن کے مطابق جو رقم بنتی تھی وہ خیرات کردی، کیا چیز جو تقسیم کی گئی وہ حرام ہوگئی؟

ج......اللہ کے نام پر جو چیز دینی ہو اتنی رقم چپکے سے کسی مستحق کو دے دینی چاہئے، پکا کر کھلانا کوئی ضروری نہیں، اور پرائی لکڑی اُٹھا کر اللہ کے نام کی چیز پکانا جائز نہیں، جس کی لکڑیاں تھیں اس کو تلاش کرکے ان لکڑیوں کی قیمت ادا کی جائے، یا اس سے معافی مانگی جائے۔

حرام مال سے صدقہ ناجائز اور موجبِ وبال ہے

س...... بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رشوت، سود، ناجائز تجارت، حرام کاروبار وغیرہ سے روپیہ جمع کرتے ہیں اور پھر اس سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں، اور حج بھی کرتے ہیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ حرام روپیہ تو کمانا گناہ ہے، پھر اس روپے سے صدقہ وغیرہ جائز ہے؟

ج...... مالِ حرام سے صدقہ قبول نہیں ہوتا، بلکہ اُلٹا موجبِ وبال ہے، حدیث شریف میں ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک ہی چیز کو قبول کرتے ہیں۔“

حرام اور ناجائز مال کا صدقہ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص گندگی کا ٹوکرا کسی بادشاہ کو ہدیہ کے طور پیش کرے، ظاہر ہے کہ اس سے بادشاہ خوش نہیں ہوگا، اُلٹا ناراض ہوگا۔

”ایک ہاتھ سے صدقہ دیا جائے تو دُوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے“ کا مطلب

س......صدقے کے بارے میں علمائے کرام سے سنا ہے کہ اس طرح دیا جائے کہ دُوسرے ہاتھ کو علم نہ ہو۔ ”دُوسرے ہاتھ“ سے مراد، دُوسرا آدمی ہے، کیا اگر ایک آدمی صدقہ دینا چاہتا ہے اور وہ خود باہر کے ملک میں کاروبار کر رہا ہے، جس آدمی کو صدقہ دینا چاہتا ہے اس کا کوئی ایڈریس نہیں ہے، (بیوہ عورت ہے) وہ کس طرح اس کو دے گا؟ اگر صدقے کی رقم اپنی بیوی کے ذریعے دینا چاہے تو کیا اس صدقے میں کوئی حرج تو نہیں؟ جبکہ بیوی خاوند کے حقوق مساوی ہیں اس طرح صدقہ ہوجائے گا یا نہیں؟ اس کا متبادل حل بتائیں۔

ج......جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس کے مطابق بیوی کے ذریعے صدقہ دینے میں کوئی حرج نہیں، ”ایک ہاتھ سے دیا جائے تو دُوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے“ سے مقصود یہ ہے کہ نمود و

فہرست

نمائش اور ریاکاری نہیں ہونی چاہئے، اور گھر کے معتمد علیہ فرد کے ذریعے صدقہ دینا ریاکاری نہیں۔

صدقے میں بہت سی قیود لگانا دُرست نہیں

س…… کیا صدقے میں کالا مرغا یا کسی رنگ و نسل کا مرغا دینا جائز ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج…… جو چیز رضائے الٰہی کے لئے فی سبیل اللہ دی جائے وہ صدقہ کہلاتی ہے، نفلی صدقہ کم یا زیادہ اپنی توفیق کے مطابق آدمی کرسکتا ہے، صدقہ سے بلائیں دُور ہوجاتی ہیں، صدقے میں بکرے یا مرغ کا ذبح کرنا کوئی شرط نہیں اور نہ کسی رنگ و نسل کی قید ہے، بعض لوگ جو اس قسم کی قیود لگاتے ہیں وہ اکثر بددین ہوتے ہیں۔

منّت کو پورا کرنا ضروری ہے، اور اس کے مستحق غریب لوگ اور مدرسہ کے طالب علم ہیں

س…… میری والدہ صاحبہ نے میری نوکری کے سلسلے میں منّت مانی تھی کہ اگر میرے بیٹے کو مطلوبہ جگہ نوکری مل گئی تو میں اللہ کے نام پر قربانی کروں گی، الحمدللہ نوکری مل گئی، خدا کا شکر ہے۔ لیکن کافی عرصہ گزر گیا، ابھی تک منّت پوری نہیں کی، اس میں سستی اور دیر ضرور ہوئی ہے، لیکن اس میں ہماری نیت میں کوئی فتور نہیں، صرف یہ مطلوب ہے کہ اس کا طریقۂ کار کیا ہو جو صحیح اور عین اسلامی ہو۔ اس میں اختلافِ رائے یہ ہے کہ جس جانور کی قربانی کی جائے اس کا گوشت رشتہ داروں، گھر کے افراد کے لئے ناجائز ہے، یہ پورا کا پورا غریب و مسکین یا کسی دارالعلوم مدرسہ کو دے دینا چاہئے۔

ج…… آپ کی والدہ کے ذمہ قربانی کے دنوں میں قربانی واجب ہے، اور اس گوشت کا فقراء پر تقسیم کرنا لازمی ہے، منّت کی چیز غنی اور مال دار لوگ نہیں کھاسکتے، جس طرح کہ زکوٰۃ اور صدقۂ فطر مال داروں کے لئے حلال نہیں۔

فہرست

کام ہونے کے لئے جس چیز کی منّت مانی تھی وہ بھول گئی تو کیا کرے؟

س...... میں نے منّت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں روزے رکھوں گا اور صدقہ دوں گا وغیرہ۔ اس سلسلے میں پوچھنا یہ ہے کہ مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے کتنے روزوں کی منّت مانی تھی اور صدقے میں کیا دینا ہے؟ تو کیا میں دوبارہ کسی چیز کی نیت کرسکتا ہوں (یعنی صدقہ وغیرہ یا نفل نماز یا روزے وغیرہ کی تعداد یا پیسوں کی مقدار دوبارہ معین کرسکتا ہوں کہ نہیں؟) یہ واضح رہے کہ ابھی میری مراد پوری نہیں ہوئی، میں چاہتا ہوں کہ جو بھی منّت مانوں، اسے پورا کروں، اس لئے لکھ کر اپنے پاس رکھ لوں تاکہ یاد رہ سکے، یا پھر مجھے پہلے والی منّت پوری کرنی ہوگی؟

ج...... جس کام کے لئے آپ نے منّت مانی تھی اگر وہ پورا نہیں ہوا تو منّت لازم نہیں ہوتی، اگر آپ نے یوں کہا تھا کہ اتنے روزوں رکھوں گا یا اتنا صدقہ دوں گا، تب تو کام پورا ہوجانے کی صورت میں آپ کو اتنے ہی روزے رکھنے ہوں گے اور صدقہ دینا ہوگا، اور اگر یاد نہیں تو غور وفکر کے بعد جو مقدار ذہن میں آئے اس کو پورا کرنا ہوگا، اور اگر یوں کہا تھا کہ کچھ روزے رکھوں گا یا کچھ صدقہ دوں گا، تو اب اس کا تعین کرسکتے ہیں۔

اگر صدقہ کی امانت گم ہوگئی تو اس کا ادا کرنا لازم نہیں

س...... کچھ دن پہلے میری بڑی بہن (غیر شادی شدہ) نے مجھے چار سو روپے بکرا صدقہ کرنے کے لئے دیئے، اور ساتھ ہی یہ نصیحت کی کہ یہ روپے تمہارے روپوں میں شامل نہ ہوں۔ میں نے یہ روپے الگ رکھنے کی غرض سے موڑ کر جیب میں رکھ لئے کہ صبح بکرا صدقہ کروادوں گا۔ لیکن اتفاق سے یہ روپے اسی رات کو میری جیب سے کہیں نکل گئے، میرے اندازے سے یہ روپے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے جیب میں الگ ہونے کی وجہ سے نکل کر کہیں اُڑ گئے ہیں۔ اس طرح میری بہن نے جو رقم صدقے کے لئے نکالی تھی، وہ اس مقصد کے لئے استعمال نہ ہوئی۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایسی صورت میں صدقہ ہوگیا یا نہیں جبکہ نیت بالکل صاف تھی؟ اور حدیث میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اگر میں چاہوں تو اپنی جیب خرچ سے پیسے بچا کر اتنی ہی رقم دوبارہ جمع کر کے صدقہ کر سکتا ہوں۔ برائے مہربانی میری اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں کیونکہ جس دن سے روپے کھوئے ہیں، میں شدید ذہنی اُلجھن کا شکار ہوں۔

ج…… آپ کے ذمہ ان پیسوں کا ادا کرنا لازم نہیں، اگر آپ کی بہن نے نفلی صدقے کے لئے دیئے تھے تو ان کے ذمہ کچھ لازم نہیں، اور اگر نذر مانی تھی تو ان کے ذمہ اس نذر کا پورا کرنا لازم ہے۔

شیرینی کی منّت مانی ہو تو اتنی رقم بھی خرچ کر سکتے ہیں

س…… میں نے ایک مشکل وقت خدا کے حضور کامیابی کے لئے مبلغ گیارہ روپے کی شیرینی مانی تھی، اب میں وہ رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، آیا دُرست ہے یا مجھے مٹھائی وغیرہ لے کر تقسیم کرنی پڑے گی؟

ج…… کسی محتاج کو اتنی رقم دے دی جائے۔

میّت کے ثواب کے لئے کیا ہوا صدقہ مسجد میں استعمال کرنا

س…… ہمارے علاقے میں اگر میّت ہو جائے تو اس کے پیچھے جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ مسجد میں استعمال کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہم اس صدقے کو ضروریاتِ مسجد میں صرف کر سکتے ہیں؟

ج…… اگر میّت نے مسجد میں خرچ کرنے کی وصیت کی ہو یا اس کے وارث (بشرطیکہ وہ عاقل بالغ ہوں) خود میّت کی طرف سے مسجد میں خرچ کرتے ہیں تو یہ صحیح ہے، اور صدقۂ جاریہ میں شمولیت ہے۔

منّت پوری کرنا کام ہونے کے بعد ضروری ہے نہ کہ پہلے

س…… اگر کوئی شخص منّت مانے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں روزہ رکھوں گا یا نفل وغیرہ پڑھوں گا، تو وہ شخص یہ کام منّت پوری ہونے سے پہلے کرے یا بعد میں کرے؟

ج…… اللہ تعالیٰ کے نام کی منّت ماننا جائز ہے، اور کام ہونے کے بعد منّت کا پورا کرنا لازم

فہرست

ہوتا ہے، پہلے نہیں۔ اور کام کے پورا ہونے سے پہلے اس منّت کا ادا کرنا بھی صحیح نہیں، پس اگر منّت کا روزہ پہلے رکھ لیا اور کام بعد میں پورا ہوا تو کام ہونے کے بعد روزہ دوبارہ رکھنا لازم ہوگا۔

منّت کا ایک ہی روزہ رکھنا ہوگا یا دو؟

س...... کسی آدمی نے منّت مانی تھی کہ میرا فلاں کام پورا ہوگیا تو میں ہر سال محرّم کے مہینے میں یا کسی اور مہینے میں ایک روزہ رکھوں گا، اس کی منّت پوری ہوگئی، روزہ تو ہر سال اپنے مقرّرہ مہینے میں رکھتا ہے، مگر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ منّت کا روزہ اکیلا ایک نہیں رکھا جاتا، دو لگاتار رکھے۔ برائے مہربانی اس سلسلے میں از رُوئے شریعت روشنی ڈالیں تاکہ شک دُور ہو، اگر دو روزے لگاتار رکھنے تھے تو گزشتہ جتنے سالوں کے روزے رکھے ہوں ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج...... اگر ایک ہی روزے کی منّت مانی تھی تو ایک روزہ واجب ہے، دُوسرا مستحب، اس کی قضا رکھنے کی ضرورت نہیں۔

صدقے کا گوشت گھر میں استعمال کرنا ناجائز ہے

س...... ایک آدمی صدقے میں بکرا ذبح کرتا ہے، اور وہ گوشت آس پاس پڑوسیوں میں بانٹتا ہے، آیا وہ گوشت گھر میں بھی کھلاسکتا ہے یا کہ نہیں؟ آپ شرعی دلیل پیش کریں کہ صدقے کے بکرے کا گوشت گھر میں استعمال ہوسکتا ہے یا کہ نہیں؟

ج...... بکرا ذبح کرنے سے صدقہ نہیں ہوتا بلکہ فقراء و مساکین کو دینے سے صدقہ ہوتا ہے، اس لئے جتنا گوشت محتاجوں کو تقسیم کردیا اتنا صدقہ ہوگیا اور جو گھر میں کھالیا وہ نہیں ہوا، البتہ اگر نذر مانی ہوئی تھی تو اس پورے بکرے کا محتاجوں پر صدقہ کرنا واجب ہے، نہ مال دار پڑوسیوں کو دینا جائز ہے اور نہ گھر میں کھانا جائز ہے۔

جو گوشت فقراء میں تقسیم کردیا وہ صدقہ ہے، جو گھر میں رکھا وہ صدقہ نہیں

س……فرنٹیر کے دیہاتی علاقوں میں رسوماتی روایات جاری ہیں، جن میں پڑھے لکھے لوگ بھی شامل ہیں، ہمارے گاؤں سے جو لوگ بیرونی ممالک میں مزدوری کرتے ہیں یا نوکری سے واپسی پر چھٹی کے دوران ایک دو یا زائد گائے یا بیل صدقہ کرتے ہیں، مگر وہ کہتے ہیں کہ میں نے گشتی مانی تھی جو کر رہا ہوں (داد صدقہ) اس کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ گوشت کو تین حصوں میں بانٹ دیا جاتا ہے، جس کے لئے کوئی پیمانہ یا اوزان نہیں ہوتا، انداز ہوتا ہے، ایک حصہ گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے، باقی دو کو اکٹھا ملا کر چھوٹا کاٹ لیتے ہیں اور رشتہ داری میں ہر گھر میں فی کس آدھا کلوگرام کے حساب سے دیتے ہیں، زیادہ قرابت داروں کو بغیر حساب کے بھی دیا جاتا ہے، اس وقت جو غیر لوگ موجود ہوتے ہیں انہیں صرف آدھا کلوگرام کے حساب سے دیا جاتا ہے، باقی گوشت گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے، جبکہ گائے یا بیل کا چمڑا، سر اور اندرونی گوشت مثلاً: دِل، کلیجہ، گردے، پھیپھڑے اور تھوڑا بہت دُوسرا اچھا گوشت پہلے ہی اپنے گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ ہمیں اختلاف ہے، اگر وہ صدقہ ہے تو اس کو گشتی کا نام کیوں دیا جاتا ہے؟ پھر اگر صدقہ تصوّر کرکے دیا جاتا ہے تو کیا اس کا یہ طریقہ دُرست ہے؟ خدا اسے منظور کرلیتا ہے؟

ج……''گشتی'' کا مطلب تو میں سمجھا نہیں، اگر یہ نذر ہوتی ہے تو پورے کا صدقہ کرنا ضروری ہے، خود کھانا یا امیروں کو دینا جائز نہیں، اور اگر ویسے ہی صدقہ ہوتا ہے تو جتنا گوشت فقراء کو تقسیم کردیا وہ صدقہ ہے اور جو گھر میں رکھ لیا وہ صدقہ نہیں۔

منّت کا گوشت صرف غریب کھاسکتے ہیں

س……میری ہمشیرہ نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر میرا کام ہوگیا تو میں اللہ کے نام پر بکرا ذبح کروں گی، لہٰذا اب ان کا کام ہوگیا ہے، اور وہ اپنی منّت پوری کرنا چاہتی ہیں اور اللہ کے

نام کا بکرا کرنا چاہتی ہیں، تو کیا اس بکرے کا گوشت عزیز و رشتہ دار اور گھر والے استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟ براہِ کرم رہبری فرمائیں۔

ج……منّت کی چیز کو صرف غریب غرباء کھاسکتے ہیں، عزیز و اقارب اور کھاتے پیتے لوگوں کو اس کا کھانا جائز نہیں، ورنہ منّت پوری نہیں ہوگی۔

س……آپ نے جمعہ ایڈیشن میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ منّت کا گوشت پورے کا پورا اللہ کی راہ میں تقسیم کرنا چاہئے، یہ خود کھانا یا رشتہ داروں کو کھلانا ناجائز ہے، کیا دُوسری چیزوں کے متعلق بھی یہی حکم ہے؟ مثلاً: اگر کوئی شخص بکرے کے علاوہ کسی چیز کی منّت مانتا ہے تو کیا وہ بھی ساری کی ساری اللہ کی راہ میں تقسیم کرنی چاہئے؟

ج……جی ہاں! نذر کی تمام چیزوں کا یہی حکم ہے کہ ان کو غریب غرباء پر تقسیم کردیا جائے، غنی (مال دار) لوگوں کا اس کو کھانا جائز نہیں، اور نذر ماننے والا اور اس کے اہل و عیال خود بھی اس کو نہیں کھاسکتے۔

منّت کی نفلوں کا پورا کرنا واجب ہے

س……میری والدہ سخت بیمار تھیں، میں نے منّت مانی تھی کہ اگر والدہ کا آپریشن ٹھیک ٹھاک ہوگیا تو سو نفل پڑھوں گا، مگر اس کے بعد میں نے صرف ۴۸ نفل پڑھے اور باقی نہیں پڑھے، بتائیے اب کیا کروں؟

ج……اگر آپ کی والدہ کا آپریشن ٹھیک ہوگیا تھا تو سو نفل آپ کے ذمہ واجب ہوگئے، اپنی منّت کو پورا کرنا واجب ہے، اس لئے باقی بھی پڑھ لیجئے۔

منّت کے نفل جتنے یاد ہوں اتنے ہی پڑھے جائیں

س……اگر کسی مشکل کے لئے نوافل مانے ہوں اور انسان یہ بھول جائے کہ معلوم نہیں کتنے نفل مانے تھے؟ اور کس مقصد کے لئے مانے گئے تھے؟ اگر اب پڑھنے ہوں تو ان کی نیت کیسے کی جائے اور تعداد کیسے معلوم ہو؟ کیا ہم ان نوافل کے بجائے کوئی صدقہ وغیرہ کرسکتے ہیں؟

ج…… اتنے نفل ہی پڑھے جائیں، ذرا حافظے پر زور ڈال کر یاد کیا جائے، جتنے نفلوں کا خیال غالب ہو اتنے پڑھ لئے جائیں، نفل ہی پڑھنا واجب ہے، ان کی جگہ صدقہ دینے سے وہ منّت پوری نہیں ہوگی۔

قرآن مجید ختم کروانے کی منّت لازم نہیں ہوتی

س…… جب ہم کسی کام کے پورا ہونے کے لئے منّت مانتے ہیں کہ فلاں کام پورا ہونے پر ہم قرآن شریف ختم کروائیں گے، اس کے لئے محلّہ والوں کو بلاکر حافظوں سے قرآن شریف ختم کروایا جاتا ہے، میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اکیلا آدمی قرآن شریف ختم کرسکتا ہے؟ اور یہ کہ کتنے دنوں کے اندر قرآن شریف ختم کرنا چاہئے؟

ج…… منّت کے لازم ہونے کی حضراتِ فقہاء نے خاصی شرطیں لکھی ہیں، اگر وہ شرطیں نہ پائی جائیں تو منّت لازم نہیں ہوتی، ان شرطوں کے مطابق اگر کسی نے یہ منّت مانی کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں قرآن شریف ختم کراوٴں گا، تو اس سے منّت بھی لازم نہیں ہوتی، اور اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔

گیارہویں، بارہویں کو نذر نیاز کرنا

س…… کیا گیارہویں اور بارہویں شریف پر روشنی کرنا، ان دنوں فاتحہ کرنا، یا نذر و نیاز کرنا باعثِ ثواب، خیر و برکت ہے؟ اور نہ کرے تو گناہ تو نہیں ہے؟

ج…… مختصر یہ ہے کہ شریعت نے صدقہ خیرات اور ایصالِ ثواب کی ترغیب دی ہے، مگر یہ طریقے لوگوں کے خود تراشیدہ ہیں، اس لئے ان چیزوں کا کرنا جائز نہیں، اور ناجائز چیز کی نذر ماننا بھی گناہ ہے، اور اس غلط نذر کو پورا کرنا بھی گناہ ہے۔

خیرات فقیر کے بجائے کتے کو ڈالنا جائز نہیں

س…… میں روزانہ شام کو اللہ کے نام کا کھانا ایک روٹی یا ایک پلیٹ چاول کتے کو ڈلوادیتی ہوں، فقیر کو نہیں دیتی کیونکہ آج کل کے فقیر تو بناوٹی ہوتے ہیں۔ میں یہ کھانا کتے کو ڈال کر ٹھیک کرتی ہوں؟

ج…… جو فرق انسان اور کتے میں ہے، وہی انسان اور کتے کو دی گئی ''خیرات'' میں ہے، اور آپ کا یہ خیال کہ آج کل فقیر بناوٹی ہوتے ہیں، بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ضرورت منداور محتاج ہیں، مگر کسی کے سامنے اپنی حاجت مندی کا اظہار نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو صدقہ دینا چاہئے، دینی مدارس کے طلبہ کو دینا چاہئے، اسی طرح ''فی سبیل اللہ'' کی بہت سی صورت ہیں، مگر آپ کے صدقے کا مستحق صرف کتا ہی رہ گیا ہے...؟

نفلی صدقات

صدقہ اور خیرات کی تعریف

س...... صدقہ اور خیرات ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ان میں کچھ فرق ہے؟

ج...... اُردو محاورے میں یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، قرآن مجید میں صدقے کا لفظ زکوٰۃ پر بھی بولا گیا ہے، اور خیرات تمام نیک کاموں کو کہا گیا ہے۔

صدقہ کا طریقہ

س...... ۱: صدقہ کے معنی کیا ہیں؟ ۲: بعض لوگ اپنی جان اور مال کا صدقہ دیتے ہیں، اس کا کیا مقصد ہے؟ ۳: کیا صدقہ کوئی خاص قسم کی خیرات ہے جو کہ دی جاتی ہے؟ ۴: صدقہ میں کیا دینا چاہئے اور کن لوگوں کو دیا جاسکتا ہے؟ ۵: کیا سیّد کو صدقہ دینا جائز ہے؟ اگر ہمیں ان کی مالی خدمت کرنا مقصود ہو تو کیا نیت ہونی چاہئے؟ ۶: بہت سے لوگ تھوڑا سا گوشت منگا کر چیلوں کو لٹا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جان کا صدقہ ہے، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ اگر نقد رقم غریبوں کو دی جائے تو یہ عمل کیسا ہے؟ یا وہ گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے؟ ۷: اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ کالی مرغی یا کالا بکرا ہی صرف صدقے کے طور پر دیتے ہیں، کیا کالی چیز دینا ضروری ہے؟

ج...... صدقہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا، صدقہ کی قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں بڑی فضیلت اور ترغیب آئی ہے، مصائب اور تکالیف کے رفع کرنے میں صدقہ بہت مؤثر چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو مال بھی خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہے، وہ کسی محتاج

فہرست

کو نقد روپیہ پیسے دے یا کھانا کھلا دے یا کپڑے دے دے یا کوئی اور چیز دے دے۔ کالا بکرا یا کالی مرغی کی کوئی خصوصیت نہیں، نہ صدقے کے لئے بکرا یا مرغی ذبح کرنا ہی کوئی شرط ہے، بلکہ اگر ان کی نقد قیمت کسی محتاج کو دے دے تو اس کا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ چیلوں کو گوشت ڈالنا اور اس کو جان کا صدقہ سمجھنا بھی فضول بات ہے۔ ہاں! کوئی جانور بھوکا ہو تو اس کو کھلانا پلانا بلاشبہ موجبِ اجر ہے۔ لیکن ضرورت مند انسان کو نظرانداز کرکے چیلوں کو گوشت ڈالنا لغو حرکت ہے۔ صدقہ غریبوں، محتاجوں کو دیا جاتا ہے، سیّد کو صدقہ نہیں دینا چاہئے، بلکہ ہدیہ اور تحفہ کی نیت سے ان کی مدد کرنی چاہئے، تاہم ان کو نفلی صدقہ دینا جائز ہے، زکوٰۃ اور صدقۂ فطر نہیں دے سکتے، اسی طرح علماء و صلحاء کو بھی صدقہ کی نیت سے نہیں بلکہ ہدیہ کی نیت سے دینا چاہئے۔

صدقہ کی ایک قسم صدقۂ جاریہ ہے، جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، مثلاً کسی جگہ پانی کی قلت تھی، وہاں کنواں کھدوا دیا، مسافروں کے لئے مسافرخانہ بنوا دیا، کوئی مسجد بنوا دی یا مسجد میں حصہ ڈال دیا، یا کوئی دینی مدرسہ بنا دیا یا کسی دینی مدرسہ میں پڑھنے والوں کی خوراک پوشاک اور کتابوں وغیرہ کا انتظام کردیا، یا کسی مدرسہ کے بچوں کو قرآن مجید کے نسخے خرید کر دیئے یا اہلِ علم کو ان کی ضروریات کی دینی کتابیں لے کر دے دیں، وغیرہ۔ جب تک ان چیزوں کا فیض جاری رہے گا، اس شخص کو مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

صدقہ کب لازم ہوتا ہے؟

س...... صدقہ کن اوقات میں لازمی دیا جاتا ہے؟ اور وہ چیز جس پر صدقہ دیا جاتا ہے اس کا صحیح مصرف کیا ہونا چاہئے؟

ج...... زکوٰۃ، عشر، صدقۂ فطر، قربانی، نذر، کفارہ یہ تو فرض یا واجب ہیں، ان کے علاوہ کوئی صدقہ لازم نہیں۔ ہاں! کوئی شخص بہت ہی ضرورت مند ہو اور آپ کے پاس گنجائش ہو تو اس کی اعانت لازم ہے، عام طور سے نفلی صدقہ مصائب اور مشکلات کے

فہرست

رفع کرنے کے لئے دیا جاتا ہے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ صدقہ مصیبت کو ٹالتا ہے۔

خیرات کا کھانا کھلانے کا صحیح طریقہ

س…… ہمارے محلے میں مسجد ہے، اس میں محلے کے لوگ ہر جمعرات کو شام کے وقت کھانا لاتے ہیں خیرات کی نیت سے، نمازی ایک دو لقمہ ڈال کر اُٹھتا ہے، ایسے ہی ایک ایک کرکے کافی نمازی ایک دو لقمہ ڈال کر چلتے ہیں، کوئی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا، کیونکہ وہ اتنا ہوتا نہیں ہے کہ سب نمازی پیٹ بھر کر کھالیں، کیا بہتر یہ نہیں کہ وہ ایک جگہ گھر پر ۵ آدمی بلاکر پیٹ بھر کر کھلا دے۔

ج…… اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ محلے میں کوئی تنگ دست ہو تو اس کے گھر کھانا بھیج دیا جائے، یا اتنی رقم نقد اس کو دے دی جائے۔ بعض لوگ کھانا کھلانے ہی کو صدقہ سمجھتے ہیں، اگر ضرورت مندوں کو نقد دیا جائے یا غلہ دے دیا جائے، اس کو صدقہ ہی نہیں سمجھتے، اسی طرح بعض لوگ جمعرات ہی کو کھانا مسجد میں بھیجنا ضروری سمجھتے ہیں، حالانکہ صدقہ کے لئے نہ جمعرات کی شرط ہے اور نہ مسجد بھیجنے کی۔ بعض لوگ ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک کھانے پر فاتحہ نہ دلائی جائے ایصالِ ثواب ہی نہیں ہوتا، یہ بھی غلط ہے۔ آپ نے اِخلاص کے ساتھ جو کچھ بھی راہِ خدا میں دے دیا وہ قبول ہو جاتا ہے اور اگر آپ اس کا ثواب کسی عزیز یا بزرگ کو پہنچانا چاہتے ہیں تو ایصالِ ثواب کی نیت سے اس کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

چوری کے مال کی واپسی یا اس کے برابر صدقہ

س…… کسی شخص نے کسی چیز کی چوری کی اور چوری کرنے کے بعد اس کو یہ خیال آیا کہ ایسا کرنا نہیں چاہئے تھا، لیکن جس جگہ سے وہ شئ ناجائز طور پر حاصل کی گئی تھی وہاں اس کا پہنچانا بھی ممکن نہ ہو تو کیا اس کی قیمت کے مساوی رقم خیرات کردینے کے بعد وہ مال تصرف میں لایا جاسکتا ہے؟

ج…… اگر اس شخص کا پتہ معلوم ہے تو وہ چیز یا اس کی قیمت اس کو پہنچانا لازم ہے، رقم بھیجنے

میں تو کوئی اِشکال نہیں، بہرحال اگر اس شخص کا پتہ نشان معلوم ہو تو اس کی طرف سے قیمت صدقہ کردینا کافی نہیں، بلکہ اس کو پہنچانا ضروری ہے، اور اگر وہ شخص مرگیا ہو تو اس کے وارث اگر معلوم ہوں تو ہر وارث تک اس کا حصہ پہنچانا لازم ہے، اگر اس کا پتہ نشان معلوم نہ ہو تو اس کی طرف سے اس چیز کو صدقہ کردیا جائے۔

ایسی چیز کا صدقہ جس کا مالک لاپتہ ہو

س…… کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بارش ہو رہی تھی، ایسے میں ایک بکری بھاگ کر ہمارے گھر آگئی، اور ہماری بکری کے ساتھ بیٹھ گئی، جب بارش رُکی تو ہم نے اسے باہر نکال دیا تاکہ جہاں سے آئی تھی وہاں چلی جائے، لیکن وہ بار بار ہماری بکری کے ساتھ آکر بیٹھ رہی تھی، آخرکار ہم نے مجبور ہوکر اسے باہر نکال کر دروازہ بند کردیا، ایسے میں ہماری گلی کا ہر شخص یہی چاہ رہا تھا کہ بکری مجھے مل جائے، ان کا اصرار یہی تھا کہ بکری اسے دے دی جائے، لیکن ہم نے نہ دی، بلکہ اسے لے کر علاقے سے دُور دراز مقامات تک گئے تاکہ مالک کا پتہ لگایا جاسکے، لیکن پتہ نہ چل سکا، بالآخر بکری ہم نے رکھ لی تاکہ اگر مالک آجائے تو اسے دے دی جائے، لیکن دو ماہ ہونے کے باوجود مالک کا کوئی پتہ نہ چل سکا، نہ وہ خود آیا، اب اس بکری کو ہم بیچنا چاہتے ہیں اور بیچ کر روپیہ کو مطلوبہ شخص کے نام سے خیرات یا کسی دینی ادارے میں دے دینا چاہتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ہمارا یہ عمل صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو ہم کیا کریں؟

ج…… آپ کا عمل صحیح ہے، یہی کرنا چاہئے، لیکن ساتھ ہی یہ نیت بھی ہو کہ اگر بعد میں اس کا مالک مل گیا اور اس نے بکری کی رقم کا مطالبہ کیا تو ہم رقم اسے واپس کردیں گے اور یہ صدقہ خود ہماری طرف سے شمار ہوگا۔